

راز آنکھیں تیری --- ماہا گل --- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM

کتاب
نگری

Anaya

راز آنکھیں تیری

BY:MAHA GULL

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

راز آنکھیں تیری

ماہاگل

حیات دھی آجاتی بھی کھالے۔۔۔ چھوڑ دے چولہے کی جان۔۔۔ نور بیگم نے چائے کی پیالی ہونٹوں سے لگاتے ڈانگ ٹیبل پر بیٹھے گردن موڑ کر کچن میں کام کرتی حیات سے کہا "بس آئی ماں جی۔۔۔ بس لالا متعصم کے لیے لسی بنا لو"۔۔۔ حیات نے جگ میں دھی ڈالتے ہوئے جواب دیا تو صلاح الدین صاحب نے سر جھٹکا

"میں نے اس لڑکے سے کہا بھی تھا کہ پنچایت پہ میرے ساتھ چلے۔۔۔ مگر مجال ہے جو یہ باپ کی بات مان لے" انہوں نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو نور بیگم نے چائے کی پیالی ٹیبل پر رکھی "جانتے تو ہیں آپ کہ خاندانی اصولوں کے مطابق سر پنچ تو وہ اپنی شادی کے بعد ہی بنے گا۔۔۔ تو خامخواہ کیوں تنگ کرتے ہیں۔۔۔ جب وقت آئے گا تو سب سنبھال لے گا میرا بیٹا" نور بیگم نے نرم لہجے میں اپنے شوہر کو جواب دیا

تو وہ کندھے آچکا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے
حیات کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار دیا

Posted On Kitab Nagri

اور قدم باہر کی جانب بڑھا دیے

"جا بلال اپنے لالا کو۔ ابھی تک آیا کیوں نہیں نیچے"۔ نور بیگم نے حیات سے کہا جو جگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی نور بیگم اور صلاح الدین صاحب کے تین بچے تھے

بڑی دو بیٹیاں تحریم اور آرمین تھی جن کی شادی پھوپھو زاد سے ہوئی اور شادی کے فوراً بعد اپنے شوہروں کے ساتھ بیرون ملک چلی گئی

بڑی بیٹی جب پندرہ سال کی تھی تب نور بیگم کو اللہ نے بیٹی کی نعمت سے نوازا جس کا نام انہوں نے متعصم رکھا حیات صلاح الدین صاحب کے دوست کی بیٹی تھی دوست اور اس کی بیوی کی وفات ہوئی تو صلاح الدین صاحب دو سال کی حیات کو اپنے گھر بیٹی بنا کر لے آئے

اس وقت چھبیس سالہ تحریم اور چوبیس سالہ آرمین کی شادی کو کچھ ہی دن ہوئے تھے جبکہ متعصم چوہدری اس وقت گیارہ سال کا تھا

اپنی بہنوں سے اسے بے حد محبت تھی۔ اسی وجہ سے وہ حیات کو کبھی ان کی جگہ نہیں دے پایا۔۔۔ متعصم بہت حساس دل کا مالک تھا۔

www.kitabnagri.com

مگر اس معاملے میں اکثر وہ حیات سے چڑتا تھا۔ اور حیات اس بات سے باخوبی واقف تھی۔ مگر اس کے دل میں متعصم کے لیے اتنی ہی عزت تھی جتنی گھر کے باقی افراد کے لیے

"جی ماں جی۔ حیات نے مسکراتے ہوئے کہا

اور قدم ڈاننگ ہال سے باہر برآمدے میں رکھے

یہ چوہدریوں کی لال حویلی تھی

Posted On Kitab Nagri

جس کے داخلی دروازے سے اندر داخل ہو تو بہت بڑا صحن نظر آتا ہے
جس کے دائیں جانب کچھ درخت لگے ہوئے تھے
صحن سے نظریں سامنے برآمدے پر جاتی ہیں
جہاں بڑے بڑے چھ پلر بنے ہوئے ہیں
برآمدے کے دائیں جانب ڈائنگ ہال آتا ہے جس کے اندر ہی الگ کچن بنایا گیا ہے
ڈائنگ ہال اور کچن کے درمیان چھوٹا سا دروازہ ہے
جبکہ کچن اور ڈائنگ ہال میں موجود کھڑکیاں باہر صحن میں کھلتی ہیں
برآمدے میں داخل ہو تو سامنے کئی کمرے آتے ہیں
جبکہ درمیان میں بنی سیڑھیاں دوسری منزل پر جاتی ہیں
جہاں منتعصم چوہدری کا راج ہے
راج تو اس کا پورے گاؤں پر ہے مگر اسے گاؤں سے زیادہ لوگوں کے دلوں پر راج کرنے کا شوق ہے
یہ حویلی صلاح الدین صاحب کے دادا نے بنوائی تھی
اور ابھی تک اس میں بس چند ہی چیزوں میں ردوبدل کیا گیا تھا
جو کہ منتعصم چوہدری نے کیا تھا
جیسے کمروں میں اٹیچ با تھ روم بنانا
صحن میں آگ پر کھانا بنانے کی بجائے کچن بنا کر گھر کی عورتوں کے لیے آسانی کی گئی تھی
حیات چھوٹے چھوٹے قدم لیتی سیڑھیوں کی جانب آئی

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ پہلی سیڑھی پر قدم رکھتی کہ سیڑھیوں کے دائیں جانب سے چوہدری متعصم مغرورانہ چال چلتا ہوا نیچے آ رہا تھا

اپنی اکیس سالہ زندگی میں حیات نے اسے زیادہ تر دو ہی رنگوں میں دیکھا تھا سفید یا کالا۔ اگر کوئی تیسرا رنگ ہوتا تھا تو وہ اس کے کندھوں پر موجود شمال کا جو کبھی بھوری۔ کبھی کالی یا گرے کلر کی ہوتی تھی

سفید سوٹ پر واسکٹ کے رنگ بدلتے رہتے تھے

مگر آج وہ سفید شلوار قمیض پہنے پاؤں میں پشاوری جوتی پہنے۔ قمیض کی آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے

جبکہ چاکلیٹ براؤن رنگ سلکی بال سیٹ کرنے کے باوجود ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے

اپنے بائیں ہاتھ میں اپنی چادر کو فولڈ کر کے پکڑے تیز تیز قدم لیتا نیچے آ رہا تھا

ہیزل ہنی آنکھیں اپنی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھتی گرے گرین آنکھوں سے ٹکرائی تو

متعصم چوہدری نے گھور کر حیات کو دیکھا

"زندہ ہو یا اس جہان فانی سے کوچ کر چکی ہو" کرخت لہجے میں دو سیڑھیوں کے فاصلے پر رک کر حیات کو دیکھ کر

کہا

تو حیات نے ہڑبڑا کر دو قدم پیچھے لیے

"نن۔ نہیں لا لازندہ ہوں"۔ شرمندہ سی ہنسی ہستے جو منہ میں آیا بول دیا

مگر متعصم کی گھوری پر ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی تو متعصم نے سر جھٹک کر قدم آگے بڑھائے

"ناشتہ بنا دیا" گو کہ وہ جانتا تھا کہ وہ ناشتہ بنا کر ہی اسے بلانے آتی ہے مگر بات جاری رکھنے کی نیت سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

توحیات نے اثبات میں سر ہلادیا

"منڈی ہلانے کی بجائے— زبان کو زحمت دے لیا کرو— جو میرے علاوہ دوسروں کے سامنے اپنے جوہر دکھاتی ہے— میرے سامنے چلنے سے گھس نہیں جائے گی"— متعصم نے سخت لہجے میں کہا

توحیات نے گھور کر اس جلاذ کی پشت کو دیکھا

جواب ڈاننگ ہال میں داخل ہو کر

اپنی چادر کو کرسی کی پشت پر رکھ اپنی ماں کی ساتھ والی کرسی پر برجمان ہو چکا تھا
متعصم کے اس عمل پر حیات نے خون کے گھونٹ پیے

کیونکہ وہ حیات کی کرسی تھی

مگر جب متعصم چوہدری اس پر اپنی چادر رکھ لیتا تو وہ اس کی ہو جاتی

اور پھر اس کی چادر کی موجودگی میں کسی اور کا اس کرسی پر بیٹھنا سب سے بڑا گناہ ہوتا تھا— لارڈ صاحب کی نظر

میں

"اب جا کھا رہی ہو— جب سب کام مجھے خود ہی آکر کرنے تھے تو ناشتہ بنانے کی زحمت بھی ناکرتی وہ بھی میں

خود بنا لیتا"— کچن میں جاتی حیات کو پلٹ کر دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا

توحیات نے ہونکوں کی طرح منہ کھولے اس جلاذ کو دیکھا

جو جگ کی طرف اشارہ کر رہا تھا

"اے متعصم— یہ کیا تجھ میں جناتوں کی روح گھس جاتی ہے— ایسا سلوک تو کبھی ہم نے اپنی دھی سے نہیں

کیا— جیسا تو لارڈ صاحب کرتا ہے— کسی دن میرا صبر جواب دے گیانا—

Posted On Kitab Nagri

تو میری لاٹھی ہونی۔ اور تیری ٹانگیں "۔ نور بیگم نے

سخت نظروں سے متعصم کو گھورتے ہوئے کہا

جو حیات کے لسی گلاس میں ڈالنے کے بعد کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اب لسی پینے میں مصروف تھا
" اور تو بیٹھ جا۔ کوئی ضرورت نہیں باورچی خانے میں جانے کی ملازمہ کر لے گی "۔ نور بیگم نے حیات کی کلائی

پکڑتے صلاح الدین صاحب کی کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا

تو متعصم نے سر جھٹکا

" یہ لے چھوٹے صاحب ناشتہ "۔ ملازمہ نے ٹرے میں سجا ناشتہ متعصم کے آگے رکھتے ہوئے کہا

تو متعصم نے ایک نظر ناشتہ کو اور ایک نظر اپنے سامنے بیٹھی حیات کو دیکھا

پچھلے چھ سال سے اس کے ہاتھ کا کھانا کھانے کی عادت تھی

اب تو شاید اسے کسی اور کے ہاتھ کے کھانے کا ذائقہ بھی یاد ہو

کبھی کبھار دوستوں کے ساتھ باہر کھا لیتا تھا

مگر گھر آ کر حیات کے ہاتھ سے ضرور کچھ کھاتا تھا

www.kitabnagri.com

اپنی ماں کے بعد اسے صرف حیات کے ہاتھ کا کھانا پسند تھا

جب پندرہ سالہ حیات نے کچن سنبھالا تو

تب سے متعصم چوہدری کو اس کے ہاتھ کے بنے کھانے کی عادت ہو چکی تھی

" بھوک نہیں ہے مجھے۔ اٹھاؤ اسے "۔ ٹرے پیچھے کھسکاتے ہوئے کہا

تو کھانا کھاتی حیات نے چونک کر اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

مگر سر جھٹک کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی

"ماں جی مجھے ضروری بات کرنی ہے" متعصم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

تو نور بیگم اس کی جانب متوجہ ہوئی

"ہاں بول پتر" اپنا ڈانٹنا بھول کر لہجے میں ممتا کی چاشنی لیے جواب دیا تو

متعصم کے شکر فی لبوں پر مسکراہٹ ریگ گئی

"میرا دوست تھا نا۔۔۔ یمان شاہ۔۔۔ آپ کے پاس جب گیا تھا وہاں ملا تھا جو"۔۔۔ نور بیگم کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

تو انہوں نے پر سوچ نظروں سے متعصم کو دیکھا

"آہ۔۔۔ ہاں یاد آ گیا۔۔۔ وہ جو پڑھنے آیا تھا"۔۔۔ نور بیگم نے یاد آنے پر کہا تو متعصم نے اثبات میں سر ہلایا

"جی بالکل۔۔۔ اس کی خالہ کی شادی ہے۔۔۔ تو وہ پاکستان آیا ہے اور ہم سب کو انوائٹ۔۔۔ مطلب دعوت دی

ہے۔۔۔ ایک ہفتے بعد ہم لوگوں کو جانا ہے۔۔۔ چلے گی نا آپ"۔۔۔ متعصم کے کہنے پر نور بیگم نے

مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا

"ویسے سوچو تو کیا بات ہے۔۔۔ لڑکا جوان بھی ہو گیا۔۔۔ اور ماں کی بہن کی اب شادی ہو رہی"۔۔۔ نور بیگم نے

تھوڑی پرانگی ٹکاتے ہوئے کہا

تو حیات کی کھنکتی ہوئی ہنسی گونجی

تو متعصم نے گھور کر اسے دیکھا

"وہ سگی خالہ نہیں ہے۔۔۔ اس کی والدہ کی کزن ہے۔۔۔ اس کے پیرنٹس کا کار ایکسیڈینٹ میں انتقال ہو گیا تھا۔۔۔ تو

اس کی والدہ اسے اپنے پاس لے آئی تھیں۔۔۔ کافی چھوٹی تھی وہ تب۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہی لوگ ان کی شادی کروا رہے۔ مگر رشتے میں وہ ایمان کی خالہ لگتی ہیں مگر عمر میں صرف دو سال ہی بڑھی ہے "متعصم نے سخت نظروں سے حیات کو دیکھتے اپنی چادر کو کندھوں پر ڈالتے ہوئے کہا تو نور بیگم نے سر ہلانے پر اکتفا کیا اور اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی "اللہ نصیب اچھے کرے ہر بیٹی کے۔ ماں باپ کا سایہ ہمیشہ اولاد پر سلامت رکھے"۔ نور بیگم نے قدم باہر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

تو ان کی دعا پر حیات نے دل ہی دل میں آمین کہا جبکہ چہرے کی رنگت پل میں پھینکی پڑی متعصم اپنی زیرک نگاہیں حیات کے چہرے پر ٹکائے اس بات پر حیات کے چہرے کے اتر اوچڑھاؤ دیکھ رہا تھا حیات کی نم آنکھیں دیکھ اپنے جبرے سختی سے بھنچے "آج اگر مجھے پتہ چلا کہ تم اپنی نکمی سہیلیوں کے ساتھ گاؤں کی گلی گلی میں مٹر گشت کرتی پھر رہی ہو۔ تو حیات بیگم اپنے دماغ میں یہ بات بٹھالو۔ گھر آ کر وجہ پوچھنے کی بجائے۔ ٹانگیں توڑ کر کمرے میں بند کر دوں گا"۔ متعصم کی سرد آواز پر حیات نے جھٹکے سے سراٹھا کر اسے دیکھا جو موبائل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا

"مم۔ مگر لالا آج تو ازلان نے شنائیہ کو بتانا ہے کہ وہ اسے محبت کرتا ہے"۔ حیات نے ایک ہی سانس میں چلا کر کہا تو متعصم نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا

Posted On Kitab Nagri

حیات اپنی جلد بازی پر زبان دانتوں تلے دبائے سر جھکائے دو قدم پیچھے ہوئی
"لا لامیر مطلب تھا۔ کہ ٹی وی پر شو لگنا تھا۔ جس میں دنیا و آخرت کے بارے میں آگاہی فراہم کی جانی
تھی۔ تاکہ ہم لوگ نصیحت پکڑیں"۔ اپنی انگلیوں کو چٹختاتے ہوئے سر جھکائے بات بدلی تو
پل میں متعصم کے چہرے کے تاثرات بدلے
"جو تم لوگ کو آگاہی ملتی ہے اس ٹی وی سے باخوبی واقف ہوں میں۔ دنیا و آخرت کا تو پتہ نہیں۔ مگر میکے اور
سسرال میں سب کو کیسے تنگی کا ناچ نچانا اس بارے میں بہت اچھے سے آگاہی ملتی ہوگی۔ اور نصیحتوں میں کیسے
شوہر کو اوبنانا۔ کیسے اس کی جیب خالی کروانا۔ کیسے دوسری عورتوں کے نام پر بلیک میل کرنا۔
اور پھر مگر مجھ کہ آنسو بہا کر شوہر کو پاگل بنانا۔ ایسی نصیحتیں تو ڈیٹیل میں ملتی ہوگی" متعصم کی سرد آواز میں
کیے جانے والے

طنز پر حیات کا جھکا سر مزید جھکتا چلا گیا

دل میں دو سو سلواتیں اپنی فراٹے بھرتی زبان کو دی
حویلی بے شک پرانے طرز عمل کی تھی مگر اس میں آسائش کی ہر شے موجود تھی
صرف حویلی کے نقشے کو نہیں بدلا گیا تھا

ورنہ ہر سال یا کچھ مہینوں بعد متعصم اس میں کسی ناکسی چیز کا اضافہ یا رد و بدل کرتا رہتا تھا
مگر جو ایک چیز نہیں تھی حویلی میں وہ تھائی وی

ناچھوٹا نا بڑا

صرف متعصم کے پاس آئی فون تھا اور لیپ ٹاپ۔ تحریم آپالوگوں سے بات کرنی

Posted On Kitab Nagri

ہوتی تو وہ اپنی موجودگی میں اپنے لیپ ٹاپ سے کرواتا
یالیپ ٹاپ گھر ہوتا بھی تو سکا پ کے علاوہ ہر چیز کو پاسورڈ لگا ہوتا
گھر میں لینڈ لائن تھا
مگر حیات کے کس کام کا
حیات کا تو کہنا تھا کہ وہ لینڈ لائن بھی لارڈ صاحب اترادیں
وہ لگا دیا۔ اور جب دل کرتا ہے اپنے دوستوں کے لیے پکوان کا حکم دینے کے لیے فون کھڑکا دیتے ہیں
"اب کھڑی کھڑی کیا مراقبے پر چلی گئی ہو" متعصم کی کرخت آواز پر حیات ہوش میں آئی اور ہڑبڑا کر نفی میں
سر ہلایا
"نن۔ نہیں تو۔ لالا آج جلدی گھر آئیں گے نا آپ" حیات نے بات بدلنے کو کہا
تو متعصم نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا
"وہ آپالوگوں سے بات کرنی تھی"۔ اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا
اور قدم اپنے سے آگے چلتے متعصم کی جانب بڑھائے
جو تیز تیز قدم لیتا اب باہر جا رہا تھا
"کوشش کرو گا۔ اور ہاں۔ اگر آج سچ میں مجھے پتہ لگا کہ تم گھر سے باہر گئی ہو یا میں نے دیکھ کیا۔ اپنی آزادی
کا یہ آخری دن سمجھنا"۔ برآمدے سے نکلتے قدم صحن میں رکھتے کچھ یاد آنے
پر پلٹ کر کہا تو حیات نے منہ بسور کر سر اثبات میں ہلا دیا

Posted On Kitab Nagri

متعصم کے جانے کے بعد حیات کچھ دیروہی کھڑی رہی صبح کی تازہ ہوا سے سکون محسوس کرتے آنکھیں موند لیں

حیات کی نظریں ملازمہ پر گئی
جونور بیگم کی چارپائی باہر بچھا کر ان کا حقہ رکھ رہی تھی
حیات نے گہری سانس بھر کر قدم نور بیگم کے کمرے کی جانب بڑھا دیے

"مجھے تم سے بات کرنی تھی عروب بیٹا" شائستہ بیگم نے آئینے کے سامنے کھڑی عروب سے کہا
جس کے سیاہ گھنے بال کمرے سے نیچے تک جھول رہے تھے
گرے گرین آنکھیں سنجیدگی لیے کسی غیر مری نقطے پر مرکوز تھی
گلابی بھرے بھرے ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست تھے

شائستہ بیگم کی آواز پر عروب نے چونک کر انہیں دیکھا
"آپی آپ کھڑی کیوں ہے۔ اور کتنی بار کہا ہے تمہیں ناباندھا کریں۔ جو بات ہو بلا جھجک کہہ دیا کریں۔"
ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے پلٹ کر شائستہ بیگم سے کہا
تو وہ بھی سر ہلا کر مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی

ایک محبت بھری نگاہ عروب کے چاند سے چہرے پر ڈالی جو مسکراتے ہوئے کھل سا گیا تھا
مگر آنکھوں میں ابھی بھی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"تم خوش ہونا عروب—چاچا چاچی کے انتقال کے بعد جب تمہیں یہاں لائی تو دل میں سو سو سے تھے --- ڈر تھا کہ تمہاری پرورش کر پاؤ گی یا نہیں— تمہیں وہ سب دے پاؤں گی جو ماں باپ اپنی اولاد کو دیتے ہیں— میں نہیں کہوں گی کہ میں یہ سب دینے میں کامیاب ہو گئی ہوں—

میں نہیں جانتی کہ میں اچھی ماں یا بہن بن سکی یا نہیں— مگر تم نے ہمیشہ اچھی بہن اور بیٹی ہونے کا ثبوت دیا—

میرا اور میرے شوہر کا سرفخر سے بلند کر دیا"— عروب کے ہاتھ تھامتے ہوئے محبت سے کہا

تو شائستہ بیگم کی بے لوث محبت پر عروب کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

"آپ نے مجھے وہ سب دیا جو شاید سگے ماں باپ یا بہن بھائی بھی نادے پاتے— میں نے سرفخر سے بلند کیا تو وجہ آپ لوگوں کی ہمت— سپورٹ اور حوصلہ ہی تھا کہ میں آج اس مقام پر ہوں"— عروب نے مسکراتے ہوئے کہا

جو بات پوچھنے آئی تھی وہ تو بھول ہی گئی— شائستہ بیگم نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

تو عروب ہستے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر کبرڈ تک گئی

اور اس میں سے کچھ ڈریسز نکال کر دیکھنے لگی

"بس یہ ایک ہفتہ اور پھر تم وداع ہو کر چلی جاؤ گی— تمہیں بہت مس کروں گی عروب— تمہارے روپ میں

مجھے خدا نے بیٹی بہن کزن سب عطا کر دیا تھا"— کاش میرا کوئی دیور ہوتا— شائستہ بیگم نے سر د آہ بھر کر کہا

تو عروب کا بے ساختہ قہقہہ گونجا

چلو آ جاؤ ڈنر ریڈی ہے اور میں اس نواب صاحب کو اٹھالوں صبح سے آیا ہے بس کچھ دیر ماں باپ کے ساتھ بیٹھ

کر سونے چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

زرا احساس نہیں کہ پورے پانچ سال بعد آیا ہے کچھ گھڑی بیٹھ کر سکون سے باتیں ہی کر لے ماں باپ سے۔۔
شائستہ بیگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور قدم باہر کی جانب بڑھائے
یمان شاہ کے ذکر پر عروب نے گہری سانس بھری
اور کبر ڈبند کر کہ باہر کا رخ کیا

" اٹھا نہیں تمہارا بیٹا ابھی تک "۔ مکر م شاہ نے کھانا پلیٹ میں نکالتے ہوئے سخت لہجے میں استفسار کیا
" فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ تو میں بھی بنا کچھ کہے آگئی۔ جاؤ عروب بلا لاؤ یمان کو۔ اب تک تو فری ہو گیا
ہو گا۔ شائستہ بیگم نے مکر م صاحب کو جواب دے کر عروب سے کہا
تو وہ سر ہلا کر کرسی سے اٹھی اور قدم یمان شاہ کے کمرے کی جانب بڑھائے
دروازا نوک کرنے کے بعد کچھ دیر تو وہ انتظار کرتی رہی مگر جواب نا آنے پر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی
تو نظریں پیٹھ کیے کھڑے یمان شاہ سے ٹکرائی
جو بلیک بنیان کے ساتھ بلیک ہی ٹراؤزر پہنے کانوں میں ہیڈ فون لگائے
کسی سے بات میں مصروف تھا
بھورے سلکی بال جن کی لمبائی کندھوں تک تھی
انہیں پونی میں قید کیا گیا تھا
عروب کو یمان کے کندھے سے تھوڑا نیچے ٹیٹو کا گمان ہوا ابھی وہ غور سے دیکھتی کہ

Posted On Kitab Nagri

یمان ایک دم سے پلٹا تو خود کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی عروب کو اپنے سامنے دیکھ

آبرو اچکائی تو عروب نے ہڑبڑا کر نفی میں سر ہلایا

اور اشارے سے اسے بات ختم کرنے کا بولا

تو یمان نے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے دو منٹ کا اشارہ کیا

تو عروب مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی

چھ فٹ سے نکلتا لمبا قد۔ بھوری شہد رنگ گہری آنکھیں۔ مضبوط تو انا سینہ۔ کسرتی مضبوط بازو۔ عروب کو

وہ کوئی چوبیس سالہ لڑکا نہیں ایک مضبوط مرد لگا

یمان کی باڈی پہلے بھی کافی اچھی تھی مگر اب اسے دیکھ کر کسی دیو کا ہی گمان ہوتا تھا۔ اوپر سے اس کا یہ حلیہ

اپنی پانچ فٹ پانچ انچ کی ہائیٹ ہونے کے باوجود بھی عروب کو اپنا آپ یمان کے سامنے بہت چھوٹا سا محسوس ہوا

نظریں یمان کے وجیہہ چہرے سے ہوتی اس کی گردن پر آئی جس میں یمان نے ایک چین پہن رکھی تھی جو

گردن سے اس کے سینے تک آرہی تھی

بات کرتے دوران وہ اس چین کو انگلی پر لپیٹے دائیں بائیں گھمارتا تھا

یمان سے نظریں ہٹا کر عروب نے کمرے میں ارد گرد نگاہ دوڑائی

بیڈروم میں داخل ہو تو دائیں جانب کنگ سائز بیڈ نظر آتا ہے۔ بیڈروم میں لٹکن لائٹس کا استعمال کیا گیا تھا اس

جگہ میں موہک سیاہ رنگ بالکل روشن ہوتے ہیں۔ ان پر موجود ریگل گولڈ، نیز منفر د فانوس اور بیڈ کے آگے

پانچ قدم کے فاصلے پر ٹیبل اور لارج سائز صوفہ سیٹ کیا گیا تھا، بیڈروم ایک رائل لوک دے رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ٹیرس کے گلاس ڈور پر لگے کرٹیز: جو دونوں اطراف سے گرے اور درمیان سے آف وائٹ کلر کے تھے ---
عروب اپنے ہی خیالوں میں گم کمرہ دیکھنے میں محو تھی کہ
یمان کے چٹکی بجانے پر ہوش میں آئی

"کوئی کام تھا تمہیں"۔۔۔ چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجائے استفسار کیا

"تمہیں نہیں۔۔۔ آپ۔۔۔ مت بھولا کرو کہ میں تمہاری خالا بھی لگتی ہوں مان"۔۔۔ عروب نے ٹوکتے ہوئے کہا

تو یمان نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

"مان نہیں یمان۔۔۔ آپ بھی مت بھولے کہ میرا آپ سے کیا رشتہ ہے۔۔۔ میری ماں کی سگی بہن نہیں ہیں آپ

۔۔۔ اور میں کسی کو بھی خود سے بلا وجہ فرینک ہونے کی اجازت نہیں دیتا"۔۔۔ عروب کو دو بدو جواب دیا تو

عروب نے گھور کر یمان کو دیکھا

"مگر جہاں تک مجھے معلوم ہیں تمہاری گرل فرینڈز۔۔۔ اسی نام سے بلاتی ہیں نا تمہیں"۔۔۔ عروب نے طنزیہ لہجے

میں کہا

مگر یہ بھول گئی کہ جسے وہ پانچ سال پرانہ معصوم لڑکا سمجھ رہی تھی

www.kitabnagri.com

اب وہ استنبول کا مشہور پلے بوائے کہلاتا ہے

بے باک اتنا کہ اپنے عمل سے زیادہ اپنی آنکھوں کی زبان سے ہی دوسرے انسان کو منہ چھپانے پر مجبور کر دیتا

ہے

"رائٹ میری گرل فرینڈز بلاتی ہیں۔۔۔ مگر وہ مان کے علاوہ اور بھی بہت سے الفت بھرے ناموں سے مجھے بلاتی

ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ سمجھ تو رہی ہیں نا۔ میسرز قربت کے نشے میں چور۔ جزبات کی رو میں بہہ کر پکارا جانے والا نام۔ اور۔
ابھی یمان اور گل افشانی کرتا

کہ عروب کا ہاتھ اٹھا اور یمان کے گال پر اپنا نشان چھوڑتا چلا گیا
"مجھے امید تھی کہ تمہاری فطرت پر غیرت مند خون اثر کرے گا۔ مگر افسوس یہ خون تو بس تمہاری رگوں
تک محدود رہ گیا۔ فطرت پر تو صحبت اپنا رنگ رچا چکی۔

تو ثابت ہوا یمان شاہ کہ تمہاری فطرت پر خون صحبت سے مات کھا گیا" عروب کے ایک ایک لفظ
چبا کر کہنے پر یمان نے مٹھیاں بھیج کر اپنے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کی
گردن اور بازوؤں کی رگیں تن کر واضح ہونے لگی
مگر عروب کے چہرے کے تاثرات ویسے ہی سرد رہیں

"آؤٹ اس سے پہلے میں تمہاری عمر کیا۔ ہمارے درمیان موجود رشتے کا بھی لحاظ کیے بغیر دھکے دے کر نکالوں

۔ خود ہی میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔ دبے دبے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا

تو عروب ایک طنزیہ نظر یمان پر ڈال کر سر جھٹکتے روم سے باہر نکل گئی

عروب کے باہر جانے کے بعد یمان نے دھاڑ سے دروازہ بند کیا

"اسے عروب سے مسئلہ نہیں تھا۔ مسئلہ اس کے پرفیکٹ ہونے پر تھا۔ عروب کا پرفیکٹ ہونا اسے

اپنی غلطیوں کا احساس دلاتا۔ عروب غلطی ہونے پر اسے ایکسٹ کر کہ ٹھیک کرنے والوں میں سے تھی۔

جبکہ یمان شاہ غلطی ہونے پر خود سے نظریں نہیں ملا پاتا تھا۔

وہ غلطی کا اعتراف نہیں کرتا تھا۔ مگر شرمندگی سے گھٹ گھٹ کر مرتا رہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ عروب کی طرح پرفیکٹ ہونا بھی نہیں چاہتا تھا وہ جو تھا۔ اسے فخر تھا اس پہ۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ کاش وہ بھی عروب کی طرح غلطیوں کا اعتراف کرنا سیکھ لے۔ تاکہ گھٹ گھٹ کر جینا پڑے۔

عروب غلطی ہونے پر لوگوں کی پرواہ نہیں کرتی تھی کہ وہ کیا کہے گے۔ اپنی غلطی کو سدھار کر لوگوں کے منہ بند کروانے والوں میں سے تھی وہ۔ مگر یمان شاہ۔ داگریٹ یمان شاہ کبھی بھی اپنی غلطی کا اعتراف نہیں کر سکتا تھا۔

وہ چاہتا تھا لوگ یمان شاہ کی غلطی کو بھی اس کا سٹائل سمجھے۔ وہ لوگوں کی نظر میں ایسا انسان تھا جو کبھی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر یمان شاہ اور اس کا ضمیر جانتے تھے کہ جو وہ کر رہا ہے وہ غلط ہے یا صحیح۔ جو لوگ اس کے ارد گرد تھے۔۔۔ جو لوگ اس کی لائف سٹائل میں ایڈجسٹ کرتے تھے ان کی نظروں میں یمان کا غلط بھی صحیح تھا۔ یہی بات اس کا سینہ چوڑا کرتی اور اسے مغرور بنانے کا سبب تھی۔ مگر تنہائی میں ایک سانپ کی طرح اسے ڈستی رہتی تھی۔

اس سے ایک غلطی ہوئی تھی جس کا اس نے اعتراف نہیں کیا۔ اور اسی غلطی کو ماننے کی بجائے یمان شاہ نے اسے اپنا سٹائل بنا لیا۔ اب کوئی اسے طعنے دینے والا نہیں تھا کہ تم غلط کر رہے ہو۔ سب کی نظر میں وہ اس کا سٹائل تھا۔ اور دنیا کی نظر میں وہ سٹائل اس پر ہی چلتا تھا۔

مگر ضمیر کے ملامت کرنے پر وہ چلا اٹھتا تھا

یہ ایک کلب کا منظر تھا

Posted On Kitab Nagri

جہاں نوجوان لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالیں نشے میں دھت دنیا و آخرت بھلائے بیٹھے تھے

اسی کلب کے ایک سنسان کونے پر جہاں ایک ٹیبل کے گرد رکھے دو صوفوں پر تین لوگ برجمان تھے دو لوگ ایک صوفے پر بیٹھے تھے جنہوں نے بلیک پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ درمیان میں موجود ٹیبل پر دو فائلز اور بریف کیس رکھا ہوا تھا

جبکہ ٹیبل کے دوسری جانب ایک شخص بلیک ہڈی پہنے چہرے پر بلیک ماسک جس کے دائیں سائیڈ پر وولف بنا ہوا تھا لگائے

اپنے دونوں بازو صوفے کی پشت پر پھیلائے۔ ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھے پاؤں کو جھلاتے پر سکون انداز میں بیٹھا تھا

کلب میں تیز میوزک کا شور برپا تھا۔ رنگ برنگی لائٹس ماحول کو فسوں خیز بنا رہی تھی

مگر صوفے پر آمنے سامنے بیٹھے لوگوں کے درمیان گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی

"ٹھیک ہے۔ ہم منہ مانگا معاوضہ دیں گے۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس کیس کو تم ہینڈل کرو۔ تینوں افراد

میں چھائی خاموشی کو سامنے بیٹھے دو افراد میں سے ایک کی آواز نے توڑا

تو سامنے بیٹھے شخص کا دلکش قہقہہ گونجا

"اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تمہاری یہ بات مجھے یہ کیس لینے پر مجبور کر دے گی۔" اپنی ٹانگ سے ٹانگ ہٹا

کر۔ کہنیوں کو اپنے تھائی پر رکھ کر ہاتھ کی مٹھی پر اپنی تھوڑی ٹکا کر طنزیہ لہجے میں پوچھا

تو ان دونوں نے بے بسی سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"معاوضے کے لیے نہیں تو اس ملک کے لیے ہی۔ اس ملک کو ضرورت ہے تمہاری اس وقت"۔ اب کی بار دوسرے شخص نے کہا

تو سامنے بیٹھے شخص نے اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھورا

"اپنے ملک کے لیے کب کیسے کام آنا ہے۔ یہ مجھے تم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ اور میرے ملک کو کہاں میری زیادہ ضرورت ہے یہ میں بہتر جانتا ہوں" سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا

تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو مایوسی سے دیکھا

"یہ معاملہ بہت پیچیدہ ہے۔ ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ میں کسی ہر یقین نہیں کر سکتے۔ بات باہر نکلی تو جو ثبوت ہمارے پاس ہیں انہیں بھی ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔"

اور شاید ہمارا ٹرانسفر دوسرے شہر۔ ابھی وہ شخص بات مکمل کرتا کہ سامنے بیٹھے شخص نے اس کی بات کاٹی "اور شاید دوسرے جہان"۔ جملہ مکمل کر کہ خود ہی تہقہہ لگایا

"یہی مسئلہ ہے تم بچارے پولیس والوں کے ساتھ۔ کسی کو عزت اور حلال کی روٹی راس نہیں آتی۔ اور جن کو آتی ہے انہیں پھر ایمانداری لے ڈوبتی ہے۔ بچاروں کی ایمانداری کسی سیاستدان کو یا کسی شریف کو راس نہیں آتی"۔ افسوس اور طنزیہ لہجے میں کہتے اپنا سردائیں بائیں ہلایا

اور اس فائل کو اپنی جانب کھسکایا

جس پر ان دونوں نے شکر کا سانس لیا

جبکہ فائل اٹھائے وہ اپنی جگہ سے اٹھا

اپنے ماسک پر بنے وولف پر انگلی پھیر کر کچھ سوچا

Posted On Kitab Nagri

اور پھر ان دونوں کو سنجیدہ نظروں سے دیکھ کر قدم آگے کی جانب بڑھا دیے
"یہ ہمیں دھوکا تو نہیں دے گا" ایک شخص نے فکر مندی سے پوچھا تو دوسرے نے پر سکون ہو کر سر صوفے
کی پشت سے اُکادیا

"کبھی سنا ہے کہ بھیڑیا دھوکا دے جائے۔ یا وہ پیٹھ پر وار کرے"۔ آبرو آچکا کر کہا
تو اس شخص نے کندھے آچکا دیے

"بھیڑیوں کا تو پتہ نہیں مگر انسان پر اندھا اعتماد دوسرے انسان کو کہی کا نہیں چھوڑتا"
پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا تو دوسرے شخص کا تہقہہ گونجا

"فکر مت کرو ظالموں کے لیے یہ انسان نہیں ہے۔ وہ درندے ہیں تو یہ بھیڑیا ہے۔ دشمن کو مٹائے بغیر چین
سے نہیں بیٹھے گا۔ ان حیوانوں کی دوزخ میں وہ والد وولف کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جو دشمن کا شکار کر کہ
اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اور وہ ڈریگو۔ وہ جلا کر بھسٹ کر دیتا ہے" چہرے پر فخر یہ مسکراہٹ سجائے کہا

تو دوسرے شخص نے متاثر کن انداز میں سر ہلایا
"بھیڑیا کو تو مانا۔ مگر یہ ڈریگو۔ یہ ڈریگنز تو افسانوں کی درار ہیں۔ ان کا دنیا میں کوئی وجود نہیں"۔ دوسرے
شخص نے بات کو مزاق کارنگ دیتے ہوئے کہا

تو ساتھ بیٹھے شخص نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

"اور تمہیں کس نے کہا اس ڈریگو کا کوئی وجود ہے۔ جس طرح اس افسانوی ڈریگن کے نام کی بنا وجود کی دہشت
ہے۔ ویسے ہی اس ڈریگو کے وجود کے بنا۔ اس کا نام ہی کافی ہے دشمنوں میں دہشت خوف و حراس۔ انہیں
بلبلانے پر مجبور کرنے کے لیے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈریگن کی طرح منہ سے آگ نہیں نکالتا۔ ناہی پروں سے اڑتا ہے۔ مگر اس کا وجود بذاتِ خود وہ آگ ہے جو دشمنوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر بھسم کر دیتا ہے۔ اڑنے کی بجائے ایسے دشمن پر جھپٹتا ہے کہ دشمن پھر پھرا بھی نہیں سکتا"

"اور جس دن اس کا وجود ظاہر ہو گیا ان درندوں پر۔ ڈریگو کے قہر سے بچنے کے لیے یہ زمین بھی تنگ پر جائے گی ان پر۔ ڈریگو کے قہر سے بچنے کے لیے اپنے وجود کو نوج نوج کر بھی ختم کرنا پڑے تو انہیں وہ آسان لگے گا" اور یہ وائلڈ وولف ہی ہمیں ڈریگو تک لے کر جائیں گا۔ اور جب وہ اس کیس کو دیکھے گا۔ اور اپنے وولف کے ساتھ ان دشمنوں پر حملہ آور ہو گا

تو انہیں چھپنے کو زمین بھی کم پر جائے گی"۔ قدم باہر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو دوسرے شخص نے پر سکون ہو کر کھلے آسمان کو دیکھا

"ہمارا پیشہ جتنا بھی بدنام سہی۔ لوگ جس نظر سے بھی ہمیں دیکھے۔ ہمارا رب ہماری نیتوں سے واقف ہے۔ اور میری اپنے رب سے یہی دعا ہے کہ وہ ہماری نیت کا اور محنت کا صلہ ان دشمنوں کے زوال کی صورت میں دے دیں۔"

www.kitabnagri.com

لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں۔ مگر پھر بھی خواہش ہے کہ وہ دیکھے کہ ہم پولیس والے بھی اپنے ملک سے عشق کرتے ہیں۔ وہ سب پرنا صحیح مگر ہمارے اس شعبے پر ہماری وردی پر یقین ضرور رکھے۔ چند ایک کی وجہ سے سب کو بے اعتبار اور اپنے شعبے سے غداری کرنے والا سمجھے "گاڑی کو روڈ پر ڈالتے ہوئے کہا تو دوسرے شخص نے بے ساختہ انشاء اللہ کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ کی نظر میں کوئی اچھی سی لڑکی ہو تو بتائیے گا۔ سامنے بیٹھی عورت کی بات پر نور بی بی نے ہنکارہ بھر کر حقہ
ہونٹوں سے لگایا

عمر کتنی ہے لڑکے کی۔ نور بی بی نے تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا
تو اس عورت کا چہرہ کھل اٹھا

پچیس سال کا گبرو جوان ہے میرا پتر۔ بس اب اس کی ٹکر کی کوئی چاند سی لڑکی ڈھونڈ دے۔ سامنے بیٹھی
عورت نے پر جوش آواز میں کہا

تو نور بیگم نے اثبات میں سر ہلا کر سامنے دیکھا

جہاں درخت پر ڈالے گئے جھولے پر حیات بیٹھی جھول رہی تھی

ہاتھ میں پکڑی املی کھانے میں مصروف انہیں کوئی اکیس سال کی نہیں دس سال کی چھوٹی سی بچی ہی لگی

گھنے لمبے سیاہ بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑا ہوا تھا

دوپٹہ سر کی بجائے کندھوں پر اچھی طرح سے پھیلا کر لیا ہوا تھا

جسے دیکھ نور بیگم نے گہری سانس بھری کیونکہ دوپہر کے اس وقت ظہر کے بعد متعصم گھر ضرور آتا تھا

اور حیات کو دوپٹہ سر پر نالیے دیکھ اور کھلے بال دیکھ اس نے غصہ کرنا تھا

بتائیں بی بی کوئی ہے لڑکی۔ اپنے سامنے بیٹھی عورت کی آواز پر نور بیگم چونکی

آہ۔ ہاں اچھی بات ہے۔ لڑکا لڑکی کی اس عمر تک شادی کر دینی چاہیے۔ دیکھتی ہوں میں کوئی لڑکی۔ ویسے

کر تا کیا ہے تمہارا لڑکا۔ نور بیگم نے ملازمہ کو حقہ اٹھانے کا اشارہ کیا اور دونوں ٹانگیں چارپائی پر لٹکا کر بیٹھ گئی

Posted On Kitab Nagri

ایک نظر حیات کو دیکھ برآمدے کی طرف ملازمہ کو دیکھا
جو کام کرنے میں مصروف تھیں

"کرتا ہی تو نہیں کچھ — باپ کی زمین ہے مگر — نشے میں دھت رہتا ہے — اسی لیے سوچا شادی ہو جائے گی تو
سنجھل جائے گا —

ذمہ داریوں کا احساس ہو جائے گا — عورت نے افسردہ لہجے میں کہا

تو نور بیگم کے چہرے کے تاثرات پل میں سپاٹ ہوئے

"ہے جھلی عورت — جو تیرا ناہوا — اپنے باپ کا ناہوا — وہ دودن کی آئی لڑکی کا کیسے ہو جائے گا —

جس ماں باپ نے پیدا کیا — جو ان کیا — ان کا احساس نہیں اور تو کہہ رہی پرانی لڑکی سنجھال لے گی —
کچھ حیا کر —

جس کے سر پر بوڑھے ماں باپ کی ذمہ داری اور وہ نشے میں دھت رہتا باپ کا آسرا نہیں بن رہا — وہ کل کی آئی

لڑکی کا محافظ یا سائبان کیا خاک بنے گا —

جب جنائٹوں نے — جو ان ٹونے کیا — تو تربیت کرنا اس کی اصلاح کرنا بھی تیرا فرض نا کہ جو بیاہ کے لائیں گی اس

کا —

اللہ ہدایت دے تم لوگوں کو — جانے خدا کا خوف کیوں نہیں رہا لوگوں کے دلوں میں — خود کو نشے کر کہ برباد

کر رہا — کل کو اس معصوم بچی کو بھی برباد کر دے گا — کیوں کسی معصوم کی ہائیں لینے —

میری بات نا کان کھول کے سن — پہلے اپنے پتر کا علاج کروا — اسے انسانیت کے قابل بنا — پھر کسی کی بہن بیٹی

بیاہ کر لائی —

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ کوئی رشتہ کرے نا کرے مگر اب نور بی بی کسی کو تیرے نشئی بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کی زندگی تباہ نہیں کرنے دے گی۔"

نور بیگم تو بھڑک ہی اٹھی ان کا بس نہیں چل رہا تھا

کہ اس عورت کا بیٹا سامنے ہو اور اسے دو لگا دیں

لیکن نور بی بی۔ ابھی وہ عورت کچھ کہتی کہ نور بیگم نے اپنی لاٹھی اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا کہا

"بیٹی کا غم باپ کی کمر توڑ دیتا اور ماں کو جیتے جی مار دیتا ہے۔ وہ منہ سے نا کہے مگر اولاد کو تکلیف میں دیکھ جو دل

سے آہ نکلتی ہے نا وہ سیدھا عرش آہی تک جاتی۔ کیوں کسی کے ماں باپ کی بد دعائیں لینی۔ کوئی عمر نہیں گزر

رہی۔ علاج کروا۔ ایک دو سال کو رچا دی بیاہ۔ مگر علاج کے بنا شادی کا سوچی بھی نا"۔ کرخت لہجے میں کہہ

کر قدم برآمدے کی جانب بڑھا دیے

اور جو حیات کو ٹوکن تھا کہ دوپٹہ سر پر لے متعصم آنے والا وہ اپنے غصے کے باعث کہنا بھول گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حیات بھاگنے کے انداز میں کچن سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی
کہ سیڑھیوں سے اترتے متعصم سے بری طرح سے ٹکرا گئی
حیات پیچھے کو گرتے دیکھ متعصم نے بوکھلا کر حیات کے بازو تھام کر اسے گرنے سے بچایا
مگر حیات کو ایسا لگا جیسے اس کا سر کسی چٹان سے ٹکرا گیا ہو
"کس خوشی میں بندروں کی طرح اچھلتی پھر رہی ہو" حیات کو اپنا ماتھا سہلاتے دیکھ متعصم نے سخت لہجے میں

کہا
تو متعصم کی آواز سن کر صدمے سے حیات کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی

ماتھے کو سہلاتا ہاتھ ساکت ہو چکا تھا
وہ کچن میں گئی تھی کھانا دیکھنے اسے نہیں پتا تھا کہ

Posted On Kitab Nagri

متعصم گھر آچکا ہے ناہی ملازمہ نے بتایا تھا

"اب یہ جلا دمجھے چھوڑے گا نہیں"۔ خشک پڑتے حلق کو تر کر کہ
چہرے پر معصومیت سجائے گرے گرین آنکھوں کو پٹیٹاتے ہوئے متعصم کی جانب دیکھا
"مم۔ میں تو چھت سے کپڑے اتارنے جا رہی تھی"۔ متعصم سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو کر نظریں
جھکا کر کہا

"دوپٹہ کہا ہے تمہارا"۔ گلے میں جھولتے دوپٹے کو دیکھ متعصم چوہدری کے ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے
ہیزل ہنی آنکھیں پل میں غصے کی زیادتی سے سرخ پر گئی
بنا حیات کو سمجھنے کا موقع دیے۔ حیات کی بازو سخت گرفت میں لے کر
واپس سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دی

"اماں۔ حیات نے اپنا بازو چھڑواتے نور بیگم کو اپنی مدد کر لیے پکارا تو متعصم چوہدری نے گھور کر اسے دیکھا
جس پر آنکھوں میں آنسو لیے حیات نے منہ بسور کر روم میں داخل ہوتے متعصم کو دیکھا
"تو اب بتاؤ دوپٹہ کہا ہے تمہارا"۔ حیات کو صوفے پر پٹکنے کے انداز میں بٹھا کر سرد لہجے میں غرا کر کہا
تو حیات کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے
متعصم نے گہری سانس بھر کر اس نوٹنی کو دیکھا

"مجھے میری بات کا جواب دو حیات۔ اس ٹینکی کو ماں جی کے سامنے خالی کرنا۔ مجھ پر ان مگر مچھ کے آنسوؤں کا
کوئی اثر نہیں ہونے والا"۔ اپنا پاؤں صوفے پر حیات کے قریب رکھ کر اس پر جھکتے ہوئے سرد لہجے میں کہا
تو حیات نے مصنوعی ہچکی بھرتے گرے گرین نم آنکھوں سے متعصم کی جانب دیکھا

Posted On Kitab Nagri

جو حیات کے دیکھنے پر ایک دفعہ اپنی نظریں پھیر گیا
دل عجیب ہی لہ پر دھڑکا تو متعصم چوہدری پاؤں ہٹا کر
اپنی چادر کو جھاڑتے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ کر کھڑا ہو گیا
"مم۔ میں آپ کی ڈانٹ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ آپ کے لیے رور ہی ہوں"۔ اپنے آنسو پونچھتے معصومیت
سے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے کہا۔ حیات کی بات پر متعصم نے کینہ توڑ نظروں سے اسے گھورا
"دیکھے نالا لایہ دو گز لمبا تمبو گلے میں موجود تو ہے۔ مگر افسوس شاید آپ کی بینائی کمزور ہو گئی جو اسے دیکھ نہیں
پارہے۔ ہائے میرے لالا بھری جوانی میں نظر سے محروم ہو رہے۔ کتنا بڑا ظلم ہو گیا میرے مولا"۔ اپنے
دوپٹے کو ہاتھ میں تھام کر متعصم کو دکھاتے ہوئے کہا
اور آخری بات کرتے ہوئے اسی دوپٹے کے پلوں پر چہرہ رکھ کر رونا شروع کر دیا
حیات کی گل افشانی پر متعصم نے ایک ہی جھٹکے میں اسے بازو سے تھام کر اپنے روبرو کیا
حیات اس افتاد پر بھونچکاسی آنکھیں پھاڑیں۔ چہرے پر خونخوار تاثرات سجائے کھڑے متعصم کو دیکھ رہی تھی
"ناہی یہ تمبو ہے ناہی گلے کا پٹا۔ سر کی عزت ہے۔ اور ایک بات ذہن نشین کر لو تم متعصم چوہدری کی عزت
ہو۔ اور اپنی عزت پر متعصم چوہدری کسی کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔
اپنی عزت کو بچانے کے لیے مر بھی سکتا ہوں۔ اور جو بھی اس عزت کو بری نظر یا خراب کرنے کی کوشش
کرے گا اسے مار بھی سکتا ہوں۔ پھر چاہے وہ حیات بی بی تم ہی کیوں ناہو۔" اپنی آگ سی دکھتی سانسیں حیات
کے چہرے پر چھوڑتے دے دے لہجے میں غرا کر کہا
تو حیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

جسے دیکھ متعصم نے گہری سانس بھری اور حیات کا بازو چھوڑ کر اسے جانے کا اشارہ کیا

اپنے سر سے لے کر کندھوں تک اچھے سے دوپٹہ لپیٹ کر باہر کی جانب قدم بڑھانے چاہے

تو متعصم چوہدری نے پلٹ کر باہر جاتی حیات کے بالوں کو دوپٹے سمیت نرمی سے اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیا تو

حیات اپنی جگہ جامد سی ہو گئی

جبکہ متعصم چوہدری چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجائے حیات کا دوپٹہ سر سے اتارتے اس کے لمبے گھنے سیاہ بالوں کو

بل دینے لگا

"اتنا مشکل تو کسی دو سال کے بچے کو سمجھانا نہیں ہوتا۔ جتنا مشکل تمہیں سمجھانا۔ اور کسی کام سے روکنا

ہے۔" حیات کے بال چٹیاں میں باندھ کر دوپٹہ سر پر اوڑھاتے۔ نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو

حیات کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

متعصم جانتا تھا کہ جو بات حیات نے اس کی سیریس نالیٰ ہو پھر چاہے وہ آنکھیں دکھائے۔۔ ڈانٹے چلائے وہ

اپنی کر کہ ہی رہتی ہے اور نہ ہی متعصم کی ڈانٹ کو دل پر لیتی ہے

مگر جب وہ متعصم کی کسی بات یا ڈانٹ کو دل پر لے لیتی تھی پھر ساری رات اس کی رو کر گزرنی ہوتی اور پھر کئی

دن وہ بخار میں تپتی رہتی

اور اب وہ اس کے مگرچھ کے آنسوؤں کے علاوہ شرمندگی میں بہنے والے آنسوؤں کو جان گیا تھا

اور اسے پتہ تھا کہ وہ یہ بات دل پر لے بیٹھی ہے

Posted On Kitab Nagri

"آئندہ میں تمہیں کھلے بالوں اور بغیر دوپٹے کے نا دیکھو۔ ورنہ ٹانگیں توڑ کر۔ اسی تمبو میں باندھ کر کمرے میں بند کر دوں گا" لہجے کی نرمی پل میں غائب ہوئی اور پھر سے وہی سنجیدگی اور سرد لہجہ عود آیا تو حیات نے حلق تر کر کے سپیڈ لگا کر وہاں سے فرار حاصل کی حیات کی پھرتی دیکھ متعصم چوہدری کے مونچھوں تلے عنابی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی سر جھٹک کر قدم کمرے سے باہر بڑھائے متعصم کسی کام سے شہر گیا تھا وہاں سے جلد واپس لوٹ آیا تو سیدھا کھیتوں میں چلا گیا وہ کھیتوں میں گیا تھا وہاں اپنے کھیتوں میں کام کرتے کسانوں کا ہاتھ بٹاتے اس کے کپڑے خراب ہو چکے تھے اسی لیے گھر آکر وہ نور بیگم سے ملنے کی بجائے پہلے کپڑے چنچ کرنے آ گیا گھر کا پر سکون ماحول دیکھ اسے لگا شاید حیات بی بی کو عقل آگئی مگر ایسا کہاں ممکن تھا

Kitab Nagri

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ لوگ۔ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ ہمارے ساتھ"۔ شائستہ بیگم نے چلا کر فون پر کہا تو آگے سے جواب دینے کی بجائے فون رکھ دیا گیا "کیا ہوا آپنی سب خیریت تو ہے۔ عروب نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھتے ہوئے فکر مندی سے استفسار کیا تو شائستہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے بیگم رو کیوں رہی ہے۔ کس کا فون تھا "مکرم شاہ نے شائستہ بیگم کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا

وہ بھی ان کے اس طرح پھوٹ پھوٹ کے رونے سے پریشان ہو گئے تھے

عروب پانی کا گلاس لائی تو مکرم شاہ نے اس سے گلاس پکڑ کر شائستہ بیگم کے ہونٹوں سے لگایا

"ان لوگوں نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ لڑکا کسی اور کو پسند کرتا تھا۔ اور صبح اپنی پسند کی

لڑکی سے نکاح کر کہ اسے گھر لے آیا ہے"۔ شائستہ بیگم نے روتے ہوئے بتایا تو مکرم شاہ بھی دنگ رہ گئے

نظریں عروب کے پر سکون چہرے پر گئی

چپ کر جائیں آپ بھی۔ شاید ہماری عروب کی اس میں ہی بہتری تھی۔ شکر ہے کہ پہلے پتہ چل گیا۔ ورنہ

شادی کہ بعد ایسا کچھ ہوتا تو زیادہ مسئلہ ہوتا"

"کیا بہتری تھی میری بہن کی زندگی تباہ کر دی۔ چار دن بعد شادی ہے۔ کل سے مہمان آنے والے ہیں۔ کیا

کہے گے لوگوں سے۔"

کہ کیوں شادی کینسل کر رہے ہیں کہا گیا لڑکا۔ ہم انہیں لڑکے کی حقیقت بتا بھی دے نا۔ مگر پھر بھی وہ لڑکی

کا کوئی نا کوئی قصور ضرور بتائے گے" شائستہ بیگم تو پھٹ ہی پڑی تھی

"ابھی جائے وہاں۔ اور بات کریں ان لوگوں سے۔ اگر ان کے بیٹے کو کوئی اور پسند تھی تو ہمیں بتاتے۔

ہمارے سامنے تو ان کا لڑکا ایسے شو کرتا تھا۔ جیسے اس سے زیادہ کوئی خوش نہیں اور اب بیوی بھی لے آیا۔"

شائستہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا تو عروب ان کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی

Posted On Kitab Nagri

لوگوں کی پرواہ مت کریں آپنی— کسے کیا جواب دینا ہے وہ میرا مسئلہ ہے— اور آپ ان سے کوئی بات نہیں کریں گی— کیونکہ مجھے ایسا بٹا ہوا شخص نہیں چاہیے "سنجیدہ لہجے میں کہہ کر ایک نظر مسکرا کر دونوں کو دیکھا اور قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھا دیے

وہ ٹھیک کہہ رہی ہے بیگم کوئی ضرورت نہیں ان کم ظرف لوگوں کے منہ لگنے کی— اور اس مسئلے کا حل ہے میرے پاس— شادی ہوگی اور اسی تاریخ کو ہوگی—

کیا مطلب— مکر م شاہ کی بات پر شائستہ بیگم نے حیرت سے استفسار کیا تو مکر م شاہ مسکرا دیے

آپ لوگوں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں عروب سے شادی کرو گا"— یمان شاہ کے چلا کر کہنے پر مکر م صاحب نے اسے گھور کر دیکھا

مسئلہ کیا ہے شادی کرنے میں ایک نا ایک دن بھی تو تمہاری کرنی ہی تھی نا شادی تو اب ہو جائے تو کیا قیامت

اجائے گی"— مکر م شاہ نے بھی دھاڑتے ہوئے کہا
تو یمان نے ایک ٹھوکر ٹیبل کو ماری تو ٹیبل پر پڑے جگ اور گلاس زمین بوس ہو گئے

شائستہ بیگم نے دہل کر منہ پر ہاتھ رکھا مگر مکر م شاہ کا دل کر رہا تھا دو تھپڑ اس جانور کو لگا دے

مجھے مسئلہ شادی سے نہیں عروب سے ہے— نہیں کرنا چاہتا میں شادی— اور ماں آپ ہی تو کہتی تھی کہ وہ میری

خالا ہے اس کی عزت کرو— تو بتائیں خالہ سے شادی کیسے جائز ہو گئی"— یمان نے چلاتے ہوئے کہا اور آخر میں

نرم لہجے میں شائستہ بیگم کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

اور وہ تم ہی تھے جو کہتے تھے کہ وہ تمہاری خالہ نہیں ہے۔ اور مرتے دم تک اسے خالہ نہیں مانو گے۔ تو دیکھو تمہاری دعا قبول ہو گئی اب سے وہ تمہاری خالہ نہیں رہے گی "شائستہ بیگم نے نرم لہجے میں کہا تو غصے سے ایمان شاہ کی رگیں تن گئی

"مجھ سے بڑی ہے وہ۔ پورے دو سال۔ بیوی چاہیے مجھے استانی نہیں۔ اپنی بیوی کے منہ سے پیار بھری باتیں سننا چاہتا ہوں۔ نا کہ دنیا و آخرت کے لیکچرز۔

ایمان شاہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو شائستہ بیگم نے مسکراہٹ چھپائی اور جب ترکی میں خود سے چار / آٹھ سال بڑی لڑکیوں کو گرل فرینڈز بناتے تھے تب یہ باتیں یاد نہیں تھی تمہیں۔ ان سے تو تمہیں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ تو شادی کرتے ہوئے کیا موت پر رہی ہے۔ اور عرب صرف دو سال بڑی ہے مگر خود کو دیکھو کیسے سائڈ بن گئے ہو۔ اس نازک سی بچی سے دو سال چھوٹے نہیں دس پندرہ سال بڑے ہی دکھتے ہو۔

پانچ سال پہلے میں نے اپنا بیٹا ترکی بھیجا تھا۔ مگر پانچ سال بعد ان ترکی والوں نے کسی گوریلا کو میرے بیٹے کی شکل دے کر واپس بھیج دیا ہے۔

www.kitabnagri.com

چار دن بعد شادی ہے چپ چاپ عزت سے یہ شادی کر لینا۔ ورنہ میں سمجھو گا پہلے باپ کی نہیں مانتے تھے اب باپ کو باپ ہی نہیں مانتے"۔ مگر شاہ نے سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور شائستہ بیگم کا ہاتھ تھا میں کمرے کا دروازہ بند کرتے باہر چلے گئے

"چھوڑو گا نہیں میں تمہیں عرب بی بی۔ ایک بار یہ شادی ہو جائے گن گن کر بدلے لوں گا۔ بہت نصحتیں جھاڑتی تھی نا۔ اب تم پر اپنی شدتیں نچھاور کر کہ تمہاری اس گز بھر لمبی زبان کو بند کرو گا۔

Posted On Kitab Nagri

تم پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ تمہاری گز بھر لمبی زبان کا مقابلہ نہیں کر سکتا مگر تمہیں اپنی پناہوں میں قید کر کہے بس تو کر سکتا ہوں نا۔۔

میرا ایسا کوئی ارادہ تو نہیں تھا مگر اب گھر والے چاہتے ہیں تو ایسا ہی سہی۔ اپنے کندھوں تک لمبے بھورے سلکی بالوں کو پونی سے آزاد کرتے

شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر ٹکا کر جھکتے ہوئے آنکھوں میں چمک لیے سرگوشیاں لہجے میں کہ کر آخر میں قہقہہ لگایا

اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کی انہیں پیچھے کرتے

چین کو گھماتے۔ سیٹی کی دھن بجاتے ڈریسنگ روم میں چلا گیا

ماں جی کہاں جا رہی ہیں آپ۔ نور بیگم کو چادر نکالتے دیکھ حیات نے آنکھوں میں چمک لیے پوچھا تو وہ مسکرا

دی

نیلو بتا رہی تھی کہ کھیتوں میں جو منور کام کرتا ہے اس کے گھر دھمی ہوئی ہے۔ بس بچی کو دیکھنے اور کچھ پیسے

دینے جا رہی تھی۔ نور بیگم نے اپنا چھوٹا سا بٹوہ نما پرس قمیض میں بنی جیب میں ڈالتے جواب دیا تو حیات نے

منہ بسور کرا نہیں دیکھا

کتنی بار کہا ہے ماں جی کہ میرا بیگ لے کر جایا کریں۔ آفر آل اس گاؤں کے سرینچ کہ بیوی اور دل کہ ملکہ ہے

مگر نہیں آپ یہ مردوں کی طرح جیب بنوا لیتی ہے اور یہ بٹوہ۔ مجھے یہ بالکل پسند نہیں۔ حیات نے منہ بسور

کر نور بیگم کی قمیض پر دائیں جانب بنی جیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو وہ ہنس پڑی

ہے جھلی۔ اس کی تو عادت پر گئی ہے جب یہ موئے بیگ شیک نہیں تھے تب ہم یہی رکھتی تھیں۔ اور باہر جا کر سو کام ہوتے لوگوں کے مسائل دیکھنے ہوتے وہاں اس بلا کو کون سنبھالے۔ اللہ بخشے میری ساس کو جب صلاح الدین صاحب سر پنچ بنے تو مجھ پر بھی ذمہ داریاں بھر گئی۔ تب میری ساس نے اپنی ہاتھ سے میرے کپڑے سلائی کیے اور اس پر یہ جبین بنائی۔ ورنہ عورتوں کے مسائل سنتے۔ تمہارا ابا کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتے مجھ سے یہ گھٹلی گم ہو جاتی تھی۔" نور بیگم نے چادر لیتے ہوئے کہا تو کھیتوں والی بات پر حیات کی آنکھیں پھیل گئی

"آپ بھی کھیتوں پر کام کرتی تھیں۔ مطلب تب ملازم نہیں تھے۔" حیات نے دلچسپی سے پوچھا تو نور بیگم نے مسکرا کر اسے دیکھا

جسے باتیں کرنے اور سننے کا بے حد شوق تھا۔ متعصم کا تو کہنا تھا کہ دنیا میں ایک طرف جنگ لگی ہو اور دوسری جانب حیات کو کوئی باتوں میں لگا دے تو جنگ ختم ہو سکتی مگر حیات کی باتیں نہیں تھے ملازم بھی۔ مگر جب تیرے ابا پنچایت کے کاموں سے فارغ ہوتے تو کھیتوں میں چلے جاتے اس دن وہی سارا کام کرتے اور ملازموں کو گھر بھیج دیتے۔

وہ اکیلے ہوتے تو میں بھی ان کے ساتھ چلی جاتی اور ان کی مدد کرتی۔" نور بیگم نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تو حیات نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

"ہائے کتنے پیارے دن تھے ناماں جی۔ نور بیگم کو بانہوں میں بھرتے ہوئے حیات نے مسکراتے ہوئے کہا تو نور بیگم نے چونک کر حیات کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

چل اب ہٹ جانے دے مجھے پھر اندھیرا ہو جانا"۔ انہوں نے حیات کو پیچھے کرتے ہوئے کہا
تو حیات سر جھکائے ان کے سامنے کھڑی ہو گئی

مجھے ارم کے گھر چھوڑ دیں نا۔ اس دن لالا گھر تھے میں جا نہیں سکی۔ اب تو ڈرامہ ختم ہونے والا ہو گا"

معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے ہونٹ باہر نکال کر کہا نور بیگم نے تاسف سے سر ہلایا

چل جا چادر لے آیا۔ پرسن واپسی پر میرے ساتھ ہی آنا ہے۔ نور بیگم نے کمرے سے باہر قدم رکھتے ہوئے

کہا

تو حیات نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے کمرے کی جانب دوڑ لگائی

یہ ماں جی اور حیات کدھر ہیں۔ نظر نہیں آرہی دونوں"۔ متعصم نے حویلی کے پچھلی جانب بنے باغیچے میں
کام کرتی نیلو سے پوچھا

وہ دوپہر کے وقت نماز پڑھ کر گھر آیا تھا۔ مگر اسے حویلی میں کہی بھی

نور بیگم دکھی نا حیات

اسے لگا شاید پیچھے باغیچے میں ہو کیونکہ حیات کا سارا دن اس خوبصورت باغیچے میں ہی گزرتا تھا

باغیچے بنایا تو متعصم نے اپنے لیے تھا مگر بس چند دن کے لیے اسے شہر جانا پڑ گیا

اور جب تک واپسی ہوئی تو اس باغیچے پر حیات میڈم قبضہ کر چکی تھی

حویلی کی دوسری دیواروں کی نسبت باغیچے کی دیواریں اونچی اونچی تھیں

جس پر نیلے لپٹی ہوئی تھیں باغیچے میں ہر طرف سفید اور لال گلاب کے پھول لگے ہوئے تھے

Posted On Kitab Nagri

ان کے علاوہ اور بھی کئی رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے

نیچے زمین پر بچھی سبز گھاس اور ہر طرف ہریالی اور پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو اس منظر کو جان لیوا حد تک خوبصورت بنا رہے تھا

دائیں جانب لکڑی کا خوبصورت جھولا پڑا تھا جس کے ارد گرد بیلے لپٹی ہوئی تھیں

اور ان بیلوں ہر حیات نے توڑ کر پھول لگائے ہوئے تھے

درمیان میں بنے فاؤنٹین سے بہتے پانی کا شور رات کے وقت ماحول کو فسوں خیز بنا دیتا تھا

لالا وہ ماں جی تو منور کہ گھر مبارک باد دینے گئی ہے۔ اور حیات بی بی اپنی سہیلی کے گھر "نیلو نے بتیسی نکالتے ہوئے کہا

تو حیات کا سن کر متعصم نے اپنے جبرے بھنچے اور لمبے لمبے ڈنگ بھرتا باغیچے سے نکلتا چلا گیا

متعصم نے چھوٹے سے گھر کے آگے کھڑے ہو کر دستک دی مگر کوئی جواب نہیں آیا

دوسری بار دستک دی تو دروازہ کھول دیا گیا

اپنے سامنے آرم کے چھوٹے بھائی کو دیکھ کر متعصم کی رگیں تن گئی

وہ عمر میں تو سولہ سال کا تھا مگر متعصم جانتا تھا کہ وہ کس قدر آوارہ لڑکا ہے

سامنے کھڑے لڑکے سے زیادہ متعصم کو حیات پر غصہ آیا جو اس وقت یہاں موجود تھی

"خالہ گھر ہے" متعصم نے سخت لہجے میں پوچھا مقصد یہی جانتا تھا کہ اس وقت گھر کون کون تھا

"نہیں متعصم لالا ماں تو آپ کی ماں جی کے ساتھ گئی ہے۔ مگر ارم اور۔۔۔ ابھی وہ بات مکمل کرتا کہ متعصم اسے

پچھے دھکیلتے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

اگر پروین خالہ گھر ہوتی تو شاید وہ اپنا غصہ دبا لیتا۔ مگر یہ جان کر کہ وہ بھی گھر نہیں اور وہ آوارہ لڑکا گھر تھا
متعصم کابس نہیں چل رہا تھا کہ حیات سامنے ہو اور وہ اس کا گلہ دبا دے
متعصم سامنے موجود کمرے سے آوازیں سن کر اس جانب بڑھا
جبکہ ارم کا بھائی ارے ارے کرتا رہ گیا
مگر متعصم چوہدری جیسے ہی اندر داخل ہوا تو اپنی جگہ جامد ہو گیا
غصے کی شدید لہر متعصم چوہدری کو اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی

کیا فائدہ تم لوگوں کی اتنی بڑی حویلی کا اگر اس میں ایک ٹی وہ تک نہیں
ارم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو حیات نے مظلوم شکل بنا کر اسے دیکھا
اب طعنے دو گی اپنی دوست کو۔ سامنے ٹی وی پر چلتے ڈرامے کو دیکھتے ہوئے حیات نے کہا تو ارم نے سمو سے کی
پلیٹ اس کے آگے کی
تم طعنے ہی سمجھو۔ ہم معصوم لڑکیوں نے گھر سے باہر کہاں جانا ہوتا۔ گھر میں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ کر
بھی بندہ اکتا جاتا۔

تو ٹی وی ہو تو موڈ ہی فریش ہو جاتا"۔ ارم نے اپنا سمو سہ کھاتے ہوئے کہا
تو حیات نے سر جھٹک کر چینل تبدیل کیا

مگر ہمارے لارڈ صاحب کا کہنا ہے موڈ فریش کرنا تو کتابیں پڑھو۔ موڈ بھی فریش ہو گا اور دنیا کے بارے میں
بھی پتہ چلے گا"۔ حیات نے منہ بسور کر کہا

Posted On Kitab Nagri

اور پنجابی گانوں والے چینل پر لگا کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑی ہوئی
چل ڈانس کرتے ہیں۔ ارم کا بازو پکڑ کر اسے قالین سے اٹھاتے ہوئے کہا
تو وہ منہ بسور کر رہ گئی

ایک تو یہ منحوس ڈانس۔ تمہارا تو پتہ نہیں مجھے لگتا میری ہڈی پسلی ٹوٹ جانی"۔ ارم نے حیات کے ہاتھ تھامتے
ہوئے کہا

تو حیات کا مدھم قہقہہ گونجا

حیات کو ڈانس بہت پسند تھا۔ اور کسی کہ ساتھ تو وہ کر نہیں سکتی تھی اسی لیے ارم بچاری کی شامت آئی رہتی
تھی

ارم کے سر پر پگڑی باندھ کر اسے لڑکے کا گیٹ اپ دے کر اپنا شوق پورا کر رہی تھی
سناٹیاں تیری ہر گل چوٹھی آ

تیرے ہاتھ وچ کسے دی انگھوٹھی آ

ہر کڑی نال اے تو گل کر دا

ارم کو شکوے بھری نظروں سے دیکھتے ڈانس کے سٹیپ لیتے اپنے دوپٹے کو گھوما کر رخ بدلاتا تو اپنے سامنے
دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے

متعصم چوہدری کو چہرے پر خونخوار تاثرات سجائے دیکھ حیات کے ہاتھ پاؤں کو بریک لگی

"لل۔۔۔ لالا۔۔۔ گلے سے گھٹی گھٹی آواز نکلی"

"چادر اوڑھو اور باہر آؤ۔ ورنہ یہی دفن کر جاؤں گا"۔ دے دے لہجے میں غرا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

اور پیٹھ کر کہ کھڑا ہو گیا

ارم کے چادر پکڑانے پر حیات نے جلدی سے چادو اوڑھی اور قدم باہر کی جانب بڑھائے
دروازے کے قریب آئے تو ارم کے بھائی نے دروازہ کھولا
تو متعصم نے سخت نظروں سے اسے گھور کر اپنے پیچھے چلتی حیات کو بازو سے تھام کر اپنے برابر کہ
اپنا بازو حیات کے کندھے پر پھیلا کر باہر قدم رکھے
باہر نکل کر اپنی چادر کو جھاڑتے حیات کے ہاتھ کو اپنی سخت گرفت میں لے کر تیز تیز قدم لینے لگا
جبکہ حیات کو لگ رہا تھا کہ اس کے ہاتھ کی انگلیاں آج ضرور ٹوٹ جائیں گی
دانتوں تلے لب دبا کر درد برداشت کرتے متعصم چوہدری کے ساتھ گھسیٹتی چلی جا رہی تھی

حیات کو بیڈ پر پٹکنے کے انداز میں بٹھا کر متعصم نے اپنے چاکلیٹ براؤن سلکی بالوں میں ہاتھ الجھا کر اپنے اشتعال
کو قابو کرنے کی کوشش کی
حیات کی حرکت پر متعصم چوہدری کو اپنے غصے سے اپنے جسم میں شرارے پھوٹتے محسوس ہو رہے تھے
گردن کی رگیں تن کر واضح ہو رہی تھی
متعصم کو چکر کاٹتے دیکھ حیات نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں تر کرنے کی کوشش کی
ایک نظر دروازے کی جانب دیکھا
اور ایک نظر متعصم کو دیکھ کر دبے قدموں سے باہر جانا چاہا

Posted On Kitab Nagri

تو متعصم چوہدری نے ایک ہی جھکٹے میں حیات کو اپنی آہنی گرفت میں لے کر حیات کے بال اپنی مٹھی میں دبوچے

"میں کیا یہاں بکواس کرتا ہوں تم سے۔۔۔ یا پاگل نظر آتا ہوں تمہیں۔۔۔ ایک بار نہیں ہزار بار بولا ہے تمہیں حیات کہ گھر سے باہر ماں جی کے علاوہ کسی کے ساتھ ناجایا کرو۔۔۔ مگر نہیں کرنی تو اپنی مرضی ہے نا۔۔۔"

جب جانتی تھی کہ ارم کے علاوہ بس اس کا بھائی گھر ہے تو پہلی فرصت میں گھر کیوں نہیں آئی۔۔۔ حیات کے چہرے پر اپنی دکھتی سانسیں چھوڑتے دھاڑتے ہوئے کہا

تو حیات نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

سر پر اٹھتے درد کو برداشت کرتے آنکھیں پل میں نم ہوئی

"وہ چھوٹے بھائی جیسا ہے۔۔۔ آپ کیسے"۔۔۔ ابھی حیات بات مکمل کرتی کہ متعصم نے اسے بیڈ پر دھکا دیا

"مجھے تم معصوم لگتی تھی حیات۔۔۔ مگر تم سب سے بڑی بیوقوف ہو۔۔۔ بھائی جیسا اور بھائی ہونے میں زمین آسمان

کافرق ہے۔۔۔ ایسے ہی بھائی کہنے سے کوئی بھائی بن جائے نا حیات بی بی تو کوڑے کرکٹ۔۔۔ بوریوں میں معصوم

لڑکیوں کی لاشیں ناملے۔۔۔ جنہیں یہی لوگ اپنی حوس کا نشانہ بناتے ہیں۔۔۔"

تمہیں کیا لگتا ہے وہ انہیں اللہ رسول کا واسطہ نادیتی ہوگی۔۔۔ انہیں ہاتھ جوڑ کر نا کہتی ہوگی کہ ان کے ساتھ یہ

ظلم نا کرے وہ ان کی بہن بیٹیوں کی عمر کی ہیں۔۔۔"

مگر وہ نہیں ناسنتے ان کی۔۔۔"

تم لڑکیوں کے بھائی کہہ دینے سے کوئی مرد تمہیں بہن نہیں بنا لیتا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

کسی کو بہن — بیوی بیٹی بنا لینا آسان نہیں ہوتا۔

عزت ماننا پڑتا ہے انہیں اپنی — اپنی جان سے بڑھ کر ان کی عزت کی حفاظت کرنی پڑتی — ماں بہنیں مرد کی زمہ داری ہوتی ہیں — اور تمہیں لگتا ہے راہ چلتا کوئی بھی مرد تم لڑکیوں کے بھائی کہنے پر بھائی بن کر تمہیں اپنی زمہ داری بنا لے گا۔۔۔

مرد چھوٹا بڑا نہیں ہوتا — مرد اپنی حوس پوری کرنے کے لیے عورت کی نسل — عمر ذات اور رنگ نہیں دیکھتا۔ "ہر مرد برا نہیں ہوتا حیات — مگر صرف اپنے محرم رشتوں تک — تم کسی ایسی سڑک کہ کنارے پر چل رہی ہو جس کے دوسرے کنارے پر کوئی غیر مرد تھا — تو لوگ تب بھی تمہارے کردار کو غلط سمجھے گے کہ کیا ضرورت تھی اس جگہ چلنے کی جہاں غیر مرد تھا۔

اور تم اپنی سہیلی کے ساتھ اس کے بھائی کی موجودگی میں اس کے گھر میں اکیلی موجود تھی — سوچو اگر کوئی دیکھ لیتا تو کیا سوچتا۔۔۔

میں نے تو سنا ہے عورت اپنی طرف اٹھنے والی ہر بری نگاہ کو جان لیتی ہے تو پھر اس خبیث شخص کی آنکھوں میں حوس تمہیں کیوں نظر نا آئی جسے میں مرد ہوتے دیکھ کر آ رہا ہوں" —

لہجے میں آگ سی تپش لیے دھاڑتے ہوئے کہا تو حیات کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی جبکہ غصے کے باعث متعصم چوہدری کے چہرے کی سفید رنگت میں سرخی گھل گئی تھی تیز تیز چلتی سانسیں اس کے شدید غصے کی نشاندہی کر رہی تھی چاکلیٹ براؤن سلکی بال ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھر چکے تھے

Posted On Kitab Nagri

کندھوں پر پڑی چادر کو اتار کر غصے میں حیات پر پھینکا اور ٹیبل کو ٹھوکر مارتے دھاڑ سے دروازہ بند کرتے باہر نکلتا چلا گیا
متعصم چوہدری کی آنکھوں سے ارم کے بھائی کی وہ حوس زدہ نظریں نہیں ہٹ رہی تھی جو حیات پر ٹکی ہوئی تھیں

یہ صرف متعصم چوہدری ہی جانتا تھا کہ اس نے کس طرح اپنے اشتعال پر قابو پایا ہے
دل تو کر رہا تھا اس شخص کو جان سے مار دے اور دو حیات کو بھی لگائے
کمرے میں آ کر اپنا سفید کرتا اتار کر زمین پر پھینکا اور واشروم میں گھس گیا
شاور چلا کر ٹھنڈے پانی کے نیچے دونوں ہاتھ دیوار پر ٹکا کر کھڑا ہو گیا
"کوشش کرنا کچھ دن میرے سامنے نا آؤ حیات— ورنہ میں کیا کر گزروں اس بات کا اندازہ تو مجھے بھی
نہیں"— اپنے ہاتھ سے بال ماتھے سے پیچھے کرتے سر گوشیانہ لہجے میں کہہ کر آنکھیں موند لیں

تو آنکھوں کے سامنے حیات کا سسکتا وجود لہرا گیا
تو متعصم چوہدری نے ہاتھ کا مکہ بنا کر دیوار پر مارا
www.kitabnagri.com

عروب اپنے سامنے بیڈ پر پڑے لہنگے کو دیکھ کر گہری سانس بھرتی اسے بیگ میں رکھنے لگی کہ اپنے پیچھے دروازہ بند
ہونے کی آہٹ سن کر پلٹی

تو نظریں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑے یمان شاہ سے ٹکرائی
جو چہرے پر دل جلا دینے والی مسکراہٹ سجائے

Posted On Kitab Nagri

اپنی انگلی سے چین کو گھماتے۔ آنکھوں میں چمک لیے عروب کو دیکھ رہا تھا
"کیا کر رہے ہو یہاں تم"۔ عروب نے سخت لہجے میں کہا تو یمان نے اپنے قدم عروب کی جانب بڑھائے
"اپنی دور کی خالہ کو اپنی نزدیک کی ہونے والی بیوی بننے کی مبارک باد دینے آیا ہوں"۔ عروب کو بازو سے تھام
کر ایک ہی جھٹکے میں اپنی جانب کھینچتے ہوئے کہا
تو عروب اس افتاد پر لڑکھڑا کر یمان شاہ کے سینے سے آٹکرائی
ابھی وہ پیچھے ہوتی اس سے پہلے یمان شاہ نے اسے اپنی سخت گرفت میں لے لیا
"مان کیا تمیزی ہے یہ چھوڑو مجھے"۔ عروب نے دانت پیستے ہوئے چلا کر کہا
تو یمان شاہ نے بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے عروب کے بال اپنی مٹھی میں بھر کر اس کا سر پیچھے کیا
اور اپنے دانت عروب کی گردن پر گاڑ دیے
جس پر عروب نے دانتوں تلے لب دبا کر اپنی سسکی روکی
اور ایک جھٹکے میں یمان کو خود سے دور دھکیلا
جو اپنے ہونٹوں پر انگھوٹھا پھیرتے بے باک نظروں سے عروب کو دیکھ رہا تھا
"مجھے نہیں پتہ تھا کہ تمہیں۔ مجھے مان پکارنے کا اتنا شوق ہے کہ رب نے یہ حق ہمیشہ کے لیے تمہارے نصیب
میں لکھ دیا۔"

انفج مجھے نہیں اندازہ تھا کہ مان سے جان تک کا سفر اتنی جلدی طہ کرنے والی ہو تم۔ اب تو میری قربت میں
نجانے مان۔ جان اور کون کون سے محبت بھرے القابات سے نوازنے والی ہے مسسز یمان شاہ"۔

Posted On Kitab Nagri

مزاحمت کرتی عروب کو اپنی گرفت میں لیتے چہرہ عروب کی گردن میں چھپا کر بو جھل لہجے میں سرگوشی کی تو عروب کا چہرہ غصے کے باعث پل میں سرخ ہوا

"خبیث— گھٹیا انسان پیچھے ہٹو ورنہ میں جان سے مار دوں گی تمہیں" --- ایمان کے لمبے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں دبوچتے ہوئے کہا تو ایمان کا زندگی سے بھرپور دلکش قہقہہ گونجا

جواب دو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہو کر اپنی ایک سرے کرتی نظروں سے عروب کے سرخ چہرے کو دیکھ رہا تھا "یہ نام بھی اچھے ہیں۔ شکر تم نے کچھ چہنچ کیا۔ اگر تم غلطی سے کسی ایسے نام سے پکار لیتی جس سے میری کسی گرل فرینڈ نے بلایا ہوتا۔ اور میں بھی جذبات میں بہکا تمہیں اس کے نام سے پکار بیٹھتا تو تم ہرٹ ہو جاتی نا"۔

تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو عروب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس دیو نما انسان کا گلا دبا دے "یہ خوش فہمی ہے تمہاری میں کبھی تمہیں خود کے قریب بھی آنے دوں گی۔ تمہارے قریب آنے سے بہتر میں مر جانا پسند کروں گی"۔ عروب نے چلاتے ہوئے کہا

یہ شخص ہمیشہ اس کا خون جلانے کا کام کرتا تھا اور اب بھی چہرے پر دل جلانے والی مسکراہٹ سجائے عروب کو زچ کر رہا تھا

www.kitabnagri.com

کہ تبھی عروب کی بات پر ایمان شاہ کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہوئے

مضبوط قدم لیتے عروب کے قریب ہو کر اسے پھر سے اپنی گرفت میں لے کر اس کے ہاتھ پشت پر باندھ کر ایک بازو عروب کے کندھے سے گزار کر اس کی گردن کو پیچھے سے اپنے ہاتھ میں دبوچ کر۔ اپنے چہرے کے بالکل قریب کیا

Posted On Kitab Nagri

"شادی نہیں کرنی نا کرو۔ شادی سے پہلے اپنی زندگی کا ہر اختیار تمہارے پاس ہے۔ مگر اس کے بعد یہ بھول ہے تمہاری کہ ایمان شاہ تمہاری ایک بھی سنے گا۔ تمہارے قریب آنے۔ تمہارے جسم کی گہرائیوں سے روح تک اترنے سے میں خود کو خود بھی نہیں روک سکتا تو عروب بی بی تم کس کھیت کی مولیٰ ہو۔ نکاح کے بعد تم سر سے لے کر پاؤں تک۔ زندگی سے لے کر موت تک۔ سانسوں سے لے کر دھڑکنوں تک۔ دنیا سے لے کر جنت تک۔ ایمان شاہ کی بن جاؤ گی۔

تمہارے سارے حقوق اور اختیار میرے نام ہو جائے گے۔

اور اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ میں تھرڈ کلاس ڈراموں کے ہیرو کی طرح زبردستی کی شادی پر بیوی سے دور رہو گا۔ شوہر بیڈ پر اور بیوی صوفے پر سوئے گی۔ تو یہ ساری غلط فہمیاں اپنے روم میں ہی چھوڑ کر آنا۔ کیونکہ اپنا حق تو ایمان شاہ مر کر بھی چھوڑنے والوں میں سے نہیں۔ بیوی بن رہی ہو میری۔ مزاق نہیں جسے میں ان فضول کے ڈراموں کی نظر کرو۔

میرے کمرے میں آؤ تو اپنے آپ کو اس رشتے کے آغاز کے لیے مینٹلی اور "سخت لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہتے آخر میں شوخ لہجے اپناتے بے باک نظروں سے عروب کو دیکھتے فقرہ چھوڑا تو عروب نے فق پڑتے چہرے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے

ایمان شاہ کو دیکھا جو ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبائے عروب کو دیکھ رہا تھا

"تم صرف مینٹلی پر پیسیر ہو کر آجانا باقی کا میں خود ہی کر لو گا"۔ عروب کے ہونٹ پر اپنا انگھوٹھا زور سے رب

کرتے ہوئے کہہ کر عروب کو بیڈ پر دھکا دے کر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا باہر نکلتا چلا گیا

جبکہ عروب بے یقینی کی کیفیت میں ابھی بھی ساکت سی بیڈ پر بیٹھی دروازے کو دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

اپنے چہرے پر ابھی بھی یمان شاہ کی دکھتی سانسوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔ گردن ہر دیے گئے اس کے زخم پر ہوتی جلن سے عروب کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

رات کے دس بج رہے تھے پرائیویٹ ہاسپٹل کے کوریڈور میں اس وقت بہت کم لوگ تھے خود کو مکمل کالی چادر میں چھپائے بیٹھی لڑکی نے ارد گرد نگاہ دوڑائی اور پھر ایک نظر سامنے دروازے کو دیکھا جس پر ڈاکٹر ہاشم علی لکھا ہوا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اپنی چادر کو ٹھیک کر کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھی
ہاتھ میں ٹرے پکڑے جس پر چائے کے دو کپ تھے --- ایک لڑکا اس کے قریب سے گزرا
نامحسوس انداز میں ایک چابی لڑکی کے ہاتھ میں تھا کر آگے بھر گیا
چابی کے ملتے ہی لڑکی سامنے موجود کمرے کے دروازے کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی
دروازے پر دستک دی تو تھوڑی دیر بعد اسے اندر بلا لیا
گیا

وہ لڑکی جیسے ہی اندر داخل ہونے لگی روم سے ایک نرس بھاگنے کے انداز میں باہر نکلی
جس کا چہرہ اس وقت سرخ پڑ رہا تھا اور پورا جسم لپٹنے سے تر تھا
www.kitabnagri.com
لڑکی کی زیرک نگاہوں سے اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ مخفی نہ رہی
نرس کی نم پلکیں دیکھ لڑکی نے سختی سے اپنے ہونٹ بھنچے اور اندر داخل ہو گئی
السلام و علیکم ڈاکٹر جی۔ لڑکی نے چادر سے اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے سلام کیا
تو اس ڈاکٹر نے ہنکارہ بھر کر لڑکی کو بیٹھنے کا کہا
تو لڑکی شکر یہ کہ کر بیٹھ گئی

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولو کیا مسئلہ ہے ڈاکٹر نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا

تو لڑکی نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینجی

چہرے سے چادر کھسکا کر تھوڑا آگے ہوئی

لڑکی کے کچھ نابولنے پر جیسے ہی ڈاکٹر نے جھنجھلا کر سراٹھایا

اپنے سامنے اس قدر خوبصورت لڑکی دیکھ دنگ رہ گیا چہرے کی اکتاہٹ پل میں غائب ہوئی

آنکھوں میں چمک اور حوس عود آئی

کالی چادر کے ہالے میں چاند ساد ملتا چہرہ دیکھ ڈاکٹر نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر کر خباثت سے اسے دیکھا

"وہ جی میں بڑی غریب عورت ہوں۔ بڑی مشکل سے پائی پائی جوڑ کر آپ کی فیس دے رہی ہوں۔"

سنا ہے آپ کے ہاتھ میں بڑی شفا ہے۔ بڑی مہربانی ہوگی میرا علاج کر دے جی۔" لڑکی نے جھوٹے آنسو

بہاتے ہوئے کہا

تو ڈاکٹر اپنی جگہ سے فوراً اٹھ کر لڑکی کے ساتھ والی کرسی پر آن بیٹھا

"آہ۔ ہاں رو نہیں میں کرو گا تمہارا علاج۔ تم فکر مت کرو۔ مگر میری فیس بہت زیادہ ہے تم وہ فورڈ نہیں کر

سکو گی۔ کیونکہ آج تو تم فیس دے آئی ہو۔"

مگر علاج ایک دن میں تو نہیں ہو جائے گا بعد میں بھی آنا پڑے گا۔ لڑکی کے ہاتھ تھامتے ہوئے

خباثت بھرے لہجے میں کہا

تو سامنے بیٹھی لڑکی نے دل میں دو سو سلواتیں سنائی اسے

Posted On Kitab Nagri

جی جانتی ہوں بس مگر آپ کا احسان ہو گا میں بہت مجبور ہوں۔ لڑکی نے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے آنسوؤں پونچھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر نے اپنا ہاتھ اس کے تھائی پر رکھ دیا
علاج ہو جائے گا پیسے بھی نہیں دینے پڑیں گے۔ بس وہ کرنا ہو گا جو میں کہوں گا۔ لڑکی کی طرف جھکتے ہوئے
کہا تو لڑکی نے حیران نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا
اور ہچکچاتے ہوئے ڈاکٹر کا ہاتھ ہٹایا
جی کیا کرنا ہو گا۔ لڑکی نے اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے کہا تو
ڈاکٹر نے زبردستی اس کا ہاتھ تھام لیا
وہی جو دنیا کا اصول ہے تم مجھے خوش کرو اور میں تمہیں دیکھو وہ نرس مجھے خوش کرنے ہی والی تھی مگر تم
آگئی۔

تمہارا حساب تو زیادہ بتا ہے پھر۔ لڑکی کے دونوں ہاتھ زبردستی پکڑ کر اس پر جھکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا
تبھی اس لڑکی نے ڈاکٹر کو پیچھے دھکا دیا
اور اپنی قمیض کے نیچے پہنی بلیو جینز کی پاکٹ سے انجیکشن نکال کر بنا ڈاکٹر کو سنبھلنے کا موقع دیے اس کے گردن
پر انجیکٹ کر دیا

یہ کیا کیا تم نے۔ کون ہو تم۔ ڈاکٹر نے اپنی گردن کو دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے کہا
تو لڑکی کی آنکھوں میں پر اسرار چمک آئی۔ ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے نیچے گرتے ڈاکٹر پر جھکی
"تم دنیا کے اصول والے ہو۔ اور میں آخرت کے اصولوں پر چلنے والی۔ جتنا خوش ہونا تھا ہو لیا تم نے۔ اب
حساب کا وقت ہے۔ جہنم منظر ہے تمہاری"۔ ڈاکٹر کے چہرے پر پینچ مارتے ہوئے سرد لہجے میں کہہ

Posted On Kitab Nagri

کر کمرے کے پچھلے دروازے کی جانب آئی

لڑکے کی دی ہوئی چابی سے دروازہ کھول کر واپس آئی

اور ڈاکٹر کو گھسیٹتے ہوئے دروازے تک لائی

تبھی وہاں دو نقاب پوش آئے

سر ہلا کر سلام کیا اور ڈاکٹر کو اٹھا کر آگے بڑھ گئے

لڑکی نے دروازہ بند کیا

تبھی جینز کی پاکٹ میں پڑا موبائل واہر بیٹ ہوا

ڈریگو کے میسج کا نوٹیفکیشن دیکھ۔ لڑکی نے جلدی سے اوپن کیا

جس پر کچھ یونیورسٹیز کے ارد گرد ایریا اور کچھ گنجان آباد علاقوں کے نام تھے

ہاسٹلز میں رہنے والی بچیاں یہاں اپنی مرضی سے جسم فروشی کر رہی ہیں اور کچھ معصوم بچیوں کو زبردستی اس

فعل میں ملوث کر رہی ہیں۔ ہفتے کے اندر اندر یہ ختم ہو جانا چاہیے۔ ڈریگو کا میسج پڑھ کر اوکے کا میسج کیا

اور ایک نظر ڈاکٹر کے روم پر ڈال کر اطمینان سے باہر نکل گئی

حیات تیار ہو کر باہر آئی تو نظریں صحن میں بیٹھے معتصم چوہدری پر گئی

جو چارپائی پر بیٹھا۔ اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کو ٹکائے اور سر بھی پیچھے کو جھکائے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔

سفید رنگت پر پڑتی سورج کی کرنیں اسے مزید دلکش بنا رہی تھیں۔ چاکلیٹ براؤن سلکی بال ماتھے پر بکھرے

ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

خود پر نظروں کی تپش محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے چہرہ سیدھا کر کہ اپنے بائیں جانب دیکھا
تو خود کو ٹکڑی باندھ کر دیکھتی حیات کو دیکھ ہونٹ سختی سے بھنچ لیے
پچھلے تین دن سے وہ اسے نظر نہیں آئی تھی

نور بیگم نے بتایا تھا کہ اسے بہت تیز بخار ہے۔ جس پر انہوں نے مُعْتَصِمِ کی کلاس بھی لگائی کہ ضرور اس نے
ڈانٹا ہو گا۔

جس پر مُعْتَصِمِ نے صاف انکار کر دیا۔ جب اس نے انکار کر دیا تو پھر نیلو یا حیات کیا بتاتی
انگلی کے اشارے سے حیات کو پاس آنے کو کہا
تو حیات نے خفگی سے منہ پھیر لیا

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے غصے سے اپنے جبرے بھنچے
اپنی جگہ سے اٹھ کر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا حیات کی جانب بڑھا
مُعْتَصِمِ کو اپنی جانب آتا دیکھ حیات نے بھاگ کر نور بیگم کے کمرے میں جانا چاہا اس سے پہلے ہی مُعْتَصِمِ اس کے
قریب پہنچ کر حیات کی کلانی اپنی سخت گرفت میں لے کر
اس کے کمرے میں داخل ہو گیا

دروازا بند کرتے حیات کو دروازے سے پن کر کہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں ٹکا دیے
"کیوں بیمار تھی تم"۔ حیات کے سبے سنورے روپ کو آنکھوں کے رستے دل میں اتارتے ہوئے سخت لہجے
میں کہا تو حیات کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

Posted On Kitab Nagri

گولڈن اور اونچ امتزاج کے لہنگا چولی میں سر پہ ہم رنگ دوپٹہ سیٹ کیے۔ آنکھوں میں کاجل اور پلکوں پر مسکارا لگا کر گرے گرین آنکھوں کو مزید قاتل بنایا گیا تھا

لائٹ میک اپ کیے۔ جیولری کے نام پر کانوں میں خوبصورت ایرنگز اور ہاتھوں میں کانچ کی چوڑیاں پہنی ہوئی تھی۔ حیات اس وقت مُتَعَصِمِ چوہدری کے دل کی دنیا

میں حشر برپا کر چکی تھی۔ نم شکوہ کناں آنکھیں مُتَعَصِمِ پرٹکائے وہ مُتَعَصِمِ چوہدری کو کسی گستاخی پر مجبور کر رہی تھی

"آپ سچ میں میرے لالا نہیں صرف تحریم اور آر مین آپا کے ہیں۔ مجھے اتنا ڈانٹتے ہیں۔ ان سے اتنا پیار کرتے ہیں مگر مجھ سے نہیں"۔ ہچکیوں سے روتی وہ مُتَعَصِمِ چوہدری کو انگاروں پر گھسیٹ گئی

"میں سچ میں تمہارا لالا نہیں۔ اور تمہیں ہزار بار لالا کہنے سے منع بھی کر چکا ہوں۔ ناہی مجھے تم سے آر مین یا تحریم آپا جیسی محبت ہے"۔ اپنا انگھوٹھا حیات کے گال پر پھیرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تو حیات نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے مُتَعَصِمِ چوہدری کو دیکھا

اسے لگا تھا شاید وہ اسے منائے گا۔ لاڈ اٹھائے گا اس کے مگر وہ کتنا سنگ دل تھا مُتَعَصِمِ کا ہاتھ جھٹک کر حیات نے جانا چاہا تو مُتَعَصِمِ چوہدری کے ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے

حیات کے دونوں بازو اپنی آہنی گرفت میں لے کر اسے دروازے سے پن کیا

"تم میرے لیے کیا ہو۔ مجھے تم سے کتنی محبت ہے کس طرح کی بہت جلد تم پر واضح کر دوں گا۔ مگر آج کے بعد اگر میں نے تمہاری زبان سے لالاسنا تو زبان گدی سے کھینچ کر ہاتھ میں پکڑا دوں گا۔"

Posted On Kitab Nagri

اور یہ میری شادی نہیں تھی جو اتنا سچی سنوری ہو۔ منع کیا تھا نائیں نے "اپنے آنکھوٹھے سے حیات کے ہونٹوں پر لگی

لائٹ پنک لپ اسٹک کو اتارتے ہوئے کہا

تو حیات نے تڑپ کر خود پر جھکے متعصم چوہدری کو دیکھا

جس کی دکھتی سانسوں کی تپش سے حیات کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا

"آپ بہت برے ہیں"۔ متعصم چوہدری کے سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برساتے ہوئے کہا

تو متعصم نے حیات کی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر دروازے سے لگا کر اپنی گال حیات کی گال پر زور سے رب کی

اپنے چہرے پر متعصم چوہدری کی ہلکی بیرڈ کی چھبسن اور لمس محسوس کر کہ حیات ساکت سی ہو گئی

مزاحمت کرتے ہاتھ اپنی جگہ جامد ہو گئے

جبکہ متعصم چوہدری اب دائیں گال پر یہی عمل کر رہا تھا

"تمہارے گالوں پر آئندہ میں یہ مصنوعی رنگ نا دیکھو"۔ حیات کے چہرے پر لگی لالی ہٹا کر حیات کی مدھم

چلتی سانسوں میں سانس لیتے ہوئے مدھم سرگوشی کی

تو حیات نے تڑپ کر متعصم چوہدری کو دیکھا

جو آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے حیات کے چہرے پر جھکا ہوا تھا

متعصم چوہدری کی لودیتی نظروں سے گھبرا کر حیات نے اپنی پلکیں جھکا دی تو متعصم چوہدری دو قدم کے فاصلے

پر کھڑا ہوا

اپنے چاکلیٹ براؤن بالوں میں ہاتھ پھیر کر گہری سانس فضا کے سپرد کر کہ اپنی چادر اتار کر حیات کو پکڑائی

Posted On Kitab Nagri

اسے استری کر و خراب ہو گئی ہے۔ حیات کے ہاتھوں میں چادر پکڑا کر اسے بازو سے تھام کے پیچھے کیا اور خود باہر نکلتا چلا گیا

جبکہ حیات کو ابھی بھی اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا
متعصم چوہدری کی حرکت یاد کر کہ چہرہ پر پل میں گلال بکھرا

وہ لوگ پانچ بجے شاہ ویلا پہنچ چکے تھے
چونکہ فنکشن رات کا تھا تو ابھی کافی وقت تھا
متعصم کو یمان سب کچھ بتا چکا تھا

اور یہ بھی کہ وہ مصروف تھا اسی لیے مہندی اور ولیمہ کینسل کر دیا ہے
جس پر گھر والوں نے پھر صرف نکاح کرنے کا کہا ہے

تاکہ بعد میں ساری رسموں کے ساتھ شادی ہو
شائستہ بیگم نے واویلا تو بہت کیا مگر یمان شاہ کا کہنا تھا کہ
وہ نیا نیا بزنس سیٹ کر رہا ہے

اس کے لیے صرف ایک دن کا وقت ہے پھر اسے کہی جانا ہے
جس پر مکرم شاہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا

خاندان والوں کو وہ کہہ چکے تھے کہ یمان شاہ عروب کو پسند کرتا تھا
اس جھوٹ پر یمان شاہ خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا

Posted On Kitab Nagri

اور وہ اس کے رشتہ طہ ہونے سے بے خبر تھا اسی لیے اب اس کے بتانے پر ہم نے عروب کی شادی ایمان سے کرنے کا سوچا ہے

جس پر سب کے منہ تو بند ہو گئے مگر عروب کی عمر پر کافی تنقید کی گئی کہ وہ لڑکے سے دو سال بڑی ہے

صلاح الدین صاحب کو مکرم شاہ اور نور بیگم کو شائستہ بیگم کے پاس چھوڑ کر متعصم ایمان شاہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا

دلہن کے کمرے کا پوچھ کر حیات عروب کے کمرے کی جانب بڑھ گئی

السلام و علیکم۔ حیات نے اندر داخل ہو کر چمکتی آواز میں کہا تو بیوٹیشن اور عروب نے سلام کا جواب دیا

اففف ماشاء اللہ سے آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ سفید پاؤں کو چھوتی فراک جس پر گولڈن کام ہوا تھا۔

ساتھ سرخ کام والا دوپٹہ اوڑھے۔ بیوٹیشن کے کیے گئے خوبصورت میک اپ سے

حیات کو عروب آسمان سے اتری کوئی پری ہی لگ رہی تھی

"مگر تم سے بہت کم"۔ حیات کو گلے ملتے ہوئے کہا تو بیوٹیشن ان دونوں کو مسکرا کر دیکھتی اپنا سامان سمیٹ کر

باہر کی جانب بڑھ گئی

حیات ہمیشہ کی طرح اپنی عادت سے مجبور دلہن بنی عروب سے باتوں میں مصروف ہو گئی

جس پر عروب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

باتوں میں زیادہ تر متعصم چوہدری کی برائیاں ہی تھی

اور اپنی مظلومیت کے قصے تھے کی کیسے اس معصوم پر وہ جلا دظلم کرتا تھا

Posted On Kitab Nagri

باتیں کرتے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا کہ کب وقت گزر ملازمہ کے بلانے پر حیات چپ ہوئی اور عروب کا دوپٹہ
ٹھیک کر کہ باہر کی جانب قدم بڑھائے
کیونکہ نکاح کا انتظام لاونج میں کیا گیا تھا
اور باقی ساری اینجنٹس باہر لان میں کی گئی تھی

"تم سچ میں عروب کو پسند کرنے لگے ہو یا اس کے پیچھے کوئی اور وجہ ہے" — متعصم چوہدری نے صوفی کی
پشت سے ٹیک لگا کر سگریٹ سلگاتے ہوئے
سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ایمان شاہ سے پوچھا
جس پر ایمان شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہی گئی
"حیرت ہے کہ تم سوال پوچھ رہے ہو۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے متعصم چوہدری کی زیرک نگاہوں سے کوئی
چیز چھپ نہیں سکتی۔"

تم تو مردوں کے راز بھی جان جاؤ میں تو پھر جیتا جاگتا دوست ہوں" — اپنے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے کہا
تو متعصم چوہدری کا مدھم قہقہہ گونجا
"مگر جاننے سے زیادہ جو مردے کے منہ سے اگلوانے کا الگ ہی مزا ہے۔ اسی لیے تمہارے منہ سے سننا چاہتا
ہوں" — سگریٹ کا دھواں فضا کہ سپرد کرتے ہوئے کہا
تو ایمان شاہ نے سر جھٹکا

Posted On Kitab Nagri

"یہ بال کیا ہونے والی بیوی کی فرمائش پر کٹوائے ہیں"۔۔۔ یمان شاہ کے نئے ہیر کٹ کو دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو یمان شاہ نے گھور کر متعصم چوہدری کو دیکھا

"بابا کو مجھے دیکھ کر گوریلا کا گمان ہوتا تھا بس پھر کل میرے بالوں پر بیل چپکادی تو کٹوانے پڑے"۔۔۔ یمان شاہ نے سگریٹ متعصم چوہدری کے ہاتھ سے لیتے ہوئے لگاتے ہوئے کہا تو متعصم نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

"نکاح کیوں کر رہے ہو۔۔۔ بدلہ لینا چاہتے ہو عروب سے۔۔۔ مت بھولو بڑی تھی تم سے وہ تمہارے علاوہ اس کے ساتھ اس کا ہم عمر کون تھا۔۔۔ اگر تمہیں کسی غلط بات پر ٹوکتی تھی۔۔۔

تو تمہارا بھلا ہی چاہتی تھی اس بات کو آنا کا مسئلہ بناؤ گے تو یہ مردوں والی بات نہیں" چوہدری نے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو یمان شاہ کے ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے

"تمہیں میں اتنا گھٹیا لگتا ہوں کہ اپنی آنا کی خاطر اس پاک رشتے کی توہین کرو گا۔۔۔ یا کسی لڑکی پر اپنی مردانگی دکھا کر اسے نیچا دکھاؤ گا"۔۔۔ یمان شاہ نے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو متعصم چوہدری نے کندھے آچکا کر

دوسری سگریٹ سلاگا کر ہوئے لگالی

"پھر اصل وجہ کیا ہے۔۔۔ اتنی فرمانبردار اولاد تو تم ہو نہیں کہ ماں باپ کہ ایک بار کہنے پر راضی ہو جاؤ۔۔۔

بات صرف شادی کی ہوتی تو تم راتوں رات عروب کے لیے بہترین رشتہ لے آتے مگر خود شادی ناکرتے۔۔۔

تو اب بتا دو کیا وجہ تھی۔۔۔ متعصم چوہدری نے اٹھتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ نے گہری سانس بھر کر ساری بات اس کے گوش گزار دی

Posted On Kitab Nagri

تو متعصم چوہدری کا دلکش تہقہہ روم کی فضا میں گونجا

"میں جانتا تھا کہ تم اس بات سے واقف ہو گھٹیا انسان" — یمان شاہ نے دانت پیس کر کہا اور اٹھ کر متعصم

چوہدری کی گردن دبوچی

تو متعصم نے ایک ہی جھٹکے میں اس کے بازو اپنی گرفت میں لے کر جھٹکا دیا اور زمین پر گھٹنوں کے بل گر دیا

"کہانا منہ سے اگلوانے کا الگ ہی مزہ ہے۔ عروب سہی خبیث کہتی ہے تمہیں" — یمان شاہ کو دھکا دیتے ہوئے

کہا

تو یمان نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا کر ٹانگ متعصم چوہدری کے پیٹ میں مارنی چاہی تو متعصم چوہدری نے

اپنے دائیں ہاتھ سے یمان کے وار کو ناکام بنا دیا

"تمیز سے کیوں چاہتے ہو۔ باہر سیٹج پر لنگڑاتے ہوئے جانا پڑے" — متعصم نے مسکراتے ہوئے کہا تو یمان شاہ

نے اپنے دانت پیسے

حلیہ درست کرو۔ ملازم دو بار بلانے آچکا ہے" — متعصم نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی چادر درست

کرتے اور بالوں میں برش پھیرتے ہوئے کہا تو یمان شاہ اٹھ کر اس کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا

بال سیٹ کر کہ دونوں نے قدم باہر کی جانب قدم بڑھا دیے

نکاح کی رسم ادا ہونے کے بعد یمان شاہ باہر سیٹج پر جا کر بیٹھ گیا

جبکہ متعصم چوہدری کی سخت نظریں حیات پر تھی جو چہکتی ہوئی ہر جگہ پھر رہی تھی

متعصم چوہدری کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حیات کو کسی طرح یہاں سے غائب کر دے

Posted On Kitab Nagri

مگر نور بیگم کی گھوریوں پر خون کے گھونٹ بھر کر رہ جاتا
دلہن کو سٹیج پر لے جانے کی باری آئی تو حیات بھاگ کر عروب کے قریب آگئی
عروب کا ہاتھ تھا میں قدم باہر کی جانب بڑھائے تو متعصم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اپنے اشتعال پر قابو
پانے کی کوشش کی

یمان شاہ کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو پلٹنا ہی بھول گئی
جہاں عروب حیات کا ہاتھ تھا میں سہج سہج کر قدم رکھتی اس کی جانب ہی آرہی تھی
کزنز کے ہونگ کرنے پر یمان شاہ چونکا اور گھور کر اپنے کزنز کو دیکھا
جو عروب کی پکس بنا رہے تھے

سختی سے اپنے جبرے بھنچ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور قدم اپنی جانب آتی عروب کی طرف بڑھائے
دلہے کو سٹیج سے نیچے آتے دیکھ حیات نے عروب کا ہاتھ چھوڑ دیا تو
عروب نے چونک کر حیات کو اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں سامنے دیکھا اور خود کو تکتے یمان شاہ کو دیکھ
دھک سے رہ گئی

www.kitabnagri.com

یمان شاہ کی بے باک نظروں کو اپنا طواف کرتے دیکھ عروب کے دل نے ایک بیٹ مس کی
حیات کے پیچھے ہٹنے پر یمان شاہ نے آگے بڑھ کر عروب کا ہاتھ تھاما اور اسے کیسے سٹیج پر آیا
عروب کو بٹھا کر یمان شاہ اس کے ساتھ برجمان ہوا تو عروب نے کینہ توڑ نظروں سے یمان شاہ کو گھورا
جو اب اپنا موبائل نکال اس پر مصروف ہو چکا تھا

"مجھے سمجھ نہیں آرہی یہ میرا وہم ہے یا" — نور میں بات کرتے ہوئے فقرہ چھوڑا اور گہری سانس بھری

Posted On Kitab Nagri

تو صلاح الدین صاحب نے ان کی نظروں کے تعاقب میں سامنے سٹیج کر دیکھا
جہان دلہن بنی عروب۔ بیٹھی ہوئی تھی اور ساتھ اپنی مردانہ وجاہت سے لڑکیوں کا دل دھڑکاتا ایمان شاہ برجمان
تھا

"ہم۔ جو بھی ہو اللہ خیر کرے۔ بعد میں بات کرتے ہیں اس بارے میں" صلاح الدین صاحب نے
مسکراتے ہوئے کہا

اور ایک نظر دور کھڑی حیات کو دیکھا اور پھر اس کی جانب بڑھتے متعصم چوہدری کو جس کے چہرہ اس وقت
بالکل سپاٹ تھا

"ایک یہ جلاد ہماری معصوم بچی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا رہتا۔ سمجھ نہیں آتی باپ میں ہوں یا یہ"۔ صلاح
الدین صاحب نے متعصم چوہدری کو گھورتے ہوئے دانت پیس کر کہا تو نور بیگم مسکرا دی
کھانا کھانے کی تھوڑی دیر بعد متعصم۔ ایمان میں سے مل کر گاؤں واپس روانہ ہو گئے

ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ سب مہمانوں سے فارغ ہوئی تھی جس میں کچھ اس کا سٹاف اور کچھ شائستہ بیگم کے
سسرال کے لوگ تھے

ولیمہ تو تھا نہیں اسی لیے سب لوگ واپس چلے گئے تھے

عروب نے اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر رکھا اور قدم کبرڈ کی جانب بڑھائے

آرام دہ ڈریس نکال کر ابھی وہ پلٹی ہی تھی کہ اپنے پیچھے کھڑے ایمان شاہ کو دیکھ دھک سے رہ گئی

ہاتھ میں تھا ماڈریس ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہو گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

عروب نے ایک نظر دروازے کو دیکھا جو بند تھا اور پھر سامنے کھڑکی کو جو اس سے کھلی رہ گئی تھی اور اب وہ بند تھی

"یہ کیا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا"۔۔۔ دبے دبے لہجے میں عروب نے چلا کر کہا تو یمان شاہ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی

"سوچا تو میں نے یہ تھا کہ نکاح کر کے رخصت کروا کر اپنے ساتھ لے جاؤ گا۔۔۔ ہنی مون منا کر۔۔۔ تمہیں اپنے رنگ میں رنگ کروا پس لوٹو گا۔۔۔ مگر یہ ظالم سماج۔۔۔ میرا پلین خراب کر دیا"۔۔۔ عروب کو کبرڈ سے پن کر کے اپنے دونوں ہاتھ اس کے ارد گرد جما کر عروب پر جھکتے ہوئے کہا

تو عروب نے سخت نظروں سے یمان شاہ کو گھورا

"میں بہت تھک چکی ہو یمان۔۔۔ تم سے بحث کرنے کی ہمت نہیں۔۔۔ پلیز جاؤ یہاں سے"۔۔۔ اپنے غصے کو قابو کر کے منت بھرے لہجے میں کہا تو یمان شاہ نے مسکراتی نظروں سے

عروب کو دیکھا

"تھوڑا قریب آؤ تا کہ میں تمہاری ساری تھکن سمیٹ لوں"۔۔۔ عروب کے چہرے پر اپنی انگلیوں کو پھیرتے ہوئے کہا

تو عروب نے یمان کا ہاتھ جھٹک کر قدم آگے بڑھائے

عروب کی اس حرکت پر یمان شاہ کی آنکھوں میں پل میں سرخی اتری

خود سے دور جاتی عروب کو کلائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا اور بانہوں میں بھر

کر بیڈ کر رخ کیا

Posted On Kitab Nagri

جبکہ میمان شاہ کی بانہوں میں مچلتی عروب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس شخص کا قتل کر دے
عروب کو بیڈ پر نرمی سے لٹا کر اس پر جھک آیا

"اگر دوبار اپنے ہاتھوں کا استعمال مجھے خود سے دور کرنے کے لیے کیا تو آئی سوئیر۔ ان نازک ہاتھوں کو کاٹتے
ہوئے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا"۔ عروب کی کلانی پر اپنا دہکتا لمس چھوڑتے ہوئے کہا

تو عروب نے خو نخوار نظروں سے میمان شاہ کو گھورا

"تم مان۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کہوں۔ کتنے ڈھیٹ اور گھٹیا انسان ہو تم"۔ عروب نے دانت پیس کر خود پر
جھکے میمان شاہ کو کہا

جس کی دہکتی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کر کہ عروب کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی

"کچھ بھی کہہ لو بس مان نا کہو یار۔ پہلے ہی تمہیں اس روپ میں دیکھ کر دل سینے سے سرپٹک رہا ہے کہ وقت
ضائع کیے بغیر تمہاری روح میں اتر جاؤ۔ تمہارے اتنے قریب ہو جاؤ کہ ہو اکا گزر بھی نا ممکن ہو جائے۔

اوپر سے تم اتنے پیار سے مان کہہ رہی ہو۔ معاملہ جان لیوا ہو جائے گا"۔

عروب کی شہ رگ پر اپنے تشنہ لب رکھتے ہوئے کہا

تو عروب نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

"اگر اتنا ہی دل بے قابو ہو رہا تو باہر کہی جا کر منہ مارو۔ مگر میری جان چھوڑو گھٹیا انسان۔ تم کیوں ہمیشہ مجھے

اذیت دیتے ہو"۔ عروب کے نم لہجے میں چلا کر کہنے پر میمان نے اپنی سرخ نظروں سے عروب کو دیکھا

"اذیت۔ اس لفظ کا مطلب بھی پتہ ہے تمہیں عروب بی بی۔

اذیت وہ تھی جو میں نے اس پانچ سال کے عرصے میں سہی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اذیت تھی جسے سہتے سہتے میری روح چھلنی ہوگئی۔ عروب کا چہرہ ہاتھ میں دبوچتے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا

تو عروب کو اپنے جسم میں سر دلہریں سرایت کرتی محسوس ہوئی

یمان کے خونخوار تاثرات دیکھ عروب کا حلق تک خشک پڑ گیا

"تمہیں کچھ پل محسوس کرنا چاہتا ہوں۔ اس احساس اور حقیقت کو جینا چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ کے لیے میری ہو

چکی ہو"۔ عروب کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے خمار آلود لہجے میں کہا

تو عروب نے نم نظروں سے خود پر جھکے یمان شاہ کو دیکھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

یمان شاہ کی فولادی گرفت پر عروب کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا
"مزاحمت مت کرنا عروب ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی" — سرد نظروں سے عروب کو دیکھتے ہوئے کہا
تو عروب کارنگ پل میں فٹ ہوا بھی وہ کچھ سمجھتی کہ
یمان شاہ اس کی دونوں کلائیوں کو بیڈ پر سر کہ اوپر پن کیے
پوری شدت سے عروب کے ہونٹوں پر جھک آیا
اپنی ٹانگوں سے عروب کی مزاحمت کرتی ٹانگوں کو لاک کیے
قطرہ قطرہ پوری شدت سے عروب کی سانسیں خود میں انڈیلنے لگا
یمان شاہ کی شدتوں پر عروب کو لگا کسی نے دکھتا ہوا کوئلہ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا
"مان — پل — یز" — یمان شاہ کے پیچھے ہونے پر عروب نے گہرے گہرے سانس بھرتے ہوئے سرگوشی کی تو
یمان شاہ نے خمار آلود نظروں سے
عروب کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا
عروب کی بند آنکھوں اور چہرے پر پھیلی سرخی اور نم ہونٹ جس پر یمان شاہ کی شدتوں کی وجہ سے لپ اسٹک
بکھر چکی تھی اور ہونٹ کے کنارے پر خون کا قطرہ دیکھ یمان شاہ کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا
نرمی سے جھک کر اپنے تشنہ لب عروب کے ہونٹ پر رکھ کر اس بوند کو ہونٹوں سے چن لیا
عروب کی جان تو تب نکلی جب ایمان کی انگلیوں کا لمس فراک کی ڈوریوں پر محسوس کیا
عروب نے پٹ سے آنکھیں کھول کر ایمان کو دیکھا
جو آنکھوں میں چمک لیے عروب کو ہی دیکھ رہا تھا
ابھی عروب مزاحمت کرتی ایمان شاہ نے ایک ہی جھٹکے میں ڈوریوں کو توڑ کر عروب کے سامنے ٹوٹی ہوئی ڈوریاں
کی

تو عروب پھٹی پھٹی آنکھوں سے کبھی ان ڈوریوں کو دیکھتی اور کبھی ایمان شاہ کو
"میں تمہیں چھوڑو گی نہیں جاہل انسان۔ اپنے اتنے خوبصورت ڈریس کے خراب ہونے پر عروب نے خود پر
جھکے ایمان شاہ کو دھکا دیا۔

اور جھپٹنے کے انداز میں ڈوریاں اس کے ہاتھ سے چھین کے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس گئی
چہرہ موڑ کر آئینے میں اپنی ڈوریوں کو دیکھنا چاہا تو دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے
کیونکہ اپنے غصے میں وہ یہ تو بھول چکی تھی کہ فراک کی بیک تو صرف ڈوریوں کی تھی
ایک کے ٹوٹنے پر باقی بھی ٹوٹ جاتی

اور اب اپنی دودھیاں کمر کی رعنائیاں آئینے میں دیکھ نظریں خود کو تکتے ایمان شاہ سے جا ٹکرائی
جو دانت ہونٹوں تلے دبائے
عروب کو دیکھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

عروب نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنی پشت دیوار سے ٹکادی
"دفعہ ہو جاؤ ایمان—ورنہ تمہارا قتل کر دوں گی"—عروب نے بے بسی سے چلاتے ہوئے کہا
تو ایمان شاہ نے مسکراتے ہوئے اپنے قدم عروب کی جانب بڑھائے
"قتل تو واقع تم میرا کر رہی ہو—اپنی اس قدر جان لیوا داؤں سے—
اور کم آن یار مجھ سے کیسا پردہ—مانا کہ ہماری گولڈن نائٹ نہیں ہے آج—مگر اس کام کے لیے گولڈن نائٹ کا
نہیں ہمارا میاں بیوی ہونا ضروری ہے اور وہ ہم ہیں"—عروب کے قریب پہنچ کر اس کی مزاحمت کو کسی خاطر
میں لائے بغیر عروب کا رخ بدل کر اس دیوار سے پن کر کہ اپنا دہکتا لمس عروب کی کمر پر چھوڑنے لگا
ایمان شاہ کی شدت پر عروب کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی
جبکہ ایمان شاہ عروب کے جسم سے اٹھتی دلکش خوشبو میں کھویا اس کے وجود کی نرم ہٹوں کو شدت سے محسوس
کرنے میں گم تھا
اپنا ایک ہاتھ عروب کے پیٹ پر رکھے اسے خود میں بھینچتے ایمان شاہ سب کچھ فراموش کر چکا تھا
پچھے ہو کر ایک ہی جھٹکے میں عروب کو اپنی بانہوں میں بھر کر بیڈ کی جانب قدم بڑھائے
تو عروب نے اپنی بانہیں ایمان شاہ کی گردن میں حائل کر کہ
اپنا خون چھلکا تا چہرہ اس کی گردن میں چھپا لیا
عروب کی تیز چلتی سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کر کہ ایمان شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی
عروب کو بیڈ پر لٹا کر لائٹس آف
کی اور گھنی گھٹا کی طرح اس پر جھک آیا

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں پتہ تھا یہ تیکھی مرچ چکھنے پر اتنی میٹھی نکلے گی"۔ گھپ اندھیرے میں اپنا آنکھوٹھا عروب کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو عروب نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

اتنے اندھیرے میں بھی عروب کو یمان شاہ کی بے باک نظریں اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی عروب کی فراک دونوں کندھوں سے کھسکا کر اپنی انگلیاں عروب کی انگلیوں سے الجھا کر یمان شاہ نے اپنے تشنہ لب عروب کی گردن پر رکھ دیے

اپنی بیوٹی بون اور گردن پر جا بجا یمان شاہ کا شدت بھرا لمس محسوس کر کے عروب کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا

ناجانے کتنے ہی لمحے سرک گئے مگر یمان شاہ ہنوز ویسے ہی جھکارہا

اپنے دہکتے لب عروب کے دل کے مقام پر رکھ کر پیچھے ہو کر لائٹ اون کی تو نظریں کپکپاتی ہوئی عروب کی نظروں سے ٹکرائی

جس کی گرے گرین آنکھیں یمان شاہ کی قربت کی سرخی کے ڈورے آنکھوں میں سجائے ہوئے تھیں۔۔۔ گال شرم سے سرخ انار ہو رہے تھے

یمان کو خود سے پیچھے ہوتا محسوس کر کے عروب نے آنکھیں کھولی تو نظریں سنجیدہ چہرے لیے خود کو تکتے یمان سے ٹکرائی تو عروب نے رخ بدل کر چہرہ تکیے میں چھپالیا

تو یمان کی نظریں عروب کی دودھیاں تپلی کمر پر گئی جس پر جا بجا یمان کی شدتوں کے نشان واضح ہو رہے تھے یمان شاہ نے جھک کر نرمی سے اپنے لب وہاں رکھے

Posted On Kitab Nagri

اور عروب کے کان کے قریب جھکا

"قربت کے ان لمحات کو میری محبت مت سمجھ بیٹھنا مس عروب شاہ— یہ محبت نہیں تم سے نفرت کی انتہا ہے— یہ تو ابھی آغاز ہے۔ جو تم نے میرے ساتھ کیا— بھولا نہیں ہوں میں"— سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا

تو عروب کے چہرے کا رنگ پل میں فق ہوا

ایک جھٹکے میں پلٹ کر یمان شاہ کو دیکھا

جس کے چہرے کے تاثرات اس وقت بالکل انجان تھے

"نن— نہیں تم مان"— ابھی عروب بات مکمل کرتی کہ یمان شاہ نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا

"ایک تو تمہارا یہ حشر برپا کرتا بکھر اسراپہ— پھر تمہارے ہونٹوں سے یہ نام— کیوں آگ سے کھیلنا چاہتی ہو—

جلد آؤ گا واپس— تب تک اس حقیقت کو قبول کر لو کہ مجھے تم سے نفرت ہے"— سرد لہجے میں ایک ایک لفظ

چبا کر کہا اور اٹھ کھڑا ہوا

قدم کھڑکی کی جانب بڑھائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دل جانتا تھا کہ سب بکو اس کر رہا تھا— ایسا تو کچھ بھی کہنے کا ارادہ نہیں تھا اس کا— مگر ناجانے کیا سوچ کر

عروب کو یہ تکلیف دی وہ خود بھی نہیں سمجھ پارہا تھا— کھڑکی کھول کر قدم باہر رکھنے سے پہلے ایک نظر پلٹ کر

دیکھا—

تو نظریں آنکھوں میں آنسو لیے عروب سے ٹکرائی تو یمان شاہ ایک ہی جست میں عروب تک پہنچا—

عروب کے بال اپنی مٹھی میں دبویں کر اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے

Posted On Kitab Nagri

عروب کی سانسیں بری طرح منتشر کر کہ اپنے دانت اس کے ہونٹ پر گاڑتے ہوئے پیچھے ہوا
"رونابند کرو۔ مجھے میری بیوی بہادر چاہیے ناکہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے دھونے والی"۔ سرد لہجے میں کہ
کر کھڑکی سے کود کر چلا گیا

جبکہ عروب ابھی بھی ساکت سی بیٹھی کھڑکی کو دیکھ رہی تھی

"تمہیں کیا بتاؤ ارم کہ کتنا مزا آیا۔ میرا تو واپس آنے کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔ حیات نے چمکتے ہوئے ارم کو بتایا
تو صحن سے گزرتے متعصم چوہدری نے مسکرا کر سر جھٹکا

"ماں جی میں ذرا کام سے شہر جا رہا ہوں۔ شاید واپسی پر رات ہو جائے۔ آپ فکر مت کیجئے گا"۔ متعصم نے
نور بیگم کے آگے جھکتے ہوئے کہا

تو انہوں نے متعصم کے سر پر پیار دیا

"اللہ دی امان۔ خیر نال جا خیر نال آ۔"

نور بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

تو متعصم نے ایک نظر حیات کے چہرے پر ڈالی جو متعصم کی موجودگی پر پھول چکا تھا

قینچی کی طرح چلتی زبان کو بریک لگ چکی تھی اب سر جھکائے اپنے دوپٹے کے پلو کو مروڑنے میں مصروف تھی
"اچھا سن واپسی پر حیات کے لیے وہ لیتا آئی۔ کیا نام تھا موئے کا۔ یہ جو گیلی مٹی جیسا ہوتا"۔ نور بیگم نے نام

یاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

تو متعصم نے الجھ کر انہیں دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اب وہ اتنا کچھ تو کھاتی تھی اب وہ بھی نام یاد کرتا تو کتنے کو کرتا

"نوٹیلہ چاکلیٹ ماں جی" — حیات نے ان دونوں کو سوچ میں گم دیکھ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے چلا کر کہا

"آہ — ہاں ٹیلا — ہاں یہی بلا ٹیلا ہی ختم ہو گئی لیتا آئی — حیات کے چلانے پر ایک بار تو نور بیگم دہل ہی گئی مگر

متعصم کے سامنے چپ ہی رہی

"تم ادھر آؤ لسٹ بنا کر دو مجھے کہ اور کیا چاہیے — حیات کو گھورتے ہوئے اندر آنے کا حکم دیا تو حیات نے منہ

بسور کر خود سے آگے چلتے متعصم چوہدری کو دیکھا

اور پھر نور بیگم کے اشارہ کرنے پر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی متعصم کے پیچھے اپنے کمرے میں داخل ہوئی

"لکھو جو جو چاہیے — ٹیبل سے رجسٹر اور پین اٹھا کر حیات کو دیتے ہوئے کہا تو حیات نے منہ بناتے ہوئے جھپٹنے

کے انداز میں دونوں چیزیں پکڑی

اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی

جبکہ متعصم چوہدری ہونٹوں پر مبتسم مسکراہٹ سجائے حیات کے پھولے ہوئے گالوں کو دیکھ رہا تھا

دس منٹ بعد حیات لسٹ بنا کر لائی تو متعصم نے اپنی سوچوں سے سر جھٹک کر لسٹ تھامی

مگر لسٹ پر جیسے ہی نظر گئی

متعصم چوہدری کے ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے

"یہ اپنی چائینز بان میں کیا لکھا ہے بتا دو مجھے تاکہ میں اس غریب دکاندار کو بھی بتا سکو کہ ہماری حیات میڈم کو

یہ چاہیے" — متعصم نے دانت پیستے وہ لسٹ حیات کی جانب کرتے ہوئے کہا

تو حیات نے ہڑبڑا کر دو قدم پیچھے لیے

Posted On Kitab Nagri

"چچ-چائیز نہیں اردو میں لکھا ہے" —اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا
تو متعصم نے طنزیہ نظروں سے حیات کو اور پھر لسٹ کو دیکھا
"میں نے تو چائیز کہہ دیا —ورنہ لوگوں کو تو یہ کوئی نئی زبان ہی لگنی تھی۔
مجھے سمجھ نہیں آرہی حیات تم پاس کیسے ہوتی رہی ہو۔

تمہارے سپر زچیک کرنے کے لیے تو انہیں الگ سے ایک ٹیم بنانی پڑتی ہوگی جو تمہارا لکھا سمجھ سکے" — متعصم
نے دھاڑتے ہوئے کہا

تو متعصم کی آواز سن کر نور بیگم بھاگنے کے انداز میں وہاں آئی

متعصم کے سرخ چہرے اور حیات کو مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑا دیکھ

انہوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر حیات کو اپنے حصار میں لیا تو حیات نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا
"یہ مجھے چیز لا کر ہی نہیں دینا چاہتے ماں جی —یہ کہتے میں بوجھ ہوں —میں ان کی بہن نہیں اور نا ہی آپ لوگوں
کی بیٹی —میں جانتی ہوں میں آپ کی بیٹی نہیں مجھے میرے ماں بابا پاس جانا" —نور بیگم کی گردن میں چہرہ

چھپائے سکتے ہوئے کہا

تو متعصم نے دانت پیس کر اس ڈرامے باز کو دیکھا

اور حیات کی آخری بات پر متعصم کی آنکھوں میں سرخی اتری

دل کر رہا تھا اس بات پر منہ توڑ دے اس کا مگر نور بیگم کے تاثرات دیکھ خود پر ضبط کر گیا

"نامیری دھی تو تو مجھے ان تینوں سے زیادہ عزیز کیا ہوا میں نے پیدا نہیں کیا —مگر تجھ سے بڑھ کر مجھے کوئی
— نہیں

Posted On Kitab Nagri

یہ جو بوجھ کہتا ہے نا۔ دو جوتیں مار کر گھر سے باہر کر دو تو ساری عقل ٹھکانے اجائے اس کی "۔ حیات کو چپ کراتے ہوئے کہا اور نرمی سے بیڈ پر بٹھا کر متعصم کی جانب آئی

"میں نے اس نوٹسکی کو کچھ نہیں کہا۔ یہ رائٹنگ دیکھے کسے بچے کو سکول ڈالیں نا تو دس دن میں اس سے بہتر اس کی ہو جائیں۔ مگر اس"۔ متعصم نے دانت پستے لسٹ نور بیگم کے سامنے کرتے ہوئے کہا تو انہوں نے جھپٹنے کے انداز میں متعصم سے لسٹ لی

"میری دھی ہے۔ تو کیا سمجھتا ہے میں شہر نہیں جاسکتی۔ میں خود اپنی دھی کے ساتھ جا کر خرید لاؤگی۔ اپنا رعب اپنے پاس رکھ"۔ نور بیگم نے سخت لہجے میں کہا تو متعصم نے ان کے پیچھے منہ چڑاتی حیات کو دیکھا جو متعصم کو زبان چڑھا رہی تھی

حیات کی معصوم حرکتوں پر متعصم کے چہرے پر مسکراہٹ رہینگئی

خود پر سنجیدگی طاری کر کہ

گھور کر حیات کو دیکھا

"پھر گھور رہا سے۔ میں نے کہا چل جا بھی"۔ نور بیگم کے گھور کر کہنے پر متعصم نے قدم باہر کی جانب بڑھائے

"میں سب لیتا آؤ گا۔ مگر آپ اسے لے کر گھر سے باہر گئی تو یاد رکھیے گا اس کی ٹانگیں توڑنے سے آپ بھی مجھے نہیں روک سکے گی"۔ پلٹ کر خونخوار نظروں سے حیات کو دیکھتے ہوئے کہا تو نور بیگم نے ہاتھ جھلاتے ہوئے متعصم کی بات کو نظر انداز کیا

اور سو سو کرتی حیات کو گلے لگا کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر جتنے پیسے آئے حیات کے ہاتھ میں تھما دیے

Posted On Kitab Nagri

اور حیات کی چھپائی اہلی بھی نکال کر حیات کو تھمائی تو حیات کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی
"نیلو سے کچھ منگوا کہ کھالے— زیادہ کھٹانا کھائی یہ اہلی کافی"— حیات کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تو حیات نے جھٹ
ہاں میں سر ہلایا تو نور بیگم اس کا ہاتھ تھا میں باہر صحن میں آگئی
جہاں ارم منہ بسورے بیٹھی ہوئی تھی
کیونکہ مُنَعَصَم چوہدری جاتے جاتے اس کی بھی کلاس لے چکا تھا

پانچ سال پہلے...

اگر تمہاری آج کوئی کلاس نہیں تھی تو کیا ضرورت تھی آنے کی میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی"— عروب
نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا تو انیس سالہ ایمان شاہ نے مسکرا کر اسے دیکھا
آپ نے یونی چلے جانا تھا ماما نے گھر کے کاموں میں بزی ہو جانا تھا اور پھر میں نے بور ہوتے رہنا تھا—
اور ویسے بھی میں نے ایڈمیشن آپ ہی کے لیے تو اس یونی میں لیا ہے"— ایمان شاہ نے مسکرا کر کہتے آخر میں
زو معنی لہجہ اپنایا

www.kitabnagri.com

جسے سمجھے بنا عروب نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

عروب کا یونیورسٹی میں تھرڈ ایئر تھا جبکہ ایمان شاہ نے انٹر پاس کرنے کے بعد عروب کی یونی میں ہی ایڈمیشن
لے لیا

مقصد پڑھائی نہیں عروب شاہ کے قریب رہنا تھا

Posted On Kitab Nagri

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کب اس لاعلاج مرض میں مبتلا ہوا۔ مگر اب جو بھی تھا وہ عروب شاہ کہ بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا

عروب کو اس کے ڈیپارٹمنٹ کے باہر چھوڑ کر خود کینیٹین چلا گیا کیونکہ عروب کا بھی آج ایک ہی لیکچر تھا تو ایمان شاہ نے اس کے ساتھ باہر لنچ کرنا کا سوچا اور عروب کا انتظار کرنے لگا

اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھا تو ڈیرہ گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا عروب کہ ابھی تک نا آنے پر ایمان شاہ نے اس کے ڈیپارٹمنٹ کی جانب قدم بڑھائے مگر جیسے ہی وہ عروب کی کلاس کے قریب پہنچا عروب کو کسی لڑکے سے مسکراتے ہوئے بات کرتے دیکھ اپنی جگہ ساکت ہو گیا اور جب اسی لڑکے نے آگے بڑھتے ہوئے عروب کے کندھے پر ہاتھ رکھا

تو ایمان شاہ کا دل کیا سب کچھ تمہیں نہیں کر دے عروب کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو ایمان شاہ کو دیکھ کر مسکرا پڑی تبھی اس لڑکے کو خدا حافظ کہہ کر قدم ایمان شاہ کی جانب بڑھائے

مگر عروب کو اپنی جانب آتا دیکھ ایمان شاہ لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا کیا ہوا مان سب ٹھیک تو ہے۔" عروب نے کار میں بیٹھتے فکر مندی سے استفسار کیا

کیونکہ ایمان شاہ کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو چکا تھا ماتھے اور ہاتھوں کی رگیں تنی ہوئی تھیں

Posted On Kitab Nagri

جسے دیکھ ایک دفعہ تو عروب کو بھی ڈر لگا

"ٹھیک ہوں میں" — سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو یمان کی خون چھلکاتی آنکھیں دیکھ عروب نے بھی خاموشی اختیار کر لی

یمان شاہ کے غصے سے وہ اچھی طرح واقف تھی

جب وہ غصے میں ہوتا تھا وہ اپنی ذات تک کو بھی فراموش کر جاتا تھا

پھر اس کا غصہ ہوتا تھا اور اس غصے سے ہونے والی تباہی

شاہ ویلا پہنچ کر

کار سے اتر کر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا تو عروب نے بھی گہری سانس بھر کر کمرے کا رخ کیا

یمان شاہ نے کمرے میں پہنچ کر ہر چیز تہس نہس کر دی

اس سے بھی دل نا بھرا تو شرٹ اتار کر واشروم میں گھس گیا

شاہ کے نیچے کھڑے ہوتے اپنے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کی

"تمہیں اتنا چاہنے کے باوجود تمہیں کبھی چھونے کے بارے میں نہیں سوچا میں نے — تو عروب شاہ کیسے اس

گھٹیا شخص نے تمہیں چھوا" — دیوار پر دیوانہ وار ہاتھ مارتے ہوئے چلا کر کہا

اور پھر بنا شاہ بند کیے واشروم اور پھر روم سے باہر نکلتا چلا گیا

عروب جو ڈریسنگ روم میں اپنا ڈریس لے کر ابھی داخل ہی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

ڈریسنگ روم کا دروازہ اڑا دھاڑ کی آواز پر کھلنے پر ہڑبڑا کر پلٹی

اپنے سامنے شرٹ لیس یمان شاہ کو بھیکے وجود دیکھ کر عرب نے حیرت سے اسے دیکھا

"یہ کیا بتمیزی ہے مان۔ نکلو یہاں سے اور حلیہ درست کرو اپنا"۔ اپنی حیرت پر قابو پا کر عرب نے سخت لہجے

میں کہا

تو یمان شاہ سخت تیور لیے اس کی جانب بڑھا

"صرف ہاں یا نا میں جواب چاہیے۔ جواب سوچ سمجھ کر دینا عرب بی بی کیونکہ اگر میری پسند کا جواب ناہو۔ تو

آج دو جنازے اٹھے گے یہاں سے۔"۔ مزاحمت کرتی عرب کی بازوؤں کو اپنی آہنی گرفت میں لیتے ہوئے

غرا کر کہا

تو یمان شاہ کے اس قدر گستاخ لہجے اور غصے پر عرب کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

"ٹھیک ہے مان مگر پیچھے ہٹو۔ بتمیزی مت کرو"۔ اپنے بازو یمان شاہ کی سخت گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے

سنجیدہ لہجے میں کہا

تو یمان نے بنا عرب کو سمجھنے کا موقع دیے عرب کے دونوں ہاتھوں کو کمر پر باندھ کر

خود میں بھنچ لیا

اس افتاد پر عرب کو اپنے پاؤں سے زمین نکلتی محسوس ہوئی

فق پڑتے چہرے سے وہ بے یقینی لیے یمان شاہ کو دیکھ رہی تھی

جس کی بھوری شہدرنگ آنکھیں اس وقت وحشت لیے ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"آپ کسی کو پسند کرتی ہیں کیا"۔۔۔ یمان شاہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو عروب نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا

"مجھے نہیں پتا تھا مان کہ تم اتنی گھٹیاں ذہنیت کے مالک ہو۔۔۔ تم ایسا سوچ"۔۔۔ ابھی عروب اپنی بات مکمل کرتی کہ یمان شاہ نے اس کی گردن دبوچ کر سامنے دیوار سے عروب کو پین کر دیا

"ہاں یانا"۔۔۔ سرد لہجے میں شیر سی دھاڑ لیے غرا کر کہا

"نن۔۔۔ نہیں"۔۔۔ عروب نے جلدی سے کہا کیونکہ شائستہ بیگم اور مکرم شاہ اس وقت گھر نہیں تھے

یمان شاہ کے غصے سے وہ سچ میں بہت ڈر گئی تھی

"اچھی بات ہے۔۔۔ کیونکہ آپ پسند بھی مجھے کرے گی۔۔۔ محبت بھی مجھے کرے گی۔۔۔ عشق بھی صرف اور

صرف مجھ سے کرے گی۔۔۔ آپ کی زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد میں ہی ہوں گا۔۔۔

جس کے پاس سارے اختیار ہوں گے۔۔۔ آپ کو چھونے کے۔۔۔ آپ کہ قربت میں دنیا بھلانے۔۔۔ آپ کے دل و

دماغ پر راج کرنے کے۔۔۔ جسم سے روح تک اتر جانے کے۔۔۔ آپ اور آپ سے جڑے ہر احساس پر۔۔۔ آپ

کے سب حقوق و فرائض پر۔۔۔ صرف میرا حق ہو گا"۔۔۔ عروب کی گردن میں چہرہ چھپائے بو جھل لہجے میں

سرگوشیاں کرتا عروب کو ساکت کر گیا

یمان شاہ کے اظہار پر عروب کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا عروب کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ

کسی نے اس کے پاؤں تلے سے زمین کھینچ لی ہو

اپنی گردن پر مس ہوتے یمان شاہ کے ہونٹوں کو محسوس کر کہ

عروب نے ایک ہی جھٹکے میں اسے خود سے دور دھکیلا

Posted On Kitab Nagri

اور بنایمان شاہ کو سمجھنے کا موقع دیے بے دریغ تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیے

"تم گھٹیا منافق انسان --- میں تمہیں اپنی بہن کا بیٹا سمجھتی رہی --- اور تم میرے سر پر یہ خاک ڈال رہے ہو --- مجھے لوگوں کی نظروں میں رسوا کرنا چاہتے ہو ---

اندازہ بھی ہے کہ اگر کسی کو یہ بات پتہ چلے گی تو میرے کردار پر کس قدر سوال اٹھے گے --- لوگ کہے گے جن لوگوں نے پال پوس کر بڑا کیا اب انہی کے بیٹے کو پھنسا لیا ---

اپنی عمر کا لحاظ بھی نہیں کیا" --- ایمان شاہ کے چہرے پر تھپڑ مارتے --- ہچکیوں سے روتے ہوئے چلا کر کہا ایمان شاہ سنجیدہ تاثرات سجائے عروب کو دیکھ رہا تھا

"نہیں ہے پرواہ مجھے لوگوں کی --- اور ناہی وہ آپ کی بہن ہے --- آپ سے میرا صرف ایک رشتہ ہے اور وہ ہے محبت کا اور بہت جلد اس رشتے کو میں دنیا والوں کے سامنے لاؤ گا ---

آپ کو خود میں اس قدر کم کر دوں گا عروب کہ دنیا کیا کہتی ہے آپ کو اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑے گا --- اینڈ آئی سویر میں کسی کو کچھ نہیں کہنے دوں گا --- اگر کوئی ایسا سوچے گا بھی تو ایمان شاہ اس کی وہی قبر بنا دے گا ---

بس آپ مجھ سے پیار کر لیں --- مجھے اپنا بنا کے دنیا کو بھول جائے" ---

دیوانوں کی طرح عروب کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو عروب نے جھٹکے سے اپنے ہاتھ چھڑوائے

"مجھے تم سے نفرت ہے ایمان شاہ --- صرف اور صرف نفرت --- جو شخص اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہر رشتے کا لحاظ بھول گیا ---

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص کبھی بھی عروب شاہ کی پسند نہیں ہو سکتا۔

تم لوگوں کی قبر بنانے کی بات کرتے ہو۔ اگر تم نے میرے متعلق سوچا بھی تو اپنی ذات کا تماشہ بننے سے پہلے

میں خود قبر میں اتر جاؤ گی "سرد لہجے میں چلاتے ہوئے کہا

اور روتے روتے وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی

"میں نفس کا مارا نہیں ہوں عروب شاہ۔ ورنہ مت بھولو کہ کتنی بار تن تنہا آپ اس گھر میں میرے ساتھ

موجود تھی۔ اور اب بھی میں اگر کچھ کرنا چاہو تو کیا آپ روک سکتی ہیں۔

آپ کا خواب پورا کرنے کا وقت دے رہا ہوں۔ پھر گھٹیا کہے یا نفس کا مارا۔ قبر میں اترے یا نہیں۔ مگر میری

سیج پر آپ ہی بیٹھے گی۔ یہ وعدہ ہے میرا آپ سے۔

جب میں آپ کا ہوں تو آپ کو بھی میرا ہی بننا ہو گا۔ اور ہمیشہ میرا ہی رہنا ہو گا"۔ اپنی جلتی آنکھیں عروب

کے سسکتے وجود پر ٹکا کر ایک ایک لفظ چبا کر کہتے وہاں سے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا نکلتا چلا گیا

اور پھر کچھ ہی دنوں میں شائستہ بیگم اور مکرم شاہ کے روکنے کے باوجود ترکی چلا گیا

سگریٹ کی تپش اپنی انگلیوں پر محسوس کر کے بیمان شاہ چونکا

سگریٹ پھینک کر دوسری سگریٹ سلگا کر ہونٹوں سے لگائی

وہ کام کے سلسلے میں شہر سے باہر آیا تھا

اپنی اس دن کی حرکت یاد کر کے کئی بار خود کو اذیت دے چکا تھا

جانتا تھا کہ خود کو دی گئی اذیت۔۔ اس اذیت سے کم ہے جو اس نازک لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر۔ اس پر اپنی محبت

کی بارش کرنے کے بعد دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جانتا تھا کہ عروب شاہ کی آنکھوں میں اس رشتے کو لے کر جلنے والے دیپ کو وہ اپنی باتوں سے بجا آیا ہے
یمان شاہ اس بات سے اچھے سے واقف تھا کہ اگر پانچ سال سے وہ تکلیف میں تھا تو خوش عروب شاہ بھی نہیں
تھی

اسے یمان شاہ سے چاہے محبت نہیں تھی مگر یمان شاہ کے علاوہ ان پانچ سالوں میں اس نے خود کے قریب بھی
تو کسی کو نہیں آنے دیا

ناجانے کتنے پرپوزلز کو وہ ٹھکرا چکی تھی

وہ اس کی وجہ اپنی مصروفیت بتاتی تھی مگر یمان شاہ اچھے سے جانتا تھا کہ وجہ یمان شاہ ہے
اپنی قربت کی وجہ سے عروب کے گالوں پر پھیلی سرخی یاد آئی تو یمان شاہ نے ہاتھ میں تھامی سگریٹ کو مسل کر
زمین پر پھینکا

"جو بھی فلائٹ مل رہی ہے آج کی بک کرواؤ"۔ اپنے پی اے کو کال کر کہ دو لفظی بات کر کہ فون بند کر کہ

صوفے کی پشت سے سرٹکا دیا
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حیات میری سوہنی دھی نئی۔ جابہ اپنے منور چاچا کے گھر دے آیا۔

اس دن گئی تھی تو اس کی بیوی بچاری بتا رہی تھی کہ راشن ختم ہوا پڑا۔

ایک نند اس کی گھر آکر بیٹھ گئی اس کا اور اس کے بچوں کا خرچہ۔ شادی پر چلے گئے تو میرے ذہن سے نکل

گیا"۔ نور بیگم نے کچھ پیسے

اور شاپرز میں بندھا سامان حیات کی طرف کرتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو حیات نے منہ بسور کرا نہیں دیکھا

"شام ہونے والی ہے ماں جی۔ اور لالا بھی آنے والا اگر مجھے راستے میں دیکھ لیا تو شامت آجانی میری۔"

آپ نیلو کو بھیج دیں۔" حیات نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا

تو نور بیگم نے تاسف سے اسے دیکھا

"گاؤں والے ہماری ذمہ داری ہے۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ حساب والے دن پکڑ

ہماری ہوگی۔ اور نیلو کو کیوں بھیجو۔ کیا سوچے گے وہ لوگ کہ اپنی چودھراہٹ دکھا رہے ہیں ہم انہیں"

نور بیگم نے نرم لہجے میں کہا تو حیات نے گہری سانس بھر کر سامان اور پیسے ان کے ہاتھ سے لیے

"اگر اس جلاد نے مجھے کچھ کہا تو میں آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی۔" حیات نے چادر لیتے ہوئے کہا

"جلدی آجانی۔ ایک تو اس محلے میں کوئی روشنی کا انتظام نہیں۔"

آج آتا ہے مُتَعَصَمِ تو بات کرتی ہوں۔"

کہ بجلی والے کو بلا کر گاؤں کی جن گلیوں میں بجلی نہیں۔"

وہاں لگوائے۔ تمہارے ابا کو تو دوسرے کاموں سے فرصت نہیں۔"

حیات کے ساتھ گیٹ کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

تو مُتَعَصَمِ کے ذکر پر حیات نے دانت پیسے اور جھپاک سے گیٹ پار کر گئی

لاکھ جلدی واپس آنے کی کوشش کی مگر منور کی بیگم صبا نے زبردستی کھانے پر روک لیا

اور اس کے بعد باتیں کرنے لگی

Posted On Kitab Nagri

اب رات کے ساڑھے آٹھ ہو رہے تھے گاؤں میں اس وقت سبھی لوگ اپنے اپنے گھروں میں بند ہو جاتے تھے کام کے سلسلے یا کسی اور وجہ سے مردہی رات کو باہر جاتے تھے ورنہ اس وقت گلیاں سنسان ہوتی تھی چھوٹے بچے بھی شام کے بعد گھروں سے باہر نہیں نکلتے تھے چودھویں کے چاند کی روشنی میں تیز تیز قدم لیتی حیات آگے بڑھ رہی تھی کہ اپنی کلائی پر کسی کی گرفت محسوس کر کہ

جھٹکے میں پلٹی

اپنے سامنے عاصم چوہدری کو دیکھ

چہرے کا رنگ سرعت میں فق ہوا

عاصم چوہدری پنچائیت کے دوسرے سردار کا بیٹا تھا

جو اپنی مردانہ وجاہت اور دولت پر بے حد غرور کرنے والوں میں سے تھا

"کہاں جا رہی ہے آدھی رات کو سونی" — بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے

ہوئے کہا

تو عاصم چوہدری کی نیلی آنکھوں سے حیات کو وحشت ہوئی

"ہاتھ چھوڑ میرا عاصم چوہدری — کیونکہ اگر اس بارے میں متعصم چوہدری کو پتہ چلا تو یہ ہاتھ کسی کام کا نہیں

رہے گا" — اپنے ڈر کو پیش پشت ڈال کر حیات نے سرد لہجے میں کہا

تو عاصم چوہدری کا دلکش قہقہہ گونجا

Posted On Kitab Nagri

"عاصم چوہدری کے وجیہہ چہرے کو دیکھ کر حیات کو اس سے کراہیت محسوس ہو رہی تھی۔ اگر وہ اپنے حسن پر غرور کرتا تو ٹھیک ہی کرتا تھا۔

نیلی گہری آنکھیں۔ پیشانی پر بکھرے سیاہ بال۔ ستواں ناک اور چہرے پر ہلکی بیرڈاس کی مردانہ وجاہت میں چار چاند لگا رہی تھی

"کہتے ہیں لال حویلی والے بڑے رحم دل ہے۔

مگر مجھے تو لگتا ان سے ظالم کوئی نہیں۔ دیکھو نادینا کا سارا حسن تو حویلی میں قید کر کے رکھا ہوا ہے۔

یہ ظلم نہیں ہے کیا"۔ حیات کی کلائی چھوڑ کر اس کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے

کہا تو حیات کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا اور عاصم چوہدری کے چہرے پر نشان چھوڑتا چلا گیا

"اپنے ہی گاؤں کی عزت پر بری نگاہ رکھتے ہو۔ شرم سے ڈوب مرو کہی"۔ حیات نے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا

تو عاصم چوہدری خونخوار تاثرات چہرے پر سجائے اس کی جانب بڑھا

"پہلے تو تجھے اپنی عزت بنانا چاہتا تھا۔ مگر اب تُو نے بری نگاہ کہہ ہی دیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

آج لال حویلی والوں کی عزت کو اپنے ڈیرے کی رونق بنا کر دیکھتے ہیں۔

اس تھپڑ کا آج رات سود سمیت بدلہ نالیا تو میرا نام بھی عاصم چوہدری نہیں"۔ حیات کی کلائیوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے ہوئے سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو حیات کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

ابھی حیات چلاتی کہ کسی نے پیچھے سے اپنی اجرک عاصم چوہدری کے چہرے پر پلپٹ کر اسے نیچے زمین پر پھینکا

اپنے سامنے متعصم چوہدری کو دیکھ حیات کی جان میں جان آئی

Posted On Kitab Nagri

اپنی چادر عاصم چوہدری کے چہرے پر اچھے سے لپیٹ کر متعصم چوہدری نے اسے دھنک کے رکھ دیا "متعصم چوہدری کی عزت ہے یہ۔ ہمت بھی کیسے ہوئی سالے تیری اس کی طرف دیکھنے کی"۔ تڑپتے ہوئے عاصم چوہدری پر بے دریغ وار کرتے متعصم چوہدری نے دبی آواز میں دھاڑتے ہوئے کہا حیات گھرنا آئی تو نور بیگم نے جلدی سے متعصم کو فون کر کہ اسے لانے کو بولا اور اسے بتا بھی دیا کہ انہوں نے کام سے بھیجا تھا

تبھی متعصم چوہدری ڈیرے کے سبھی کام چھوڑتے بھاگنے کے انداز میں منور چاچا کے گھر کی جانب بڑھا مگر ایک دو گلیوں میں دیکھنے پر حیات اسے کہی نادکھی مگر پچھلی جانب کی تیسری گلی میں سے کسی مرد کی آواز سن کر متعصم جلدی سے اس جانب بڑھا وہاں عاصم چوہدری کو حیات کی کلائیاں تھا میں دیکھ متعصم چوہدری کو لگا کسی نے مرچے اس کی آنکھوں میں بھر دی ہو

"متعصم خدا کا واسطہ چلے یہاں سے" متعصم جو عاصم چوہدری پر جھکا اس پر وار کر رہا تھا حیات کے ہاتھوں کا لمس اپنے کندھے پر محسوس کر کہ جھٹکے سے پلٹ کر حیات کے چہرے پر پوری شدت سے تھپڑ مارا تو حیات لڑکھڑا کر کئی قدم پیچھے ہوئی

آنکھوں میں بے یقینی لیے متعصم چوہدری کو دیکھا جس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پر رہا تھا "کیا ضرورت تھی آنے کی۔ میرا انتظار کر لیا ہوتا۔ یا ماں جی کے ساتھ آتی۔ کوئی عقل والا کام کر لو یہ ممکن ہی نہیں"۔ حیات کے بازوؤں کو اپنی آہنی گرفت میں لے کر چلاتے ہوئے کہا تو حیات نے بنا کچھ سوچے سمجھے متعصم چوہدری کے غصے سے بچنے کی خاطر سر متعصم چوہدری کے سینے پر ٹکا دیا

Posted On Kitab Nagri

حیات کی اس حرکت پر متعصم چوہدری ساکت سا اپنے سینے سے لگی حیات کو دیکھ رہا تھا
حیات کی تیز دھڑکتی دھڑکنوں کا شور متعصم چوہدری کو اپنے سینے میں محسوس ہو رہا تھا
"یہ اچھا نہیں کیا تو نے متعصم چوہدری۔ اب دیکھ کیا کرتا ہوں۔ دنیا والوں سے منہ چھپانے پر مجبور بنا کر دیا تو
میرا نام بھی عاصم چوہدری نہیں"۔ اپنے چہرے سے چادر ہٹا کر ہونٹوں سے نکلتے خون کو صاف کرتے ہوئے کہا
اس سے پہلے متعصم دوبار اس کی جانب بڑھتا کہ حیات نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور نیچے گری متعصم چوہدری کی
چادر اٹھا کر نم آنکھوں میں التجا لیے متعصم چوہدری کو چلنے کا اشارہ کیا
تو متعصم چوہدری خونخوار نظروں سے عاصم چوہدری کو دیکھتا آگے بڑھا
عاصم چوہدری کے ساتھ کیا کرنا تھا یہ تو وہ اچھے سے سوچ چکا تھا۔ مگر فل حال حیات کی وجہ سے خاموشی اختیار
کر گیا

حیات کو اس بات کا ذکر کسی سے بھی کرنے سے منع کر کہ اسے کمرے میں چھوڑ کر نور بیگم کے پاس گیا
اور انہیں حیات کا بتا کر خونخوار تاثرات چہرے پر آباے حویلی سے باہر نکلتا چلا گیا

www.kitabnagri.com

رات کا ناجانے کونسا پہر تھا کہ حیات کو اپنے کمرے میں ہلچل سی محسوس ہوئی مندی مندی آنکھیں کھول کر
دیکھا

تو کوئی وجود سامنے دروازے کی کنڈی لگا رہا تھا
جسے دیکھ حیات کی نیند بھک سے اڑی نظریں گھڑی پر گئی تورات کے گیارہ بج رہے تھے
"کک۔ کون ہو تم" ایک ہی جست میں بستر سے اٹھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو وہ وجود حیات کی جانب پلٹا

جسے دیکھ حیات کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

حیات کو نہیں معلوم تھا کہ وہ اپنا کہا سچ ثابت کرنے آجائے گا

"نن۔ نہیں۔ جاؤ یہاں سے۔ مم۔ میں ماں جی کو بتا دوں گی"۔ آنکھوں میں آنسو لیے لڑکھڑاتی ہوئی

آواز میں

کہا

تو سامنے کھڑے وجود نے اپنی شرٹ اتار کر بیڈ پر پھینکی تو اس کا چوڑا مضبوط سینہ دیکھ حیات نے سرعت سے

اپنی نظریں پھیری

ابھی حیات کچھ سمجھتی کہ وہ وجود ایک ہی جست میں حیات تک پہنچا اور حیات کو اپنی گرفت میں لے کر بیڈ پر نیم

دراز ہوا

"شوق سے بتانا۔ اگر میں نے کہہ دیا کہ میں تمہارے کہنے پر آیا ہوں تب کیا کہو گی۔ ایک غیر مرد کی آدھی

رات تمہارے کمرے میں موجودگی پر وہ خوش تو ہرگز نہیں ہو گے۔

ویسے بتا دو گی تو تمہارے لیے ہی مشکل ہو گی۔ میرے لیے تو سب کچھ آسان ہو جائے گا" حیات کے نازک

وجود کو دو بوجھتے اس کے کان میں صور پھونکتے وہ اسے ساکت کر گیا تھا

"پل۔ پلیز میرے ساتھ یہ ظلم مت کرو"۔ روتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ خود پر جھکے وجود کے مضبوط سینے پر

رکھ کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا

تو اس نے حیات کی دونوں کلائیاں اپنی سخت گرفت میں لے کر بیڈ سے لگادی

Posted On Kitab Nagri

"زبان گدی سے کھینچ لوں گا اگر ظلم کا نام بھی لیا۔ محبت ہے میری یہ۔ حق ہے میرا اور یہ بات اپنے اس ننھے سے دماغ میں بٹھا کر اچھے سے سمجھ لو۔ جنون ہو تم اس چوہدری کا۔ میرے رگ و پے میں نشے کی مانند سرایت کرتی ہو تم۔ اور آج میں ایک نشہ بن کر تمہاری رگ رگ میں اتر جانا چاہتا ہوں۔ تاکہ جتنا جنونی میں ہوں تمہارے لیے تم بھی میرے لیے اتنا ہی جنون رکھو۔ کیونکہ یہ پیار محبت یہ سادہ سے الفاظ میرے جنون کے آگے بے معنی ہیں۔"

حیات کو ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو

حیات اس جان لیوالمس پر پھر پھر اکر رہ گئی

تبھی حیات کی مزاحمت پر اس شخص نے سرد نظروں سے حیات کو دیکھتے اس کی قمیض کو پھاڑتے سائیڈ لیمپ

آف کرتے حیات پر جھکتا چلا گیا

حیات کے نازک وجود پر اپنی شدتیں اور جنونیت دکھاتے وہ شخص حیات کی سسکیوں اور چیخوں کو اپنے ہونٹ

حیات کے ہونٹوں پر رکھ کر روک چکا تھا

گزرتی رات میں حیات کو اس شخص کے ہر عمل میں ایک جنون ہی محسوس ہوا تھا حیات کے آنسوؤں اور منت

کی پرواہ کیے بغیر وہ اس کے کان میں محبت بھری سرگوشیاں کر رہا تھا

جو حیات کو کسی صور سے کم نہیں لگ رہی تھی

اپنے وجود کو کمفرٹ سے لپیٹتے حیات نے ایک نظر اپنے قریب اوندھے منہ لیٹے شخص کو دیکھا

جس کی پیٹھ پر ایک خطرناک جانور کا ٹیٹو بنا ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

جسے دیکھ حیات یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ان دونوں میں سے زیادہ خطرناک کون ہے۔ وہ جو ایک ٹیٹو میں موجود ہے یا وہ جو اس کے ساتھ اس بستر پر موجود ہے

اس شخص کی جان لیوا۔ آگ سی دکھتی قربت پر حیات کو ایسا لگ رہا تھا وہ جل کر راکھ ہو جائے گی مگر وہ شخص سب کچھ بھلائے۔ اپنی دکھتی جھلسا دینے والی قربت میں حیات کو لپیٹ چکا تھا

اپنے آنسوؤں کو صاف کر کہ کمفرٹر لپیٹے حیات ابھی اٹھ کر نیچے قدم رکھتی کہ اس شخص نے کلائی سے جھٹکا دے کر حیات کو دوباراً بستر پر گرادیا

اس اچانک افتاد پر حیات بھونچکا رہ گئی

اپنے بائیں جانب دیکھا تو وہ شخص رتجگے کی سرخی آنکھوں میں لیے مخمور نظروں سے حیات کو دیکھ رہا تھا

اس کے ایسے دیکھنے پر حیات نے جلدی سے کروٹ بدل کر خود پر کمفرٹر لپیٹ لیا

تو حیات کی اس حرکت پر اس شخص نے خونخوار نظروں سے حیات کو گھورا

اور ایک ہی جھٹکے میں حیات کی کمر سے کمفرٹر کھسکایا

تو حیات نے سختی سے آنکھیں میچ لیں

www.kitabnagri.com

حیات کی کمر پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھ کر مونچھوں تلے عنابی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"تم خوبصورت ہو میں جانتا تھا۔ مگر اس قدر خوبصورت ہو اس بات کا اندازہ مجھے تمہارے وجود کی گہرائیوں سے روح میں اتر کر ہوا ہے۔" حیات کی پتلی دودھی کمر پر اپنی انگلی ٹریس کرتے ہوئے کہا

تو اس شخص کے عمل پر حیات نے بے ساختہ جھرجھری لی

Posted On Kitab Nagri

ابھی حیات مزاحمت کرتی کہ اس شخص کے دہکتے ہونٹوں کا لمس اپنی کمر کے بل پر محسوس ہوا تو حیات نے سختی سے تکیے کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا

دل کر رہا تھا دھاڑیں مار مار کر روئے مگر اس شخص کی دی دھمکیاں یاد کر کہ سختی سے اپنی لب بھنج لیے حیات کی کمر پر اپنا کسرتی بازو لپیٹ کر اسے ایک جھٹکے میں سیدھا کر کہ اپنے لب حیات کے پیٹ پر رکھے تو حیات نے سسک کر اس شخص کو پیچھے کرنا چاہا

جو حیات کے وجود کی زماہٹوں کو محسوس کرتا پھر سے مدہوش ہو رہا تھا "خدا کا واسطہ اب چلے جائے۔۔۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاتی۔۔۔" اپنے دل کے مقام پر اس شخص کے ہونٹوں کا دکھتا لمس محسوس کر کہ حیات نے روتے ہوئے کہا تو

اس شخص نے جذبات سے چور نظروں سے حیات کی جانب دیکھا "اتنی مشکل سے تو یہ وصل کی گھڑیاں نصیب ہوئی ہے۔۔۔ تشنگی ہے کہ بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔ اور تم کہہ رہی ہو چلا جاؤں۔۔۔ حیات کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکائے خمار آلود لہجے میں سرگوشی کی

تو اپنے چہرے پر دہونکنی کی مانند چلتی سانسوں کی تپش محسوس کر کہ حیات نے سختی سے آنکھیں میچ لیں

حیات کے ہاتھ بیڈ شیٹ سے ہٹا کر اپنے کندھوں پر رکھے اور چہرہ حیات کی گردن میں چھپا لیا

"مجھے اپنی پرفیوم پسند تھی۔۔۔ تمہارے وجود سے اٹھتی محسور کن خوشبو سے عشق تھا۔۔۔ مگر تمہارے وجود سے

اٹھتی اپنی قربت کی خوشبو جان لیو احد تک میرے حواسوں پر چھا رہی ہے۔۔۔ جانا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر یہ خوشبو مجھے

جانے نہیں دے رہی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیشہ اپنی سانسوں میں اس خوشبو کو محسوس کرنا چاہتا ہوں" — حیات کی گردن پر جا بجا ہونٹوں کا لمس چھوڑتے
بو جھل سرگوشیاں کرتے وہ مدہوش ہو رہا تھا

جبکہ حیات دانتوں تلے ہونٹ دبائے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ رہی تھی
اپنی منمنائیاں پوری کر کہ وہ شخص چانچ بجے کے قریب حیات سے دور ہوا اپنی شرٹ پہن کر کبرڈ کی طرف رخ
کیا

حیات کا ڈریس نکال کر سرہانے کے قریب رکھ کر کمفر ٹر میں منہ چھپائے سسکتی ہوئی حیات کو دیکھ
اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبایا

"کوئی بھی بیوقوفی کرنے سے پہلے اپنا انجام سوچ لینا —

اور اگر اس کمرے سے فرار حاصل کرنے کا سوچا تو جہاں جاؤ گی وہاں آکر اپنی بانہوں میں بھر کر یہاں لاؤ گا —
کیونکہ جہاں بات تمہاری آتی ہے وہاں یہ چوہدری

دنیا میں اپنے دل کے علاوہ کسی کی نہیں سنتا" سرد لہجے میں کہتے کر کھڑکی کے پاس آیا جو
باغیچے میں کھلتی تھی

www.kitabnagri.com

"میں کبھی معاف نہیں کروں گی" — حیات کی نم آواز میں کیے جانے والے شکوے پر پلٹ کر اسے دیکھا
"اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں شر مندہ ہوں یا تم سے معافی کا طلبگار ہوں — تم مجھ سے صرف پیار کرو — اگرنا
بھی کرو گی تو جس طرح اپنا حق لیا ہے ویسے ہی پیار بھی خود ہی لے لوں گا" — کندھے آچکا کر کہا اور اپنی شرٹ
کے اوپری بٹن بھی بند کر کہ

ایک نظر حیات کو دیکھ کر باہر چھلانگ لگائی

Posted On Kitab Nagri

اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

یہ حیات دھی کدھر ہے — صبح ناشتے پر بھی نہیں آئی — صلاح الدین صاحب نے کھانا کھاتے ہوئے نور بیگم سے پوچھا تو ان کی بات پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے بھی نظریں اٹھا کر ماں کی جانب دیکھا

"رات شاید خواب میں ڈر گئی تھی — صبح سے بخار میں تپ رہی ہے دوادی ہے میں نے — کہا تھا کہ تھوڑی دیر کھلی ہو امیں آکر بیٹھ جا — مگر کہتی دل نہیں کر رہا — گلابی رنگ بھی راتوں رات پیلا پڑ گیا —

اب نیلو کو بھیجا ہے امام مسجد کے پاس پانی دم کروانے — نظر ہی لگ گئی میری ہستی کھیلتی بچی کو —

ایک یہ اس کے پیچھے پڑا رہتا شک تو اس پر بھی کہ اس نے ہی کچھ کہا ہونا" — نور بیگم نے افسردہ لہجے میں کہا

تو کل رات کی بات یاد آئی تو مُعْتَصِمِ پر بھڑک اٹھی

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے سختی سے اپنے لب بھنچے

اپنا تھپڑ مارنا یاد آیا تو بری طرح سے لب کچلے

میں دیکھ کر آتا ہوں اس نوٹسنگی کو ورنہ ماں جی نے اس کے ٹھیک ناہونے کا سارا قصور میرے کھاتے میں ڈال دینا" — اپنی چادر کندھوں پر پھیلا کر قدم باہر برآمدے میں رکھ کر

حیات کے کمرے کا رخ کیا

مُعْتَصِمِ چوہدری نے جیسے ہی کمرے میں قدم کمرے میں رکھا تو کانوں میں حیات کی دبی دبی سسکیاں سنائی دی تو

ایسا لگا کسی نے مُعْتَصِمِ چوہدری کے دل

کو پاؤں تلے کچل دیا ہو

Posted On Kitab Nagri

ایک ہی جست میں حیات کے قریب پہنچ کر کمفرٹ حیات کے چہرے سے ہٹایا
"حیات—کیا ہوا—کیوں رورہی ہو اس طرح—زیادہ طبیعت خراب ہے کیا"—حیات کے چہرے پر بکھرے
بال پیچھے کرتے ہوئے فکر مندی سے استفسار کیا

تو حیات نے اپنی گرے گرین آنکھوں سے جو اس وقت رونے کے باعث سو جھی ہوئی اور سرخ ہو رہی تھی
مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

حیات کی حالت دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کے دل میں ملال بڑھنے لگا
"ناراض ہو مجھ سے—حیات کے آنسو اپنے آنکھوٹھے سے چنتے ہوئے کہا تو حیات نے اپنے چہرے کا رخ بدل لیا
"میں جانتا ہوں تھپڑ نہیں مارنا چاہئے تھا—

مگر تم بھی تو سمجھنے کی کوشش کرو حیات—کوئی وجہ ہے تو تمہیں باہر جانے سے روکتا ہوں نا—تم بتاؤ کبھی باہر
جانے کے علاوہ اس حویلی میں کسی چیز پر پابندی لگائی ہے تم پر"—نرم لہجے میں محبت سموئے کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کے اس قدر نرم لہجے پر حیات نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا
ڈرامہ دیکھنا ہوتا ہے نا تم نے—آج کے بعد میرے ساتھ لیپ ٹاپ پر دیکھ لینا—اگر ارم کے ساتھ دیکھنا تو
اسے گھر بلا لینا--میں کچھ دنوں تک فارغ ہو کر ایل ای ڈی لادوں گا—

مگر شرط یہ ہے کہ بستر چھوڑ کر باہر آو—تم اس طرح چپ ہو تو یہ حویلی کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہے مجھے—"
مسکراتے ہوئے کہا

تو حیات نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا
جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"حیات کیا ہوا۔ اچھا میں معافی مانگ لیتا ہوں"۔ حیات کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا
تو حیات نے سختی سے آنکھیں میچ لیں

زرد پرتی رنگت خشک ہونٹ اور آنسوؤں سے بھیگا چہرہ دیکھ معتصم چوہدری نے سختی سے اپنے لب بھنچے
"میں کہہ رہی تھی ناکہ اس جلاد نے ہی میری معصوم بیٹی کو کچھ کہا ہونا۔ اب پھر سے رلا دیا"۔ نور بیگم کی
آواز سن کر معتصم چوہدری اپنی جگہ سے اٹھا اور بغیر ان کی جانب دیکھے باہر نکلتا چلا گیا
جبکہ نور بیگم نے حیات کے پاس آکر اسے اپنی آغوش میں بڑھ کر
دم کیا پانی اس کے ہونٹوں سے لگا دیا

وہ آج تیسری بار یہاں آیا تھا یہ جگہ سڑک کے دائیں جانب سنسان سے میدان سے کافی آگے تھی
جہاں ابادی ناہونے کے برابر تھی

میدان کے ختم ہونے پر تین چار گلیاں نظر آتی تھیں
جن میں چھوٹے چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے

ان کمروں میں ہی کھانے پکانے اور رہنے کا انتظام کیا گیا تھا

اپنے آگے تیز تیز قدموں سے چلتے آدمی کے پیچھے چلتا وہ ارد گرد کی جگہ کا جائزہ لے رہا تھا
پہلی بار آنے کے بعد دوسری بار وہ ضرورت کے مطابق کیمراز اور وائس ڈیوائس لاکر سیٹ کر چکا تھا
مگر انہیں ایکٹیوٹ کرنے سے پہلے ہی اسے ایمر جنسی کی وجہ سے جانا پڑا

ورنہ آج تیسری بار آنے کی ضرورت نا پڑتی

Posted On Kitab Nagri

ایک کیری ڈبے کے پاس آکر وہ ر کے جس کے پیچھے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا
یہ جگہ دوسری گلی کہ آخر میں تھی
جو کہ بالکل سنسان تھی

ابھی انہیں وہاں ر کے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھولتے ایک لڑکا اور لڑکی مسکراتے ہوئے باہر
نکلے تو

ڈریگو نے سختی سے اپنے لب بھنچ لیے

وہ پلین بنانے والوں میں سے تھا۔۔۔ کسے کہاں کیسی موت دینی وہ ڈیسا سیڈ کرتا تھا۔۔

مگر کسی کا پیچھا کرنا کسی جگہ پر جا کر انفارمیشن لینا یہ اس کی ٹیم کے لوگ کرتے تھے۔۔

مگر اس کیس میں اس ملک کے طلبہ شامل تھے۔۔۔ جو خود اپنی زندگی تباہ کر رہے تھے اسی لیے ڈریگو خود آیا
تھا۔۔

تاکہ اپنی آگ میں جلا کر ان سب کو بھسم کر دے۔ اور اس طرح سے بھسم کرے کہ ان کی راکھ بھی ناپچے
"تم جاؤ لڑکی آنے والی ہے۔۔ جیسی تم نے ڈیمانڈ کی تھی بالکل ویسا مال ہے اسی لیے تھوڑا وقت لگ رہا"۔۔ آگے
کھڑے شخص نے ڈریگو کو کہا

تو ڈریگو نے سر ہلا کر قدم کمرے کی جانب بڑھائے

بم "خدا کا واسطہ میرے ساتھ یہ ظلم مت کرو۔۔ مم۔۔ میں پیسے دے دیا کروں گی تم لوگوں کو مگر میرے ساتھ

یہ نا کرو میری زندگی تباہ ہو جائے گی"۔۔ ابھی اسے کمرے میں آئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ

باہر سے کسی لڑکی کے رونے کی آواز سن کر سختی سے اپنے جبرے بھنچے

Posted On Kitab Nagri

لڑکی کی بات پر اسے گالیوں سے نوازا گیا

اور کمرے کا دروازہ کھول کر لڑکی کو ڈریگو کے قدموں میں پھینک دیا گیا

یہ رہا آپ کا مال۔ اب اس کے ساتھ چاہے جو مرضی سلوک کریں۔ زیادہ ڈرامے کریں تو چڑھی ادھیر دینا بے شک۔ مگر زندہ چھوڑ دینا۔ بہت ڈیمانڈ ہو رہی اس لڑکی کی۔"۔ سامنے کھڑی چوبیس پچیس سالہ لڑکی نے زہر

بھرے لہجے میں ڈریگو کے قدموں میں گری لڑکی کو دیکھ کر کہا

مگر جیسے ہی نظریں سامنے اٹھی تو اپنے سامنے یونانی دیوتا جیسا حسن لیے مردانہ وجاہت کے شاہکار کو دیکھ

آنکھوں میں چمک اتری

"اگر اس سے مسئلہ ہے تو مجھے آپ کی خدمت کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں"۔ وہ اپنی بے باک نظریں ڈریگو پر

ٹکائے آگے بڑھی

تو ڈریگو نو اس کی گردن اپنے ہاتھ میں دبوچ کر قدم آگے بڑھائے جب کہ ڈریگو کی سخت گرفت پر وہ بن پانی کے

مچھلی کی طرح پھر پھر اکر رہ گئی

"میرے کام میں دخل اندازی اور مشورے دینے والے لوگ زہر لگتے ہیں مجھے" لڑکی کو کمرے سے باہر نکال

کر زمین پر دھکا دیتے ہوئے

غرا کر کہہ کر دروازہ ٹھک کی آواز سے بند کر دیا

اور کمرے میں موجود روتی بلکتی لڑکی کو دیکھا

"میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں۔ مجھے بچالیں میں یہ سب نہیں کرنا چاہتی"۔ اپنے پاؤں میں جھکی لڑکی کو

کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا اور پانی کا جگ اٹھا کر اس کی جانب رخ کیا

Posted On Kitab Nagri

توڑکی حیران نظروں سے ڈریگو کی جانب دیکھ رہی تھی

اور لڑکی کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے پانی کا جگ اس پر اچھالا

توڑکی کے ساتھ ساتھ پیچھے موجود دیوار کو بھی گیلا کرتا چلا گیا

دیوار پر ڈریگو کو چھوٹا سا کیمرہ نظر آیا تھا

جو کہ بہت معمولی سا تھا وہ جانتا تھا کہ پانی ڈالنے سے اگر وہ مکمل خراب نا بھی ہو تو کچھ وقت کے لیے کام کرنا چھوڑ

دے گا

"بنار کے اب تک جو بھی ہوا بتاتی۔ بات مکمل کیے بنار کی تو میں تمہاری سانسوں روکنے میں سیکنڈ نہیں لگاؤں

گا"۔۔۔ سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو لڑکی نے ہڑبڑا کر ہاں میں سر ہلایا

"میں ملتان کہ رہنے والی ہوں۔ یہاں ہاسٹل میں رہتی ہوں اپنی سٹڈی کہ وجہ سے یہ لڑکی جو یہاں تھی میری

روم میٹ تھی۔ مجھے پہلے یہ عجیب لگتی تھی مگر پھر اس سے دوستی ہونا شروع ہو گئی۔ میں اس سے اپنی فیملی

ہمارے بیک گراؤنڈ ہر چیز کے بارے میں بتا چکی تھی کیونکہ وہ باتوں باتوں میں خاندان ہمارے رسموں رواجوں

کے بارے میں پوچھتی رہتی تھی۔ یہ ایسی بات بھی نہیں تھی کہ میں اس سے چھپاتی اسی لیے سب بتا دیتی۔

مگر آہستہ آہستہ مجھے اس کے بارے میں بہت سی باتیں معلوم ہونا شروع ہوئی۔

جیسے یہ سموکنگ کرتی ہے میرے منع کرنے پر ہمارے درمیان لڑائی بھی ہوئی مگر بعد میں سب ٹھیک ہو گیا۔

پھر ایک دن مزاق مزاق میں اس نے سگریٹ پیتے ہوئے میرے ہونٹوں سے لگا کر پکس بنانا شروع کر دی میں

بھی مزاق سمجھ کر بنانے لگی۔ مگر ایک دن۔ لڑکی نے بری طرح سے اپنے لب کچلے آنکھیں لبالب پانیوں سے

بھر گئی

Posted On Kitab Nagri

میں روم میں آئی تو یہ نشے میں دھت تھی اس نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔ مگر میں نے خود کی حفاظت کر لی جب یہ سوئی تو اس کے موبائل کو آن کیا تو اس میں مجھے اس کی کئی نازیبا تصاویر ملی جس میں اور بھی لڑکے لڑکیاں غلط فعل انجام دے رہے تھے۔۔۔ مگر جس بات نے میرے پاؤں تلے سے زمین کھینچی وہ میری نازیبا تصاویر تھیں جو رات کو سوتے ہوئے کب لی گئی مجھے نہیں معلوم تھا میں سب کچھ ڈلیٹ کر کہ اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی کیونکہ میں جاننا چاہتی تھی کہ اس نے یہ سب کیوں کیا جب اس کے ہوش میں آنے پر میں نے سوال کیا تو اس نے مجھ پر تشدد کیا اور اپنے ساتھ لڑکیاں کو بلا کر مجھے زیادتی کا نشانہ بنایا اور میری ویڈیو بنائی اب یہ مجھے دھمکی دے رہی ہے کہ اگر میں نے اس دھندے میں کام نہ کیا تو وہ سب میرے گھر والوں کو دکھا دے گی۔ کیونکہ وہ میرے خاندان کے ہر فرد کو جانتی ہے۔۔۔ میرے بھائی کی آئی ڈی سے وہ سب تک پہنچ چکی ہے۔۔۔ میں غلطی بس یہ ہے کہ میں نے دوستی کر کہ اسے سب کچھ بتا دیا۔۔۔ پلیز مجھے بچالیں۔ میری چھوٹی بہنیں ہیں۔ اگر یہ بات کسی کو پتہ چلی تو ان کی زندگی خراب ہو جائے گی۔۔۔ لڑکی کے پھوٹ پھوٹ کہ رو کر بتانے پر ڈریگو نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچی موبائل نکال کر میسج ٹائپ کر کہ سینڈ کیا

Posted On Kitab Nagri

اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

تمہیں کچھ نہیں ہوگا صرف وہ کرنا ہوگا جو میں کہوں گا۔ اپنے سامنے کھڑے شخص کی پر اسرار آواز پر لڑکی نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

"دوست پر یقین کر کہ انجام دیکھ چکی ہوں۔ آپ پر یقین اس لیے کر رہی ہوں کہ اگر آپ کی نیت برا کرنے کی ہوتی تو اب تک کر چکے ہوتے۔ اسی بات کو دیکھتے ہوئے یقین کر رہی ہوں۔ مگر خدا را میرا ساتھ نہیں دینا تو مجھے جھوٹا آسرا بھی نادیجیے گا" لڑکی کے کہنے پر ڈریگو نے بنا کوئی جواب دیے قدم باہر کی جانب بڑھائے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حیات کا رشتہ آیا ہے۔ لڑکا کمپیوٹر انجنیر ہے۔ تحریم بتا رہی تھی استنبول میں ان کے قریب ہی رہتا ہے۔"۔
نور بیگم کی بات پر معتصم چوہدری کا دماغ بھک سے اڑا

چہرے کے تاثرات پل میں سپاٹ ہوئے

نظریں سامنے بیٹھی حیات پر گئی

جس کہ چہرے پر گلال بکھرا تھا

شر میلی سی مسکراہٹ گلابی ہونٹوں کا احاطہ کیے ہوئے تھی

جسے دیکھ معتصم چوہدری کو اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئیں محسوس ہوئی

"ہاں تو ٹھیک ہے کر لوبات چیت تم۔ لڑکے کا نام وغیرہ اور پاکستان میں کہاں رہتا پوچھ لینا پھر

میں کسی سے پتہ کروالوں گا کہ خاندان کیسا ہے۔

لوگ کس طرح کے ہیں۔

اگر سب ٹھیک ہو تو بسم اللہ کرے گے۔" صلاح الدین صاحب نے اپنے ہاتھ رومال سے صاف کرتے ہوئے

کہا

"یہ ساتھ کے گاؤں کا ہی لڑکا ہے۔ ساری معلومات لے لی ہیں میں نے۔"

Posted On Kitab Nagri

سردار کی بہن کا بیٹا ہے ذات میں بھی چوہدری۔ مجھے تو کوئی نقص نہیں آیا نظر باقی آپ اپنی تسلی کروالے۔
اور معتصم پتر تو بھی اپنے طریقے سے اتہ پتہ کروالی۔"
نور بیگم نے صلاح الدین صاحب سے کہنے کے بعد معتصم چوہدری کو مخاطب کیا
جو اپنی سرخ انگارا آنکھوں سے حیات کو گھور رہا تھا
"ماں جی آپ کی تسلی کے لیے اتنا ہی کافی ہے

کہ یہ میری ذمہ داری ہے۔ اب سے حیات کے لئے ہر فیصلہ میں خود کرو گا۔ یہ اختیار اب صرف میرا ہے۔
اور آئندہ میں غلطی سے بھی کسی کا نام حیات کے نام کے ساتھ ناسنو۔
ورنہ انجام کے ذمہ دار آپ سب ہو گے۔" ایک ہی جھٹکے میں اپنی کرسی سے اٹھ کر دونوں ہاتھ ٹیبل کی سطح پر
ٹکا کر جھکتے ہوئے۔

سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا

اور خونخوار نظروں سے حیات کو دیکھا

جو لا پرواہی کھانا کھانے میں مصروف تھی

www.kitabnagri.com

خود پر نظروں کی تپش محسوس کر کہ حیات نے سراٹھایا

تو نظریں خود کو گھورتے معتصم چوہدری کی ہیزل ہنی آنکھوں سے ٹکرائی جو آنکھوں میں آگ سی تپش لیے

حیات کو گھور رہا تھا

چاکلیٹ براؤن سلکی بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے

Posted On Kitab Nagri

کالے رنگ کے شلوار قمیض پہنے۔ قمیض کی آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے۔ کندھوں پر بھوری اجرک ڈالیں۔ ایک لمحے کو وہ حیات کا دل دھڑکا گیا
حیات نے بے ساختہ نظریں جھکائی۔ اپنے خشک پڑتے حلق کو محسوس کر کے کانپتے ہاتھوں سے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگایا

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس لڑکے کا۔ جب جی میں آتا ہے بچی کا دشمن بن جاتا ہے۔ بس نہیں چلتا کہ سانسوں پر بھی پابندی لگا دے وہ بھی اس نواب کی مرضی سے لے وہ۔"

اور اب دیکھو کیا بکواس کر کے گیا ہے۔" صلاح الدین صاحب نے دروازے کو گھورتے ہوئے کہا
جہاں سے ابھی معتصم چوہدری تن فن کرتا ہوا گیا تھا

"بات کر کہ ان لوگوں کو بلوالو۔ زندگی موت کا کیا بھروسہ۔ اپنی زندگی میں ہی اپنی بچی کو محفوظ ہاتھوں میں سو نپ جانا چاہتا ہوں میں۔ ورنہ اس شخص سے تو مجھے کوئی امید نہیں کہ کوئی کام عقل کا کر لے۔" صلاح

الدین صاحب نے حیات کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا
اور اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے

"میں بات کر کہ کوئی دن رکھ لیتی ہوں۔ تب تک آپ ان لوگوں کے بارے میں پوچھ گچھ کر لیں۔" نور بیگم نے بھی قدم ان کے ساتھ ملاتے ہوئے کہا

تو صلاح الدین صاحب نے ہنکارہ بھر کر سر اثبات میں ہلایا

جبکہ ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھی حیات نے بری طرح سے اپنی انگلیاں چٹخائی

Posted On Kitab Nagri

اس کے چہرے پر گلال تو اتر اتر پڑا پر رشتے کی بات پر نہیں اس شخص کی شدتوں کو یاد کر کہ — وہ خود پر مُعْتَصِم
چوہدری کی نظروں کو محسوس کر چکی تھی

اور اسے یقین تھا کہ اس جلا دے اس بات کا غلط مطلب نکالا ہو گا

"ہنہ میں کیوں سوچ رہی ہوں ان کے بارے میں — برا لگتا ہے تو لگے — اب میں نے بھی تنگی کا ناچ ناچا یا اس
سردار کو تو میرا نام بھی مسسزم — "خود سے باتیں کرتے آخر میں اپنی زبان کو دانتوں تلے دبا
کر ارد گرد نگاہ دوڑائی

کسی کو اپنی جانب متوجہ ناپا کر گہری سانس بھری
نیلو برتن سمیٹ لو — کچن میں کام کرتی نیلو کو آواز لگا کر قدم ڈانگ ہال سے باہر رکھے

"آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ حیات میری ہے — میرے علاوہ اس پر کسی کا حق نہیں —

اس دن سے آج تک میں نے دل و جان سے حیات کو اپنا مانا ہے آپا —
تو آپ نے کیا سوچ کر ماں جی سے حیات کے رشتے کی بات کی — "فون کان سے لگائے بے چینی سے کمرے میں
ٹھلاتے دے دے لہجے میں غرا کر کہتے

وہ فون پر موجود تحریم کو بھی ڈرا گیا

"میری بات سنو چھوٹے — میں نے ماں جی سے باتوں باتوں میں تمہارے سلسلے میں بات کی تھی —
مگر ماں جی اور بابا نے صاف انکار کر دیا —

Posted On Kitab Nagri

ان کا کہنا تھا کہ تمہاری حیات کے ساتھ بنتی نہیں تو"۔ ابھی تحریم اپنی بات مکمل کرتی کہ مُعْتَصِم چوہدری نے سرد لہجے میں ان کی بات کاٹ دی

"آپ یا وہ سب دماغ سے پیدل ہیں۔ ایک چھوٹی سی بات سمجھ نہیں آتی۔ جب آپ نے مجھ سے یہ بات کی تھی تو جانتی تھی نا کہ خاندان میں کتنی باتیں بنا شروع ہو گئی تھی۔

اور آپ لوگ چاہتے تھے ان سب کے باوجود میں حیات پر محبتیں نچھاور کر کہ اسے لوگوں کی نظروں میں لے آتا۔

ہم ایک گھر میں ایک چھت تلے رہتے تھے۔

آپ جانتی ہے کہ کس قدر مخالف لوگ ہیں بابا کہ اگر وہ اپنی دشمنی میں حیات کے کردار پر کوئی بات کرتے۔ اور اگر کبھی ایسا ہوتا نا آپ تو مُعْتَصِم چوہدری نے خون کی ندیاں بہانے سے بھی گریز نہیں کرنا تھا۔

اتنے سال اپنے دل پر اپنے جذبات پر صرف اور صرف اس لیے جبر کیا کہ اس کے کردار پر یا اس کی معصومیت پر کوئی اثر نا پڑے۔

اس کے ساتھ سرد رویہ رکھتا کہ لوگ اس کے خلاف کوئی بات نا کر سکے۔

اور آپ آج مجھے کہہ رہی ہے کہ میری اس سے بنتی نہیں۔

یہ نظر آگیا مگر میرے ہر عمل میں اس کے لیے فکر اور محبت نظر نا آئی آپ کو۔۔

لیکن ایک بات میری بھی آپ کان کھول کر سن لے۔ حیات کی میرے ساتھ بنتی ہیں یا نہیں یہ میرا مسئلہ

ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ مُعْتَصِمِ چوہدری کو بگاڑنا آتا ہے تو بنانا بھی آتا ہے اور حیات کی صرف میرے ساتھ ہی بنے گی کیونکہ وہ اس دنیا میں میری ہی بن کر آئی ہے "سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہتے پوری طاقت سے موبائل سامنے دیوار میں مار کر کبر ڈٹک گیا

کبر ڈکا دروازہ کھول کر اپنی پوسٹل نکال کر قبض اٹھا کر کمر پر بندھے بیلٹ میں پوسٹل اڑسائی اور کمرے سے باہر نکل آیا تو نظر غیر ارادی چھت کی سیڑھیوں کی جانب اٹھی جہاں گلابی آنچل لہراتا ہوا نظر آ رہا تھا

جسے دیکھ مُعْتَصِمِ نے سختی سے اپنے جڑے بھنج کر تیز تیز قدم لیتا— دو دو سیڑھیوں کو ایک ساتھ پھلانگتے چھت پر پہنچا

حیات جو چھت پر گلی سے گزرتی بار بار دیکھنے آئی تھی

اپنی کمر پر دہکتا لمس محسوس کر کہ ساکت سی ہو گئی ابھی حیات کچھ سمجھتی کہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے اسے اپنے کندھے پر اٹھا کر چھت پر بنے سٹوروم میں داخل ہو کر

حیات کو دروازے کے دائیں جانب دیوار سے پن کر کہ

اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں رکھے

"کس بات پر لالیاں بکھر رہی تھی تمہارے چہرے پر— ہاں ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری کسی اور کے ذکر پر یوں

شرمانے کی—

Posted On Kitab Nagri

شر مار ہی تھی تو مطلب سوچا بھی ہو گا اس خبیث کے بارے میں "حیات کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے دھاڑتے ہوئے کہا

تو معتصم چوہدری کے اس قدر شدید رد عمل پر حیات نے تڑپ کر معتصم چوہدری کے چہرے کی طرف دیکھا جو خطرناک حد تک سرخ ہو رہا تھا

ہیزل ہنی آنکھیں وحشت لیے ہوئے تھیں

کہ تبھی حیات نے اپنے دونوں ہاتھوں سے معتصم چوہدری کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے دانت اس میں گاڑ دیے حیات کی اس حرکت پر معتصم نے آنکھوں میں بے یقینی لیے حیات کو دیکھا جو اس کے ہاتھ کو شاید کچا ہی کھانے کی نیت کیے ہوئے تھی

"اگر ایک سیکنڈ کے اندر اندر تم نے اپنے دانت ناہٹائے تو— میں سو دسمیت اس کا بدلہ لوں گا"— جبرے بھنچے سرد لہجے میں غرا کر کہا تو حیات نے ایک دم سے اپنے دانت ہٹا کر معصوم نظروں سے معتصم چوہدری کے سرخ چہرے کو دیکھا

"میں تو نام کا جلا د کہتی تھی یہ تو سچ کے جلا د ہے— مجال ہے کچھ اثر ہوا ہو— انسان کی کم گینڈے کی کھال زیادہ محسوس ہو رہی تھی"— منہ بسورتے دل ہی دل میں معتصم کے

سرخ پڑتے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا

جہاں زخم کے ارد گرد کی سکن ہلکی ہلکی نیلی بھی ہو چکی تھی— خون کی ننھی بوندیں دیکھ حیات نے اپنا لب دانتوں تلے دبا

Posted On Kitab Nagri

"مم۔ مجھ سے تمیز سے بات کیا کریں۔ اور زرا جھک کر بات کیا کریں"۔ اپنے دوپٹے کے پلو کو مروڑتے اٹھلا کر کہا

تو حیات کے اس قدر ایٹمیٹوڈ پر معتصم چوہدری دل ہی دل میں عیش عیش کر اٹھا
"واہ۔ اب ملکہ عالیہ سے بات کرنے کے لیے جھکنا بھی پڑے گا" طنزیہ لہجے میں کہتے ایک بھر پور نگاہ حیات کے دلکش سراپے پر ڈالی وائٹ فرائڈ فریک پہنے ساتھ گلابی رنگ کا دوپٹہ اوڑھے۔ معتصم چوہدری کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی

"مم۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا" معتصم چوہدری کی لودیتی نظروں سے بوکھلا کر کہا
تو معتصم نے اپنے دونوں ہاتھ حیات کی کمر پر باندھ کر اسے خود میں بھینچ لیا
"کیا مطلب تھا پھر"۔ حیات کے سر سے دوپٹہ اتار کر اپنے ہاتھ پر لپیٹتے ہوئے سرگوشی کی
"وہ ایک تو آپ زرافے کے ساتھ قد کی شرط لگا کر پیدا ہوئے ہیں۔ گردن اکڑ جاتی ہیں میری۔" معتصم کے

ہاتھ سے اپنا دوپٹہ لینے کی کوشش کرتے ہوئے نظریں جھکائے کہا
تو معتصم چوہدری کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
حیات کی کمر میں بازو ڈال کر اسے اوپر کو اٹھا کر دیوار سے پن کیا اور حیات کی ٹانگوں کو اپنی کمر کے گرد لپیٹا
"ویسے کتنے گھنے ہیں آپ۔ کیسے پوچھ رہے تھے۔ طبیعت زیادہ خراب ہے کیا حیات۔ جب کہ جانتے تھے کہ
آپ کا جلا دروپ دیکھ کر ہی میری طبیعت خراب ہوئی تھی"۔ منہ کہ ٹیڑھے میڑھے ڈیزائن بناتے ہوئے کہا تو
معتصم چوہدری کے شنگرفی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

"اور تم کیا چاہتی تھی آکر پوچھتا کہ بتاؤ حیات رات کیسی گزری۔ تمہاری آنکھوں میں بخار کی سرخی سے زیادہ میری قربت میں گزری رات کا خمار نظر آ رہا ہے۔ طنزیہ لہجے میں آبرو آچکا کر کہا تو حیات نے دانت کچکچا کر معتصم کو دیکھا

"چوہدری کا عشق ہے جانم یونہی سرچڑھ کر بولے گا۔ تو عادت ڈال لو میرے جنون اور شدتوں کو برداشت کرنی کی"۔ حیات کے ہونٹوں پر بے باک شرارت کر کہ شوخ لہجے میں سرگوشی کی "ماں جی کی لاٹھی جب اس عشق کی ٹانگوں پر لگی نامنہ کے بل نیچے گرے گا"۔ حیات کے منہ بسور کر کہنے پر معتصم نے سخت نظروں سے اسے گھورا

"بات مت گھماؤ حیات۔ تم پر غصہ نہیں کرنا چاہتا۔ اسی لیے پیار سے سمجھا رہا ہوں۔ میں وہ مرد نہیں ہوں جو عورت کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلاتے ہیں۔

تم میری ہو۔ اور تمہارے لیے یا ہمارے رشتے کے لیے میں خود سٹیڈ لے سکتا ہوں۔ مگر ماں جی کے سامنے اگر کسی کے ذکر پر تمہارے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تو میں تمہیں جان سے مارنے میں دریغ نہیں کروں گا۔ اپنی کمر سے پوسٹل نکال کر حیات کی شہ رگ پر رکھتے ہوئے کہا تو حیات نے شکوہ کناں نظروں سے معتصم چوہدری کو دیکھ کر چہرے کا رخ بدل لیا

البتہ گرنے کے ڈر سے دونوں بازوؤں کو معتصم کی گردن پر مضبوطی سے باندھ لیا

"آپ نے جو کرنا تھا کر چکے ہیں۔ مگر میں بھی بتا رہی ہوں۔ میں بابا یا ماں جی کے خلاف نہیں جاؤ گی"۔ رخ

دوسری جانب کیے اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کرتے ہوئے کہا

تو حیات کی بات سن کر معتصم چوہدری کے چہرے کے زاویے پل میں بگڑے

Posted On Kitab Nagri

"کیا بکواس کر رہی ہو۔ مطلب کیا ہے تمہاری ان باتوں کا"۔ حیات کے چہرے کو اپنی جانب کرتے دھاڑتے ہوئے کہا

تو حیات نے اپنی گرفت مُعْتَصِم کی گردن پر سخت کر دی

"و۔ وہی جو آپ سمجھ رہے ہیں"۔ ہنوز نظریں جھکائے جواب دیا

جس پر مُعْتَصِم کا دل کر رہا تھا دو لگا دے اس لڑکی کو

"بیوی ہو میری تم حیات۔ آئندہ یہ بات ناسنوں میں۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"۔ اپنے اشتعال پر قابو

پا کر ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا

تو حیات نے شکوہ کناں نظروں سے مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

"بہت اچھے سے جانتی ہوں میں کہ آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔ کوئی ایسا کرتا ہے ک۔" ابھی حیات جملہ

مکمل کرتی کہ مُعْتَصِم چوہدری نے انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھ دی

"ہشش۔ اس بارے میں ایک لفظ نہیں حیات۔ میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔

اور جو تم نے کیا میرے ساتھ۔ کتنی محبت سے تم سے فرمائش کر کہ گیا تھا۔

مگر وہ حیات ہی کیا جو مُعْتَصِم چوہدری کی کسی بات کو خاطر میں لے آئے"۔ حیات کے ہونٹوں کو نرمی سے

چھوتے سرگوشی کی تو حیات کے گالوں میں سرخیاں گھل گئی

جسے دیکھ مُعْتَصِم چوہدری نے اپنا دایاں گال حیات کے گال پر ٹکا دیا

"اللہ کے علاوہ اس دنیا میں مُعْتَصِم چوہدری صرف تین چیزوں سے ڈرتا ہے حیات۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ماں کی ناراضگی — باپ کے غصے — اور تمہیں کھودینے سے — اس دن تمہیں کھودینے کا ڈر مجھ پر کس قدر
حاوی تھا میں بیان نہیں کر سکتا — حیات کی مدہم چلتی سانسوں میں سانس لیتے
بو جھل لہجے میں سرگوشی کی توحیات نے چہرہ مُعْتَصِمِ چوہدری کی گردن میں چھپالیا
جس پر مُعْتَصِمِ نے مسکراتے ہوئے حیات کے گرد گرفت سخت کر کہ کمرے میں پڑی
چارپائی کی جانب قدم بڑھائے

حیات کو ایسے ہی تھا میں چارپائی پر لیٹا تو حیات نے پیچھے ہونا چاہا
جس پر مُعْتَصِمِ نے حیات کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کر کہ اپنے بازو حیات کی کمر پر سختی سے لپیٹ لیے
"ناہی میں بزدل ہوں ناہی موت سے ڈرتا ہوں — مگر تمہارا کسی اور کے ہو جانے سے ڈرتا ہوں —
مجھے ڈر لگتا ہے حیات اگر میں نارہا تو تم کسی اور کی ہو جاؤ گی — بات کرتے ہوئے مُعْتَصِمِ چوہدری کے جبرے تن
گئے

غصے سے ماتھے کی رگیں واضح ہونے لگی
"میں چاہتا ہوں کہ میری محبت ایک جان لیوا زہر بن کر تمہارے پورے وجود میں سرایت کر جائے — جس
زہر کا علاج صرف مُعْتَصِمِ چوہدری کا ساتھ اور اس کی قربت ہو — تاکہ میں رہو یا نارہو — تم میری ہی رہو —"
حیات کے بالوں میں انگلیاں چلاتے

نظریں چھت پر ٹکائے کہا
تو مُعْتَصِمِ چوہدری کی اس بات پر حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِمِ کی طرف دیکھا
"تم میری عزت ہو حیات اور کبھی بھی یہ مت سوچنا کہ مُعْتَصِمِ چوہدری اپنی عزت کو رسوا ہونے دے گا —"

Posted On Kitab Nagri

مجھے اپنی سانسوں اور ان دھڑکنوں سے زیادہ عزیز ہوں تم "— حیات کے دیکھنے پر مُعْتَصِم نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے لب حیات کے ماتھے پر ثبت کیے

مُعْتَصِم چوہدری کی ہیزل ہنی آنکھوں میں اپنی گرے گرین آنکھیں گاڑھے حیات بے خود سی ہوئی مُعْتَصِم کو دیکھنے میں محو تھی۔ ایک دوسرے میں کھوئے ناجانے کتنی ہی لمحے معنی خیز خاموشی میں گزر گئے حیات نے اپنا ہاتھ بڑھا کر مُعْتَصِم کے گال پر رکھا

اور جھک کر نرمی سے اپنے لب مُعْتَصِم چوہدری کے لبوں پر رکھ دیے یہ حرکت حیات سے بے اختیار ہوئی تھی۔ مگر مُعْتَصِم چوہدری کے جذبات جگا گئی تھی حیات کے اس عمل پر مُعْتَصِم نے حیرت سے خود پر جھکی حیات کو دیکھا اور پھر کروٹ بدل کر حیات پر حاوی ہو گیا حیات کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائے۔

حیات کی سانسوں کو پوری شدت سے خود میں انڈیلتے پل میں حیات کو بے بس کر گیا۔ حیات کی پیش قدمی پر مُعْتَصِم چوہدری سب کچھ بھلائے۔ حیات کی سانسوں کی خوشبو کو خود میں جذب کرتے۔ حیات کی قربت میں کھوئے سب کچھ فراموش کر چکا تھا۔ مُعْتَصِم چوہدری نے آنکھیں واہ کر کہ باہر دیکھا جہاں شام اپنے پر پھیلانے کو تیار تھی۔

نظریں وہاں سے سرکتی اپنی بانہوں میں سوئی حیات پر آن ٹھہریں۔ جو مُعْتَصِم چوہدری کی شدتوں کو اپنے نازک وجود پر سہہ کر اب نڈھال سی اپنا حصار مُعْتَصِم کے گرد باندھے آنکھیں موندیں ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"رات بھی یہاں گزارنے کا ارادہ ہے کیا"۔ اپنی اجرک حیات کے گرد لپیٹتے حیات کو خود میں بھتے ہوئی سرگوشی کی تو حیات نے

اپنی سرخ آنکھوں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو گھور کر دیکھا
مُعْتَصِمِ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر حیات کے سرخ
پڑتے چہرے کو دیکھا

"اب کیوں گھور رہی ہو۔ اس بار تو میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔"

رخ بدلے بیٹھی حیات کو اپنے حصار میں لے کر تھوڑی حیات کے کندھے پر ٹکاتے بو جھل لہجے میں سرگوشی کی
تو

حیات نے بری طرح سے اپنا ہونٹ دانتوں تلے کچلا

"مہندی بھیجو گا۔ نیلو سے کہہ کر کسی عورت کو بلوا کر اپنے ان ہاتھوں پر میرے نام کی مہندی لگوانا۔ اگر آج
تم نے میری یہ بات نامانی تو حیات میں اس دن سے بھی برا پیش آوگا"۔ حیات کی ہتھیلی پر اپنا سلگتا لمس

چھوڑتے سخت لہجے میں فرمائش کی

www.kitabnagri.com

تو حیات نے مُعْتَصِمِ کی اس فرمائش پر دانت پیسے

ایک جھٹکے میں اپنی کلائی چھڑوا کر اٹھ کر جانا چاہا

تو مُعْتَصِمِ نے حیات کے بالوں کو اپنی مٹھی میں دبوچ کر جانے سے روکا

جس پر حیات سسک کر واپس اپنی جگہ بیٹھی

Posted On Kitab Nagri

"کیا مسئلہ ہے اب۔۔۔ ماہاگل۔۔۔ کتاب نگری"۔۔۔ کتاب نگری
گھور کر اسے دیکھا

بنا کوئی جواب دیے حیات کے بالوں کو بل دے کر دوپٹا حیات کے گلے سے نکال کر سر پر اوڑھا
خود نیچے کھڑے ہو کر حیات کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے روبرو کھڑا کیا

"اب منہ کیوں پھولا ہوا ہے تمہارا"۔۔۔ سخت لہجے میں کہا تو حیات نے جھکے سر کو اور جھکا لیا

"آپ مزاق بنا رہے ہیں میرا"۔۔۔ نم لہجے میں سرگوشی کی تو معتصم نے گھور کر اس نوٹسکی کو دیکھا

"دماغ ٹھکانے پر تو ہے۔۔۔ کب بنایا تمہارا مزاق میں نے"۔۔۔ حیات کی کنپٹی پر اپنی دو انگلیوں بجاتے ہوئے کہا تو
حیات نے سرعت سے اپنا رخ پھیر لیا

"ابھی بنا تو رہے تھے"۔۔۔ منہ پھیرے نم لہجے میں کہا

تو معتصم نے آنکھیں چھوٹی کر کہ حیات کو گھورا

اور پھر اپنی بات یاد آنے پر تاسف سے سر جھٹکا

"بیوی ہو میری حق ہے تمہارا مجھ پر۔۔۔ میرے قریب آنے کا مجھے بہکا کر میرے حواسوں پر چھانے کا۔۔۔

تو کیا غلط بات ہے اس میں۔۔۔ اور اپنی طرح دماغ سے پیدل سمجھا ہے جو مزاق بناؤ گا یا تمہاری طرح منہ بناؤ

گا" اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے حیات کی تھوڑی کو اوپر کرتے سخت لہجے میں کہا

معتصم چوہدری کی بے باک باتوں پر حیات کان کی لو سے گردن تک سرخ پر گئی

Posted On Kitab Nagri

"تم میری حیات ہو اور میں تمہارا مُعْتَصِم ہوں۔ جس طرح میرا دل تمہاری محبت اور قربت کے لیے مچلتا ہے۔ جس طرح میں تمہارے قریب آتا ہوں تمہیں بھی میرے قریب آنا ہے حیات۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں۔"

تمہارا خود کو میرے سپرد کرنا مزاق کا باعث نہیں۔ مگر تمہاری مزاحمتیں اور تمہارا مجھے خود سے دور کرنا میرے غصے اور اشتعال کا باعث ضرور ہو سکتا ہے۔"

سرد لہجے میں کہتے اپنی اجرک کندھوں پر پھیلا کر حیات کا ہاتھ تھا میں کمرے سے باہر چھت پر آیا "ہائے میں مر گئی"۔ مُعْتَصِم جو کھلے نیلے آسمان کو دیکھ رہا تھا حیات کی بات پر جھٹکے سے پلٹا جو دایاں ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھے رونی شکل بنائے کھڑی تھی "کھڑوس۔ جلا دے حس انسان۔۔۔ برات نہیں دیکھنے دی مجھے اب تو واپس چلی گئی ہوگی"۔ مُعْتَصِم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے بھاگ

کر چھت کی دیوار کے پاس آ کر نیچے دیکھا جہاں گلی میں کسی بارات کا نام و نشان تک نہیں دکھ رہا تھا "جب میں برات لاؤ گا نا۔ تب کھڑکی سے دیکھ لینا اب چلو"۔ روتی دھوتی حیات کا بازو پکڑے گھسیٹتے ہوئے سیرٹھیاں اترنے لگا

"اللہ حساب لے گا آپ سے۔ کتنے ظلم کرتے ہیں مجھ معصوم پر۔ ذرا ترس نہیں آتا۔ یا اللہ یہ کہا کا انصاف ہے۔ میں نازک جان اور یہ کہاں کا جلا د ہے"۔ حیات کی دہائیوں پر مُعْتَصِم کان لپیٹے حیات کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر دروازہ بند کر دیا

Posted On Kitab Nagri

"اففف۔۔۔ پاگل کر دے گی مجھے تو یہ"۔۔۔ کمرے سے آتی حیات کے شکووں کی آوازیں سنتے ہوئے مُعْتَصِمِ
چوہدری نے تاسف سے سر جھٹکتے ہوئے سوچا اور قدم باہر کی جانب بڑھائے

عروب نے جیسے ہی بوتیک میں قدم رکھا

تو جانی پہچانی خوشبو محسوس کر کہ آگے بڑھتے قدم ٹھٹھک کر کے

عروب نے ایک جھٹکے میں پلٹ کر باہر جانا چاہا تو گاڑنے دروازہ لاک کر دیا

جس پر عروب نے جبرے بھنچ کر ارد گرد نگاہ دوڑائی

اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کی بوتیک کے بارے میں یمان کو کس نے بتایا کیونکہ شائستہ بیگم اور مکرم شاہ کو تو وہ منع
کر چکی تھی

ہر جگہ دیکھنے کے بعد بھی یمان کہی نادکھا تو
عروب کے دماغ میں جھماکا سا ہوا

www.kitabnagri.com

پانچ سال پہلا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا

تو اپنے آفس کے پاس بنے چیخنگ روم کی جانب قدم بڑھائے

چیخنگ روم کا دروازہ جیسے ہی کھولا تو نظریں یمان شاہ کے جھکے سر سے ٹکرائی

بلیک پیڈنٹ شرٹ کے ساتھ لیڈر کی جیکٹ پہنے

ایک ٹانگ پیچھے کو موڑ کر پاؤں دیوار سے ٹکائیں کھڑا تھا

Posted On Kitab Nagri

عروب نے قدم چینیجنگ روم میں رکھ کر دروازہ بند کیا
جانتی تھی اگر وہ نا آئی تو وہ زبردستی کرے گا۔ عروب جتنا بھی احتجاج کر لیتی۔ مگر یمان شاہ کو اس کی منمنائیوں
یا ضد سے نہیں روک سکتی تھی

"پچھا کر رہے ہو میرا"۔ عروب نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو یمان شاہ کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رہینگ گئی
بازو عروب کی کمر کے گرد لپیٹ کر ایک جھٹکے میں عروب کو کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا
چینیجنگ روم میں پھیلی مدھم سے روشنی میں عروب کے چہرے کو اپنے اتنا قریب دیکھ یمان شاہ کا دل بے ساختہ
دھڑکا

"شوہر بیوی کا سا بنان ہوتا ہے۔ اسے بیوی کا پچھا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تمہیں کیا لگتا تھا میں تم سے
بے خبر ہوں"۔ عروب کی کمر پر اپنی گرفت سخت کرتے سرد لہجے میں کہا
تو عروب نے اپنی نظریں پھیر لیں تو نظریں چینیجنگ روم میں لگے مر مر میں نظر آتے خود کے اور یمان شاہ کے
عکس پر ٹھہر سی گئی

"میرے ساتھ ڈیٹ پر چلو گی"۔ پچھلی بات کو نظر انداز کیے عروب کے کان کی لو پر اپنا دہکتا لمس چھوڑتے
بو جھل لہجے میں سرگوشی کی

تو عروب نے اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر اپنی سسکی روکی
"اب کیا اپنی گرل فرینڈز کے بعد۔ ان کو بھی ڈیٹ کرنا شروع کر دیا ہے جن سے نفرت ہے"۔ عروب کے
نم لہجے میں کیے جانے والے شکوے پر یمان شاہ نے اپنے جڑے بھنچے
اور بنا کوئی جواب دیے ہونٹ عروب کی گردن پر رکھ دیے

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے شکوے سننے نہیں آیا میں۔ یہ ڈریس پہنو اور پھر ڈیٹ پر چلو میرے ساتھ"۔ اپنے دائیں جانب لنگی ریڈ کلر کی فراک کو دیکھتے ہوئے کہا تو عرب نے ایک جھٹکے میں خود کو چھڑوایا تو پشت چینجنگ روم کے دروازے سے جا ٹکرائی

"مجھے کہی بھی نہیں جانا تمہارے ساتھ سمجھے تم۔ اپنے آنسوؤں پر بامشکل بندھ بندھ کر سخت لہجے میں کہہ کر پلٹ کر جانا چاہا تو

یمان شاہ نے عرب کی کلانی پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں اس کا رخ بدل کر دیوار سے پن کر کہ اپنے دونوں ہاتھ عرب کے اطراف میں رکھے

"شوہر ہوں تمہارا میں۔ رشتے میں تم سے بڑا مقام رکھتا ہوں۔ آئیندہ ایسے زبان درازی کی تو جان سے مار دوں گا"۔ عرب کے چہرے پر جھکتے دے دے لہجے میں غرا کر کہا

تو کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر عرب کے رخساروں کو بھگو گئے

"نفرت کی مار تو مار ہی رہے ہو۔ تو اب ایک احسان کرو جان سے بھی مار دو مجھے"۔ عرب کے چلا کر کہنے پر یمان نے اپنے ہاتھ میں عرب کا چہرہ دبوچا

www.kitabnagri.com

"جسٹ شیٹ اپ۔ اب یہ بکو اس کی تو چمڑی ادھیر دوں گا۔ اور جان سے کیوں مارو گا جانو تمہیں تو میں اپنی قربت میں بے بسی کی موت مارو گا"۔ سفاک لہجے میں کہتا وہ عرب کا دل لہو لہان کر گیا

"تمہیں تو مجھ سے محبت تھی نامان"۔ نم لہجے میں آنکھوں میں شکوہ لیے یمان شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو یمان شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"افسوس مسسز یمان شاہ کے تم ابھی تک مجھے جان نہیں سکی"۔ تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب نے بے بس سی نظر اس دیو قامت وجود پر ڈالی جو اپنا پورا بوجھ عروب پر ڈالتے جھک کر اپنے لب کبھی گردن پر رکھ رہا تھا اور کبھی عروب کے چہرے کے نقوش کو شدت سے چھو رہا تھا

"مجھے جاننا بھی نہیں — سمجھے تم — مجھ سے نفرت کرتے ہو — میرے شوہر ہونے کے باوجود غیر لڑکیوں سے ملنے جاتے ہو — تو بتاؤ ایمان شاہ اس سے زیادہ جان کر کیا کرو میں" — ایمان کی جیکٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچتے ہوئے چلا کر کہا

تو ایمان شاہ نے ایک ناگوار نظر عروب پر ڈال کر اپنے لب شدت سے عروب کے گال پر ثبت کر دیے

"استانی بننے کی ضرورت نہیں — لیکچر سننے نہیں آیا — بیوی بنو اور پیار بھری باتیں کرو مجھ سے — اپنی محبت کا اظہار کرو مجھ سے" — عروب کی باتوں کو نظر انداز کرتے اپنی گرفت عروب کی کمر پر سخت کرتے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو عروب نے شاکی نظروں سے اس سائیکو کو دیکھا

"اور کس خوشی میں کرو میں یہ سب — جب تمہیں مجھ سے نفرت ہے تو تمہیں کیوں لگ رہا ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے — مجھے بھی اتنی ہی نفرت ہے ایمان شاہ تم سے" — عروب کے ایک ایک لفظ چبا کر کہنے پر ایمان شاہ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی

"مطلب تم مجھ سے پیار بھری باتیں نہیں کرو گی" — عروب کی آنکھوں میں اپنی شہد رنگ آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا تو عروب نے اثبات میں سر ہلایا

مگر عروب کی جان تو تب نکلی جب ایمان شاہ نے اپنی جیکٹ سے تیز دھار چاقو نکال کر اپنی کلائی پر رکھ کر دباؤ ڈالا تو خون کی بوندیں نمایا ہونے لگی

Posted On Kitab Nagri

"یہ کک — کیا کر رہے ہو — مان ہٹاؤ اسے" — عروب نے تڑپ کر کہا تو یمان شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ
رینگ گئیں

"تو بتاؤ اب بھی لیکچر دینا ہے یا پیار بھری رونٹک باتیں کرنی ہیں" — ہنوز کلائی پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا تو عروب
نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

خون کی بوندیں زمین پر گرنے لگی تو عروب نے جلدی سے اپنے ہاتھ آگے بڑھانے چاہے تو یمان شاہ نے نفی
میں سر ہلایا

"پیار بھری باتیں یا لیکچر" ڈھیٹوں کی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو عروب کا دل کیا جان سے مار دے اس ظالم
شخص کو

"مم — میں پیار بھری باتیں کرو گی جب تک تم کہو گے کرنے کو تیار ہوں اسے ہٹاؤ" — عروب کے چلا کر کہنے
پر یمان نے چاقو ہٹا کر جیب میں اڑسا

تو عروب نے آگے بڑھ کر تھپڑ یمان شاہ کے گال پر رسید کیا
"پاگل وحشی انسان میری جان نکال۔" — ابھی عروب جملہ مکمل کرتی اس سے پہلے یمان شاہ نے اپنا بازو عروب
کی کمر پر لپیٹ کر

اپنے تشنہ لب عروب کے ہونٹوں پر رکھ کر اس کے الفاظ کا گلہ گھونٹ دیا
کمرے میں چھائی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور رقص پیدا کر رہا تھا
اپنے ہونٹوں پر عروب کی شدتوں کو محسوس کر کہ یمان شاہ نے سختی سے عروب کو خود میں بھینچ لیا

Posted On Kitab Nagri

عروب کی بکھری سانسوں اور بگڑے تنفس کو محسوس کر کہ ایمان شاہ نے نرمی سے اپنے لب عروب کے ہونٹوں سے جدا کر کہ ماتھا عروب کے ماتھے سے ٹکا دیا

اپنی تیز چلتی سانسوں میں عروب کی سانسوں کو محسوس کر کہ عنابی لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے
"آئی لائیک اٹ وانفی — تمہارا شدت بھرا انداز — ایمان شاہ کی بیوی کے لمس میں اتنی ہی شدت ہونی چاہیے" — بے باک لہجے میں سرگوشی کرتے عروب کے کان کی لو کو دانتوں میں دبا کر پیچھے ہوا

تو نظریں عروب کے خون چھلکاتے چہرے پر جا کر ٹھہر سی گئی

عروب نے خاموشی سے اپنا سکارف اتار کر ایمان شاہ کی کلائی پر باندھنا شروع کیا — خود پر ایمان شاہ کی نظروں کی تپش کو محسوس کر کہ عروب نے بامشکل اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالا

"یہ ڈرامے کر کہ میرا دیہان بھٹکانے کی کوشش نا کرو — پیار بھری باتوں کے علاوہ میں کوئی فضول بات نا سنو" — جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر عروب کو کندھوں سے تھام کر اس کا رخ بدلتے

عروب کی پشت کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے غرا کر کہا

تو عروب نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں
www.kitabnagri.com

"مم — میں کیسے مان — یہ تو شوہر کرتا ہے نا" — اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر سامنے آئینے میں نظر آتے ایمان شاہ کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا

تو ایمان شاہ نے اپنے دانت عروب کی گردن میں گاڑھ کر وہاں اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا

"بیوقوف سمجھا ہوا ہے — یا پاگل دکھ رہا ہوں تمہیں کہ باتیں بھگاڑنے میں وقت ضائع کروں — پیار بھری

باتیں تم کرو گی اور شدت پھر اپیار میں" — زمین پر بیٹھتے عروب کو خود میں سمیٹتے ہوئے سرد لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب نے ایک بے بس سی نگاہ میمان شاہ پر ڈالی

"چلو شاہ اش شروع کرو" — عروب کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

"کمرے میں چھائی معنی خیز خاموشی کو عروب کی سسکی نے توڑا تو میمان نے نظریں سامنے نظر آتے عروب کے عکس پر ٹکائی

اپنے گرد بندھے میمان شاہ کے ہاتھوں کو تھام کر عروب نے اپنے لب میمان شاہ کے ہاتھوں کی پشت پر رکھ دیے
"ایم سوری مان — مم — میں ڈر گئی تھی تب — تمہارا جنونی انداز دیکھ — مجھے لگا میں آپ سے کبھی نظریں نہیں ملا پاؤ گی — مگر تمہارے جانے کے بعد جب آپ نے مجھ سے کہا کہ وہ چاہتی تھی کہ میری شادی تم سے ہو جائے تو مجھے افسوس ہوا — دل میں موجود ان کی ناراضگی کا ڈر بھی ختم ہو گیا —

تم سے بات کرنے کی کوشش بھی کی — مگر تم نے کیا کیا — مجھے اس راستے کا مسافر بنا کر وہاں جا کر راستہ بدل لیا" — عروب کے سسکنے پر میمان شاہ نے سختی سے اپنے لب بھنچے

"مم — میں نہیں برداشت کر پار ہی مان — پل — پلیز میرے ساتھ یہ سلوک ناکرو" — پلٹ کر چہرہ میمان شاہ کی گردن میں چھپاتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

تو میمان شاہ نے عروب کو سختی سے خود میں بھینچ لیا

عروب کا رونا جب ہچکیوں میں بدلہ تو میمان شاہ نے گہری سانس بھر کر سر پیچھے دیوار سے ٹکادیا

"پیار بھری باتیں کرنے کو کہا تھا — اپنا رونا رونے کو نہیں" — عروب کو خود سے پیچھے کر کے اٹھتے ہوئے تاسف سے سر ہلایا تو عروب نے آنکھوں میں بے یقینی لیے اس سنگ دل کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"تم میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتے ہو مان۔ بتا رہی ہوں نا کہ اس وقت گھبرا گئی تھی میں"۔ اٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ یمان شاہ کے سینے پر رکھ کر لہجے میں تڑپ لیے کہا تو یمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہینگئی

"پانچ سال عروب بی بی پورے پانچ سال۔ ان پانچ سالوں میں جو تکلیف میں نے سہی اس کا مداوا کر دو۔ اور اپنے یمان شاہ کو پہلے جیسا پالو"۔ عروب کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو عروب کی آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

"آ۔ آئی لو یومان۔ آئی رینی ڈو"۔

"بٹ آئی ہیٹ ہو۔ اینڈ آئی رینی ڈو"۔ عروب کے اظہار محبت پر طنزیہ لہجے میں کہا تو عروب نے تڑپ کر یمان شاہ کے چہرے پر ہاتھ رکھے جسے یمان نے نرمی سے خود سے پیچھے کر کہ نفی میں سر ہلایا

"میں مر جاؤں گی مان" نم لہجے میں سرگوشی کی گئی

"تم پانچ سال پہلے مجھے مار چکی ہو مسسز مان" سرگوشی سے بھی کم آواز میں شکوہ کیا گیا تو عروب کو اپنا دل کرچی کرچی ہوتا محسوس ہوا

"تم میری اس وقت کی مجبوری کو سمجھنے کی بجائے آنا کا مسئلہ بنا رہے ہو" اپنی پیشانی یمان شاہ کی تھوڑی سی ٹکاتے ہوئے شکوہ کیا

"اور تم نے اس وقت میری محبت کو سمجھنے کی بجائے اسے حوس کا نام دیا تھا"۔ عروب کے بالوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے ہوئے شکوے کا جواب دیا گیا

"معافی نہیں مل سکتی کیا" لہجے میں امید لیے سوال کیا گیا

"پیار کر کہ مجھے منانے کی کوشش نہیں کر سکتی کیا" لہجے میں چاہت سموئے خواہش کا اظہار کیا گیا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا
"اگر میرے پیار کو ٹھکرا دیا گیا"۔۔۔ نرم لہجے میں اپنا خدشہ ظاہر کیا تو یمان شاہ نے اپنے لب عروب کے ماتھے پر
رکھ دیے

"کوئی زندگی کو کیسے ٹھکرا سکتا ہے"۔۔۔ امید کی ڈوری عروب کے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے کہا
"زندگی میں۔۔۔ دنیا میں چیزوں اور لوگوں کی ریپلیسمنٹ ممکن ہے۔۔۔ لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں۔۔۔ کسی کی
چھوڑی ہوئی جگہ پر ایڈجسٹ ہو جاتے ہیں وہ مقام حاصل کر لیتے ہیں۔۔۔ چیزیں آتی ہیں ٹوٹ جاتی ہیں اور پھر نئی
آ جاتی ہیں۔۔۔"

مگر دل میں بسنے والے شخص کی کبھی ریپلیسمنٹ نہیں ہوتی۔۔۔ اس کا مقام کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔ وہ شخص دور ہو
یا پاس۔۔۔ کھو جائے یا چھڑ جائے۔۔۔ مگر دل میں اسی مقام پر رہتا ہے۔۔۔ وہ جگہ کبھی کوئی اور نہیں لے سکتا۔۔۔ وہ
دل کبھی کسی کے لیے اس طرح نہیں دھڑک سکتا جس طرح پہلے کبھی کسی کے لیے دھڑکا ہو۔۔۔
اور یمان شاہ کے تو دل میں بھی تم ہو اور زندگی میں بھی تم۔۔۔ اس زندگی کو جینے کی وجہ بھی تم ہو۔۔۔
تمہیں کیسے ٹھکرا سکتا ہے"۔۔۔ عروب کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ایک جذب کے عالم میں کہتا وہ عروب کو
سرشار کر گیا

اپنے بازو یمان شاہ کی گردن کے گرد لپیٹ کر عروب نے اپنے لب یمان شاہ کے ہونٹوں پر رکھ دیے
جسے محسوس کر کہ یمان شاہ نے طمانیت سے آنکھیں موند لیں
ناجانے کتنے ہی لمحے ایک دوسرے کو محسوس کرنے میں سرک گئے۔۔۔ روم میں چھائی معنی خیز خاموشی کو
موبائل کی چنگاڑتی آواز نے توڑا

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تو یمان شاہ نے نرمی سے اپنے لب عروب کے ہونٹوں سے جدا کیے
عروب کو تیز تیز سانس لیتے دیکھ یمان شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

انگھوٹھے سے عروب کے ہونٹوں کی نمی صاف کر کہ عروب کو سینے سے لگا کر اس کی پیٹھ سہلاتے

دوسرے ہاتھ سے موبائل نکال کر سامنے کیا

تو سکرین پر نظر آتے نمبر کو دیکھ کر سختی سے ہونٹ بھنچے

کال کاٹ کر موبائل سائلنٹ پر کیا

اور عروب کا چہرہ اپنے سامنے کیا

"سینڈے کو میرے ساتھ ڈیٹ پر چل رہی ہو تم۔ اور اگر کوئی بہانا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں"۔ عروب کے

ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ کر تشبیہ لہجے میں کہہ کر فرائک عروب کو تھمائی

اور بنا عروب کی بات سننے وہاں سے نکلتا چلا گیا

"ہاں کیا مسئلہ ہے۔ چلو ٹھیک ہے سب کو اکھٹا کرو ایک جگہ"۔ سخت لہجے میں فون پر بات کرتے زن سے اپنی

کار بھگالے گیا

عروب کے بارے میں سوچتے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی

www.kitabnagri.com

کچھ دن پہلے

مُعْتَصِمِ چوہدری کے جانے کے بعد حیات وہی صوفے پر بیٹھی رونے میں مصروف تھی

تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو اپنے سامنے

مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھ حیات نے تھوک نگلا

جو اب دروازے کے دونوں پٹ بند کر تا چٹنی لگاتا پلٹ کر حیات کی جانب آ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ میں تھام لپ ٹاپ ٹیبل پر رکھ کر حیات کی جانب متوجہ ہوا
"جتنی بیوقوفیاں تم نے کرنی تھی کر لیں۔ مگر اب اس سے زیادہ مجھ میں برداشت نہیں کہ تمہاری بیوقوفوں کو
برداشت کر سکو" معتصم چوہدری کے سرد لہجے پر حیات نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا
"کیا مطلب لالا"

ہشش۔ حیات کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا۔ گاؤں والے کہتے ہیں جب لڑکی کی شادی ہو
جاتی ہے تو وہ ہر قدم پھونک پھونک کر رکھتی ہے۔

جب شوہر کے رنگ میں رنگ جاتی ہے تو خود کو اس کی پسند کے سانچے میں ڈھال لیتی ہیں۔
تو اب وقت آ گیا ہے حیات بی بی کے تم خود کو میرے سانچے میں ڈھال لو۔
کیونکہ ویسے تو تم پر میری کوئی بات اثر نہیں کرنی نا" سرد لہجے میں کہتا وہ حیات کو سہا گیا
اور پھر حیات کو پیچھے کر کے صوفے پر بیٹھ کر لپ ٹاپ ان کیا اور کسی کو گروپ ویڈیو کال کی
جوا گلے ہی لمحے اٹھالی گئی

اتنے انجان چہروں میں ایک چہرے کو دیکھ حیات کا رنگ سرعت میں فق ہوا
جسے دیکھ معتصم چوہدری کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی

اپنی سائیڈ کا کیمرہ آف کیے۔ موبائل نکال کر کسی کو ویڈیو کال کی
جبکہ حیات کی نظریں لپ ٹاپ کی سکرین پر تھی

السلام و علیکم امام جی

و علیکم السلام۔ تو گواہ موجود ہیں

Posted On Kitab Nagri

جی یہ رہیں۔ مولوی صاحب کے سوال پر مُعْتَصِم نے موبائل کا بیک کیمرہ ان کر کہ
سکرین پر موجود افراد دکھائے تو مولوی صاحب نے مسکرا کر سر ہلایا
تو پھر بسم اللہ کریں۔ مُعْتَصِم نے کہہ کر حیات کی کلانی تھام کر اسے اپنے ساتھ بٹھایا
"بناچوں چرا کیے دل و جان سے اس نکاح کو قبول کر لو ورنہ یہ رازماں جی کو بتانے میں لمحہ نہیں لگاؤ گا میں " حیات
کے کان میں سر دلچے میں سرگوشی کی تو حیات نے
نم نظروں سے مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا
اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ حیات چوہدری سے مسسز مُعْتَصِم چوہدری کے رتبے پر فائز ہو گئی تھی۔
اپنی جیب سے نکاح نامہ نکالا
جو اپنی مسجد کے امام صاحب سے لایا تھا جس پر امام صاحب کے دستخط بھی موجود تھے
اپنے سائن کر کہ پین حیات کو پکڑا یا
تو حیات نے بھی سائن کر دیے
بہت بہت مبارک ہو"۔ سکرین پر نظر آتے لوگوں نے یک زبان کہا
تو مُعْتَصِم نے سر کو خم دے کر کال ڈسکنیکٹ کی
جیتے رہو بیٹا۔ اللہ تم دونوں کو اپنے امان میں رکھے"۔ مولوی صاحب کے مسکرا کر دعا دینے پر مُعْتَصِم نے ان
کا شکریہ ادا کیا
"آپ ڈیرے پر آجائے مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ مُعْتَصِم کی بات پر انہوں نے سر ہلا کر فون بند کر دیا

Posted On Kitab Nagri

"کیسا لگ رہا ہے مسسز مُعتصم بن کر۔ حیات کی جانب چہرہ کرتے ہوئے کہا تو حیات نے گھور کر مُعتصم چوہدری کو دیکھا

جو اب اپنی جگہ سے اٹھ کر کبرڈ کی طرف جا رہا تھا
کبرڈ کھول کر کپڑے آگے پیچھے کرتے ایک گلابی رنگ کی فرائز نکال کر حیات کے قریب رکھ کر ڈریسنگ ٹیبل کا رخ کیا

ڈراسے چوڑیاں میک اپ نکال کر باہر رکھا
اور پلٹ کر حیات کو دیکھا

بہت شوق ہیں نا تمہیں سجنے سنورنے کا۔ تو آج یہ شوق خوشی خوشی پورا کرو۔ تھوڑی دیر تک آ رہا ہوں میں
تب تک تم مجھے پور پور خود کے لیے سچی ہوئی ملو۔ حیات کے احتجاج کو کسی خاطر میں لائے بغیر
اپنی سخت گرفت میں حیات کے ہونٹ لیتے سرد لہجے میں کہہ کر آنکھ دبائی
اگر تم نے میری خوشی میں اپنی الٹی سیدھی حرکت سے کوئی بھنگ ڈالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔" سخت لہجے میں
کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

www.kitabnagri.com

جبکہ حیات ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں کھڑی تھی
پھر سر جھٹک کر بستر پر جا کر لیٹ گئی

"جب میری مرضی سے تیار نہیں ہونے دیتے تھے۔۔۔ تو اب ان کے لیے کیوں تیار ہوں۔ تیار ہوتی ہے
میری جوتی" دانت کچکا کر کہتے خود پر کمفرٹر پلٹ لیا

جب مولوی صاحب سے مل کر واپس آیا تو کمرے کو لاک دیکھ ماتھے کی رگیں تن گئی

Posted On Kitab Nagri

باغیچے میں جا کر کھڑکی سے اندر آیا تو فرائی کو نیچے زمین پر گرے دیکھ مُعْتَصِم نے گھور کر سوئی ہوئی حیات کو دیکھا

اور پھر دل میں موجود ساری نرمی پل میں غائب ہوئی اور پھر حیات کی مزاحمت کی پرواہ کیے بغیر اپنا جنون مُعْتَصِم چوہدری نے اس کے نازک وجود پر نچھاور کیا

"مُعْتَصِم لالا یہ مصالحو بن گیا ہے۔ کس بیل کو کھلانا ہے" ڈیرے پر موجود کام کرنے والے لڑکے کی آواز پر مُعْتَصِم چونکا

"وہ دو سفید بیلوں کو اور اس گائے کو۔ اور کون کون سا جانور چارہ نہیں کھا رہا" مُعْتَصِم چوہدری نے دائیں جانب جانوروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور مصالحو اپنے ہاتھ میں لیتے اٹھ کھڑا ہوا

تو لڑکے نے ارد گرد جانوروں کی طرف نگاہ دوڑائی

یہ ڈیرے کی پچھلی سائڈ تھی جہاں جانوروں کو رکھا گیا تھا

اگلی سائڈ پر کمرے بنے ہوئے تھے جس کے آگے صحن تھا اور صحن کے دروازے باہر کھولتے تو مُعْتَصِم چوہدری کی زمینیں نظر آتی تھیں

www.kitabnagri.com

لالا اس مصالحو سے کیا ہوگا۔ لڑکے نے ساتھ چلتے ہوئے کہا تو مُعْتَصِم نے مسکرا کر اسے دیکھا

جس طرح ہم انسانوں کا معدہ خراب ہوتا ہے ہاضمہ کا مسئلہ ہوتا ہے اسی طرح ان جانوروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

جب یہ کھانا پینا چھوڑ دیں تو سمجھ جاؤ ان کا یہی مسئلہ۔ پھر انہیں زبردستی یہ پسے ہوئے پیاز۔ ہری مرچوں

لہسن اور ادراک کا مصالحو کھلاتے ہیں"۔ پھر یہ کھانا کھانا شروع کر دیتے ہیں"۔ بیل کے منہ میں زبردستی

مصالحو ڈالتے ہوئے کہا تو لڑکے نے سمجھ کر سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

چاچا کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تھے --- معتصم نے یاد آنے پر پوچھا تو لڑکے نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ یہاں کام کرنے کی ڈیوٹی اس لڑکے کے والد کی ہوتی تھی اپنی طبیعت خرابی کی وجہ سے وہ آنا سکا تو اپنے بیٹے کو بھیج دیا

جس پر معتصم نے اس سے کام کروانے کی بجائے خود سارا کام کیا وجہ اس کا پندرہ سالہ ہونا تھا اور معتصم چوہدری بچوں سے کام لینے کا قائل نہیں تھا

لالا وہ آپ کا دوست آیا تھا کہہ رہا تھا کہ کھیتوں میں کھاد کب ڈالنی " لڑکے نے ہاتھ دھوتے معتصم سے کہا کچھ دنوں تک بارشیں ہونے والی تو بارش سے ایک دن پہلے ڈالیں گے تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ جا کر بتا آنا سے --- معتصم کے جواب دینے پر لڑکے نے اثبات میں سر ہلایا

میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔ اسے بتاؤ اور پھر مسجد نماز پڑھنے آجانا" --- معتصم نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو لڑکے نے جی کہہ کر مصالحوں والی برتن کو دھو کر سائیڈ پر رکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بلیک پینٹ کوٹ پہنے۔ بھورے سلکی بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے

ٹیبیل پر رکھی کینڈلز کو یمان شاہ جلانے میں مصروف تھا

کینڈلز جلانے کے بعد سیدھا کھڑے ہو کر ایک نگاہ اطراف میں دوڑائی

جنگل کے درمیان بنایا خوبصورت کاٹیج اس وقت کینڈلز کی روشنی سے جگمگا رہا تھا

کاٹیج کے دروازے سے لے کر کاٹیج کے لاؤنج اور کمرے تک کافلور گلاب کے پھولوں سے

Posted On Kitab Nagri

چھپا ہوا تھا

یمان شاہ نے قدم روم کی جانب بڑھائے
تو دروازہ کھولنے پر نظریں سامنے خوبصورتی سے

سجے بیڈ سے جا ٹکرائی

بیڈ کی پچھلی دیوار پر لگی یمان شاہ اور عروب کی تصاویر فیری لائٹس میں جگمگا رہی تھی

پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا

مختلف ڈیزائنز کی کینڈلز جلتی ہوئی روم کی فضا کو

رومانوی بنا رہی تھی

یمان شاہ نے صوفے کے پاس آکر باکس کھول کر دیکھا

جس میں عروب کے لیے ایک بلیک کلر کی ساڑھی موجود تھی

ساڑھی کو دیکھ کر یمان شاہ کی نظروں کے سامنے عروب کا دلکش سراپہ لہرا گیا

ہونٹ کا کونہ دانتوں تلے دبا کر نظریں گھڑی پر دوڑائی

جورات کے نوبختے کا بتا رہی تھی

یمان کا پہلے ارادہ عروب کو خود ہی پک کرنے کا تھا

مگر وہ یہ سب خود اریخ کرنا چاہتا تھا تا اسی لیے پک کرنے کا ارادہ کینسل کر کے

سب اریخمنٹس میں جٹ گیا

اور اپنے ڈرائیور کو عروب کو لینے بھیج دیا

Posted On Kitab Nagri

باہر کسی کی موجودگی محسوس کر کہ

یمان شاہ کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

باکس صوفے پر رکھ کر — باہر کی جانب تیز قدم بڑھائے

مگر جیسے ہی یمان شاہ باہر آیا

اپنے سامنے عروب کی بجائے روزی کو دیکھ کر سختی سے اپنے لب بھنجے

"کیا کر رہی ہو یہاں تم" — سخت لہجے میں غرا کر کہا

تو روزی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

پنک کلر کی شارٹ ڈریس پہنے بالوں کو کندھوں پر کھلا چھوڑے وہ اس وقت کسی بھی مرد کو بہکا سکتی تھی

"اوو کم آن یمان — آئی نو یہ سب تم نے میرے لیے کیا ہے —

تم جانتے تھے کہ میں پاکستان آنے والی ہوں — اسی لیے یہ اینجمنٹس کیے نا" — چھوٹے چھوٹے قدم لیتی یمان

شاہ کے روبرو کھڑے ہو کر

ایک ادا سے کہا

تو یمان شاہ نے سختی سے اپنی مٹھیاں بچھنی

اگر وہ مجبور نا ہوتا تو اس لڑکی کو اسی وقت زندہ گاڑھ دیتا

"ایک سیکنڈ کے اندر یہاں سے غائب ہو جاؤ — ورنہ دوسرے سیکنڈ میں تمہیں دنیا سے غائب کر دوں گا" —

دھاڑتے ہوئے کہا

تو روزی نے ڈر کہ دو قدم پیچھے لیے مگر چہرے پر مسکراہٹ ہنوز قائم تھی

Posted On Kitab Nagri

"اب تم اپنی دوست کے ساتھ یہ سلوک کرو گے مان" — روزی نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر مسکراتے ہوئے کہا

مگر اگلے ہی لمحے روزی کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

جب یمان شاہ نے اس کی گردن دبوچ کر اسے زمین سے اٹھایا

"آئندہ مجھے اس نام سے پکارا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔ اس کا حق صرف میری بیوی کے پاس ہے۔ اپنا مکروہ چہرہ لے کر یہاں سے دفعہ ہو جاؤ" —

"چھ — چھوڑو — نن — نہیں — کہت — کہتی" — یمان شاہ کی شرٹ کو کھینچتے اس کے سینے پر ہاتھ مارتے خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

تو یمان نے ایک جھٹکے سے روزی کی گردن چھوڑی

تو اس نے گرنے کے ڈر سے یمان شاہ کے کوٹ کو مٹھیوں سے دبوچتے

گہرے گہرے سانس لے کر اپنا بگڑا تنفس ٹھیک کرنے کی کوشش کی جو کہ یمان کے گلہ دبانے پر بری طرح سے بگڑ گیا تھا

www.kitabnagri.com

عروب نے قدم کار سے باہر رکھے تو نظریں خوبصورت کاٹیج سے جا ٹکرائی

جو درختوں سے گھرا ہوا تھا

اپنی ہتھیلیوں کو مسلتے -- قدم آگے بڑھائے

جبکہ عروب کے اترتے ہی ڈرائیور گاڑی وہاں سے بھگالے گیا

Posted On Kitab Nagri

ریڈ کلر کی پاؤں کو چھوتی فراک پہنے۔ خوبصورتی سے میک اپ کر کے ہونٹوں پر بلڈ ریڈ لپ اسٹک لگا کر۔ دو آتشہ حسن لیے سہج سہج کر قدم اندر کی جانب بڑھاتی ایک پل کو ٹھٹھکی کیونکہ کاٹیج کے بائیں جانب وائٹ کلر کی کار موجود تھی اور ایمان شاہ وائٹ کلرز کی کار زیوز نہیں کرتا تھا اسے صرف بلیک کلر کی ہی کارز اور بانیکس پسند تھیں سر جھٹک کر قدم بڑھائے

تو اندر سے آتی آوازوں کو سن کر عروب کا دل بے ساختہ دھڑکا

"تم بہت ظالم انسان ہو" بھاری لہجے میں کیا گیا کسی لڑکی کا شکوہ عروب کا دل بری طرح سے دھڑکا گیا ہاتھ بڑھا کر لکڑی کے دروازے کو دھکیلا تو

نظریں پیٹھ کیے کھڑی لڑکی سے ٹکرائی جو ایمان شاہ کا کوٹ تھا میں گہری سانسیں لے رہی تھی

"میں سفاک جانور ہوں" لڑکی کی تھوڑی کودبوچتے سرد لہجے میں کہتے۔ غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو پلٹنا بھول گئی

www.kitabnagri.com

وہ اپنے دلکش سراپے کو پور پور اس کے لیے سجائے۔ نم آنکھوں میں شکوے لیے ایمان شاہ کو ہی دیکھ رہی تھی پھر آہستہ سے قدم پیچھے لیتی جھٹکے سے پلٹ گئی جبکہ ایمان شاہ ابھی بھی وہی ساکت کھڑا تھا

"اگر تم نہیں چاہتی کہ میں استنبول اور پاکستان کے میڈیا میں تمہارے خلاف موجود سبھی راز کھول دوں۔ اور تم پل میں آسمان سے زمین پر آگر واپنی بہن کی طرح تو یہاں سے دفع ہو جاؤ"۔ روزی کو اچھوت کی مانند دھکا

Posted On Kitab Nagri

دیتے ہوئے دھاڑتے ہوئے کہا

اور باہر کی جانب دوڑ لگائی

تیز تیز قدم لیتی اپنے ہاتھوں سے آنسو پونچھتی۔ انجان رستے پر آگے بڑھتی جا رہی تھی

کیونکہ یہاں آتے ہوئے تو دیہان کے سبھی دھاگے میمان شاہ سے جڑے ہوئے تھے

وہ کہاں جا رہی ہے کس رستے پر ہے اسے کچھ خبر نہیں تھی۔ اگر کچھ معلوم تھا تو بس یہ کہ ان راستوں کی منزل

میمان شاہ ہے

مگر وہاں جا کر معلوم ہوا جسے وہ منزل سمجھ رہی تھی

وہ تو ایک سراب تھا

"عروب روکو۔ میری بات سنو"۔ میمان شاہ کے چلانے کی آواز پر عروب کے قدم ٹھٹھک کر رکنے

ایک جھٹکے میں پلٹ کر اپنی جانب آتے میمان شاہ کو دیکھا

جس کے چہرے کے حواس اڑے ہوئے لگ رہے تھے۔ بھاگتا ہوا وہ ایک ہی جست میں عروب کے قریب

پہنچا

"مجھے طلاق دو میمان شاہ۔ ابھی کے ابھی۔ نہیں رہنا مجھے تم جیسے دھوکے باز انسان کے ساتھ"۔ میمان شاہ کی

جانب قدم بڑھاتے چلا کر کہا تو میمان نے سخت نظروں سے عروب کو گھورا

"دو بار یہ لفظ میں تمہارے منہ سے ناسنو"۔ بنا عروب کی مزاحمت کو خاطر میں لائے

اسے خود کے قریب کرتے سرد لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب نے نم شکوہ کناں نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا
"کونسا دھوکہ دیا ہے۔ میں نے تمہیں۔ کوئی ثبوت ہے کیا تمہارے پاس"۔ عروب کی کمر میں بازو لپیٹ کر
اسے خود میں بھینچتے ہوئے چلا کر کہا
تو عروب نے نفرت سے چہرے کا رخ پھیر لیا
یمان کچھ پل تو خاموشی سے عروب کے خوبصورت چہرے کو دیکھتا رہا اور پھر ایک جھٹکے میں عروب کو اپنی
بانہوں میں بھر کر قدم کاٹیج کی جانب بڑھائے
کیونکہ وہ جانتا تھا روزی رکنے کی غلطی نہیں کرے گے ابھی تک وہاں سے چلی گئی ہوگی
"چھوڑو مجھے بتمیز انسان نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ"۔ یمان شاہ کے سینے پر ملکوں کی برسات کرتے
چلا کر کہا
مگر یمان شاہ کان لپیٹے ناک کی سیدھ میں چلتا جا رہا تھا
چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے
کاٹیج میں داخل ہو کر پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کیا
اور کمرے کی جانب قدم بڑھائے
"مجھے نہیں جانا وہاں یمان شاہ۔ جہاں تم اپنی محبوبہ کے ساتھ وقت گزار چکے ہو" یمان شاہ کے بالوں کو اپنی
مٹھی میں دبوتے ہوئے چلا کر کہا
تو یمان نے سرد نظروں سے عروب کو دیکھا
اور کمرے میں داخل ہو کر پٹکنے کے انداز میں عروب کو بیڈ پر لٹایا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب ایک جھٹکے میں نیچے اتر کر یمان شاہ کے روبرو کھڑی ہوئی
خوبصورت گرے گرین آنکھیں اس وقت رونے کی وجہ سے سرخ پڑ چکی تھی۔ آنکھوں کا میک اپ ارد گرد
پھیل چکا تھا

سرخ بھرے بھرے ہونٹ بری طرح سے کپکپا رہے تھے
جنہیں دیکھ یمان شاہ کا دل بے ساختہ دھڑکا

دو قدم کے فاصلے کو سمیٹ کر اپنا دایاں ہاتھ عروب کی گردن اور چہرے کے درمیان رکھ کر
گلاب سی نازک پنکھڑیوں کو محسوس کرنا چاہا اس سے پہلے عروب نے یمان شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود
سے دور دھکیلا

تو یمان شاہ ایک دم سے چونک کر ہوش میں آیا

"کتنی اذیت دو گے مجھے مان۔ میرا قصور اتنا تو نا تھا۔ تم نا محرم تھے تب تم سے رشتے کی نوعیت اور تھی۔ اگر میں
نے تب انکار کر بھی دیا تھا تو کیا غلط کیا تھا۔"

مجھے صرف ایک بات بتاؤ یمان شاہ آپ کی تم سے ایک بار شادی کے کہنے پر میں نے انکار کیا۔ کیونکہ میں
جانتی تھی یہ بڑوں کا فیصلہ ہے۔ ہمارے اس رشتے پر لوگ سوال نہیں اٹھا سکے گے۔۔۔ مجھے بتاؤ کیا تمہارے خود
کے قریب آنے پر تمہیں دھتکارا۔ نہیں نا۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔
تو کس بات کی سزا دے رہے ہو مجھے تم۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہیں ان سب سے ہی تعلق بنانے تھے تو مجھ سے اپنی نفرت کا اظہار ویسے ہی کر لیتے۔ مجھے کیوں اس گھٹن زدہ رشتے میں باندھا"۔ اپنا گریبان پکڑ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی عروب کو یمان شاہ نے سنجیدہ نظروں سے دیکھا

اور پھر عروب کی گردن میں ہاتھ لپیٹ کر اس کا رخ بیڈ کی طرف کیا "اگر میں یہاں کسی اور کے ساتھ ہوتا۔ تو یہاں تمہاری نہیں اس کی تصویریں ہوتی۔ میں اپنے کردار کی وضاحت نہیں دوں گا۔ وہ کون تھی یہاں کیوں تھی تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔ مجھ پر یقین ہے تو اس بات کو مان لو میرا اس سے یا کسی بھی لڑکی سے کوئی تعلق نا تھا اور نا ہے"۔ عروب کے کان میں سرگوشی کرتے اپنے لب کان کی لوپر رکھ کر دو قدم پیچھے ہوا

کوٹ آتا کر صوفے پر پھینکا

اور شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول کر

آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیا

"بیوی ہوں میں تمہاری حق ہے میرا تم سے سوال جواب کرنے کا" عروب نے سامنے صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھتے یمان شاہ کو دیکھتے نم لہجے میں کہا تو یمان شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"بیوی کے تو اور بھی بہت سے حقوق و فرائض ہوتے ہیں۔ جب وہ پورے نہیں ہوئے تو سوال جواب بھی رہنے دو"۔ سگریٹ سلاگا کر ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا

تو عروب کو آنسوؤں کا گولہ اپنے گلے میں پھنستا ہوا محسوس ہوا

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر یہ سب تم مجھے تکلیف دینے کے لیے کر رہے ہو" — نظریں یمان شاہ کے چہرے سے ہٹا کر ارد گرد دوڑاتے ہوئے کہا

تو دل بے ساختہ دھڑکا

"واہ — تم تو بہت جلد سمجھ گئی — ایمپریسو" — یمان شاہ نے طنزیہ لہجے میں کہا

تو عروب نے نم نظروں سے یمان شاہ کے وجیہہ چہرے کو دیکھا

"ادھر آؤ" — اپنا دایاں ہاتھ عروب کی جانب بڑھاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا

تو عروب نے ایک نظر یمان شاہ کے بڑھائے ہوئے ہاتھ

اور پھر یمان شاہ کے خوب روچہرے کو دیکھا

گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی

وہ نہیں سمجھ پار ہی تھی کہ کشش یمان شاہ میں ہے یا اس رشتے میں جس میں وہ دونوں اس وقت بندھے ہوئے

ہیں —

کہ وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر یمان شاہ کی دیے گئے زخموں سے زیادہ — ان زخموں پر یمان شاہ کے لمس

کے مرہم کے لیے تڑپ جاتی تھی

چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ یمان شاہ کے قریب جا کر کھڑی ہوئی تو نظریں یمان شاہ کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر

ٹھہر گئی

ایک باغی آنسوؤں عروب کی پلکوں کی بار توڑتا ہوا یمان شاہ کی ہتھیلی پر گرا تو

یمان شاہ نے ضبط سے اپنے جڑے بھنج لیے

Posted On Kitab Nagri

عروب کا ہاتھ تھام کر ایک جھٹکے میں عروب کو اپنی گود میں بٹھایا
سگریٹ زمیں پر پھینک کر پاؤں سے مسلی
اور چہرہ عروب کی گردن میں چھپالیا

"جب جانتی ہو کہ میری محبت اور میرے نام کے پنجرے میں قید ہو چکی ہو— اب رہائی ناممکن ہے تو پھر اس
طرح پھر پھر انے کا مقصد— چپ چاپ جو ہو رہا ہے ہونے دو— اور مجھے اس خالی پنجرے کی تنہائی کا فائدہ اٹھا
کر خود میں گم ہو جانے دو"— سرد لہجے میں کہتے آخر میں لہجہ زومعنی ہوا تو

عروب نے تڑپ کر یمان شاہ کو دیکھا
جس نے عروب کے دیکھنے پر آنکھ دبائی

نظریں عروب کی سرخ آنکھوں سے سرکتی کپکپاتے سرخ ہونٹوں پر آن ٹھہری ابھی عروب مزاحمت کرتی
اس سے پہلے یمان شاہ نے اپنا دایاں ہاتھ عروب کے بالوں میں الجھا کر عروب کی آنکھوں میں
اپنی آنکھوں کو گاڑھ کر—

عروب کے کپکپاتے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں دبا کر اس میں اپنے دانت گاڑھ کر لب عروب کی گال پر
شدت سے ثبت کر دیے

یمان شاہ کے جان لیوالمس پر عروب نے سسک کر یمان شاہ کی شرٹ کو اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں میں دبوچا
"آئندہ اگر کسی لڑکی کو میرے قریب دیکھو تو پلٹنے کی بجائے سوال جواب وہاں آکر لڑکی کے سامنے کرنا—
بیوی ہونے کا حق اس کے سامنے جتاننا— تب ہر سوال کا جواب بھی دوں گا اور کردار کی صفائی بھی پیش کرو گا—
مگر جب پلٹ آؤ تو مجھ سے یہ امید نارکھنا کہ میں تمہارے سوالوں کے جواب دیتا پھروں گا—

Posted On Kitab Nagri

پھر جو تمہارے دل میں آئے سو جتی رہنا مجھے فرق نہیں پڑتا" — عروب کی گردن پر اپنی ناک ٹریس کرتے سرد لہجے میں سرگوشی کی تو عروب نے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر اپنی سسکی روکی

"چاہے تمہیں کسی اور کے ساتھ سوچتے ہوئے مجھے جان لیوا تکلیف سے گزرنا پڑے" گال یمان شاہ کے گال پر ٹکاتے نم لہجے میں سرگوشی کی

تو اپنے چہرے پر عروب کی نرم گرم سانسوں کی تپش محسوس کر کہ یمان شاہ نے نظریں اٹھا کر عروب کے چہرے کی طرف دیکھا

جو بانہوں کا حصار یمان شاہ کی گردن کے گرد باندھے

گال یمان شاہ کی گال سے ٹکائیں آنکھیں موندیں ہوئی تھیں

عروب کے بالوں میں ہاتھ الجھا کر سر پیچھے کی جانب جھکا کر اپنے تشنہ لب عروب کی شہہ رگ پر رکھ دیے

"میں نے تمہیں سوچنے کا کہا ہے — مجھے کسی اور کے ساتھ جوڑنے کا نہیں — اگر میرا نام اپنے علاوہ کسی کے

ساتھ — یا کسی کو صرف اپنے شک — کی بنیاد پر میرے ساتھ سوچا تو تمہاری

اس ننھی سی جان کو یہ بہت مہنگا پڑے گا" عروب کو بانہوں میں بھر کر بیڈ کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا

نرمی سے عروب کو بیڈ پر لٹا کر

خود اس پر جھک آیا

اپنے دونوں ہاتھ عروب کے اطراف میں رکھ کر خمار آلود نظروں سے عروب کے چہرے کا طواف کرنے لگا

جس پر عروب نے بری طرح نروس ہوتے اپنی ہتھیلی یمان شاہ کی آنکھوں پر رکھ دی

جس پر یمان شاہ کے مونچھوں تلے عنابی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

عروب کی ہتھیلی آنکھوں سے ہٹا کر اس پر اپنے لب رکھ کر۔ عروب کے ہاتھ کو کلائی سے تھام کر اپنے کندھے پر رکھ دیا

"تم مجھے بری نروس کر رہے ہو" نظریں یمان شاہ کے ہونٹوں پر جمائے مدھم لہجے میں کہا تو یمان شاہ کا دلکش قہقہہ روم کی فسوں خیز فضا میں گونجا

"اور تم بری طرح میرے حواسوں پر چھا رہی ہو" عروب کے ماتھے پر دہکتا لمس چھوڑتے ہوئے بو جھل لہجے میں سرگوشی کی توحیا کے بوجھ سے عروب کی پلکیں جھک گئی

ان اٹھتی گرتی پلکوں کی چلن کو دیکھ یمان شاہ بے خود سا ہوتا عروب کے گلابی پڑتے گال پر جھکا

"مم۔ مان یہ ہماری فرسٹ ڈیٹ ہے۔ اس پہ یہ سب نہیں ہوتا"۔ یمان شاہ کے ہاتھوں کو اپنی کمر پر ریگتے محسوس کر کہ عروب نے التجائیہ لہجے میں کہا

تو یمان شاہ نے ماتھے پر بل ڈالے گھور کر عروب کو دیکھا

"فرسٹ ڈیٹ اگر بیوی کے ساتھ ہو تو صرف یہ نہیں اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔ اور وہ سبھی کچھ میں ابھی

کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں"۔ ماتھے پر تیوریاں چڑھائے سخت لہجے میں کہتے

بنا عروب کو سمجھنے کا موقع دیے پوری شدت سے اس کے نازک ہونٹوں پر جھک آیا

اپنے ہونٹوں پر یمان شاہ کا دہکتا لمس محسوس کر کہ عروب کو اپنے پورے جسم میں کپکپی طاری ہوتی محسوس ہوئی

یمان شاہ کے ہاتھوں کے بے باک لمس کو اپنے وجود پر حرکت کرتے محسوس کر کہ

عروب بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ گئی

جس پر یمان شاہ نے اپنے وجود کا سارا بوجھ عروب پر ڈال کر اسے بے بس کر دیا

Posted On Kitab Nagri

عروب کے ہونٹوں پر اپنی شدتیں نچھاور کرتے وہ پل میں اس کی جان ہلکان کر چکا تھا
کمرے کے فسوں خیز فضا میں چھائی معنی خیز خاموشی میں میمان شاہ کی تیز چلتی سانسوں اور عروب کی بکھری
سانسوں کا شور رقص پیدا کر رہا تھا
اپنے سینے پر نازک ہاتھوں کے وار محسوس کر کہ میمان شاہ پیچھے ہوا تو عروب نے اسے دھکا دے کر خود سے پیچھے
کر کہ

کروٹ بدلی

اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے بگڑے تنفس اور بے ترتیب ہوئی دھڑکنوں کو سنبھالتی وہ ہلکان ہو رہی تھی
ابھی تو آغاز تھا اور میمان شاہ کی اتنی سی قربت پر عروب کو اپنی جان لبوں پر محسوس ہو رہی تھی
میمان شاہ کے خطرناک ارادوں کو سوچتے عروب کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو گیا
تبھی میمان شاہ نے اپنا بازو عروب کی کمر میں لپیٹ کر اسے ایک جھٹکے میں سیدھا
کیا تو میمان شاہ کو شرٹ لیس دیکھ عروب کی پلکیں بے ساختہ جھکی
"مم۔ مان ہماری رخصتی نن۔ نہیں ہوئی ابھی"۔ میمان شاہ کے ہونٹوں کے لمس کو اپنے پیٹ پر محسوس کر کہ
عروب نے تڑپ کر کہا۔ جس پر میمان شاہ نے سخت نظروں سے اسے گھورا

"تو یہاں میں نے تمہیں لڈو کھیلنے کے لیے بلایا ہے۔ یا اس لیے کہ تم یوں سچ دھج کر میرا ضبط آزماؤ تاکہ میں
دیکھ سکوں کہ اپنی بیوی کو خود کے لیے سجا سنوارا دیکھ۔ میں اپنے جذبات پر قابو پاسکتا ہوں یا نہیں۔ جب ماما کو فون
کر کہ بتا چکا ہوں کہ میں تمہیں ڈیٹ پر لے جا رہا ہوں۔ تو وہ سمجھ چکی ہیں کہ ان کا بیٹا رخصت کروا رہا ہے ان

Posted On Kitab Nagri

کی بہو کو۔ مگر یہاں بہو کو ہمیشہ کی طرح مجھ سے زیادہ کبھی لوگوں کی کبھی معاشرے کی اور کبھی رسموں کی

پرواہ ہے۔" عروب کو بیڈ پر پٹک کر کھڑے ہوتے دھاڑتے ہوئے کہا

اپنے بھورے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیر کر اپنی شرٹ اٹھا کر پہننی شروع کی

اور ٹیبل کی جانب قدم بڑھائے

سگریٹ اٹھا کر لاسٹر پیپٹ کی جیب سے نکالا

اور سگریٹ سلگا کر ہونٹوں میں دبائی

جبکہ عروب حق حق سی یمان شاہ کے پل میں تولہ اور پل میں ماشہ ہوتے روپ کو دیکھ رہی

کچھ دیر تو تذبذب کا شکار خاموش نظروں سے اپنے سامنے پیٹھ کیے کھڑے یمان شاہ کو دیکھتی رہی

جو سگریٹ سلگاتے جیسے اپنے سلگتے دل کو سکون پہنچانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

"مجھے نہیں پتہ کے تمہارے بلاوجہ کے غصے۔ کبھی نفرت کے اظہار۔ کبھی تمہیں غیر لڑکیوں کے ساتھ

دیکھنے کے باوجود بھی کیوں میرا دل تمہارے ساتھ کے لیے تڑپ رہا ہے۔

مجھے تم سے محبت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ جب میں تمہارے لیے دلہن بن رہی تھی تب بھی نہیں۔

مگر جب نکاح ہوا۔ تم میرے اتنے قریب آ کر مجھ سے نفرت کا اظہار کر کے گئے میرا دل کیا دھاڑیں مار مار کر

رودو۔ تمہیں پالینے سے پہلے کھودینے کا احساس۔

تمہارے لبوں سے محبت کی بجائے نفرت بھرے الفاظ سن کر مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا ہے۔

تم ناراض ہو رہے ہو تو مجھے لگ رہا ہے کہ کوئی میرے جسم سے روح کو کھینچ رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تم چاہتے ہو ہم اس رشتے کا آغاز کر لے۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی مان"۔۔۔ سریمان شاہ کی پشت سے ٹکائے اپنے نازک ہاتھوں کا حصار یمان شاہ کے سینے کے گرد باندھے مدھم لہجے میں سرگوشی کی

مگر آخری بات کرتے ہوئے زبان لڑکھڑائی جسے محسوس کر کہ یمان شاہ کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"مطلب تمہیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ تم مجھے اجازت دے رہی ہو کہ میں آج۔۔۔ ہم دونوں کے جسموں کو ایک جان کر دوں"۔۔۔ پلٹ کر عروب کے کان میں گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو عروب نے آنکھیں بند کر کہ سر اثبات میں ہلایا

جس پر یمان شاہ نے عروب کو بانہوں میں بھر کر بیڈ کا رخ کیا
عروب کو بیڈ پر لٹا کر اپنی شرٹ اتار کر دور پھینکی

اس دوران نظریں عروب کی بند آنکھوں سے ہوتی کپکپاتے وجود پر ٹھہر سی گئی

ہاتھ بڑھا کر دوپٹے عروب کی گردن سے نکال کر دور اچھالا
www.kitabnagri.com

تو عروب نے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں دبوج لیا

جسے دیکھ یمان شاہ نے بامشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

ہاتھ بڑھا کر کمفرٹ سے دونوں کے وجود کو ڈھانپ کر اپنے دونوں ہاتھ عروب کی کمر کے گرد باندھے
"ایک بار پھر سوچ لو مسسز۔۔۔ بعد میں شکوہ مت کرنا مجھ سے"۔۔۔ اپنی دکھتی سانسیں عروب کے چہرے پر

چھوڑتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب نے اپنی سرخ پڑتی آنکھوں کو واہ کر کہ یمان شاہ کو دیکھا
جو سنجیدہ چہرہ لیے مگر روشن چمکتی شوخ نظروں سے عروب کو دیکھ رہا تھا
"نن۔ نہیں" اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر یک لفظی جواب دیا
جسے دیکھ یمان شاہ نے کندھے آچکا دیے

عروب کی آنکھوں میں اپنی بے باک نظریں گاڑھے فرائک کو کندھے سے سرکایہ
تو عروب نے سرعت سے پلکیں جھکا دی
جس پر یمان شاہ کا دلکش قہقہہ گونجا

ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر کہ عروب کو خود میں بھینچ لیا

"اب اتنا بھی ظالم نہیں ہوں۔ جب میری بیوی میری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔ تو تم نے سوچ بھی کیسے
لیا مسسز یمان شاہ میں اپنی بیوی کے جذبات اس کے احساسات کی پرواہ نہیں کروگا۔

یہ مار جن صرف رخصتی ناہونے تک ہے۔ اس کے بعد میری ناراضگی تم اپنی قربت سے ہی دور کروگی۔ اور تم
جو کبھی ناراض ہوئی تو میں اپنی شدتوں سے تمہاری ناراضگی دور کروگا"۔ عروب کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے
بو جھل لہجے میں کہتا عروب کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا

ماما تو اپنے پوتوں پوتیوں کے خواب دیکھ رہی ہوگی۔ اور یہاں ان کی بہوں نے بیٹے کے سارے ارمانوں پر پانی
پھیر دیا۔ سرد آہ بھرتے شکوہ کیا تو عروب نے بری طرح اپنے لب کچل ڈالے

"اب کیا منہ میں دہی جمالی ہے۔ یا تمہیں لگ رہا ہے کہ میں کمرے کی دیواروں سے باتیں کر رہا ہوں"۔
عروب کی خاموشی پر یمان شاہ نے چڑ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب نے جلدی سے انکار میں سر ہلایا

"نیند آرہی ہے مان مجھے"

"سو جاؤ بھئی شوہر کی پرواہ ہی کب ہے" — یمان شاہ کے آہ بھر کر کہنے پر عروب نے منہ بسورا

ابھی اسے پرواہ نہیں تھی

اور پھر ساری رات یمان شاہ کے سینے پر سر رکھے عروب یمان شاہ کے پرحدت لمس کو اپنی روح تک محسوس کرتی رہی

اور یمان شاہ ناجانے دنیا جہان کی کون کون سی باتیں تھی جو عروب سے کر رہا تھا

جس پر کبھی تو عروب ہاں نامیں جواب دے دیتی — اور جب نیند کے باعث نادے پاتی تو یمان شاہ کی بے باک شرارت پر ہڑبڑا کر اٹھتی

جس پر یمان شاہ کندھے آچکا کر کہہ دیتا کہ وہ آج رات جاگنے کی پلیننگ کر کہ آیا تھا

کل رات سے آج شام تک وہ سوتا رہا ہے

تو اب یمان کے ساتھ عروب کو بھی جاگنا ہے

یمان شاہ کی بات پر عروب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس بے حس انسان کو دیکھا

جو دن چڑھے تک ناخود سو یا اور نا عروب کو سونے دیا

اور پھر صبح کے دس بجے کے قریب عروب کو اپنی بانہوں میں دبوچے گہری نیند سو گیا

جس پر عروب نے سکھ کا سانس لے کر آنکھیں موند لیں

Posted On Kitab Nagri

#

آج وہ دو ہفتوں بعد گاؤں واپس آیا تھا
تھکن چہرے سے عیاں ہو رہی تھی

اپنی جیب کو حویلی کے باہر کھڑی کر کہ اجرک کندھوں سے اتار کر ہاتھ میں پکڑی

تو نظریں باہر کھڑی دوکاروں سے ٹکرائی

جسے دیکھ مُعتصم چوہدری چونکا

اور پھر قدم حویلی کے گیٹ کی جانب بڑھائے

حویلی میں معمول سے زیادہ چہل پہل دیکھ مُعتصم چوہدری کا ماتھا ٹھٹھکا

حویلی کے گیٹ سے لے کر برآمدے تک پھول بکھرے ہوئے تھے جیسے کسی پر نچھاوڑ کیے گئے ہو

صحن میں کھڑے ہو کر ارد گرد نگاہ دوڑائی

برآمدے میں لگی پھولوں کی لڑیاں — اور مٹھائیوں کی ٹوکریوں کے ڈھیر دیکھ مُعتصم چوہدری کے قدموں میں

تیزی آئی

www.kitabnagri.com

دل بے ساختہ ہی دھڑکا

ماں اور حیات کدھر ہے — کام کرتی ملازمہ کو پکارتے سرد لہجے میں پوچھا

تو ملازمہ نے حیرانگی سے مُعتصم چوہدری کو دیکھا

صاحب جی وہ تو باغیچے میں ہیں آج حیات بی بی کا نکاح ہے نا — ان کے کہنے پر باغیچے " — ملازمہ کی پوری بات سنے

بغیر مُعتصم چوہدری لمبے لمبے ڈنگ بھرتا باغیچے کی جانب بڑھا

Posted On Kitab Nagri

ہیزل ہنی آنکھیں پل میں سرخ انگارا ہوئی تھیں۔ ساتھ اور گردن کی رگیں تن کروا صبح ہونے لگی وہ جیسے ہی باغیچے میں داخل ہوا تو ٹھٹھک کر رکھا کیونکہ حیات چوہدری پور پور سچی ہونٹوں پر شرمیگی مسکراہٹ سجائے آنے والے طوفان سے انجان اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی باغیچے میں گھاس پر خوبصورت قالین بچھا کر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا

چاندی کے بڑے بڑے تھال پھولوں سے سجے ہوئے تھے جن پر زیورات کو سجایا گیا تھا یہ ٹھٹھکنا صرف ایک پل کے لیے ہی تھا اور پھر معتصم چوہدری نے کسی کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر دلہہ بنے بیٹھے معیز الدین کو دھنک کر رکھ دیا سب اس اچانک ہوئی افتاد پر بھونچکا رہ گئے "کیا کر رہے ہو چھوڑو لڑکے کو۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"۔ نور بیگم کی آواز کو نظر انداز کیے معتصم بے دریغ مکوں اور لاتوں کی برسات معیز الدین پر کر رہا تھا مولوی صاحب اور صلاح الدین صاحب کے دوست مل کر معتصم کو پیچھے کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو زخمی شیر کی طرح اپنے دشمن پر پل پڑا تھا معیز الدین کے بے جان ہوتے وجود کو ٹھوکر رسید کر کہ جھٹکے سے اپنے بازو چھڑواتے حیات کی جانب پلٹا جو تھر تھر کانپنے میں مصروف تھی

Posted On Kitab Nagri

"ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری یہ سب کرنے کی۔ جان سے مار دوں گا میں تمہیں آج پاگل عورت"۔ حیات کے بازو کو دبوچتے غرا کر کہا

تو حیات کو اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہوا

جبکہ صلاح الدین صاحب کے اشارہ کرنے پر ان کے دوست معیز الدین کو وہاں سے اٹھا کر باہر لے گئے "چھوڑ اسے۔ یہ نکاح میری مرضی سے ہو رہا تھا"۔ نور بیگم نے مُعْتَصِم کی گرفت سے حیات کو نکال کر اپنے پیچھے کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا

"نکاح میں ہے یہ میرے۔ بیوی بنا چکا ہوں اسے میں۔ اور یہ سب جانتے بوجھتے نکاح کر رہی تھی۔ میں نے نکاح نہ کیا ہوتا تب بھی میں اس کی شادی کسی اور سے نہ ہونے دیتا۔ تو اس کی ہمت کیسے ہوئی میری عزت کا تماشا لگانے کی"۔ آنکھوں میں وحشت لیے زخمی شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے کہا تو نور بیگم نے بے یقینی سے بیٹے کو دیکھا

کب کیا تو نے نکاح"۔ نور بیگم نے سخت لہجے میں پوچھا تو مُعْتَصِم نے تھر تھر کانپتی حیات سے نظریں ہٹا کر صلاح الدین صاحب کو دیکھا

www.kitabnagri.com

"ایک مہینہ پہلے اور آپ کے شوہر گواہ ہے اس بات کے"۔ مُعْتَصِم نے چبا چبا کر کہا تو نور بیگم نے سر تھام لیا "جب آپ جانتے تھے کہ یہ نکاح کر چکا ہے تو کیوں مجھے نکاح جلد کرنے کا کہا۔ اتنا بڑا گناہ کروانے والے تھے آپ"

"اس بلی کو ٹھیلے سے باہر بھی تو نکالنا تھا نا۔ جب نکاح کر لیا تو دنیا والوں سے چھپانے کی کیا ضرورت تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

میں نے تو کہا تھا بتا دو سب کو مگر نہیں۔ اب پوچھو اپنے نواب زادے سے کیوں نہیں بتانا چاہتا تھا "صلاح الدین صاحب کے کہنے پر معتصم نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی

"یہ پوچھ تاچھ بعد میں ہوگی۔ مولوی صاحب آپ آج دوبار سے ان دونوں کا نکاح پڑھو ہے"۔ نور بیگم نے کرخت لہجے میں کہا

اور معتصم کو بازو سے پکڑ کر نیچے بٹھایا جو اپنی سرخ انگار ہوتی آنکھوں سے ہی حیات کو نکلنے کے درپہ تھا ایک نظر نور بیگم کو دیکھ بیٹھ گیا

اور پھر کچھ ہی دیر میں نکاح دوبار سے سرانجام پایا

مولوی صاحب اور گواہان کو باہر چھوڑ کر صلاح الدین صاحب واپس آئے تو نظریں معتصم چوہدری پر جاٹکی جو نظریں جھکائے ایک ٹانگ فولڈ کر کہ جب کہ دوسری ٹانگ کے گھٹنے پر ہاتھ ٹکائے کسی سوچ میں گم تھا اور حیات نور بیگم سے چپکی بیٹھی تھی

تو آپ جانتے تھے یہ سب۔ نور بیگم کے سوال پر صلاح الدین صاحب نے اثبات میں سر ہلایا "میں نے تو کہا تھا بتا دو۔ مگر نواب صاحب کا کہنا تھا اگر گاؤں والوں کو شادی کا پتہ چلا تو اسے سر بیچ بنا دیا جائے

گا۔ اور ابھی یہ زمرہ داری نہیں اٹھانا چاہتا" صلاح الدین صاحب نے سخت لہجے میں کہا تو معتصم نے نظریں اٹھا کر سامنے کھولے پر بیٹھی حیات کو دیکھا

اگر وہ اس وقت اکیلی ہوتی تو معتصم اب تک اس کا دماغ ٹھکانے لگا چکا ہوتا خود پر جبر کرتا وہ یہ سب ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"نکاح کر سکتے ہو مگر ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے واہ پتر جی۔ مجھے یہ تو بتا نکاح سے بڑھ کر اپنی بیوی سے بڑھ کر کوئی ذمہ داری ہوتی ہے مرد پر۔ جب وہ ذمہ داری اٹھالی تھی تو گاؤں کی ذمہ داری اٹھانے میں کیا مسئلہ تھا"۔ نور بیگم کے کہنے پر معتصم اپنی جگہ سے اٹھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Posted On Kitab Nagri

"کچھ مجبوریاں ہے میری ماں جی۔ دنیا کے سامنے ابھی اس رشتے کو نہیں لانا چاہتا تھا۔ اور یہ بات میں کسی کو نہیں سمجھا سکتا مگر اب جو نکاح کر دیا ہے تو مجھے ابھی اسی وقت رخصتی چاہیے"۔ معتصم کے دو ٹوک انداز پر نور بیگم نے ہنکارہ بھرا

اگلے مہینے رخصتی رکھ رہی ہوں میں تب تک"۔ ابھی نور بیگم بار پوری کرتی کہ معتصم انہیں ٹوک گیا "منکوہہ نہیں ہے میری بیوی بن چکی ہے۔ اب ان چو نچلو کے لیے وقت نہیں ہے میرے پاس۔ آپ اگر رخصتی یا شادی دوبار سے کرنا چاہتی ہے کر لے۔ مگر حیات میرے ساتھ ہی رہے گی" آگے بڑھ کر حیات کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو حیات نے تڑپ کر نور بیگم کو دیکھا جنہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی

کیونکہ بیٹے کو وہ جانتی تھی۔ کہ حیات کے اس عمل پر کس طرح انگاروں پر لوٹ رہا ہے غصے کو بڑھاوا دینے کی بجائے انہوں نے جانے کی اجازت دی تو معتصم چوہدری بنا حیات کی مزاحمت کی پرواہ کیے وہاں سے نکلتا چلا گیا "حیات تو بیوقوف ہے مگر آپ سے یہ امید نہیں تھی"۔ نور بیگم نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو صلاح الدین صاحب نے سر جھٹکا

"حیات اور معتصم کے مزاج سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ معتصم اپنی ضدی اور غصیلی طبیعت اور حیات بیوقوفیوں سے اس رشتے کو خراب کر لے۔
میاں بیوی کے رشتے میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے۔

اور بچے جب خود کو سمجھدار اور خود مختار سمجھ کر آپس کے معاملات سلجھانے لگے تو وہ مزید الجھ جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اب یہ رشتہ آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ حیات کو کوئی مسئلہ ہو تو وہ بات سکتی ہے۔ شہیر کر سکتی ہے۔ نا بھی بتائے تو ان دونوں کو سمجھاتی رہا کریں۔" صلاح الدین صاحب نے اٹھتے ہوئے کہتا نور بیگم نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا

"مگر اس نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ آپ جانتے ہیں کس قدر غصے ہے اب مُعْتَصِم۔"

"دوست تھا میرا سب بتا چکا تھا اسے میں۔ کیا لگتا ہے ایک گاؤں کا سردار دوسرے گاؤں آکر اپنے سے کم عمر لڑکے کے ہاتھوں بے عزت ہو کر یوں چلا جائے گا۔ اور بعد میں اس کے ساتھ آئے لوگ گواہ بھی بن جائے گے۔ حد کرتی ہو چو دھراؤن تم۔" صلاح الدین صاحب نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا

تو نور بیگم نے اپنی نکمی اولاد کی سازش پر دانت پیسے زیادہ غصہ تو تحریم پر آیا جو گھنی بنی مُعْتَصِم کے خلاف کر رہی تھی کہ وہ حیات کو خوش نہیں رکھے گا دانت پیس کر اٹھتے ہوئے نیلو کو حیات کا سامان پیک کرنے کو کہا تاکہ کل مُعْتَصِم کے کمرے میں بھیج سکے

www.kitabnagri.com

چھوٹے سردار غضب ہو گیا۔ ملازم کی آواز پر عاصم چوہدری نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا "مُعْتَصِم چوہدری سر بیچ بن گیا ہے جو اتنا اوویلا مچا رہے کو جاہل انسان۔" آسمان میں اڑتے پرندے کا نشانہ لیتے ہوئے سرد لہجے میں کہا

"ایسا ہی سمجھے چھوٹے سردار کیونکہ خبر ملی ہے کہ مُعْتَصِم چوہدری نے شادی رچا لیا ہے آج۔" ملازم کی بات پر عاصم چوہدری کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے

Posted On Kitab Nagri

"کیا بکواس کر رہے ہو— اور راتوں رات کا سے نکاح کر لیا" عاصم چوہدری کی دھاڑ پر ملازم نے بے ساختہ قدم پیچھے لیے
"وہ حویلی کی چھوٹی بی بی سے"—

حیات کے ذکر پر عاصم چوہدری کے کے چہرے پر خونخوار تاثرات نمودار ہوئے
اپنی پوسٹل کو ملازم کی طرف کر کہ اس کی ٹانگ پر فائر کیا
"دل تو کر رہا ہے اس خبر پر تمہیں جان سے مار دوں"

اٹھا کر لے کر جاؤ اسے یہاں سے— عاصم چوہدری کی دھاڑ پر دوسرے ملازم جلدی سے آگے بڑھے
اور درد سے بلبلاتے ملازم کو اٹھا کر لے گئے
"اچھا نہیں کیا— پہلی بار عاصم چوہدری دل کے ہاتھوں مجبور کر کر حویلی والوں کے آگے جھکنے کو تیار تھا— مگر تم
نے سب تباہ کر دیا"— سرد لہجے میں کہتے
قدم ڈیرے سے باہر کی جانب بڑھائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مُعْتَصِم صلاح الدین صاحب کی پلاننگ کو سن کر خاموش ہو گیا تھا
اسی لیے حیات کو کمرے میں چھوڑ کر کسی کو بھی اس کے کمرے میں جانے سے منع کر گیا تھا
نیلو کو کہہ کر حیات کے کپڑے روم میں بھجوائے کیونکہ اگر وہ دوبار حیات کو اس لباس میں دیکھتا تو شاید
برداشت ناکر پاتا

صلاح الدین نے جو بھی کیا مگر وہ حیات کو اس حرکت پر معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ اسے کچھ سخت کہنا بھی نہیں چاہتا تھا

اسی لیے رات گئے حویلی واپس لوٹا

کمرے کا دروازہ کھول کر داخل ہوا تو نظریں

صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے سو رہی حیات سے ٹکرائی

جو بلیک کلر کا سوٹ پہنے جس پر گولڈن گوٹے کا کام ہوا تھا ہاتھ گال کے نیچے ٹکائے چہرے پر معصومیت

سجائے۔۔۔ معتصم چوہدری کے دل کے تار چھیر گئی تھی

آج کا واقعہ ناہوا ہوا تو معتصم چوہدری اپنے پسندیدہ رنگ میں حیات کو دیکھ کر اسے اپنی محبت کی بارش میں بھگو

دیتا

مگر اس وقت سختی سے اپنے جبرے بھنچ کر قدم کبرڈ کی جانب بڑھائے

کپڑے لے کر واش روم میں گھس گیا

پانی گرنے کی آواز پر حیات کی آنکھ کھلی تو بیڈ پر معتصم کی چادر دیکھ اٹھ بیٹھی

تقریباً بیس منٹ بعد معتصم باہر آیا تو حیات نے ڈرتے ڈرتے ایک نظر معتصم کے چہرے پر ڈالی

جو سپاٹ تاثرات لیے آئینے کے سامنے کھڑا اپنے چاکلیٹ براؤن بالوں میں ٹاول پھیر رہا تھا

ٹاول ڈریسنگ ٹیبل پر پھینک کر باڈی اسپرے اٹھا کر خود پر اسپرے کیا

اور حیات کو مکمل طور پر اگنور کیے صوفے پر آکر بیٹھ گیا

ٹانگیں سامنے ٹیبل پر رکھ کر لیپ ٹاپ گود میں رکھا

اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

حیات جو بیڈ کے پاس جا کر کھڑی ہو چکی تھی
مُعْتَصِم کے اس طرح نظر انداز کرنے پر تڑپ گئی
کچھ دیر تو نم نگاہوں سے مُعْتَصِم کو دیکھتی رہی

جو بلیک بنیان پہنے ساتھ بلیک ہی ٹراؤزر پہنے — ماتھے پر بکھرے گیلے چاکلیٹ براؤن بال — چہرے پر سرد

تاثرات سجائے — حیات کو ایک گھمنڈی یونانی دیوتا ہی لگ رہا تھا

حیات نے ہمت کر کہ قدم مُعْتَصِم کی جانب بڑھائے

مگر جب مُعْتَصِم نے حیات کو خود کے قریب کھڑے محسوس کر کہ بھی کوئی رسپونس نہیں دیا تھا

تو حیات نے اپنا کپکپاتا ہاتھ مُعْتَصِم کے کندھے پر رکھا

"تت — تا صم — مم — میں" نم بھیکے لہجے میں ابھی اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی مُعْتَصِم چوہدری نے

لیپ ٹاپ نیچے پھینکتے رخ حیات کی جانب کرتے اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں

حیات کا جبر ادا ہو چا

"ایک لفظ نہیں حیات — ورنہ پہلے تمہیں شوٹ کرو گا اور پھر خود کو — میں اگر خاموش ہوں تو اسی میں اپنی

عافیت جانو — ورنہ تمہاری اس حرکت پر — اگر اس گاؤں کے مردوں کی طرح روایتی مرد ہو تانا — تو اپنی بیوی

کو اس طرح کے گھٹیاں ڈرامے کا حصہ بننے — اور دعوت نظارہ بن کر اس شخص کے سامنے بیٹھنے پر زندہ زمین

میں گاڑھ دیتا" — دے دے لہجے میں غرا کر کہتے ایک جھٹکے میں حیات کا جبر اچھوڑا

اور ٹیبل کو ٹانگ مار کر نیچے گراتے

بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا

Posted On Kitab Nagri

سائیڈ ڈراکھول کر سگریٹ نکال کر سلگائی

سرد نظروں سے حیات کو دیکھا

جو ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

"بہت شوق ہے نا تمہیں شادی کا۔ اسی لیے میرے نکاح میں ہوتے پھر سے یہ ڈرامہ کر رہی تھی" مُعْتَصِم

چوہدری کی سرسراتی آواز پر حیات کا حلق تک خشک پر گیا

"ادھر آؤ حیات"۔۔۔ سرد لہجے میں کہا

تو حیات نے اپنی ہتھیلیاں مسلتے چورنگا ہوں سے مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

جو چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجائے حیات کو ہی دیکھ رہا تھا

حیات چھوٹے چھوٹے قدم لیتی مُعْتَصِم کے قریب جا کر کھڑی ہوئی تو مُعْتَصِم نے کلائی سے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا

"تمہیں اندازہ بھی ہے کہ آج کیا حرکت کی ہے تم نے"

"مجھے نن۔۔۔ نہیں پتہ تھا کہ اس دن گواہوں میں بابا بھی تھے۔۔۔ بابا نے جب مجھ سے نکاح کا پوچھا تو میں گھبرا

گئی تھی۔۔۔ تب انہوں نے کہا کہ

آپ سے بدلہ لینا ہے تو یہ کرنا ہو گا" نظریں مُعْتَصِم چوہدری کے سگریٹ تھامے ہاتھ پر جمائے ہوئے کہا

تو مُعْتَصِم نے ہنکارہ بھرا

"تو یہ سب مجھ سے بدلہ لینے کے لیے تھا" حیات کے سر سے دوپٹہ اتار کر بیڈ پر رکھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا تو

حیات کی آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

Posted On Kitab Nagri

"اپنا بدلہ تولے لیا۔ اب بتاؤ میں کیسے بدلہ لوں۔ تم پر ہاتھ اٹھا کر۔ یا تمہاری طرح کسی کا دلہا بن کر۔"
حیات کے بالوں میں ہاتھ الجھا کر ہلکا سا جھٹکا دے کر رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا
تو حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِم کو دیکھا
"نن۔ نہیں تا صم آپ صرف میرے ہیں۔"۔ مُعْتَصِم چوہدری کی بات پر تڑپ کر کہتے اپنا ہاتھ اس کے لبوں
کر رکھا

تو مُعْتَصِم چوہدری کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی
بنا حیات کو سمجھنے کا موقع دیے بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لٹا کر حیات پر کمفرٹر پھیلا لیا
اٹھ کر کمرے کی لائٹ بند کر کے سائیڈ لیٹ اوپن کیا
مُعْتَصِم کو اندھیرے میں سونے کی عادت تھی مگر وہ جانتا تھا کہ حیات کو اندھیرے میں نیند نہیں آتی اسی لیے
لیٹ اوپن کر کے

بیڈ پر لیٹ کر رخ بدل لیا
مُعْتَصِم کی ناراضگی کو محسوس کر کے حیات کی روتے روتے جب ہچکیاں بندھ گئی تو مُعْتَصِم نے خاموشی سے رخ
بدل کر اسے اپنے حصار میں قید کر لیا

حیات کے آنسوؤں سے اپنا سینہ بھگتا محسوس کر کے مُعْتَصِم چوہدری نے سختی سے اپنے ہونٹ بھنچ لیے
جب حیات پر غنودگی طاری ہونا شروع ہوئی تو مُعْتَصِم نے نرمی سے اسے خود سے پیچھے کیا
لیٹ کی مدھم روشنی میں حیات کے سرخ پڑتے چہرے کو ایک نظر دیکھ مُعْتَصِم نے کروٹ بدل لی
نیند میں بھی حیات نے یہ بات شدت سے محسوس کی

Posted On Kitab Nagri

ورنہ جب مُعْتَصِمِ چوہدری اس کے ساتھ ہوتا تھا تو حیات کو ساری رات اپنی بانہوں کی قید میں رکھتا تھا مگر آج جاگتے ہوئے بھی وہ کروٹ بدل چکا تھا
نیند سے بھری آنکھوں کو کھول کر حیات نے مُعْتَصِمِ کی پشت کو دیکھا
پر نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو زیادہ دیر کھلانا رکھ سکی اور نیند کی وادیوں میں گم ہوتی چلی گئی

"اور جو تم کر رہے ہو ڈریگو تمہیں لگتا ہے یہ سب ٹھیک ہے" سامنے بیٹھے آفیسر کی بات پر ڈریگو کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی

"اور جو وہ لوگ آج تک کرتے آئیں ہیں کیا وہ ٹھیک تھا" ڈریگو کے طنزیہ لہجے پر انہوں نے گہری سانس بھری "تمہارا یہ عمل لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کر دے گا۔ معاشرے میں انتشار پیدا ہو گا۔ کوئی عام شخص بھی اسے اپنا حق سمجھنے لگا گے۔ لوگ انصاف ک دروازہ کھٹکھٹانے کی بجائے خود انصاف حاصل کرنے کے لیے

لڑنے لگے گے" آفیسر کی بات پر ڈریگو کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہوئے
جبکہ پیچھے بیٹھے وانلڈ وولف کا قہقہہ گونجا تو آفیسر نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا
دونوں ایک جیسے تھے ان کے لیے ایک کو سمجھانا مشکل تھا

اور آج تو دوسرا بھی ساتھ ٹپک پڑا تھا

"آپ جانتے ہیں آفیسر جب غریب گھرانے۔ چھوٹے طبقے کے لوگ پائی پائی جوڑ کر اپنے خواب پورے کرنے کے لیے خاندان والوں۔ معاشرے والوں سے لڑ کر اپنی بیٹیوں کو تعلیم کے لیے باہر بھیجتے ہیں۔ مگر انہیں خبر ملتی ہے کہ ان کی بیٹی نے ہاسٹل میں خودکشی کر لی۔ یا مدرسے جاتی ہوئی بچی کاریپ ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تب وہ لوگ جس خوف و ہراس کا شکار ہوتے ہیں۔ اسی خوف کی وجہ سے اپنی بیٹیوں کو گھروں میں قید کر دیتے ہیں۔ ان سے خواب چھین لیتے ہیں تاکہ ان کی عزت محفوظ رہے۔

مگر یہ درندے کسی ناکسی روپ میں اس گھر کی چار دیواری میں بھی انہیں روند جاتے ہیں۔

اور جب یہ سب میڈیا پر آتا ہے۔ جب کوئی انصاف نہیں ہوتا۔ درندوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو یہ سب ان مظلوم لوگوں کو خوف میں مبتلا کر دیتا ہے کہ انصاف ان کے لیے نہیں۔ کبھی ان سے یہ کہہ دیا جاتا ہے رات کو اس وقت کیوں نکلی تھی گھر سے یہ لباس کیوں پہنا تھا۔ مگر جب ماں باپ اپنی دو سال کی بچی کو دیکھتے ہیں تو وہ اس کے ساتھ ہوئے ظلم سے زیادہ

اس کا قصور ڈھونڈتے ہیں۔

اور یہ نا انصافی ان مجرموں کو شہہ دیتی ہے۔ وہ سوچتے ہیں جب وہ بچ نکلے تو ہمیں بھی کچھ نہیں ہوگا۔ گاؤں میں اگر کوئی جاگیر دار کسی کی بہن بیٹی کی عصمت دری کر دیتا ہے تو سینہ چوڑا کر کہ چلتا ہے کہ وہ تو دولت والے ہیں گاؤں کے سردار ہے ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

اور وہ مظلوم ماں باپ بیٹی کو انصاف دلانے کی بجائے خود بھی زہر کھا کر ہمارے انصاف پر تھوک کر انصاف والے کے پاس چلے جاتے ہیں۔

تب کسی کو فرق نہیں پڑتا۔ میڈیا بولتا ہے چلاتا ہے مگر انصاف نہیں دلاتا۔ پھر دوسرا کیس آتا ہے اور پہلے والا پرانا ہونے کی وجہ سے پیچھے چھوٹ جاتا ہے۔ پھر کون زینب تھی۔ کون وہ بے قصور ماں تھی جسے اس کے بچوں کے سامنے روند دیا گیا کسی کو کچھ فرق نہیں پڑتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرا عمل خوف و ہراس پیدا کرے گا۔ مگر ان بیٹیوں کے ماں باپ کے دلوں میں نہیں۔ ان ماؤں کے بیٹوں کے دلوں میں جنہیں مرد سمجھ کر وہ آزادی دیتی رہی اور آج وہ اس قدر آزاد ہو گئے ہیں کہ درندوں کا روپ دھار چکے ہیں۔

میں عورتوں۔ بہن بیٹیوں کو بے جا آزادی نہیں دے رہا کہ وہ باہر نکلے تو ان روشنیوں میں گم ہو جائے۔ میں انہیں تحفظ دے رہا ہوں۔ کہ اگر دن کے اجالے میں یارات کے اندھیرے میں انہیں گھر سے باہر نکلنا پڑے تو وہ کہہ سکے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے تو

ان کو وہ عزت دی جا رہی ہے جو اسلام نے دی ہے۔ انہیں یقین ہو جو ملک اور اسلام کے محافظ بنتے ہیں وہ اپنی بہن بیٹیوں کے بھی محافظ ہے۔ حضرت علی رضہ فرماتے ہیں:-

ظالم کے ساتھ رحم مظلوم کے ساتھ ظلم ہیں

اور میں ظالموں میں شمار نہیں ہونا چاہتا

اور جو میں کرنے والا ہوں وہ میں کر رہا ہوں۔

جو آئے گا سامنے وہ اپنا انجام سوچ کر سامنے آنے کی یا مجھے روکنے کی کوشش کرے۔"

سر دسپاٹ لہجے میں کہہ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

اور سرخ نظروں سے سامنے پڑی فائل کو دیکھا

اور اٹھا کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا

اور پھر آفیسر کو سمجھنے کا موقع دیے لائٹرنکال کر اسے جلا دیا

Posted On Kitab Nagri

"یہ انجام ہے اس راستے میں آنے والوں کا" خونخوار لہجے میں غرا کر کہتے تن فن کرتا وہاں سے باہر نکلتا چلا گیا جبکہ وائلڈ وولف آفیسر کی ہونکوں جیسی شکل دیکھ کر سیٹی کی دھن بجاتا آنکھوں میں چمک لیے باہر کی جانب بڑھا۔

بہن ڈرو مت بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ ڈریگو نے ساتھ کھڑی لڑکی کو پانی کا گلاس سامنے بیٹھی دھاڑیں مار کر روتی کم عمر لڑکی کو پلانے کا اشارہ کیا

جو دکھنے میں چوبیس۔۔۔ پچیس سال کی تھی۔ اور تین سال کی بچی کو گود میں اٹھائے ہوئے تھی "بھائی مم۔۔۔ نام تن۔۔۔ ذیلہ ہے۔۔۔ یہ مم۔۔۔ یری ب۔۔۔ جی۔۔۔" ہچکیوں سے روتی وہ اپنی بات مکمل نہیں کر پا رہی تھی

لڑکی کی گود میں بیٹھی کم سم سی بچی کو دیکھ ڈریگو معاملے کی طہ تک پہنچ گیا تھا مگر پھر بھی وہ سننا چاہتا تھا تاکہ وہ سب نا ہو جو وہ سمجھ رہا ہے

لڑکی کی ہچکیاں رکی تو پاس کھڑی لڑکی نے بچی کو اپنی گود میں تھام لیا

یہ ایک کمرے کا منظر تھا جس میں دائیں جانب دو صوفے

اور درمیان میں ٹیبل پڑا تھا

ٹیبل کے دائیں اور بائیں جانب دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں

جس پر ایک جانب تنزیلہ نامی عورت بیٹھی تھی

اور دوسری جانب ڈریگو بیٹھا تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں اپنے شوہر کے ساتھ رشتہ دار کی شادی پر گئی تھی۔ میری بچی چھوٹی تھی اور باہر جانے سے گھبراتی تھی تو میں اسے اپنی نند کے پاس چھوڑ گئی۔ مگر جب واپس آئی تو میری تو دنیا جڑ چکی تھی۔

م۔ میری نند کے شوہر نے میری معصوم بچی کو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا۔ میری معصوم بچی تکلیف سے چلاتی خون میں لت پت پڑی تھی۔

کمرے کی خاموشی میں ایک بے بس ماں کی دھاڑیں وحشت پیدا کر رہی تھی اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو دباتی وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

میں بہت روئی چلائی مگر ظالموں کو رحم نہیں آیا۔ میری نند کا شوہر۔ میرے شوہر کا چچا زاد بھی تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ نشے میں غلطی سے سب ہو گیا۔

میری بچی میرے پہلے شوہر کی اولاد تھی۔ اس کے انتقال کے بعد میرے بھائی نے اپنے سسرال میں میری شادی کی تھی۔ اسی لیے ظالموں نے میری بچی کے ساتھ ہوئے ظلم کو چھپانا چاہا۔

میں نے انصاف لینا چاہا تو میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی۔ کہا کہ سب میری لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور میری بیٹی کی وجہ سے وہ اپنی بہن کا گھر برباد نہیں کر سکتا۔

مجھے دھکے مار کر گھر سے نکال دیا۔

میرا چھوٹا بیٹا مجھ سے چھین لیا۔

میں نے انصاف لینے کی کوشش کی تو وہ میری بیٹی کی جان کے دشمن بن گئے۔

میرے گھر والوں کو ڈرایا دھمکایا۔ کہاں میرا کردار ٹھیک نہیں۔ یہ سب میرے عاشق نے کیا ہے۔ کوئی میرا یقین نہیں کر رہا۔ میں عدت میں تھی۔ میری بچی کو زبردستی مجھ سے چھین کر لے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

میں روئی گرائی اپنی بچی کی زندگی کی بھیک مانگی۔ تو میرے بھائی نے بچی میرے حوالے کر دی۔ مگر میں جانتی ہوں وہ معاملہ ٹھنڈا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں کہ میری بچی کو مار سکے۔ میرے شوہر نے بھائی سے کہا ہے اگر وہ بچی کو مار دے تو وہ مجھ سے دوبارہ شادی کر لے گا۔ میں پہلے بیوہ تھی۔ اور اب طلاق یافتہ ہو گئی ہوں۔ مجھے اور میری بیٹی کو منحوس کہہ کر اس ظلم پر پردہ ڈالا جا رہا ہے۔

میرے ماں باپ سر پر نہیں بھائی مجھے بوجھ سمجھ رہا ہے۔ میری بیٹی کو ذلت کا باعث سمجھ رہا ہے۔ میں کیسے اپنے سامنے اپنی بیٹی کو دوسری بار مرتے ہوئے دیکھوں۔ میں بہت مشکل سے اپنی دوست کے سہارے یہاں پہنچی ہوں۔

میری بچی کو بچالے صاحب۔ میری معصوم بچی کا کوئی قصور نہیں۔

میں ایک بے بس مجبور ماں ہوں۔

پھوٹ پھوٹ کر وہ روتی ڈریگو کے قہر کو جگا گئی تھی

"سزا تم خود دینا پسند کرو گی۔ یا میں دوں" ڈریگو نے سرد لہجے میں استفسار کیا

"رب نے تو ماں کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے۔ مگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہو گی ہر ماں کے بس میں ہو

تو وہ اپنی اولاد کا نصیب لکھنا چاہی گی روشن اور ہر تکلیف سے آزاد نصیب۔ بیٹی کا نصیب ہو تو اس کا دامن پاک

لکھے۔ اس کی عزت پر کبھی آنچ نا آئے لکھے۔

یہ اختیار نہیں تھا پاس میرے۔ مگر اب اگر رب نے مجھے یہ موقع دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے مجرم کا گریبان پکڑ

کر اسے اس کے انجام تک پہنچا سکوں۔ تو میں اس شخص کو اپنے ہاتھوں سے موت دینا چاہوں گی"۔۔۔

عورت کی بات پر ڈریگو کے ہونٹوں پر فخریہ مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

ایک نظر بچی کو دیکھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

"تو بس صبح تک کا انتظار کرو وہ مجرم اپٹ قدموں میں ہو گا" بچی کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا
"آپ کی عدت پوری نہیں ہوئی تو— آپ یہی رہے گی— اور عدت پوری ہونے کے بعد بھی اگر آپ یہاں رہنا
چاہے گی تو ہمیں خوشی ہوگی— ہم نہیں چاہے ہے کہ آپ اپنے بھائی کے گھر جا کر مزید کسی مصیبت کا سامنہ
کریں— تم انہیں کمرہ دکھا کر سامان لے کر جلد آؤ" بچی کو عورت کے حوالے کرتے سخت لہجے میں سامنے

کھڑی لڑکی سے کہہ کر قدم باہر کی جانب بڑھائے

عورت کی آنکھوں میں پیٹی باندھ کر اسے کمرے میں چھوڑ کر

یتیم خانے کے خفیہ راستوں سے ہوتی بیسمنٹ میں آئی

وہاں سے ضرورت کا سامان بیگ میں ڈال کر کندھوں پر لٹکایا

اور قدم باہر کی جانب بڑھائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات کے اندھیرے میں وہ اس سات مرلہ پر قائم گھر کی
چھت کا منظر تھا جس پر وہ بیک سائیڈ سے چڑھ کر اوپر آئے تھے

چھت پر لگے دروازے کو کھولنے کے لیے ڈریگو کے ساتھ موجود لڑکی نے ایک آلہ اپنے بیگ سے نکالا

لوہے کے دروازے پر اس آلے کو رکھ کر بٹن پر پریس کیا

تو وہ گول گول گھومتا اندر تک چلا گیا

اور اس جگہ پر سوراخ کر گیا

Posted On Kitab Nagri

آلے کو بند کر کہ ہاتھ اندر کر کہ جنسی کھولی

اور قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے

سیڑھیوں اتر کر نیچے آئے تو بائیں جانب اوپن کچن تھا

اور سامنے چھوٹے سی بالکنی تھی

جبکہ دائیں جانب لاونج کا دروازہ تھا

گھر میں اس وقت رات کے تین بجے خاموشی بسیرہ کیے ہوئے تھی

دبے قدموں سے پاؤں اندر رکھتے لڑکی نے اپنی پر اسرار آنکھیں ارد گرد گھمائی

جبکہ ڈریگو مضبوط قدم لیتا ایک دروازے کی جانب بڑھا

اپنے ہاتھ میں موجود پن کی مدد سے دروازہ کھولا تو نظریں نیند میں ڈوبے دو وجود پر گئی

دل تو کیا اس شخص کے ساتھ اس بے رحم عورت کا بھی کام تمام کر دے

مگر صبر کے گھونٹ بھرتا آگے بڑھا

اور نیند میں گم شخص کے کان کے پیچھے ہاتھ لے جا کر مخصوص رگ دبائی اور جھک کر اسے اپنے کندھوں پر ڈالا

اور قدم باہر کی جانب بڑھا دیے

چھت پر آکر رسیوں کی مدد سے پہلے ڈیگو اس شخص کو اپنے کندھوں پر ڈالے نیچے اتر اور پھر

وہ پر اسرار آنکھوں والی لڑکی

"آہ— لڑکی کی کراہ پر ڈریگو نے چونک کر دیکھا

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو"—

Posted On Kitab Nagri

دیوار کے اس جانب کانچ لگا تھا شاید اندھیرے کے باعث دیکھ نہیں سکی "اپنے کندھے پر لگے گہرے گھاؤ پر سختی سے لب بھینچتے ہوئے کہتا ڈریگو نے سر ہلا کر گاڑی سٹارٹ کہ تو وہ بھی آکر ساتھ بیٹھ گئی یہ تو ان کے روز کا معمول تھا یہ چھوٹی موٹی چوٹیں اتنی بار لگ چکی تھی کہ اب اگر ایسے زخم ملتے تو انہیں کھروچ کی مانند سمجھ کر نظر انداز کر جاتے کیونکہ ان کے پاس ان زخموں پر رونے اور افسوس کرنے کی بجائے اور بھی بہت سے کام تھے

یہ ایک بلیک روم کا منظر تھا جس میں ایک کمرے میں دس سے زائد کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ ایک لمبے ٹیبل پر پڑے تھے

ٹیبل کے سامنے گلاس کی ایک دیوار تھی

جس سے کمرے کے دوسرے حصے کا منظر صاف نظر آ رہا تھا

جہاں بڑے بڑے شوٹنگ کیمرہ جیسے کیمرہ پڑے ہوئے تھے

برف کی سیل پر ایک شخص کولٹایا ہوا تھا

جبکہ کیمرے میں اس کی ریکارڈنگ جاری تھی

دیوار کے اس پار بیٹھے لوگ کمپیوٹرز پر تیز تیز ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھے

کسی کخ سکریں پر ریپ کیسز کی فائلز تھیں

کسی کہ سکریں پر کیڈنیپ ہوئی بچیوں اور بچوں کی فائلز تھیں

کچھ سکریں پر یونیورسٹیوں کے طالب علموں میں تیزی سے بڑھتے نشے کی لت کے بارے میں انفارمیشن تھیں

Posted On Kitab Nagri

اور ایک سکریں پر ان ڈھونگی بابو کی ڈیٹیل شو ہو رہی تھیں۔ جو اللہ رسول کے نام پر عورتوں کو بیوقوف بنا کر انہیں گھر بسانے شوہر کو قابو کرنے۔

بیٹا پیدا ہونے کے لیے تعویذ اور جادو گنڈے کر کہ اپنے جال میں پھنسانے تھے۔۔۔

معصوم بچیوں پر جن کا سایہ کہہ کر انہیں اپنی درندگی کا نشانہ بناتے تھے

"تو بتاؤ اس بچی کے ساتھ تم نے کیا کیا تھا"۔ کیمرے کے پیچھے کھڑے ڈریگو کی سرد آواز پر اس شخص نے گرا گرتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑے

ایک دو گھنٹوں میں اس پر ہر طرح کا تشدد ہو چکا تھا۔

مگر اسے زندہ چھوڑا ہوا تھا تاکہ وہ اپنا جرم قبول کر سکے

"یہ میرے سالے کی سوتیلی اولاد تھی۔ میرا سالہ اور اس کی ماں اسے ہماری طرف چھوڑ کر گئے تو میرے دل

میں شیطان آگیا۔ میں نے اپنی بیوی کو نیند کی گولی دے کر بچوں کو گھر سے باہر بھیج دیا۔ اور پھر رات تک وہ آ

ناگئے تب تک میں اسے اپنی درندگی کا نشانہ بنا تا رہا۔

اور یہ سب میں نے اکیلے نہیں کیا اس کا سوتیلاباب بھی ساتھ تھا۔

وہ اپنی بیوی کو شادی پر عورتوں والی جگہ چھوڑ کر میرے پاس آگیا تھا۔

کیونکہ وہ اپنی بیوی کی اس اولاد سے چھٹکارا مانا چاہتا تھا۔

وہ پہلے بھی کئی بار کوشش کر چکا تھا۔ مگر اپنی بیوی کی وجہ سے ناکام ہو جاتا اسی لیے ہم نے یہ منصوبہ بنایا۔"

آدمی کے حقیقت بتانے پر دوسری جانب یہ سب سنتی تنزیلہ کی تو مانو پیروتلے سے زمین کھینچ لی گئی

ڈریگو کے اشارہ کرنے پر تنزیلہ کو اس جانب آنے کا اشارہ کیا

Posted On Kitab Nagri

توڑکی نے سر ہلا کر ایک آلہ تنزیلہ کے ہاتھ پکڑا یا جسے کپکپاتے ہاتھوں سے تھام کر وہ سرخ انگارا ہوتی آنسوؤں سے ترچہرہ لیے

اس شخص کی جانب بڑھی

اور پھر کمرے کی درودیوار نے اس ظالم شخص کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھیں۔ کیمرے کی آنکھ نے ایک میں کے بدلے کو قید کیا

تو ڈریگونی ہر اسرار مسکراہٹ لبوں پر سجائے موبائل جیب سے نکالا

"ایک گھنٹے تک اپنی ٹیم کو لے کر اس جگہ پہنچو۔ جو سی ڈی کاش کے ساتھ ملے گی۔ اسی بغیر کٹ کیے اپنے چینل پر دکھاؤ گے"۔

ایک نظر خوشی اور غم سے پاگلوں کی طرح تمہے لگاتی ماں کو دیکھا

جو بے جان پڑے وجود پر خنجر سے وار کرتی چلائے جا رہی تھی

"آہ۔ میرے مولا میں نے اس شخص کو اس دنیا میں معاف نہیں کیا۔ تو اسے اس دنیا میں معاف نا کرنا۔

گھٹیاں بغیرت شخص آٹھ اب ہاتھ لگا کر دکھا میری بیٹی کو۔ دکھا آہنی طاقت ظالم انسان۔ نن۔ نہیں انسان

نہیں۔ خنجر چلاتے ہاتھ کو روک کر اپنے لبوں پر رکھا

خون کے چھینٹوں اور آنسوؤں سے ترچہرہ آنکھوں میں انصاف کی خوشی کی چمک لیے وہ دیکھنے والوں کو لاگئی

"انسان نہیں۔ شیطان۔ جو آج اپنے نفس کی آگ میں جل گیا"۔ دھیمے لہجے میں کی گئی سرگوشی کے بعد وہاں

سناٹا چھا گیا

Posted On Kitab Nagri

ناظرین جیسا کہ آپ لوگ دیکھ سکتے ہیں

ایک ماں نے اپنی معصوم بچی کا انصاف خود لیا ہے

اور ہمارے معاشرے میں قائم ان عدالتوں اور انصاف کے نعرے لگانے والوں کے منہ پر ایک کرارا تھپڑ مارا
ہیں۔

اس ویڈیو میں آپ لوگ صاف صاف دیکھ سکتے ہیں کہ اس شخص نے اپنے جرم کا اعتراف کیا ہے۔ اور ساتھ
میڈیکل رپورٹس بھی دیکھ سکتے ہیں جس سے صاف واضح ہے کہ وہ مجرم تھا۔۔۔

اس سب کے پیچھے کون تھا۔ جس نے اس عورت کو سپورٹ کیا تا کہ وہ اپنا انصاف خود حاصل کر سکے۔
پولیس اس کا پتہ لگوانے کی کوشش کر رہی ہے۔
مگر میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب ٹھیک ہے۔

کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ مجرموں کو اس طرح سے سزا دی جائے "مانک تھا مے رپوٹر جائے وقوعہ پر
لوگوں کے درمیاں گھری

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس واقع کو ہائی لائٹ کر رہی تھیں

اور آخر میں مانک لیے ان لوگوں سے سوال کیا

"دیکھے بی بی ہم نہیں جانتے یہ کرنے والا کون تھا۔

مگر جس نے بھی کیا ٹھیک کیا۔

ہر بار حکومت کہتی ہے اگر ایسا معاملہ ہو تو سرعام پھانسی دی جائے گی۔

مگر کچھ نہیں ہوتا مجرم رہا ہو جاتا ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

پولیس والے لڑکی کے گھر والوں کو ذلیل کر کے رکھ دیتے ہیں۔

جب خود کچھ نہیں کر پاتے لڑکی کا کردار کو مشکوک کہہ دیتے ہیں۔

اب اگر کوئی ان ظالموں کو انجام تک پہنچا رہا ہے تو ہم اس کے ساتھ ہیں"۔ بزرگ کی بات پر رپورٹر دوسروں کی جانب بڑھی

آپ لوگوں کو نہیں لگتا اس کے بعد لوگ خود یہ سب کرنا شروع کر دے گے مطلب خود بدلہ لینے کے لیے قانون ہاتھ میں لے گے

رپورٹر کے سوال پر سامنے کھڑے شخص نے طنزیہ ہنسی ہنسی

بی بی یہ ظلم ہم غریبوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ ہم غریب لوگ ہے۔ عزت بچانے کو موت کو گلے لگا لے گے۔ بدلہ لے گے تو تب پولیس کی غیرت جاگ جائے گی کہ قانون کے ہوتے ہم نے کیوں کیا قتل۔ مگر قتل کس کا کیا اس سے فرق نہیں پڑے گا۔ ایک ریپ کرنے والے کو جیل ہونا ہو بدلہ لینے والوں کو تو سزائے موت دے گے یہ لوگ۔ اور ہم غریبوں کے پیچھے گھر والے بھی ہوتے اگر ہم جیلوں میں چلے جائے تو ان کو کون سنبھالے گا۔

www.kitabnagri.com

اگر بدلہ لینا اتنا آسان ہوتا ہم جیسے لوگوں کے لیے تو اب تک بہت لوگ لے چکے ہوتے۔ مگر اپنے حالات کو دیکھ کر بے حسی کی چادر اوڑھ کر ان ظالموں کو اپنے سامنے دندا تا ہوا دیکھ رہے ہیں۔۔۔

جیسا کہ آپ لوگوں دیکھ رہے ہیں لوگ اس انصاف پر خوش ہے انہیں فرق نہیں پڑتا کہ اس کے پیچھے کون ہیں اور کون نہیں

Posted On Kitab Nagri

انہیں بس ان ظالموں کے انجام سے مطلب ہیں اور لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ چاہتے ہیں جو کیس ابھی تک بند پڑے ہیں اور عدالتوں میں گھسیٹے جا رہے ہیں ان کا انجام بھی یہی ہوں

"شکر یہ کرن ہمیں جو اُن کرنے کے لیے۔ جیسا کہ آپ لوگوں دیکھ رہی ہیں کہ اس واقعے پر لوگوں کا رد عمل کیا ہے۔ تو اب آپ کو دکھاتے ہیں ویڈیو کے ساتھ ملے پیغام کو جو ڈریگونا می شخص نے ان عزت کے لٹیروں کے نام چھوڑا ہے



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

اینٹر کے بولنے کے بعد ڈریگو کے لکھے گئے لیٹر کو سکریں پر شو کیا گیا
"نیوز چینلز پر جتنے بھی ریپ کیسز دیکھ چکے ہیں۔ اب ان درندوں کا انجام بھی آپ یہی دیکھے گے۔
اگر کوئی اس جرم کو کر چکا ہے تو کوشش کر لے خود کو بچانے کی۔ اگر ارادہ رکھتا ہے تو انجام دیکھ لیں" ---
تو ناظرین یہ تھا ڈریگو کا پیغام اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ پیغام کس قدر ریپ کیسز میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ اس
درندے کا انجام

دوسروں کے دلوں میں کس قدر وحشت پیدا کرتا ہے یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ اور لوگوں کا کہنا ہے کہ انہیں
انتظار ہے کہ اگلے درندہ کون ہے جو اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے۔ "خبروں کا سلسلہ یہی سے جاری ہو گا ملتے ہیں
چھوٹے سے بڑیک کے بعد

یمن شاہ نے نیوز بند کر کے تکیے سے ٹیک لگا کر سگریٹ سلگاتے معتصم چوہدری کو دیکھا
جو کسی گہری سوچ میں گم تھا

"اگر خود اسی طرح جلنا ہے تو ناراضگی ختم کر دو"۔ یمن شاہ کی بات پر معتصم چوہدری نے گہری سانس بھر کر
اسے دیکھا

اور ٹیک ہٹا کر بیٹھ گیا
وہ دونوں اس وقت معتصم چوہدری کے ڈیرے میں موجود کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے

Posted On Kitab Nagri

جس میں تین بڑے بڑے پلنگ تھے جس پر سفید چادریں بچھی ہوئی تھیں
گاؤ تکیے سے ٹیک ہٹا کر مُعْتَصِم نے نفی میں سر ہلایا

"میں نے ہزار بار کہا ہے ہماری گفتگو کا حصہ میری بیوی کی ذات کو نابنایا کرو۔ مجھے نہیں پسند کے میں اسے یا
ہمارے رشتے کو لوگوں میں بیٹھ کر ڈسکس کروں"۔ مُعْتَصِم چوہدری کے سرد لہجے پر ایمان شاہ نے آنکھیں
چھوٹی کر کہ اسے گھورا

"بکواس مت کرو بہن ہے وہ میری۔ اور میرے دوست کی عزت ہے۔ اور جب تم دونوں اپنی بیو قویوں کی
وجہ سے اپنا رشتہ خراب کرو گے تو سمجھانا میرا فرض ہے"۔ ایمان شاہ نے سخت لہجے میں کہا
تو مُعْتَصِم چوہدری نے طنزیہ نظروں سے اسے گھورا
"تمہارا ملازم بتا رہا تھا کہ انکل آئی گاؤں سے باہر گئے ہیں ایک دو دن تک لوٹے گے۔ تو پھر تم یہاں کیا کر
رہے ہو۔"

حیات حویلی میں اکیلی ہے۔ اور موسم کے تیور دیکھو۔ ایمان شاہ نے ٹیک ہٹاتے کھڑکی سے باہر نظر آتے سیاہ
بادلوں کو دیکھتے ہوئے کہا
تو مُعْتَصِم نے ایک نظر دیکھ کر سر جھکا لیا

"دل فکر میں مبتلا ہوا مگر بے حسی کی چادر اوڑھ کر سگریٹ کی ڈبی سے دوسری سگریٹ نکال کر سلگالی
یہ کام تو دونوں دوست دل کھول کر کرتے تھے جیسے سگریٹ نہیں آپ حیات پی رہے ہو
ایمان شاہ تو عروب کے سامنے اکڑ کر پیتا تھا مگر شائستہ بیگم اور مکرم شاہ کے نظروں میں ان کا بیٹا ان کاموں سے
دور تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر مُعْتَصِمِ چوہدری نے جب سے حیات سے ناراضگی چل رہی تھی تب سے اس کے سامنے پینے سے پرہیز ہی کیا تھا

کہ کب اس کا دماغ گھوم جائے اور وہ نور بیگم کو اس کی شکایت لگا دے

"میں نے تمہیں کہا تھا۔ کہ ترکی کے سارے کام سمیٹ کر آنا۔ پھر یہ روزی والا معاملہ کیوں ابھی تک لٹکایا ہوا ہے تم نے"۔ سر جھٹکتے مُعْتَصِمِ نے سخت لہجے میں کہا

تو یمان شاہ کی رگیں تن گئی

"اور تم چاہتے تھے کہ میں وہاں بیٹھا رہتا اور یہاں وہ کسی اور کے نام ہو جاتی"۔ یمان شاہ نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کا دلکش قہقہہ گونجا

"اور تمہیں لگتا تھا کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہوتے کوئی اس کے دوست کی محبت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکتا تھا" اپنے چاکلیٹ براؤن سلکی بالوں کو دائیں ہاتھ کی مدد سے ماتھے سے پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

www.kitabnagri.com

"اور مجھے لگتا ہے عروب جانتی ہے کہ شادی ٹوٹی نہیں تم ہو اس سب کے ہیچھے۔ اسی لیے کوئی واویلا نہیں کیا

اس نے" مُعْتَصِمِ چوہدری کے کندھے آچکا کر کہنے پر یمان شاہ نے پر سوچ نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

"مجھے کبھی کبھی لگتا ہے تم عروب کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو جو کہ میں نہیں جانتا"۔ یمان شاہ کے

سنجیدہ لہجے پر مُعْتَصِمِ نے چونک کر اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"یہ سچ ہے۔ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں اس کے بارے میں۔ وہ بھی جو وہ خود بھی نہیں جانتی۔ اب تمہارے کہنے پر اپنے آدمیوں کو علاوہ میں خود اس کے بارے میں معلومات رکھتا رہا اس کی حفاظت کرتا رہا ہوں تو تم سے زیادہ جانتا ہوں اسے"۔ معتصم میں نے کندھے اچکا کر کہا اور قدم باہر کی جانب بڑھائے تو یمان شاہ بھی اس کے پیچھے چلا آیا "تم حویلی چلو تو بہتر ہے موسم واقع میں بہت خراب ہے" نہیں میں گھر جاؤ گا۔ اتنے دنوں سے محبوب کا چہرہ نہیں دیکھا تو ٹامن محبوب بیوی۔ اور رو مینس کی کمی محسوس ہو رہی ہے"۔ آنکھ دبا کر کہتے اپنی کار میں بیٹھ کر بنا معتصم چوہدری کو کوئی بات کرنے کا موقع دیے زن سے کار بھگالے گیا میسج کی آواز پر معتصم چوہدری نے موبائل آن کیا تو یمان شاہ کا میسج پڑھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی "میں چاہتا ہوں میرا دوست اس موسم اور گھر کی تنہائی کا بھرپور فائدہ اٹھائے تاکہ نیکسٹ ایئر میں اس کے بچوں کو اٹھا سکوں"۔ میسج کے آگے ونک کرتے ایمو جیز کی بھرمار تھی اور ساتھ ہی معتصم چوہدری کی گالیوں سے بچنے کے لیے اسے بلاک کر دیا گیا

حیات نے ایک نظر کھڑکی سے نظر آتے خوبصورت آسمان کو دیکھا اور ایک نظر صوفے پر بیٹھے معتصم چوہدری کو دیکھا جو ایک تو آیا لیٹ تھا

اور جب آگیا تو تب سے لپٹ لپٹ لے کر بیٹھا تھا

Posted On Kitab Nagri

حیات کی آنکھیں اس قدر بے رخی پر پل میں نم ہوئی
وہ جانتا تھا کہ وہ گھر میں اکیلی ہے ملازمہ بھی عشاء کی نماز سے پہلے گھر چلی جاتی ہیں
کیونکہ نور بیگم انہیں گھر رکھنے کے حق میں نہیں تھیں
ان کا کہنا تھا وہ لاکھ ان کی حفاظت کر لے مگر گھر میں موجود ان کے ماں باپ کی رات کانٹوں پر گزرتی ہوگی
اس لیے بیٹیوں کو اپنے ماں باپ کی نظروں کے سامنے ہی ہونا چاہیے
وہ حویلی میں کام کرتی ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کا گھر والوں سے کوئی رشتہ نہیں رہا یا ان کی کوئی زندگی
نہیں

اسی لیے انہیں عشاء کے وقت یا کبھی اس سے پہلے نور بیگم گھر بھیج دیتی تھی
"میں اکیلی تھی گھر"۔ کمرے کی خاموشی میں لیپ ٹاپ پر چلتی مُعْتَصِمِ چوہدری کی انگلیوں کی حرکت سے ٹک
ٹک کی آواز کو

حیات کی نم آواز نے توڑا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے سر اٹھا کر حیات کی جانب دیکھا
جولائٹ سکائے بلیو کلر کی شلوار قمیض پہنے۔ بالوں کو کھلا چھوڑے ہاتھوں میں سفید رنگ کی کانچ کی چوڑیاں
پہنے۔

ہونٹوں پر پنک لپ اسٹک لگائے۔ سیدھا مُعْتَصِمِ چوہدری کے دل میں اتر رہی تھی
شادی کا اور کوئی فائدہ ہوا ہونا ہو حیات کو یہ فائدہ ضرور ہوا تھا

کہ اب وہ کمرے میں میک اپ بھی کر لیتی تھی۔ بال کھلے رکھنے پر بھی مُعْتَصِمِ کوئی پابندی نہیں لگاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور بیگم کے دیے گئے کام والوں جوڑوں کو وہ جب دل کیا پہن لیتی جس پر مُعْتَصِم کوئی ردِ عمل نادیتا بس کمرے سے باہر دوپٹہ سر پر لینے اور بال باندھنے کا وہ سرد لہجے میں کہہ چکا تھا

جس پر حیات نے منہ بسور کرہاں کہہ دیا تھا

مُعْتَصِم چوہدری کی لودیتی نظروں سے گھبرا کر حیات نے رخ کھڑکی کی جانب کیا

تو مُعْتَصِم چوہدری چونک کر ہوش میں آیا

اور ماتھے پر تیوریاں چڑھائے حیات کی پشت کو دیکھا

اور سر جھٹک کر دوبار اکام میں مصروف ہو گیا

"ملازمہ تھی نا" تھوڑے وقفے بعد جواب دیا تو حیات کی نے بری طرح اپنے لب کچلے

تن فن کرتی مُعْتَصِم کے قریب جا کر بیٹھی جس پر مُعْتَصِم چوہدری نے ابر آچکا کر اسے دیکھا

"لیکن میں آپ کی بیوی ہوں۔ آپ کی ذمہ داری۔ ماں جی مجھے آپ کے حوالے کر کہ گئی ہے۔ مجھے

ملازموں سے نہیں آپ سے مطلب ہے صم" مُعْتَصِم چوہدری کے بائیں جانب بیٹھ کر اس کے گریبان کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے جھنجھلاتے ہوئے چلا کر کہا

www.kitabnagri.com

تو حیات کی حرکت پر مُعْتَصِم نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا

"شکر تمہیں یاد تو آیا حیات بی بی کے تم میری بیوی ہو" بنا حیات کے ہاتھ ہٹائیں نظریں پھیرتے سرد لہجے میں کہا

تو حیات کی آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

"میرے ساتھ ایسے مت کریں نا" مُعْتَصِم چوہدری کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ چھین کر پیچھے کرتے خود سامنے آکر

مُعْتَصِم چوہدری کی گود میں بیٹھ کر دونوں بازو

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِم کی گردن کے گرد باندھ لیے

"میں تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کر رہا حیات— اور ناہی میں فلحال تم سے کوئی بات کرنا چاہتا ہوں" نرمی سے

حیات کے بازو اپنی گردن سے ہٹا کر سر صوفے کی پشت سے ٹکاتے ہوئے کہا تو

حیات کی نظریں مُعْتَصِم چوہدری کے گلے کی ہڈی پر جان ٹھہری

مُعْتَصِم کی باتوں کو نظر انداز کیے جھک کر اپنے لب و ہاں رکھنے چاہے تو مُعْتَصِم نے چہرے کا رخ پھیر لیا

جس پر حیات کے چہرے کی رنگت پل میں پھیکی پڑی

مُعْتَصِم نے بھی سرعت سے پلٹ کر حیات کے چہرے کی جانب دیکھا

یہ سب انجامے میں ہوا تھا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا رخ بدلنے کا

وہ ناراض تھا مگر اپنی ناراضگی کے باوجود جب رات کو گھر آتا تو سوئی ہوئی حیات کو دیکھ

اس پر اپنی محبت نچھاور کرنے لگتا اور جب مُعْتَصِم کا جان لیوا لمس حیات اپنے لبوں پر محسوس کر کہ اٹھتی تو رخ

بدل کر سو جاتا۔۔ حیات کے سامنے ناراضگی کا بھرپور اظہار کرتا تھا

مگر مُعْتَصِم کے اس طرح چہرہ پھیرنے سے حیات کو اپنے اندر کچھ ٹوٹا سا محسوس ہوا

ایک پل میں کھڑی ہو کر بنا مُعْتَصِم کی بات سنے کمرے سے نکلتی چلی گئی

جبکہ مُعْتَصِم چوہدری نے اپنے سامنے پڑے ٹیبل کو زور سے ٹانگ مار کر پیچھے دھکیلا

اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے نظر کھڑکی کی طرف ڈالی

جہاں اب زوروں شور سے بارش برس رہی تھی

ٹائم دیکھا تو رات کے نو بج چکے تھے

Posted On Kitab Nagri

اپنی اجرک اٹھا کر کندھوں پر ڈالی اور تیز تیز قدم بڑھتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

مُعْتَصِمِ چوہدری حویلی میں ساری جگہ حیات کو ڈھونڈتا چھت پر آیا تو چھت پر لگے بلب کی روشنی میں نظریں حیات کے بارش میں بھگتے سراپے پر آن ٹھہریں جو با نہیں پھیلائیں۔ آنکھیں موندیں حویلی کی چھت پر کھڑی بارش کی بوندوں کو اپنی روح تک محسوس کر رہی تھی

ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ اسے اپنی کمر پر ریپنگتی ہوئی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا جسے محسوس کر کہ حیات نے آنکھیں کھولنے کی بجائے سختی سے میچ لیں انگلیاں کمر سے سرکتی ہوئی پیٹ پر آئی تو حیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی پیچھے کھڑے مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنے دونوں ہاتھ حیات کے پیٹ پر باندھ کر جھٹکے میں حیات کی پشت کو اپنے سینے میں بھینچا

"یہ بارش مجھے اپنا رقیب لگنے لگی ہے۔ اب تو مجھے لگتا ہے میری قربت سے زیادہ تم اسے شدت سے اپنی روح میں محسوس کرتی ہو"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کی کرخت آواز پر حیات نے بری طرح سے اپنے لب کچلے نظریں حویلی کے سامنے نظر آتے کھیتوں سے ہوتی ہوئی اپنے پیٹ پر سختی سے بندھے ہاتھوں پر آن ٹھہری "آپ کب آئے"۔ اپنے لب کچلتے ہوئے دھیمے لہجے میں استفسار کیا اپنی بات نظر انداز ہونے پر مُعْتَصِمِ چوہدری کے چہرے کے تاثرات پل میں سپاٹ ہوئے تبھی ایک جھٹکے میں حیات کا رخ اپنی جانب کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا

Posted On Kitab Nagri

حیات اس اچانک ہوئی افتاد پر بھونچکا کر پھٹی آنکھوں سے مُعتصم چوہدری کو دیکھ رہی تھی
جو سرد نظروں سے حیات کو ہی دیکھ رہا تھا

سکائے بلیو کالر کی شلوار قمیض پہنے۔ سر پر لیا ہوا دوپٹہ سرک کر کندھوں کے گرد پھیلا ہوا تھا۔ بارش میں
بھینکنے کی وجہ سے کپڑے گیلے ہو کر جسم سے چپکے ہوئے تھے

گرے گرین آنکھیں معصومیت لیے مُعتصم چوہدری کی گردن کی ہڈی پر جمی ہوئی تھی
سیاہ گھنے بال گردن پر چپکے ہوئے تھے

"کتنی بار کہا ہے روم سے باہر آؤ تو بال مت کھولا کرو"۔ حیات کے کندھوں پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے
کہا

تو حیات نے سسک کر مُعتصم کو دیکھا
لیکن جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

"ناراض ہو"۔ اپنے غصے اور انا کو ایک طرف کر کے نرمی سے پوچھا تو حیات کی آنکھیں پل میں لبالب پانیوں
سے بھر گئی

"آپ کو کہا فرق پڑتا ہے۔ اپنی منمنائیاں کر لی مگر ایک بار بھی نہیں کہا کہ۔ ہمیشہ کی طرح نان سٹاپ بولتے
اچانک ہی زبان کو بریک لگی

چہرہ خفت سے لال ہوا

تو مُعتصم چوہدری نے سنجیدہ نظروں سے بغور حیات کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا

پھر جھک کر اپنا شدت بھرا لمس حیات کی گال پر چھوڑ کر اپنی ہلکی بیرڈ کو حیات کی گال پر زور سے رب کیا

Posted On Kitab Nagri

جس پر حیات نے دانتوں تلے ہونٹ دبا کر اپنی سسکی روکی
"ابھی بھی اظہار کی ضرورت ہے کیا— میری شدتیں— میری وارفتگیاں بھی کیا تمہیں اس بات کا احساس
نہیں دلا سکی کہ تم کیا ہو میرے لیے"— اپنی پر اسرا آنکھیں
حیات کے بھگتے وجود پر ٹکائے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی
تو حیات کو اپنے رگ و پے میں سر دلہریں سرایت کرتی محسوس ہوئی
حیات کی کمر پر مضبوطی سے ہاتھ باندھے پیچھے کوچھکتے اسے زمیں پر لٹا کر خود اس پر جھک آیا
حیات نے نظریں اٹھا کر معتصم چوہدری کی آنکھوں میں دیکھنا چاہا جو چہرہ حیات کے چہرے پر جھکائے دونوں
ہاتھ اس کے اطراف میں رکھے گہری بولتی نظروں سے
حیات کی جانب ہی دیکھ رہا تھا
معتصم چوہدری کی لودیتی نظروں کو دیکھ حیات نے سرعت سے اپنی نظریں جھکالی
حیات کے گرد لپٹے ہوئے دوپٹے کو ایک جھٹکے میں اتار کر زمین پر رکھنے کی بجائے
اپنے کندھے سے پیچھے پیٹھ پر رکھ دیا
اس اچانک افتاد پر حیات حق دق سی کبھی معتصم کو دیکھتی اور کبھی اپنے دوپٹے کو دیکھنے کی کوشش کرتی جو وہ
اپنی پیٹھ پر رکھ چکا تھا
معتصم چوہدری کی معنی خیز نظریں اور اسے ہونٹ دانتوں تلے دباتے دیکھ حیات کی نظریں اپنے سر اے پر گئی
دوپٹہ ہٹ جانے کی وجہ سے جسم کے خوبصورت نشیب و فراز واضح ہو رہے تھے
اپنے رعنائیاں عیاں کرتے وجود کو دیکھ حیات کا چہرہ پل میں سرخ انار ہوا

Posted On Kitab Nagri

سرعت سے رخ پلٹنا چاہا تو مُتَعَصِّمِ چوہدری نے حیات کی کلائیاں تھام کر اس کی کوشش کو ناکام بنا دیکھ
"کس می" مُتَعَصِّمِ چوہدری کی سرد آواز پر حیات نے حیرت سے مُتَعَصِّمِ کے چہرے کی جانب دیکھا
جواب بالکل سپاٹ تھا

حیات مُتَعَصِّمِ چوہدری کے پل میں تولہ اور پل میں ماشہ والے رویے سے سخت الجھن کا شکار ہو رہی تھی
کیسے کچھ دیر پہلے وہ اس کے قریب آنے پر رخ پھیر چکا تھا اور اب خود اپنی مرضی سے قریب سے قریب ہوا جا
رہا تھا

"مم۔۔ میں کیسے صم"۔۔ کپکپاتے ہونٹوں پر قابو پا کر حیرت سے کہا تو مُتَعَصِّمِ چوہدری کی آنکھیں پل میں سرخ
انگارا ہوئی

"بالکل ویسے ہی۔۔ جیسے کسی غیر کے لیے سولہ سنگھار کر کہ۔۔ اپنے پور پور کو اس کے لیے سجا کر۔۔ اس کا سامنے
اپنا ہوش ربا حسن لے کر دعوتِ نظارہ بن کر بیٹھی تھی"۔۔ سرد لہجے میں غرا کر کہا
توحیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی گرے گرین آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئی
"آپ۔۔ جانتے ہیں کہ میں اپنی مرضی سے نن۔۔ نہیں" مُتَعَصِّمِ چوہدری کی چادر کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے
روتے ہوئے کہنا چاہا تو

مُتَعَصِّمِ چوہدری نے حیات کے جبرے کو اپنی سخت گرفت میں لیا
"اور تم بھی تو جانتی تھی کہ تم میری عزت تھی"۔۔ حیات کے ہاتھوں کو اپنی چادر سے ہٹا کر۔۔ حیات کی
کلائیوں کو اپنی سخت گرفت میں لے کر زمین سے لگا دیا

Posted On Kitab Nagri

"جب آپ نے کرنی اپنی ہی مرضی ہے۔ میری بات پر یقین نہیں کرنا۔ تو میں بھی آپ سے کوئی بات نہیں کرو گی اب"۔ حیات کی ضدی طبیعت عود کر آئی تو ایک ہی سانس میں اپنی کہہ کر خاموش اختیار کر لی نا جانے کتنے ہی لمحے سرک گئے تھے حیات ویسے ہی نظریں جھکائے خود پر مُعْتَصِمِ چوہدری کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کر رہی تھی اور مُعْتَصِمِ چوہدری اس پر جھکا سرد نظروں سے حیات کو دیکھ رہا تھا بارش کی شدت میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو رہا تھا

مگر وہ دونوں ہی ضد میں سب کچھ فراموش کیے ہوئے تھے کہ تبھی حیات کو اپنی قمیض کی زپ کھلتی ہوئی محسوس ہوئی آنکھوں میں بے یقینی لیے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

وہ بے باک تھا۔ اپنی شدتوں سے حیات کی جان لبوں پر لے آتا تھا

مگر حیات کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ سنجیدہ نظر آنے والا یوں چھت پر بھی یہ حرکت کر سکتا تھا ابھی وہ مزاحمت کرتی اس سے پہلے ہی مُعْتَصِمِ چوہدری نے زپ کھول کر شرٹ کو دونوں کندھوں سے سرکا دیا "مُعْتَصِمِ۔۔۔ ہم چھت پر ہے پلیز"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھوں کو اپنے کندھوں پر حرکت کرتے

محسوس کر کہ حیات نے منت بھرے لہجے میں کہا

تو مُعْتَصِمِ نے اپنی سرخ آنکھوں سے حیات کو دیکھا

"ہششش۔۔۔ ایک لفظ نہیں۔ اگر مزاحمت کی کوشش بھی کی تو میں یہی ہر حد پار کر گزروں گا۔ کیونکہ یہ

چھت بھی میری۔ اور تم بھی میری"۔ سخت نظروں سے حیات کو دیکھتے ایک ایک لفظ چبا کر کہا

تو حیات نے خفگی سے منہ پھیر لیا

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِم کی نظریں حیات کے چہرے سے پھسلتی ہوئی دودھیا گردن پر آئی جہاں ہری نیلی رگیں نظر آرہی تھیں۔ چہرے سے گردن تک بارش کی بوندیں دیکھ مُعْتَصِم چوہدری کو اپنے حلق میں کانٹے چبتے محسوس ہوئے اپنے آنکھوٹھے سے حیات کی شہہ رگ کو سہلایا تو حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِم کو دیکھا جو خمار آلود نظروں سے حیات کو ہی دیکھ رہا تھا

"ان بارش کی بوندوں کی مانند میں تمہیں خود میں جذب کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح تمہیں ان بوندوں کی ٹھنڈک اپنے وجود میں اترتی محسوس ہوتی ہے۔ ویسے ہی میں تمہارے وجود میں اتر جانا چاہتا ہوں"۔ حیات کی شہہ رگ پر اپنا دکھتا لمس چھوڑتے بوجھل لہجے میں سرگوشی کی تو حیات نے اپنے دونوں ہاتھوں میں مُعْتَصِم کی چادر کو دبوچ لیا

اور مُعْتَصِم چوہدری بے خود ہوا حیات کی گردن سے کندھوں تک اپنی جنونیت کی چھاپ چھوڑنے لگا مُعْتَصِم چوہدری کی شدتوں پر سسکتی ہوئی حیات نے اپنے بازو مُعْتَصِم کی گردن کے گرد باندھ کر اپنے ہاتھ مُعْتَصِم چوہدری بالوں میں الجھا دیے

"مم۔۔۔ مُعْتَصِم مم۔۔۔ مجھے ٹھہ۔۔۔ ٹھنڈ لگ رہی ہے"۔ مُعْتَصِم کے ہونٹوں کا دکھتا ہوا لمس دل کے مقام پر محسوس

کر کہ حیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

اس سے پہلے مُعْتَصِم شرٹ کو نیچے کھسکاتا حیات نے ہڑبڑا کر کہا

مُعْتَصِم نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر حیات کا دوپٹہ پکڑ کر اپنے ہاتھ پر لپیٹا

حیات کی کمر پر گرفت سخت کر کہ کروٹ بدلی

Posted On Kitab Nagri

"میرے اتنے قریب ہوتے ہوئے۔ میری قربت میں بھی تمہیں اس بارش سے ٹھنڈ لگ رہی ہے"۔ حیات کے بالوں میں انگلیاں پھنسائے۔ حیات کی گردن پر دہکتا ہوا لمس چھوڑتے خمار آلود لہجے میں کہا تو حیات نے تڑپ کر معتصم کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہا

"اگر تم کہتی ہو تو میں اپنی شدتوں سے۔ اپنی قربت کی آنچ سے اس ٹھنڈ کو ختم کر دیتا ہوں۔ بارش کی بوندیں۔ تم اور میں ایک دوسرے میں گم۔ اس ٹھنڈ میں میری جھلسا دینے والی قربت۔ کیا خیال ہے"۔ آنکھوں میں شوخی لیے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو حیات نے سٹیٹا کر چہرہ معتصم چوہدری کے سینے میں چھپا لیا
معتصم چوہدری کی بے باک زوم معنی سرگوشیوں پر حیات کا دل دھک دھک کر رہا تھا
چہرہ جیسے خون چھلکانے کو تیار تھا

ٹھنڈ اور معتصم چوہدری کی جان لیوا قربت پر جسم میں کپکپاہٹ طاری ہو گئی تھی
تبھی معتصم چوہدری نے نرمی سے حیات کو خود سے پیچھے کیا تو حیات کی بند آنکھیں دیکھ نرمی سے ان پر اپنا لمس
چھوڑا

www.kitabnagri.com

حیات کی زپ بند کر کہ اپنی چادر اتار کر اس کے گرد لپیٹی اور حیات کو بانہوں میں بھر کر سیڑھیوں کی جانب
قدم بڑھائے

روم میں داخل ہو کر دروازوں کی مدد سے بند کیا

حیات کو نیچے اتار کر کبرڈ سے حیات کے لیے ریڈ کلر کی شارٹ فرائیڈ جس پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا
ساتھ ہم رنگ دوپٹہ حیات کی جانب بڑھایا

Posted On Kitab Nagri

جاؤں چہنچ کر آؤ۔ نرم لہجے میں کہا تو حیات کپڑے تھام کر واشروم کی جانب بڑھ گئی
اپنا سفید رنگ کا لباس نکال کر ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا
باہر آیا تو حیات ابھی تک واشروم میں تھی
کبرڈ سے گرے کلر کی چادر نکال کر کندھوں پر پھیلائی اور کچھ دیر حیات کے باہر نکلنے کا انتظار کرتا رہا جب حیات
نا آئی تو کمرے کا دروازہ کھول کر قدم باہر رکھے

حیات باہر آئی تو مُعْتَصِم کو باہر ناپا کر تیز قدموں سے باہر کی جانب بھاگی
جہاں مُعْتَصِم چوہدری تیز قدموں سے سیڑھیاں اتر رہا تھا
"صم" روتے ہوئے چلا کر کہا
تو مُعْتَصِم چوہدری نے حیات کے رونے پر اور اس طرح چلانے پر سرعت سے پلٹ کر اسے دیکھا
جو بھاگنے کے انداز میں سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے آرہی تھی
ابھی مُعْتَصِم کچھ سمجھتا کہ حیات نے مُعْتَصِم کے قریب آکر مُعْتَصِم چوہدری کی چادر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر
اپنے نازک ہاتھوں کے مکوں کی بارش مُعْتَصِم چوہدری کے سینے پر کر دی
جبکہ مُعْتَصِم نا سمجھی سے حیات کو دیکھ رہا تھا

"پہلے جب دل کرتا تھا میرے منع کرنے کے باوجود۔ قریب آجاتے تھے۔ ہر رات مجھے خود میں چھپائے
رکھتے تھے۔ اور اب جب میں خود قریب آنا چاہ رہی ہوں تو یو بھاگ رہے ہیں۔ آپ سچ میں مجھے اپنی ذمہ

Posted On Kitab Nagri

داری بنا کر پچھتا رہے ہیں نا۔ اسی لیے یہ بلا وجہ کی ناراضگی ختم نہیں کر رہے "ہچکیوں سے روتے چلا کر کہتی وہ
پل کے لیے مُعْتَصِمِ چوہدری کو ساکت کر گئی تھی
" آئندہ یہ بکو اس ناسنو تمہارے منہ سے۔ کب بھاگا ہوں میں اپنی ذمہ داری سے۔ تمہیں کمرے سے نکال
کر کیا ماں جی کے پاس بھیج دیا ہے۔

یا تمہاری ضروریات کے لیے ان سے پیسے مانگ رہا ہوں۔
اپنی حرکت کوئی تمہیں یاد نہیں میرا بھاگنا سمجھ آرہا ہے۔۔۔
تو میں تمہیں بتا دوں حیات بی بی اسے بھاگنا نہیں ناراض ہونا کہتے ہیں۔
جس ذمہ داری سے بھاگنے کا کہہ رہی ہونا۔ اسی ذمہ داری کے لیے میں کچھ بنانے کچن جا رہا تھا کہ بارش میں
بھینکنے سے ٹھنڈا لگ جائے اسے "۔ سرد لہجے میں چبا چبا کر کہتے حیات کو شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں
چھوڑتے

لبے لبے ڈنگ بھر تا کچن کی جانب بڑھ گیا
حیات ڈاننگ ہال میں داخل ہوئی تو نظریں مُعْتَصِمِ چوہدری کی چادر پر پڑی
چادر کو اٹھا کر خود پر لپیٹتے قدم کچن کی جانب بڑھائے
جہاں مُعْتَصِمِ چوہدری سینڈوچ بنانے کا سامان نکال رہا تھا
حیات نے آگے بڑھ کر کیننیٹ سے چائے کا سامان نکالا
کیونکہ دودھ تو مُعْتَصِمِ چوہدری پر رکھ چکا تھا

وہ گاؤں کے لوگ تھے قہوے والی چائے بہت کم پیتے زیادہ تر دودھ پتی ہی پیتے تھے

Posted On Kitab Nagri

اور مُعْتَصِم چوہدری کو چائے میں پانی کی ایک بوند پسند نہیں تھی

"ہٹو پیچھے کر لو گا میں" حیات کو بازو سے تھام کر پیچھے کرتے ہوئے کہا تو حیات کا سارا ضبط جواب دے گیا

پھوٹ پھوٹ کر روتی مُعْتَصِم چوہدری کی پشت سے سر ٹکا چکی تھی

حیات کی ہچکی بندھ جانے پر مُعْتَصِم نے پلٹ کر حیات کو اپنی گرفت میں لے کر سلیپ پر بٹھا کر اپنے دونوں ہاتھ

اس کے اطراف میں رکھے

"مر گیا ہوں میں جو یورونادھونا مچایا ہوا ہے" حیات کے آنسو اپنے لبوں سے چنتے سخت لہجے میں کہا تو حیات

نے تڑپ کر اس بے حس کو دیکھا

"اللہ نا کرے صم۔ آپ کو تو میری" حیات کے تڑپ کر کہنے پر مُعْتَصِم نے اس کی بات پوری ہونے سے

پہلے حیات کے لبوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا

"اللہ نا کرے۔ اور تم جو کچھ مرضی کرتی پھر و۔ اللہ تو مجھے وہ موت دے گا جو میرے نصیب میں لکھی ہے اور

ایک نا ایک دن ضرور آئی ہے۔ مگر حیات بی بی تم اپنی حرکتوں سے مجھے بے موت مارتی ہو اس کا کچھ نہیں"۔

حیات کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے سرد لہجے میں کہا

ایک نظر حیات کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ چائے کی جانب متوجہ ہوا

پندرہ منٹ میں سب کچھ تیار کر کے

حیات کو کمر سے تھام کر نیچے زمین پر اتارا۔ ایک ہاتھ میں ٹرے تھامے

اور دوسرے ہاتھ میں حیات کا ہاتھ تھا میں باہر ڈائنگ ہال میں داخل ہوا

ٹرے ٹیبل پر رکھ کر کرسی کھسکا کر بیٹھتے۔ حیات کو ایک ہی جھٹکے میں اپنی گود میں بٹھاتے

Posted On Kitab Nagri

سینڈ وچ پکڑ کر حیات کے ہونٹوں کے قریب کیا
پور ریڈ کلر کی فراک میں سر پر دوپٹہ لیے اور کندھوں پر مُعْتَصِم چوہدری کی اجرک کو ڈالے
وہ مُعْتَصِم چوہدری کے دل کے تار چھیر گئی
چہرے پر ناراضگی کا خول چڑھائے
حیات کو زبردستی سینڈ وچ کھلا کر چائے کا کپ حیات کے ہونٹوں سے لگایا
حیات کے چند گھونٹ چائے پینے کے بعد کپ کا رخ پھیر کر وہ حصہ سامنے کیا
جہاں حیات نے ہونٹ رکھے تھے
حیات کی آنکھوں میں جھانکتے اپنے ہونٹ اسی جگہ رکھے تو حیات کے چہرے پر گلال بکھر گیا
جسے سنجیدہ نظروں سے مُعْتَصِم چوہدری نے دیکھتے چائے ایک ہی گھونٹ میں حلق سے اتارتے کپ ٹیبیل پر رکھا
حیات کو گود میں اٹھا کر تیز تیز قدم لیتا سیڑھیوں کی جانب بڑھا
کمرے میں داخل ہو کر حیات کو نرمی سے بیڈ پر لٹا کر کمرے کا دروازہ بند کیا
اور لائٹ بند کر کے بیڈ کے قریب آیا
اپنا سفید کرتا اتار کر حیات کے چہرے کے قریب رکھا تو حیات نے اپنی لرزتی پلکوں کو جھکا کر رخ بدلنا چاہا
جسے مُعْتَصِم نے ناکام بنا دیا
"تمہیں ہی مسئلہ تھا نا کہ میں تمہارے قریب نہیں آ رہا۔ تو اب یہ شرمانا گھبرانا کیسا۔
حالانکہ تم خود زبان سے اقرار کر چکی ہو کہ تم میرے قریب آنا چاہتی ہو"۔ اپنے وجود کا سارا بوجھ حیات پر
ڈالتے

Posted On Kitab Nagri

ہائیں ہاتھ کی پشت نرمی سے حیات کے چہرے پر پھیرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی توحیات نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر

مُعْتَصِمِ چوہدری کی ہیزل ہنی آنکھوں میں جھانکا

جو خمار کی سرخی لیے۔ آنکھوں میں جزبات کاٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے حیات کو والہانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا "آپ ناراض تھے نا۔ تو اسی لیے کہا تھا"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھ کی پشت کو اپنی شہ رگ پر محسوس کر کہ

آنکھیں سختی سے میچتے ہوئے کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے سخت نظروں سے حیات کو گھورا

"مطلب مجھے منانے کے لیے بھی جھوٹ کا سہارا لیا ہے۔"

تمہیں میرے قریب آنے یا دور جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔ سرد لہجے میں کہتے ابھی پیچھے ہٹا کہ حیات نے سرعت سے اپنے دونوں بازو مُعْتَصِمِ چوہدری کی گردن کے گرد لپیٹ کر ہونٹ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں

پر رکھ دیے

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

حیات کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائے۔ سر کے اوپر ہاتھ بیڈ پر پن کرتے مُعْتَصِمِ چوہدری پل میں حیات کے تنفس کو بری طرح بگاڑتے

جسم سے روح تک کے فاصلے کو سمیٹتا۔ ناراضگی اور انا کی ساری دیواروں کو گرائے۔ حیات کو پوری شدت سے

خود میں سمیٹتا چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدتوں پر بکھرتی حیات کی سانسوں کو محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے پوری شدت سے انہیں اپنی سانسوں سے الجھا دیا۔

اتنے دنوں کی دوری تھی کہ اب تشنگی مٹائے نہیں مٹ رہی تھی اپنی شدتوں سے نڈھال ہوتی حیات کی کمزور مزاحمتوں کو کسی خاطر میں نالائے۔ مُعْتَصِمِ چوہدری اپنی بے باک منمائیوں سے اسے بے بس کر چکا تھا صبح بارہ بجے کے قریب مُعْتَصِمِ چوہدری کی آنکھ کھلی تو نظریں اپنے سفید کرتے میں چھپی نڈھال سی حیات کے چہرے پر ان ٹھہری

جس کے چہرے پر مُعْتَصِمِ چوہدری کی قربت کے ان گنت رنگ بکھرے ہوئے تھے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو مُعْتَصِمِ نے اسے اپنی جان لیوا قربت سے رہائی دی تھی۔ مگر حیات ابھی بھی مُعْتَصِمِ چوہدری کی قید میں تھی۔۔۔ کیونکہ ابھی تک مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی بانہوں کے شکنجے سے حیات کو آزاد نہیں کیا تھا

"لب تھے کہ ابھی بھی تشنہ تھے۔۔۔ دل تھا کہ اتنی قربت پر بھی سیراب نہیں ہو پارہا تھا۔ آنکھیں تھی کہ چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھی۔ سماعتیں حیات کی نرم بہکی سرگو شیوں کو پھر سے سننے کو بے قرار تھیں رات بھر مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدتوں سے گھبرا کر جب وہ اسے بہکے لہجے میں پکارتی تو مُعْتَصِمِ کو اپنا آپ بن پیے بہکتا ہوا محسوس۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے پر سر رکھے جب وہ اس سے سرگوشی سے بھی کم آواز میں شرمائے لہجے میں سرگو شیوں میں مُعْتَصِمِ کی شدتوں کے شکوے کرتی

تو مُعْتَصِمِ چوہدری پہلے سے بھی زیادہ شدت سے حیات کو خود میں بھینچ لیتا نرمی سے جھک کر حیات کے ماتھے پر اپنے لب رکھے

Posted On Kitab Nagri

اور کمفرٹ اچھے سے حیات پر پھیلا کر اپنے گھنے چاکلیٹ براؤن سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرتے اٹھ کھڑا ہوا

اپنا موبائل اٹھا کر کچھ میسج پڑھے۔ پلٹ کر حیات کے گلابی چہرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے کمر ڈسے کپڑے لیتا و اشروم میں گھس گیا

کیا خبر ہے کب بن رہا ہے مُعتصم چوہدری سرینچ۔ عاصم چوہدری نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے سرد لہجے میں استفسار کیا

"جی اس جمعہ کو اس کے سرینچ بننے کی رسم ہونی ہے۔ اور اگلے مہینے اس کی شادی پورے رسموں رواجوں سے طے ہونا پائی ہیں۔"

نور بیگم اور صلاح الدین صاحب گئے ہیں اپنے رشتے داروں میں یہ خبر دینے۔"

ملازم کی بات پر عاصم چوہدری نے ہنکارہ بھرا جو کام کہا تھا اس کا انتظام ہو گیا۔ اپنا پوسٹل لوڈ کرتے سرد لہجے میں کہا

تو ملازم نے اثبات میں سر ہلایا

"مُعتصم چوہدری کے سرینچ بننے کے ایک دو ہفتے بعد اس پر یہ الزام لگ جانا چاہئے۔ ورنہ میں تجھے زندہ دیوار سے لگا دوں گا کیل ٹھونک کر۔"

سخت لہجے میں کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے

تو ملازم سر ہلاتا پیچھے ہوا

Posted On Kitab Nagri

"چلا گیا وہ چوہدری حویلی سے باہر۔ معلوم کیا کہ کون کون ہے اس وقت حویلی"
جی چھوٹے صاحب کچھ ملازمہ ہیں۔ جنہیں پیسے دے چکا ہوں۔

اور کہہ چکا ہوں کہ آپ کی ملاقات کروانی ہے بی بی جی سے۔ کیونکہ معتصم چوہدری نے زبردستی شادی کی ہے۔ اور وہ آپ سے محبت کرتی ہے۔ صلاح الدین صاحب کے احسانوں کی وجہ سے وہ یہ ظلم برداشت کر رہی ہے۔ اور اب آپ ان سے مل کر بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ حیات بی بی کی ملازمہ بھی ان جیسی ہی بھولی تھی آگئی باتوں میں اب چارجے تک آپ حویلی جاسکتے۔ تب معتصم چوہدری ڈیرے پر آرام کر رہا ہوتا ہے۔" ملازم کے تفصیلی جواب پر عاصم چوہدری کا مکروہ قبضہ گونجا

اگر آج میں کامیاب ہو گیا تو معتصم چوہدری ساری عمر آرام سے محروم ہو جائے گا۔ خباثت میں کہتے اپنی جیب میں بیٹھتے زن سے بھگالے گیا

جبکہ ملازم تاسف سے سر ہلائے دوبار ڈیرے کے کاموں میں مصروف ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنی ڈریس چینج کر کہ ابھی وہ ڈریسنگ روم سے باہر آئی تھی ہاتھ میں تھا مافرست ایڈ باکس کبرڈ میں رکھنے ہی والی تھی کہ کمرے کا دروازہ اڑھائی کی آواز سے کھل کر بند ہوا تو عروب نے چونک کر آنے والے کو دیکھا

اپنے سامنے یمان شاہ کو دیکھ عروب نے نامحسوس انداز میں فرسٹ باکس کبرڈ میں کرتے دروازہ بند کرنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی یمان شاہ نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر بند کرنے سے روک دیا

Posted On Kitab Nagri

اب دروازے کے ایک جانب میمان شاہ براؤن پینٹ کے ساتھ نیوی کلر کی شرٹ پہنے جس کے اوپری دو بٹن ہمیشہ کی

طرح کھلے ہوئے تھے

سلکی بھورے بالوں کے کلر کو چیخ کیا گیا تھا۔ جو اب ڈارک براؤن کلر لیے بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے

گلے میں پہنی چین اپنی انگلی سے گھماتے۔ شہد رنگ گہری بولتی آنکھوں کو سکیڑے عروب کے چہرے کے تاثرات بغور دیکھ رہا تھا

"کندھے پر کیا ہوا ہے تمہارے"۔ سخت لہجے میں کیے گئے سوال پر ایک پل کو عروب گڑبڑائی مگر پھر اپنے تاثرات پر قابو پا کر مسکرا کر میمان شاہ کو دیکھا

جو اپنا دایاں ہاتھ دروازے پر رکھے اسے بند ہونے سے روکے کھڑا تھا

"نہیں تو میں بالکل ٹھیک ہوں مان"۔ نرم لہجے میں مسکرا کر جواب دیتی وہاں سے فرار ہونا چاہا

مگر عروب کے جھوٹ پر میمان شاہ کے چہرے کے تاثرات تن گئے

اپنے قریب سے گزرتی عروب کی کلائی پکڑ کر اسے روکا

اور کبرڈ کا دروازہ ایک دھاڑ سے بند کرتے عروب کو دروازے کے ساتھ پن کر کے

اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں رکھے

"مت بھولو عروب بی بی کہ تم سے میرے پہلے کے بہت سے حساب بے باک ہونے والے ہیں۔ جنہیں

صرف رخصتی تک میں ڈیلے کیے ہوئے ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

تو تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اپنی زبان کا استعمال میرے سامنے جھوٹ بولنے کے لیے ناہی کرو" — عرب کو سخت نظروں سے دیکھتے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا تو عرب نے گہری سانس لیتے خود کو پر سکون کرنا چاہا ورنہ اس دماغ سے کھسکے شخص نے عرب کا دماغ بھی گھما دینا تھا بوتیک میں نئے مرر لگوائیں تھے مگر شاید وہ ٹھیک سے سیٹ کر کے نہیں گئے تو وہ گر کہ لگ گیا تھا۔ نظریں یمان شاہ کی شرٹ کے کھلے بٹنوں پر ٹکائے جواب دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ان بٹنوں کو بند کر دیا ڈائننگ ٹیبل پر جب وہ کھانا کھانے کے لیے آیا تب عرب اپنے کندھے کو موو کرنے کی کوشش کر رہی تھی یمان شاہ کو آتے دیکھ اس نے اپنی حرکت روک دی مگر یمان شاہ کی زیرک نگاہیں عرب پر ہی ٹکی ہوئی تھیں کھانا کھانے کے دوران چیچ کا استعمال کرتے — خاص طور پر جگ سے پانی ڈالتے عرب کے چہرے پر عیاں ہونے والے معمولی سے بھی تکلیف کے آثار کو وہ دیکھ چکا تھا اگر یمان شاہ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید بغور دیکھ کر بھی وہ اندازہ نہ لگا پاتا کیونکہ عرب چہرے پر نارمل تاثرات سجائے ہوئے تھی "تم گاؤں گئے تھے تو مجھے بھی لے جاتے — پتہ ہے کتنا شوق ہے مجھے گاؤں دیکھنے کا" — یمان شاہ کی عجیب کھوجتی نظروں سے بچنے کے لیے بات گھمائی

Posted On Kitab Nagri

تو یمان شاہ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی

"تمہیں پتہ ہے تمہارا اور اس کا بات بدلنے کا انداز ایک سا ہے" — عروب کے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹتے

سپاٹ لہجے میں کہا

تو عروب نے چونک کر یمان شاہ کے چہرے کو دیکھا

"کس کی بات کر رہے ہو مان" اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کرتے — اپنے ہاتھوں کے پیالے میں یمان شاہ کا چہرہ

بھرتے نرم لہجے میں استفسار کیا

"وہی جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ تمہیں مجھ سے زیادہ جانتا ہے" — عروب کے دائیں ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے — لہجے

میں جلن سموئے منہ بنا کر کہا

تو عروب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"اگر وہ مجھے تم سے زیادہ جانتا ہے تو یہ بھی جانتا ہو گا — کہ عروب شاہ کو یمان شاہ سے بڑھ کر اس دنیا میں کچھ

نہیں — عروب شاہ کی دنیا یمان شاہ سے شروع ہو کر یمان شاہ پر ختم ہوتی ہے — ماتھا یمان شاہ کے ماتھے سے

ٹکائے سرگوشی سے کم آواز میں کہا

www.kitabnagri.com

تو یمان شاہ نے اپنا ہاتھ عروب کے بالوں میں الجھا کر سر پیچھے کو کرتے اپنے لب عروب کے ماتھے پر ثبت کیے

"تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہوں عرو" — اپنے ہاتھ کی پشت عروب کے رخسار پر پھیرتے واپس اپنی اسی بات پر

آتے سوال کیا

"میں تم سے کیوں کچھ چھپاؤ گی — سب کچھ سامنے تو ہے — میں تم سے کیا چھپا سکتی ہوں مان" — یمان شاہ کے

ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر کھڑکی کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو یمان شاہ نے مٹھیاں بھیج کر خود سے دور جاتی عروب کو خونخوار نظروں سے گھورا
"سامنے نظر آتا منظر تو وہ ہوتا ہے جو لوگ دیکھنا چاہتے ہیں۔ یا وہ جو ہماری آنکھیں دیکھنے کی صلاحیت رکھتی
ہیں۔ مگر حقیقت تو وہ ہوتی ہے نا جسے اس منظر کہ آڑ میں چھپایا جاتا ہے۔" قدم عروب کی جانب بڑھاتے۔
عروب کے بازو کو اپنی سخت گرفت میں لیتے رخ اپنی جانب کرتے طنزیہ لہجے میں کہا تو عروب نے اپنے لب بھیج
کر یمان شاہ کو دیکھا

"اور یمان شاہ کی آنکھیں اتنی صلاحیت رکھتی ہے کہ وہ دکھائے جانے والے منظر کے پس منظر میں چھپی
حقیقت کو دیکھ سکے۔ تو مجھ سے صرف سچ بولو عروب۔" وارنگ دیتے لہجے میں کہتے عروب کو بازو سے پکڑ کر
بیڈ پر بٹھاتے

اپنا ایک پاؤں بیڈ کی پائنٹی پر رکھتے۔ جھکتے ہوئے کہا
"میں کیوں تم سے جھوٹ بول۔"

ہششش۔ تمہاری یہ آنکھیں۔ یہ کیوں تمہارے لفظوں کا ساتھ نہیں دے رہی۔ اس طرح سے کیوں سہمی
ہوئی نظر آرہی ہیں۔ جیسے میں کسی بات کے نہیں راز کے بارے میں سوال کر رہا ہوں۔" عروب کی بات
مکمل ہونے سے پہلے سخت لہجے میں کاٹتے۔ اپنی انگلیوں کے پوروں سے عروب کی آنکھوں کو چھوتے ہوئے
پراسرار لہجے میں کہا

تو عروب نے یمان کا ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکا

"یہ نیا طریقہ ڈھونڈا ہے مجھے ننگ کرنے کا۔ تم مان "عروب نے جھنجھلا کر کہنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی یمان شاہ
نے باقی کے الفاظ کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا

Posted On Kitab Nagri

"تم نہیں آپ"۔۔۔ عروب کے خون چھلکاتے چہرے کو دیکھ تہیہ لہجے میں کہا

تو عروب نے دانت کچکا کچکا کر اس جن کو دیکھا

"مجھے عادت نہیں ہے آپ کہنے کی"

"اور مجھے بھی عادت نہیں ہے تم سننے کی --- آئندہ خیال کرنا"۔۔۔ عروب کے لہجے میں ہی جواب دیتے پیچھے ہو

کر قدم کبرڈ کی جانب بڑھائے

فرسٹ ایڈ باکس لے کر عروب کی جانب آیا تو عروب کا دل کیا اس ڈھیٹ شخص کا سر پھاڑ دے

"میں کر چکی ہوں ڈریسنگ"۔۔۔ ہڑبڑا کر اٹھتے ہوئے کہا اور قدم باہر کی جانب بڑھانے چاہے مگر اس سے پہلے ہی

یمان شاہ نے کلائی سے تھام کر عروب کو منہ کے بل بیڈ پر دھکا دیا

اپنا پاؤں بیڈ پر رکھ کر بنا عروب کو سمجھنے کا موقع دیے

ہاتھ بڑھا کر شرٹ کی زپ کھول کر اسے دونوں طرف سے کھسکا دیا

"اپنے سامنے چوں چرا کرنے والے لوگوں کی چونچ میں بہت اچھے سے بند کرتا ہوں۔۔۔

اور تم تو ہو بھی میری بیوی تو اپنی مزاحمتوں اور چوں چوں کو ذرا کنٹرول میں رکھو۔۔۔ ورنہ جس انداز میں

ان مزاحمتوں کو میں ختم کرو گا اور اس چونچ کو بند کرو گا۔۔۔ اس کے بعد بات کرتے ہوئے بھی احتیاط برتوں

گی"۔۔۔ پہلے سے لگی بینڈج کو ایک جھٹکے میں کھینچ کر اتارتے وہ نیچے پھینک چکا

تھا

زخم پر نظر پڑی تو یمان شاہ نے سختی سے اپنے جبرے بھینچ لیے

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ وہ دو تین انچ تو گہرا زخم تھا۔ اور اس قدر لاپرواہی کی گئی تھی کہ وہ بگڑ چکا تھا۔ ارد گرد ہوئی سویلنگ کو دیکھ یمان کا دل کیا

اس لڑکی کو ایک ہی بار جان سے مار دے

اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کو زخم پر رکھ کر زور سے دباؤ ڈالا

تو عروب کے کسی قسم کے رد عمل ظاہر نہ کرنے پر یمان شاہ کی آنکھیں پل میں سرخ انگار ہوئی

یہ حرکت اس نے جان بوجھ کر کی تھی

کیونکہ کوئی عام شخص ہوتا تو ضرور چیخ پڑتا

مگر عروب کا کوئی بھی رد عمل ظاہر نہ کرنا یمان شاہ پر بہت کچھ باور کروا چکا تھا

اپنے زخم پر اٹھتی ٹیسوں کو محسوس کر کے عروب نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے

جبکہ یمان شاہ نے نرمی سے بینڈیج کر کے

اپنے لب عروب کے زخم پر رکھ کر نرمی سے اس کا رخ اپنی جانب کیا

مگر عروب کی تکلیف سے سرخ پڑتی آنکھوں کو لبالب پانیوں سے بھرا۔ اور ہونٹوں کو سختی سے دانتوں تلے

دبائے دیکھ

سارا شک اڑن چھو ہو گیا

"ہو گیا دل خوش۔ یا ابھی تکلیف دینا باقی ہے"۔ یمان شاہ کو خود سے پیچھے کرتے ہوئے چلا کر کہا

تو یمان نے بے بسی سے اپنی بالوں میں ہاتھ پھیرا

آنسو صاف کرتی پیٹھ کیے کھڑی عروب کو پشت سے اپنے حصار میں لیا

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کیسے تکلیف دے سکتا ہوں۔ میرے وجود۔ میری روح کا حصہ ہو تم۔ تمہارا ہونا میری ذات کو مکمل کرتا ہے عرو۔ تمہارے بن تو یمان شاہ ادھورا ہے۔"

تمہاری آنکھوں کی چمک میری زندگی میں روشنی بھرتی ہے۔ تمہاری چلتی سانسیں میرے جینے کی وجہ ہے۔ میں نہیں چاہتا تم کسی مشکل میں پڑو۔ نہیں چاہتا کسی ایسے رستے پر چلو جہاں تمہیں خود پر تکلیفیں جھیلنی پڑیں۔" عروب کو نرمی سے کمر سے تھام کر رخ اپنی جانب کرتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو عروب نے اپنا سر یمان شاہ کے سینے سے ٹکا دیا

"تم سے لڑتا ہوں۔ جھگڑتا ہوں۔ زبردستی اپنی منمنائیاں بھی کرتا ہوں۔ کیونکہ میرے پاس ایک تم ہی ہو عرو۔ میری بیوی۔ میری بچپن کی دوست۔ میری زندگی کا حاصل۔ جب ہر حق تمہیں دیا ہے تو اپنا ہر حق بھی تو تم پر ہی جتاؤں گا۔"

تھوڑا روڈ لی بیسیو کر جاتا ہوں۔ تمہیں تکلیف دے جاتا ہوں۔ یہ سب میں جان بوجھ کر تو نہیں کرتا۔۔۔۔۔ بس ناراض ہوں تم سے۔ جب تم میری ہو جاؤ گی تو یہ ناراضگی بھی ختم ہو جائے گی۔ مگر ناراضگی کے باوجود پیار بھی تو کرتا ہوں نا۔ مگر تمہیں اس سے بھی پرالہم ہے۔" عروب کے بالوں میں ہاتھ الجھا کر چہرہ اپنے روبرو کرتے۔ اپنی گرم سانسوں کی تپش عروب کے چہرے پر چھوڑتے بوجھل لہجے میں سرگوشی کرتے آخر میں شکوہ کیا

تو عروب نے شرم و حیا کے بوجھ سے جھکتی پلکوں کی بار کو اٹھا کر خود کو لودیتی نظروں سے دیکھتے یمان شاہ کو دیکھا "تم تکلیف دو یا محبت۔ ناراض ہو یا شدتیں لٹاؤ۔ پاس آؤ یا دور جاؤ۔ دل میں تو بستے ہی ہو۔ اب چاہے میری سانسوں سے روح میں اتر جاؤ۔ مجھے کسی بات پر اعتراض نہیں۔ تم اور تمہارا ہر انداز سر آنکھوں پر۔ بس

Posted On Kitab Nagri

ایک بات یاد رکھنا یمان شاہ۔ میں اگر صرف تمہاری ہوں۔ مجھ پر اگر صرف تمہارا حق ہے۔ تو تم بھی صرف میرے ہو۔ تم پر بھی صرف میرا حق ہے۔۔۔۔۔ یمان شاہ کی شہد رنگ گہری آنکھوں میں اپنی گرے گرین پر اسرار آنکھیں گاڑھیں شدت بھرے لہجے میں کہا تو یمان شاہ کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

عروب کے بالوں سے ہاتھ ہٹا کر اس کی گردن میں لپیٹا۔ دوسرے بازو کو عروب کی کمر میں لپیٹ کر اسے خود میں بھینچ لیا۔ عروب کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی سخت گرفت میں لیتے۔ عروب کی سانسوں کی

مسحور کن خوشبو کو پوری شدت سے اپنے سینے میں انڈیلتے۔ وہ پل میں عروب کا تنفس بری طرح بگاڑ چکا تھا یمان شاہ کے دہکتے لمس پر عروب نے اپنے بازو یمان شاہ کی گردن میں حائل کر کے سکون سے آنکھیں موند لیں اپنے ہونٹوں پر بڑھتی یمان شاہ کی شدتوں پر عروب کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی کمرے کی پرسوں فضا میں پھیلی معنی خیز خاموشی کو موبائل کی آواز نے توڑا یمان شاہ جو بے خود ہوا عروب کی سانسوں کو خود میں اتارتے مدہوشی کے عالم میں سب کچھ فراموش کیے ہوئے تھا اس مداخلت پر بری طرح بد مزہ ہوا

نرمی سے عروب کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت سے آزاد کیا تو عروب نے اپنا سر یمان شاہ کی تھوڑی سے ٹکادیا

گہرے گہرے سانس لیتی وہ اپنے بگڑے تنفس کو بحال کرنے میں ہلکان ہو رہی تھی یمان شاہ کی اتنی سی قربت بھی عروب کی جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی

Posted On Kitab Nagri

عروب کی کمر کو سہلاتے موبائل سامنے کیا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کی کال دیکھ کر ٹھٹھکا
موبائل سائلنٹ پر کر کہ عروب کی جانب متوجہ ہوا

"جو بھی بات ہو مجھ سے شنیر کرو عرو۔ مجھ سے کچھ چھپانا مت۔ اگر تمہارے بتانے سے پہلے میں خود اس
بات کو جان گیا تو اپنی خیر منانا"۔ لہجے کا شمار پل میں غائب ہوا۔ عروب کے نم ہونٹوں پر اپنا آنکھوٹھا پھیرتے
سر دلہے میں کہہ کر نرمی سے عروب کے ہونٹوں کو چھو

کر تیز تیز قدم بڑھاتا روم سے باہر نکلتا چلا گیا

حیات کی آنکھ کھلی تو دوپہر کے تین بج رہے تھے

کسمندی سے آنکھیں ملتے ارد گرد مُعْتَصِمِ چوہدری کی تلاش میں نگاہ دوڑائی
مُعْتَصِمِ چوہدری کو کمرے میں ناپا کر چہرے کے زاویے پل میں بگڑے

کمرے کو پھینکنے کے انداز میں خود سے دور اچھالا

اور پاؤں بیڈ سے نیچے رکھے

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو مُعْتَصِمِ چوہدری کے کرتے میں دیکھ ہونٹوں پر دلفریب سی

مسکراہٹ رینگ گئی

مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدتیں وارفتگیاں۔ جزبے لٹاتی نظریں یاد کر کہ گال شرم سے دہک اٹھے

کالر کو ہاتھ سے تھام کر ناک کے پاس کر کہ۔ آنکھیں موند کر کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کی خوشبو کو محسوس کرنا چاہا

اپنی حرکت پر ڈھیروں شرم آئی تو چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا

Posted On Kitab Nagri

پھر وقت گزرنے کا احساس ہو تو جلدی سے کپڑے لے کر واشروم میں گھس گئی
فریش ہو کر باہر آئی تو بال سکھا کر چٹیا کے بل دیے
اور قدم نیچے کی جانب بڑھائے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va03357500595)

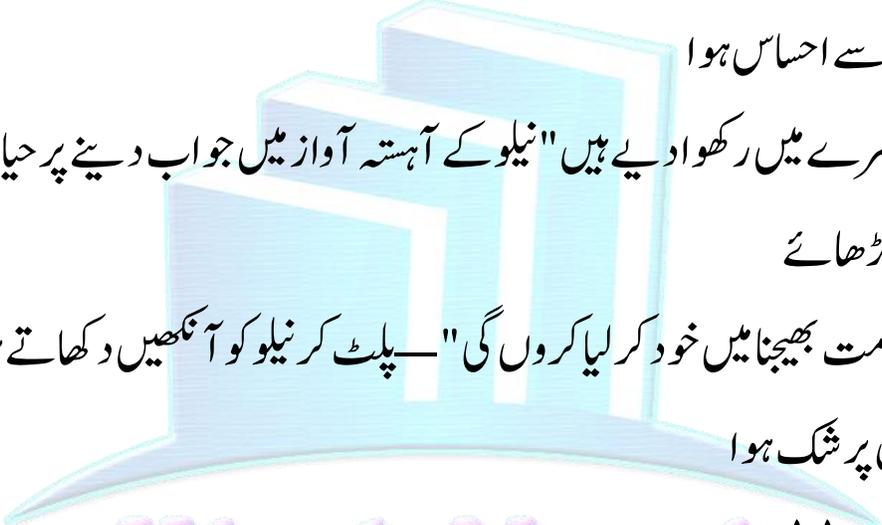
Posted On Kitab Nagri

"حیات بی بی کھانا لگا دوں آپ کے لیے" نیلو کے پوچھنے پر حیات کے صحن کی طرف جاتے بڑھتے قدم رکے
"نہیں کچھ کھانے کا دل نہیں کر رہا میرا۔ تم یہ بتاؤ مُعْتَصِم کے کپڑے دیے تھے آگے استری ہو کہ" کچھ یاد
آنے پر سخت لہجے میں پوچھا تو نیلو حیات کے سخت لہجے پر ہڑبڑا گئی
مُعْتَصِم چوہدری کی قربت کے رنگ اس کے چہرے پر صاف نظر آرہے تھے۔۔۔ کھلی کھلی سی حیات کو دیکھ نیلو

کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا

"جی حیات بی بی اس کمرے میں رکھو دیے ہیں" نیلو کے آہستہ آواز میں جواب دینے پر حیات نے اپنے قدم
اس کمرے کی جانب بڑھائے

"سنو آئینہ سے باہر مت بھیجنا میں خود کر لیا کروں گی" پلٹ کر نیلو کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا
تو نیلو کو حیات کی عقل پر شک ہوا

"لل۔۔ لیکن کیسے حیات بی بی" 
"کیسے کا کیا مطلب ہے۔ تمہیں لگتا ہے میں پھو ہڑ ہوں۔ مجھے کام نہیں آتا یا میں خود کام سے جان چھڑواتی۔

چلو یہ سچ بھی ہوا۔ مگر اب میں شادی شدہ ہوں۔ نہیں آتا نا کرنا مجھے۔ ایک دن آجائے گا۔
ایک آدھ جوڑا جلے گا زیادہ تو کچھ نہیں ہو گا نا۔

سیکھ لوں گی میں بھی"۔ لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ ٹکا کر آنکھیں چھوٹی کر کہ

نیلو پر چڑھ دوڑی تو اسے سچ میں حیات کی ذہنی حالت پر شک ہوا

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا جی۔ وہ مردوں کے کاٹن یا لٹھے کے کپڑے ہوتے ناتو گھر سہی سے استری نہیں ہوتے۔ پنچائیت پر بھی جانا ہوتا۔ اچھا نہیں لگتا جی۔"

نیلو نے ہاتھ میں تھامے صفائی والے کپڑے کو گھماتے ہوئے کہا
تو حیات نے گھور کر اسے دیکھا

ابھی حیات اسے جواب دیتی کہ لینڈ لائن کی آواز پر دوسو کی سپیڈ پر بھاگ کر فون اٹھا کر کانوں سے لگایا
"ہیلو صم"۔ تیز سانسوں اور دھڑکنوں کے شور کے درمیان محبت سے چور لہجے میں پکارا تو

لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے بیٹھے معتصم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
معتصم چوہدری نے حویلی کے چپے چپے میں خفیہ کیمرے لگائے ہوئے تھے

وہ ناراض ہوتا یا حیات سے دور مگر حیات کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتا تھا
آج بھی جب سے وہ گیا تھا

اپنے کام کرنے کے بعد ڈیرے کے صحن میں ایک سائیڈ پر چارپائی بچھا کر سامنے ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھے
حیات کو دیکھنے میں مصروف تھا وہ کب اٹھی

اور کب سے نیلو کی کلاس لے رہی تھی

جسے دیکھتے معتصم چوہدری کا دل کر رہا تھا کہ قہقہے لگائے

کل جب یمان نے کہاں وہ گھر جائے تو معتصم چوہدری اسے بتا نہیں سکا کہ جب سے یمان شاہ نیوز دیکھ رہا تھا۔

اس دوران سو بار سے زائد معتصم چوہدری موبائل

اون کر کہ حیات کو دیکھ چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"ہو گئی صبح تمہاری"۔ نظریں حیات کے خوشی سے جگمگاتے چہرے پر ٹکائے

خمار آلود لہجے میں استفسار کیا

تو پل میں حیات کے گالوں میں سرخیاں گھل گئی

ٹیبل کی سطح پر انگلیاں پھیرتی ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے وہ اس سوال پر ایک دم سے چپ ہو گئی تھی

"آپ کب آئے گے صم"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سوال کو نظر انداز کر کہ ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہوئے

نرم لہجے میں پوچھا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ رقص کرنے لگی

"جب صم کی جان بلائے گی"۔ ایک نظر سامنے کام کرتے ملازموں پر ڈال کر نظریں سکرین پر جماتے محبت

بھرے لہجے میں جواب دیا

تو حیات کی دلکش ہنسی گونجی

سکرین پر نظر آتے اس جان لیوا منظر کو مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنے دل میں اتارا

"آج جلدی آجائیں گا" منہ بسور کر انگلی کو ٹیبل پر گول گول گھوماتے فرمائش کی تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے سمجھنے کے

انداز میں سر ہلایا

www.kitabnagri.com

"کیوں سب خیریت ہے نا۔۔۔ جلدی آنے کی کوئی خاص وجہ"۔ لہجے میں حیرت سموئے انجان بنتے ہوئے

پوچھا تو حیات نے دانت کچکچائے

"آپ کو میرا ذرا احساس نہیں۔ کل بھی دیر سے آئے۔ آج پھر ویسی باتیں کر رہے۔ نیلو لوگ چلے جائے

گے تو میں اکیلی ہو جاؤ گی"۔ غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے ہنکارہ بھرا

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے تمہاری تنہائی میں دور کر دوں گا۔ مگر اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا"۔ بو جھل لہجے میں معنی خیز سوال کیا

تو حیات نے بامشکل اپنے غصے پر قابو پایا

ایک توکل پہلے مُعْتَصِمِ چوہدری کی ناراضگی اور بعد میں شدتوں سے حیات کو اپنی جان لبوں پر محسوس ہو رہی تھی اور اب پھر وہ وہی بات کر رہا تھا۔ جسے سن حیات کے گال دہک اٹھے۔ اگر کل مُعْتَصِمِ چوہدری کی منمنائیاں چلی تھی تو آج حیات کا اپنی کرنے کا دل تھا

"صم"۔ سرگوشی سے بھی کم آواز میں پکارا تو مُعْتَصِمِ چوہدری اس انداز پر دل و جان سے قربان ہوا "حکم جانِ صم" لپٹ لپٹ کی سکرین پر نظر آتے حیات کے چہرے کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتے گھمبیر لہجے میں جواب دیا

"آپ کیوں چاہتے ہیں کہ میں ماں جی کو آپ کے سارے کرتوت بتا دوں۔ کہ آپ جتنے شریف نظر آتے

اتنے ہیں نہیں۔ اتنا تو ساری عمر میں ماں جی نے حقہ نہیں پیا ہونا۔

جتنی آپ ایک دن میں سگریٹ پھونک دیتے ہیں۔ حیات کے چلا کر کہنے پر پل

میں مُعْتَصِمِ چوہدری کے جذبات بھک سے اڑے

خونخوار نظروں سے حیات کو دیکھتے دانت کچکچائے

وہ کس قدر گم ہو رہا تھا اس کی ذات میں مگر یہ لڑکی

"مجھے آج یقین ہو گیا یہ جو گاؤں والے کہتے ہیں۔ بالکل جھوٹ کہتے ہیں" نظریں حیات پر ٹکائے جو

اب نیلو سے اشارے سے چاکلیٹ منگوا کر کھانے میں مصروف تھی

Posted On Kitab Nagri

اور فون کان سے لگائیں ٹیبل کے کنارے پر بیٹھ چکی تھی۔ سخت لہجے میں کہا

"کیا کہتے ہیں"۔ حیات نے تجسس سے پوچھا

تو معتصم کا دل کیا یہ سامنے ہو اس کے ہوش ٹھکانے لگا دے

"یہی کے جب عورت شادی کے بعد شوہر کے رنگ میں رنگ جائے۔ یونونا کہ میں کیا کہنا چاہا ہوں"۔

معتصم کی بات پر حیات کانوں کی لوتک سرخ پر گئی

"آپ انسانوں کی طرح بتا رہے ہیں یا میں رکھو فون"۔ گڑبڑا کر جواب دیا

تو معتصم چوہدری کا دلکش قہقہہ گونجا جس پر کام کرنے والوں نے حیرت سے معتصم چوہدری کو دیکھا

"بتا رہا ہوں۔ میری بے صبری بیوی۔ یہی کہ جب عورت اپنے شوہر کی ہو جاتی ہے تو شرم و حیا۔ عزت سے

اس کی اپنے شوہر کے سامنے زبان نہیں کھلتی۔

اپنے سر کہ سائیں کے آگے سر اور نظریں جھکائے رکھتی ہے۔

مگر میرے ساتھ تو معاملہ ہی الگ ہے۔ میں تو جب جب بیگم کے قریب گیا ہوں۔ تب تب اس کی قینچی کی

طرح چلتی زبان جو پہلے میرے سامنے کھلتی نہیں تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اب تلوار کی طرح چلتی ہے"۔ ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبائے

حیات کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے بات مکمل کی تو حیات جھٹکے سے ٹیبل سے اتری

اور ایک ہاتھ اپنی کمر پر ٹکایا

"آپ ہے ہی ناشکرے انسان۔۔۔ ایک تو آپ کو دنیا میں ہی چلتی پھرتی حور مل گئی۔ اس پر شکر کرنے کی

بجائے لارڈ صاحب کے شکوے تو سنو۔ آنے دے ماں جی کو بتاؤ گی انہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کہ آپ مجھے گونگی ہو جانے کا کہہ رہے تھے "غصے سے سرخ پڑتے چہرے سے چلاتے ہوئے

کہا

تو معتصم چوہدری نے بامشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

"پر تمہیں کس نے بتایا کہ جو حوریں آسمان پر ہیں وہ چل پھر نہیں سکتی" — حیات کی باتوں کو انور کیے مطلب کا

سوال کیا

تو حیات نے جواب دیے بغیر فون رکھنا چاہا

"اچھا سنو — تھوڑی دیر تک آ رہا ہوں میں — تب تک تم تیار ہو جاؤ — آج پنک کلر کی نہیں ریڈ کلر کی لپ

اسٹک لگانا —

اور چوڑیاں بھی ریڈ کلر کی پہننا — محبت بھرے لہجے میں کہہ کر ملازم کو اپنی جانب آتے دیکھ لیپ ٹاپ بند کر کہ

فون کاٹ کر سائیڈ پر رکھ دیا

جبکہ دوسری جانب حیات نے بری طرح اپنے لب کھلتے ساتھ والے کمرے کا رخ کیا

معتصم چوہدری کے کپڑے اٹھا کر قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے

www.kitabnagri.com

السلام وعلیکم ♥ مجھے یہ بتانا تھا کہ میں کچھ دن کے لیے شہر سے باہر جا رہی ہوں تو آپ لوگ ایک دو دن اپنی کا

ویٹ مت کیجئے گا جیسے ہی واپس آؤ گی اپنی دے دوں گی ♥♥♥

معتصم چوہدری کے کہے کہ مطابق تیار ہو کر

Posted On Kitab Nagri

اب وہ بیڈ پر مُعْتَصِم کے کپڑے پھیلائے انہیں کبرڈ میں سیٹ کر رہی تھی
مُعْتَصِم چوہدری کی فیورٹ پرفیوم اٹھائے سب کپڑوں پر کرتی۔ اور کبھی کمرے کی فضا میں اس خوشبو کو بکھیر کر
محسوس کرتی

دوسری جانب یہ سب دیکھتے مُعْتَصِم چوہدری کے دل میں حیات کی حرکتیں ہل چل مچا چکی تھی
ملازموں کو کچھ زمین کے متعلق کوئی بات کرنی تھی۔

جس کی وجہ سے مُعْتَصِم چوہدری ابھی ڈیرے پر رکا ہوا تھا۔

ورنہ دل تو چاہا رہا تھا کہ آڑ کر اپنی نوٹسکی بیوی کے پاس پہنچ جائے اور اسے اپنی بانہوں میں بھر لے
مگر ایک ہی دم مُعْتَصِم چوہدری کے چہرے کے تاثرات بدلے

حیات جو کپڑے کبرڈ میں رکھنے میں مصروف تھی

کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر چونکی

دل کی دھڑکنیں ایک دم سے بڑھی

مُعْتَصِم چوہدری کے بارے میں سوچ کر چہرے پر گلال بکھرا

کبرڈ کا دروازہ بند کر کے

جیسے ہی سامنے دیکھا

تو مُعْتَصِم چوہدری کے بجائے عاصم چوہدری کو دیکھ

چہرے کا رنگ سرعت میں فق ہوا

Posted On Kitab Nagri

"کک— کیا کر رہے ہو یہاں تم— اندر بھی کیسے آئے"— حیات کے چلا کر کہنے پر عاصم چوہدری کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ ریگ گئی

"کیسے آیا یہ بات چھوڑو— کیا کرنے آیا ہوں وہ تمہیں بتاتا ہوں"— ایک ہی جست میں حیات کے قریب پہنچ کر حیات کی بازو کو اپنی آہنی گرفت میں لے کر خباثت سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

تو حیات نے ایک ہی جھکٹے میں اپنا بازو عاصم چوہدری کی گرفت سے آزاد کروایا
"گھٹیا— لعنتی انسان— شاید پچھلی بار جو معتصم نے تمہارا حال کیا وہ بھول گئے ہو"— بنا ڈرے عاصم چوہدری کے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے چلا کر کہا
اور قدم کھڑکی کی جانب بڑھائے کہ
آواز لگا کر کسی کو مدد کے لیے پکار سکے

کیونکہ دروازے کے سامنے تو عاصم چوہدری کھڑا تھا
ابھی حیات آگے بڑھتی کہ عاصم چوہدری نے پیچھے سے حیات کے بال اپنی مٹھی میں لے کر جھٹکے سے نیچے ٹیبل پر دھکا دیا

اس اچانک ہوئی افتاد پر حیات منہ کے بل ٹیبل پر گری
ابھی حیات اٹھتی کہ عاصم چوہدری نے غصے سے پاگل ہوتے
حیات کو گردن سے تھام کر اس کا سر ٹیبل پر اتنی زور سے مارا
کہ ماتھے سے نکلتا خون پل میں چہرے کو تر کر گیا

Posted On Kitab Nagri

درد کی شدید لہر حیات کو اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی محسوس ہوئی
"گالی آج دوسری بار تو نے عاصم چوہدری پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ آج تو وہ حال کروں گا کہ وہ
چوہدری تجھے دیکھنا گوارا نہیں کرے گا۔
تیرے چہرے پر تھوک کر جب طلاق دے گا۔
تب یہ عاصم چوہدری تجھے اپنے نام کر کہ تیری ہر رات کو جہنم کی رات بنائے گا"۔
حیات کو بانہوں سے گھیسٹ کر بیڈ پر پٹکتے ہوئے چلا کر کہا
تو حیات نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے
سامنے کھڑے اس دردے کو دیکھا
ہمت کر کہ اٹھ کر بھاگنا چاہا تو عاصم چوہدری نے اپنی سخت گرفت میں لے کر حیات کے چہرے پر تھپڑوں کی
بو چھاڑ کر دی
جس سے حیات کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہوئے
"چھوڑو۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ معت۔۔۔ صم۔۔۔ درد بھرے لہجے میں چلا کر کہتے خود کو چھڑوانا چاہا تو عاصم چوہدری نے
حیات کا دوپٹہ گلے سے کھینچ کر
نیچے پھینکا حیات کو بیڈ پر دھکا
دے کر اس پر جھک آیا
تو حیات نے نم نظروں سے عاصم چوہدری کو دیکھا
جس نے بے دردی سے حیات کے کان میں پہنی بالی کو کان سے کھینچا تو حیات کی دردناک چیخیں روم میں گونج گئی

Posted On Kitab Nagri

"بہت غرور ہے نا اس چوہدری کو اپنی عزت پر۔ آج اس کی عزت کو عاصم چوہدری اپنے پاؤں تلے روند کر۔ منہ کے بل گرائے گا"۔ حیات کی کلائیوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا کہ کتنی ہی چوڑیاں ٹوٹ کر حیات کی کلائیوں کو زخمی کر چکی تھی

کانوں میں عاصم چوہدری کا جملہ گونجا تو آنکھوں کے سامنے متعصم چوہدری کے چہرہ لہرا گیا ایک بات ذہن نشین کر لو تم متعصم چوہدری کی عزت ہو۔ اور اپنی عزت پر متعصم چوہدری کسی کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

اپنی عزت کو بچانے کے لیے مر بھی سکتا ہوں۔ اور جو بھی اس عزت کو بری نظریا خراب کرنے کی کوشش کرے گا اسے مار بھی سکتا ہوں۔ پھر چاہے وہ حیات بی بی تم ہی کیوں نا ہو "مرد چھوٹا بڑا نہیں ہوتا۔ مرد اپنی حوس پوری کرنے کے لیے عورت کی نسل۔ عمر ذات اور رنگ نہیں دیکھتا۔ ہر مرد برا نہیں ہوتا حیات۔ مگر صرف اپنے محرم رشتوں تک "

"وہ چھوٹے بھائی جیسا ہے۔ آپ کیسے"۔
"مجھے تم معصوم لگتی تھی حیات۔ مگر تم سب سے بڑی بیوقوف ہو۔ بھائی جیسا اور بھائی ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایسے ہی بھائی کہنے سے کوئی بھائی بن جائے نا حیات بی بی تو کوڑے کرکٹ۔ بور یوں میں معصوم لڑکیوں کی لاشیں ناملے۔ جنہیں یہی لوگ اپنی حوس کا نشانہ بناتے ہیں۔

تمہیں کیا لگتا ہے وہ انہیں اللہ رسول کا واسطہ نا دیتی ہوگی۔ انہیں ہاتھ جوڑ کر نا کہتی ہوگی کہ ان کے ساتھ یہ ظلم نا کرے وہ ان کی بہن بیٹیوں کی عمر کی ہیں۔

مگر وہ نہیں نا سنتے ان کی۔

Posted On Kitab Nagri

تم لڑکیوں کے بھائی کہہ دینے سے کوئی مرد تمہیں بہن نہیں بنا لیتا"
معتصم چوہدری کی باتیں کانوں میں گونجی تو حیات نے نفرت بھری نگاہوں سے خود پر جھکے عاصم چوہدری کو
دیکھا

اپنی ٹانگ پوری طاقت سے عاصم چوہدری کے پیٹ میں ماری تو وہ درد سے بلبللا کر ایک دم پیچھے ہٹا
"معتصم چوہدری کی بیوی ہوں میں۔ اس کی عزت ہوں بغیرت انسان۔۔۔ اور تمہیں لگتا تھا کہ تم آؤ گے اور
آسانی سے معتصم چوہدری کی عزت کو روند دو گے۔ میں جان سے نامار دوں تمہیں"۔ ٹیبل پڑے ڈیکوریشن
پیس کو اٹھا کر عاصم چوہدری کے سر پر وار کرتے چلا کر

کہا

جب عاصم چوہدری سر پکڑ کر نیچے بیٹھتا گالیاں بکنا شروع ہوا
تو حیات نے بھاگ کر دروازہ کھول کر قدم

سیڑھیوں کی جانب بڑھائے
مگر سیڑھیوں کی جانب مڑنے سے پہلے ہی
www.kitabnagri.com

کسی کے تو انا فولادی سینے سے ٹکرائی

تو حیات کو لگا اسے پھر سے زندگی بخش دی ہو

جس طرح کسی نے جہنم کی آگ سے نکال کر جنت کی چھاؤں میں لاکھڑا کر دیا ہو

چہرے دیکھے بنا ہی اس خوشبو کو محسوس کر کہ حیات نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کھڑے وجود کے گرد لپیٹ کر

چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا

Posted On Kitab Nagri

دونوں کے تیزی سے دھڑکتیں دل ساتھ ملے تو پل کو ساکت ہو گئے

اپنے کمرے میں عاصم چوہدری کو دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی
لیپ ٹاپ ہاتھ میں تھا میں بھاگنے کے انداز میں کار تک پہنچا

اور زن کر کہ کار بھگالے گیا

مگر جیسے ہی راستے میں آیا تو

راستے کو جانوروں سے بند پایا

کیونکہ گاؤں میں صبح یا عصر کے وقت لوگ اپنے جانوروں — گائیں — بھینسوں کو نہر میں کے جا کر نہلاتے تھے

رستے کو بند دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کی آنکھیں پل میں سرخ انگار ہوئی

ایک نظر لیپ ٹاپ کی سکرین پر ڈالی

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کا دل کیا دنیا کو آگ لگا دے

اگر وہ دوسرے راستے سے جاتا تو زیادہ وقت لگتا

اسی لیے

کار سے نکل

کر بھاگتے ہوئے ان جانوروں کے درمیان سے رستہ بناتے حویلی کی جانب بھاگا

بیس منٹ کے رستے کو

دس منٹ میں طے کرتے جب حویلی پہنچا

Posted On Kitab Nagri

تو حویلی کے باہر بیٹھا چوکیدار گہری نیند میں سویا ہوا تھا
جسے نظر انداز کر کے مُعْتَصِمِ چوہدری بھاگتے ہوئے حویلی داخل ہوا۔
صبح سے سیڑھیوں تک کا سفر مُعْتَصِمِ چوہدری کو کسی پل صراط سے کم ناگیا
ایسا لگ رہا تھا جتنے قدم آگے بڑھ رہا ہے اتنے قدم پیچھے کودھکیل دیا جا رہا ہے کہ فاصلہ ہے کہ سمٹنے کا نام نہیں
لے رہا

سیڑھیاں پھلانگتے جیسے ہی اوپر پہنچا
تو کمرے سے نکلتی حیات جس کا چہرہ خون سے تر تھا۔ جسے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی
آگے بڑھ کر حیات کو تھا مناجا ہا اس سے پہلے ہی وہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے سے آگئی
اگر مُعْتَصِمِ چوہدری سے کوئی پوچھتا کہ اس نے موت دیکھی ہے تو وہ بلا تاخیر ہاں کہہ دیتا۔ اپنی زندگی کو اس
حال میں دیکھنا مُعْتَصِمِ چوہدری کے لیے کسی موت سے کم تو نہیں تھا
حیات کو خود میں بھینچتے مُعْتَصِمِ چوہدری نے اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا
کہ تبھی کمرے سے گالیاں بکتا عاصم چوہدری باہر نکلا
اپنے سامنے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھ پل کو ٹھٹھکا
مگر پھر قدم اس کی جانب بڑھائے

کہ تبھی مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی کمر سے بسٹل نکال کر عاصم چوہدری پر فائر کیے
ایک گولی ٹانگ اور دوسری بازو پر لگنے سے عاصم چوہدری نیچے گرا
تو مُعْتَصِمِ نے ڈر سے کانپتی حیات کو بازو سے تھام کر اپنے روبرو کیا

Posted On Kitab Nagri

"میری بہادر بیوی—رونا نہیں"—حیات کے ماتھے پر اپنا دکھتا لمس چھوڑ کر اپنی اجرک اتار کر حیات کے گرد لپیٹی

"میں آگیا ہوں نا—کچھ نہیں ہوا—سب ٹھیک ہے—روم میں جاؤ میں آ رہا ہوں"—حیات کا گال نرمی سے تھپتھپا کر روم میں جانے کا کہا

جتنی نرمی حیات کے لیے لہجے میں تھی اس سے کہی زیادہ وحشت آنکھوں سے پک رہی تھی

حیات کو نرمی سے تھام کر رخ کمرے کی جانب کیا

"اس گالی کے کہنے پر آیا تھا میں—ناٹک کر رہی ہیں یہ"—درد سے بلبلا تے ہوئے بھی عاصم چوہدری نے زہر اگلا

تو حیات کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

مگر معتصم نے اسے نظر انداز کیے

حیات کو روم میں داخل کر کے کمرے کا دروازہ بند کیا

اور عاصم چوہدری کی جانب متوجہ ہوا

تب تک گولی کی آواز سن کر باغیچے میں بیٹھی

ملازمائیں اور چوکیدار بھی بھاگتا ہوا وہاں

آیا

عاصم چوہدری کو گریبان سے تھام کر معتصم چوہدری نے اپنے سامنے کیا

Posted On Kitab Nagri

"معتصم چوہدری کی بیوی اس کی عزت ہے وہ۔ میں اس پر پڑنے والی بری نگاہ کو ہاتھوں سے نوج لوں۔ تو نے ہاتھ بھی کیسے لگایا اسے"۔ عاصم چوہدری کے بازو کو ایک جھٹکا دے کر توڑتے۔ شیر کی طرح غراتے ہوئے کہا

تو ملازموں نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اس خوفناک منظر کو دیکھا کہ خون سے لت پت عاصم چوہدری کو کیسے معتصم چوہدری نے دھنک کر رکھ دیا تھا چوکیدار کو تو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

عاصم چوہدری کے بیہوش وجود کو اٹھا کر سامنے کیا اور سیڑھیوں کی جانب قدم کر کے سیڑھیوں سے نیچے پھینکا

تو عروتوں کی دلخراش چچیں گونج اٹھی

"چپ۔ ایک آواز نکلے ورنہ یہی گاڑھ دوں گا"۔ دھاڑتے ہوئے کہا تو سب سانس تک روک گئے "تمہارے ہوتے کوئی شخص حویلی کا دروازہ کیسے پار کر گیا"۔ اب معتصم چوہدری کے قہر کا نشانہ چوکیدار تھا جسے پل میں معتصم چوہدری نے دھنک کر رکھ دیا

تھا

"جا کر بول دو گاؤں میں کہ معتصم چوہدری سے کسی بات پر جھگڑا ہوا تو معتصم چوہدری نے اس کی یہ حالت کر دی۔ اگر اس کے علاوہ کوئی بات باہر نکلی تو اس گاؤں سے تم لوگوں کے خاندان والوں کے جنازے اٹھے گے"۔۔۔ سرد لہجے میں کہتے چوکیدار کو دھکا دیا

Posted On Kitab Nagri

تو وہ لڑکھڑاتا ہوا سیڑھیاں اترتا عاصم چوہدری کے وجود کو گھسیٹنے لگا
"مجھے سچ سننا ہے نیلو۔ تم لوگوں کے ہوتے کس طرح وہ شخص میری بیوی کے کمرے تک پہنچ گیا"۔ نیلو کی
گردن کو ہاتھوں میں دبوچتے آنکھوں میں وحشت لیے دھاڑا
تو دوسری ملازمہ نے روتے ہوئے ساری بات بتائی
تو مُعْتَصِم کو اپنے خون میں شرارے پھوٹتے محسوس ہوئے
"دفعہ ہو جاؤ۔ سب کی سب۔ آج کے بعد شکل نا دیکھو۔ اور اگر باہر جا کر کوئی بکو اس کی تو اپنے ہاتھوں سے
تم لوگوں کی جان لوں گا"۔ نیلو کی گردن چھوڑتے زمین پر دھکا دیا
تو ملازمائیں روتی ہوئی مُعْتَصِم کے پاؤں پر گئی
جس پر مُعْتَصِم اپنی ٹانگ جھٹکتے پیچھے ہٹا
"اندر موجود جو لڑکی ہے نا۔ وہ مُعْتَصِم چوہدری کے جینے کی وجہ ہے۔ اس لیے دفعہ ہو جاؤ۔ عورت نا ہوتی تو
ابھی زمین میں زندہ گاڑھ دیتا"۔ ایک ایک لفظ چبا کر دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا

www.kitabnagri.com

مُعْتَصِم چوہدری کمرے میں داخل ہوا تو بے چین نظروں نے حیات کو تلاش
واشروم سے پانی گرنے کی آواز پر جلدی سے رخ واشروم کی جانب کیا
تو پاؤں کے نیچے کسی چیز کو محسوس کر کہ
رکا

حیات کی بالی کو اٹھا کر آنکھوں کے سامنے کیا

Posted On Kitab Nagri

تو دل کیا کہ عاصم چوہدری سامنے ہو تو مُعْتَصِمِ چوہدری اسے جان سے مار دیں

واشروم کادرو ازاناک کرنے کی زحمت کیے بغیر اندر داخل ہوا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کو لگا کسی نے اس کا دل پاؤں تلے رکھ کر کچل دیا ہو

حیات کو ٹانگوں میں منہ چھپائے

شاور کے نیچے بیٹھے خوف سے کپکپاتے دیکھ

مُعْتَصِمِ چوہدری ایک ہی جست میں حیات تک پہنچا

"حیات" — حیات کے چہرے کو سامنے کرتے لہجے میں تڑپ لیے کہا

تو حیات نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر

خود کو پیچھے گھسیٹنا چاہا

"مم — میں نن — نہیں جج — جانتی — مم — میں نے — نن — نہیں — بب — لایا صم" ہچکیوں سے روتے ٹوٹے

پھوٹے لفظ ادا کیے

تو مُعْتَصِمِ نے تڑپ کر حیات کو اپنے حصار میں لیا

"چوہدری قربان اپنی جان پر — میں نے تمہیں کچھ کہا — یا کوئی سوال کیا —

تمہیں لگتا ہے مجھے تم پر یقین نہیں — مجھے اپنی زندگی اپنی سانسوں خود سے زیادہ اپنی حیات پر یقین ہے —

حیات کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑتے شدت سے کہا

تو حیات نے خود کو مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے ضبط سے آنکھیں میچ کر حیات کو خود میں بھینچ لیا

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دنیا کو تہس نہس کر دے

حیات کا چہرہ سامنے کیا

اور ہاتھ بڑھا کر ماتھے پر لگے زخم کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوا
جس پر حیات کی سسکی نکلی تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنے جبرے بھنج کر شاہور بند کیا
اور حیات کو بانہوں میں بھر کر قدم و اثر و م سے باہر بڑھائے

حیات کو نرمی سے بیڈ پر بٹھا کر اٹھنا چاہا

تو حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِمِ کا بازو تھام لیا

"کہی نہیں جا رہا میری جان یہی ہوں" — حیات کی نم آنکھوں پر اپنے لب رکھتے نرمی سے بازو چھڑوا کر
کبر ڈٹک گیا

حیات کا ڈریس نکال کر واپس آیا تو نظریں حیات کے کپکپاتے وجود پر ٹھہر گئی

غصہ پھر سے ایک بار عود آیا

ڈریس حیات کے پاؤں کے پاس رکھ کر نرمی سے حیات کو اپنے حصار میں لیا

ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کی تو حیات نے بے ساختہ خود کو مُعْتَصِمِ کے سینے میں چھپانا چاہا

"اپنے مُعْتَصِمِ کے ہوتے ہوئے ایسے ڈرو گی۔ تو مجھے برا لگے گا حیات۔ جب مجھے تم پر یقین ہے تو کیا تمہیں مجھ

پر یقین نہیں ہے۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں کچھ ہونے دوں گا" — نرمی سے حیات کے بالوں میں انگلیاں

چلاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو حیات کے ر کے آنسو پھر سے بہنے لگے
حیات کو نرمی سے تھام کر خود سے الگ کیا
اور پھر بنا کسی ہچکچاہٹ کے حیات کا ڈریس چینج کر کہ
لائٹ اون کی

حیات کے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چنتے

اپنے حصار میں لے کر بیڈ پر نیم دراز ہو گیا
موبائل نکال کر اپنے خاص آدمی کو میسج کیا
تو اگلے پندرہ منٹ میں دروازے پر دستک ہوئی
تو حیات نے تڑپ کر دروازے کی جانب دیکھا

"رونا بند کرو۔ اور یوں ڈرنا بھی۔ تم تو میری بہادر بیوی ہونا۔ تو پھر کیوں کسی سے ڈر رہی ہو"۔ حیات کا چہرہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاتھوں میں بھرتے نرم لہجے میں
کہا تو حیات نے بے بس نگاہوں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

جو اب اٹھ کر دروازے تک جا رہا تھا
مُعْتَصِمِ کے دروازہ کھولنے پر مُعْتَصِمِ کے خاص آدمی نے

سلام کیا

اور ہاتھ میں تھامی کھانے کی ٹرے آگے بڑھائی
جسے تھام مُعْتَصِمِ دروازہ بند کر تاحیات کی جانب بڑھا

Posted On Kitab Nagri

"م۔ مجھے نن۔ نہیں کھ۔ کھانا"۔ معتصم کے نوالہ بڑھانے پر حیات نے رخ پھیرتے ہوئے کہا جس پر معتصم نے بے بس سی نگاہ سسکتی ہوئی حیات پر ڈالی آگے بڑھ کر حیات کو اپنے حصار میں لے کر حیات کی پشت کو اپنے سینے میں بھینچ کر زبردستی حیات کے منہ میں نوالہ ڈالا

"اگر کسی غیر ضروری شخص کی وجہ سے تم نے خود سے لاپرواہی برتی تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔۔۔ اور کس بات کا ڈر حیات۔ اس جیسے لوگوں سے ڈرنا نہیں انہیں ڈرانا چاہئے۔ معتصم چوہدری کی بیوی ہونے کے علاوہ تم ایک عورت ہو۔ عورت سے زیادہ مضبوط اور طاقتور کوئی نہیں۔ اگر عورت کمزور ہوتی تو وہ کبھی بھی ماں کے رتبے پر فائز نہ ہوتی۔ مرد سے زیادہ حوصلہ اور برداشت کا مادہ عورت میں ہوتا ہے۔ کبھی اتنی مشکلوں کا سامنا کر کہ وہ ہم مردوں کو پیدا کرتی ہیں۔ تو پھر ہم جیسوں سے کیوں ڈرنا۔ جن کا وجود ہی عورت کی وجہ سے ہے۔ عورت صرف اپنے پسندیدہ مرد یا شوہر کے لیے نرم دل ہوتی ہے۔ ورنہ اس سے زیادہ سخت دل کوئی نہیں ہوتا حیات۔

www.kitabnagri.com

عورت صرف اپنے شوہر کے آگے اس کی محبت کے آگے کمزور پڑ سکتی ہے۔ عاصم چوہدری جیسے درندوں کے آگے نہیں۔ اور مجھے فخر ہے کہ میری بیوی نے اسے اس کی اوقات یاد دلائی۔ ڈرنے کی بجائے ہمت سے مقابلہ کیا

حیات کو زبردستی کھانا کھلاتے سخت لہجے میں اپنی بات کہی تو حیات نے اپنے آنسو صاف کر کہ

Posted On Kitab Nagri

رخ موڑ کر پھر سے خود کو مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے میں چھپالیا
جس پر مُعْتَصِمِ نے گہری سانس بھر کر ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی

کمفر ٹر کھول کر دونوں کے وجود کو کور کیا اور حیات کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اسے اپنے حصار میں قید کر لیا
"مم۔ میں ڈر گئی تھی صم۔ مم۔ مجھے لگا آپ مم۔ مجھے غلط سمجھو گے۔"

مم۔ مجھے لگا اگر وہ مج۔ جھے برباد کر گیا تو۔ آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔" ہمیشہ کی طرح کوئی بھی بات دل میں
رکھنے کی بجائے مُعْتَصِمِ چوہدری سے کہی

جس پر مُعْتَصِمِ نے سختی سے حیات کو خود میں بھینچ کر کروٹ بدل کر اس پر جھک آیا

"مجھے تمہاری روح سے عشق ہے حیات۔ تمہاری معصوم حرکتوں سے۔ تمہاری باتوں سے۔ تم بہت
خوبصورت ہو میں نظریں نہیں ہٹا پاتا تم سے۔"

مگر میرا دل گواہی دیتا ہے تم خوبصورت نا بھی ہوتی تو یہ اسی طرح تم پر مرتا جیسے ابھی مرتا ہے۔
میری عزت تم ہو حیات۔ پہلی بات وہ کبھی بھی اپنے غلیظ ارادے میں کامیاب نا ہو پاتا۔ ورنہ مُعْتَصِمِ چوہدری

اسے ساری زندگی ایسی سزا دیتا کہ وہ ہر روز مرنے کی دعا کرتا۔

تم حیات ہو۔ تم جانتی ہو نا حیات کا مطلب کیا ہے۔ تو بتاؤ کوئی اپنی حیات کو کبھی چھوڑ سکتا ہے۔

میں وہ لفظ ہو نٹوں پر بھی نہیں لانا چاہتا جو نہیں ہو۔ میں بخدا سوچنا بھی نہیں چاہتا۔

مگر تم یقین رکھو۔ مُعْتَصِمِ چوہدری اپنی حیات کو نہیں چھوڑ سکتا۔" گھمبیر

لہجے میں کہتے حیات کے ہو نٹوں کو نرمی سے چھو کر پیچھے ہٹا

"اب تم مجھے بہکار ہی ہو۔ اگر میں بہکانا تو پھر تم اس بات پر روگی۔" مسکراتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

توحیات کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ رنگ گئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں فرسٹ ایڈ باکس لاتا ہوں۔ ڈرنا نہیں"۔ پیچھے ہو کر کہا

Posted On Kitab Nagri

توحیات نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا
تو مُعْتَصِمِ کمرے کا دروازہ کھول کر کچن سے فرسٹ ایڈ باکس لینے چلا گیا

"سب خیریت۔۔۔ میسج کی بجائے ڈائریکٹ فون کر رہے ہو"۔۔۔ ایمان شاہ نے دوسری رنگ پر فون اٹھاتے ہوئے کہا

"ہمارے گاؤں سے نکلتے جو ہاسپٹل آتا ہے۔۔۔ وہاں ایک شخص زخمی حالت میں پڑا ہے دو گولیاں لگی ہیں اسے۔۔۔ مگر وہ بہت کم ہے۔۔۔"

اسے ایسی تکلیف دو کہ ساری عمر ایڑیاں رگڑنے میں گزرے اس کی"۔۔۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سرد لہجے پر

ایمان شاہ بری طرح چونکا

"جرم" ایک لفظی سوال پر مُعْتَصِمِ چوہدری کی رگیں تن کر واضح ہوئی

"میری بیوی۔۔۔ بقول تمہارے۔۔۔ تمہاری بہن کو میری غیر موجودگی میں"۔۔۔ مُعْتَصِمِ ابھی غصے میں بات مکمل کرتا کہ

ایمان شاہ کے سرد لہجے پر خاموش ہو گیا

"تمہیں بس یہ کہنا چاہیے تھا مُعْتَصِمِ چوہدری کے وہ میری بہن کا مجرم ہے۔۔۔ اسے جہنم رسید کرنے کے لیے

تمہارا اتنا بتانا ہی کافی تھا"۔۔۔ برف سے سرد لہجے میں کہا تو مُعْتَصِمِ نے نفی میں سر ہلایا

"جان سے نہیں مارنا۔۔۔ جیتے جی مرے ایسے زخم دینا"۔۔۔ اپنی بات کہہ کر فون بند کر دیا

فرسٹ ایڈ باکس تو روم میں بھی تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر یمان شاہ سے بات کرنے کے لیے یہی بہانہ تھا
کیونکہ ویسے تو حیات نے باہر آنے نہیں دینا تھا
تیز تیز قدم لیتا دو دو سیڑھیوں کو ایک ساتھ پھلانگتے
کمرے میں پہنچا

تو حیات کو گہری نیند سوتے دیکھ
ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی
دروازا بند کر کہ قدم حیات کی جانب بڑھائے

کمرے میں ہلچل محسوس کر کہ عاصم چوہدری نے اپنی آنکھیں کھولیں
تو نظریں ہاسپٹل کے پرائیویٹ روم کے دروازے سے ٹیک لگائے مُعْتَصِم چوہدری کے دوست سے جا ٹکرائی
"کیا کر رہے ہو یہاں— میرے ملازم کہاں ہے" اپنی کہنی پر زور ڈال کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے
کہا تو یمان شاہ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ریگ گئی
چھوٹے مگر مضبوط قدم لیتا عاصم چوہدری کے سر پر آن کھڑا ہوا
جیب سے ٹیپ نکال

کر زبردستی عاصم چوہدری کے ہونٹوں پر لگائی
اپنے ساتھ موجود آدمی سے ہاکی پکڑی تو عاصم چوہدری نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا
مگر اس سے پہلے ہی یمان شاہ نے عاصم چوہدری کو

Posted On Kitab Nagri

بالوں سے گھسیٹ کر بستر سے نیچے پھینکا

اور ہاکی سے دھنک کر رکھ دیا

"بہن ہے وہ میری—میرے یار کی عزت تو گالی تیری ہمت بھی کیسے ہوئی—اس کی طرف نگاہ کرنے کی—

عاصم چوہدری کو بالوں سے پکڑ کر سردیوار میں مارا تو خون پانی کی مانند سر سے نکلتا کپڑوں کو رنگتا چلا بڑھا

"آدھے گھنٹے سے زیادہ دیر تک عاصم چوہدری کو یمان شاہ نے دنیا میں ہی جہنم کی سیر کروا کر ٹھو کریں اس کے

نیم جان وجود پر رسید کر کہ ہاکی زمین پر عاصم چوہدری کے چہرے کے پاس پھینک کر باہر کی جانب قدم بڑھائے

چہرے پر چٹانوں سی سختی سجائے

بنا کسی خوف کے ہاسپٹل کے کوریڈور سے نکلتا چلا گیا

"یہ رہی نیو کیسز کی فائل"—وائٹڈ وولف نے فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

تو ڈریگونے اپنا ساگار سلگاتے ہوئے سر کو خم دیا

"میرے آنے سے پہلے بھی کوئی یہاں آیا تھا کیا"—وائٹڈ وولف نے ارد گرد بلیک روم میں نظریں گھماتے

ہوئے کہا

تو ڈریگونے چمیر کی پشت چھوڑ کر اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکائیں

"تمہارے علاوہ بھی بہت سے لوگ اس ٹیم کا حصہ ہے"—فائل اپنی جانب

کھسکاتے ہوئے

سرد لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تو وانڈ وولف کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ دوڑ گئی

"مگر مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ تم اب لڑکیوں کو بھی ہماری ٹیم کا حصہ بنا رہے ہو۔
ویسے آئی لائک دس فریگنس۔ پوچھ کے نام بتانا تاکہ میں اپنی بیوی کے لیے بھی خرید لوں۔"
ڈریگو کے ہاتھ سے سگار لے کر ہونٹوں میں دباتے
طنزیہ لہجے میں کہا تو

ڈریگو نے بے تاثر نگاہوں سے وانڈ وولف کو دیکھا

"ایم پی اے کے بیٹے کی لاش کا کیا بنا۔ کسی کو شک تو نہیں ہوا۔" وانڈ وولف کی بات کو
سرے سے نظر انداز کرتے سوال پوچھا

"سب کی نظر میں وہ ایک کار ایکسیڈینٹ ہے۔ مگر اس کا باپ اس بات کو نہیں مان رہا۔
پولیس تفسیش کر کہ یہ ثابت بھی کر چکی ہے کہ یہ صرف حادثہ ہے۔"

مگر وہ اس بات کو ماننے سے انکاری ہے۔" وانڈ وولف نے سرد لہجے میں کہا
تو ڈریگو کا طنزیہ قہقہہ گونجا

www.kitabnagri.com

"چاہے دنیا کو ناپتہ ہو۔ چاہے وہ ایم پی اے اپنے بیٹے کی غلطیوں کو نظر انداز کرے مگر اس کا ضمیر تو جانتا ہے
نا۔ اور جو نو ریپسٹ اپنے انجام کو پہنچے ہیں اور دنیا نے ثبوت کے ساتھ دیکھے ہیں۔
اسی لیے اب اس ایم پی اے کی روح تو تڑپے گی۔"

کسی کو بتا بھی نہیں سکتا بچا کہ اسے کس پہ شک ہے۔" وانڈ وولف کے طنزیہ لہجے پر کہنے پر
ڈریگو نے خاموش نگاہ اس پر ڈال کر فائل کا ورک پلٹا

Posted On Kitab Nagri

اور جیسے جیسے وہ فائل پڑھ رہا

تھا ویسے ویسے ہی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا

ماتھے اور گردن کی رگیں تن کر واضح ہونے لگی

"مجھے اندازہ تھا تمہارا یہی ریکشن ہوگا۔"

یہ تو صرف ایک فائل ہے۔ اس طرح کی نجانے کتنی فائلز پولیس سٹیشن میں نا انصافی کے بوجھ تلے دب چکی

ہیں۔ تمہارا کہنا تھا کہ صرف ریپ کیسز ہم دیکھے گے۔

مگر مجھے یہ بھی ضروری لگا۔

اس فائل میں ان لڑکیوں کی ڈیٹیل ہیں جنہیں محبت کے نام پر اندھیری رات کو گھر سے بھاگنے پر مجبور کیا گیا۔

اور بعد میں ان کی عزت تار تار کر کہ انہیں کھوٹے اور باہر ممالک میں بیچ دیا گیا۔

کچھ ان معصوم لڑکیوں کی بھی ڈیٹیلز ہیں جنہیں شاپنگ مالز میں چیکنگ روم میں بنائی گئی ان کی ویڈیو کے نام پر

بلیک میل کر کہ پہلے پیسے بٹورے گئے اور پھر۔۔۔" لہجے میں آگ سے تپش لیے ایک ایک لفظ پر زور دیتے اور

آخر میں فقرہ چھوڑ کر سامنے ٹیبل پر مکہ مارا

www.kitabnagri.com

"ان میں سے بہت سی بچیوں نے سوسائٹ کیا ہے۔"

کچھ بچیاں ایسی ہیں جن کی پکس کو ایڈٹ کر کہ ویب سائٹس پر ڈالا گیا ہے۔

اور کچھ ان درندوں کی جنہوں نے غیرت کے نام پر اپنی بچیوں کو انصاف دلوانے کی بجائے موت کے گھاٹ

اتار دیا۔ میری نظر میں وہ بھی مجرم ہیں۔

جو پولیس والوں نے کیس دیا تھا وہ سولو ہو گیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں بھی کچھ ریپ کیسز تھے اور ایک دو جج تھے جو کہ ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔
سب کا اوپر کا ٹکٹ کٹایا ہے میں نے۔

اب یہ تم دیکھ لو۔ کیونکہ مجھے ایک کیس ملا ہے میں اس پر کام کرنے والا ہوں۔"۔" وانڈ وولف نے کندھے
آچکا کر کہا تو ڈریگو اپنی جگہ سے اٹھا
"ٹھیک ہے میں انہیں دیکھتا ہوں۔ تم لاشیں ٹھکانے لگانے آجانا۔"

قدم باہر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا
تو وانڈ لائف وولف کی بات پر پلٹ کر اسے دیکھا
"تمہیں پتہ ہے بھیڑیا ایک میل کے فاصلے سے اپنے دشمن کی بو کو سونگھ لیتا ہے"۔ ڈریگو کے سامنے کھڑے
ہوتے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
سنجیدہ لہجے میں کہا

"جب تک میرے ساتھ کام کر رہے ہو تب تک اپنے ناک کو اس کام سے چھٹی دو۔ بس ہاتھوں کو استعمال کرو
وہ بھی مجرموں کے گریبان پکڑنے کے لیے"۔ وانڈ وولف کا کندھا تختہ پھا کر سرد لہجے میں
کہا اور بلیک روم سے نکلتا چلا گیا

وانڈ وولف کچھ دیر تو کھڑا دور جاتے ڈریگو کی پشت دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر آنکھیں موند کر سر کر سی کی پشت
سے نکادیا

اپنے سر کے پاس ہو رہی مسلسل ٹھک ٹھک کی آواز پر ایم پی اے نے بیزاری سے آنکھیں کھول کر

Posted On Kitab Nagri

آواز کا تعاقب کرنا چاہا

مگر اپنے بیڈ کے قریب۔ سر کے پاس سیاہ ہڈی میں بیٹھے شخص کو دیکھ

اچھل کر اپنی جگہ پر بیٹھا

ڈر سے آواز حلق میں ہی پھنس گئی

جبکہ ڈریگو بناد یہاں دیے ہاتھ میں تھا میں تیز دھار خنجر کی نوک کو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر مار رہا تھا

ڈریگو نے ٹیب ایم پی اے کی طرف اچھالا تو اس نے ساکت نظروں سے ٹیب کی سکریں کو دیکھا

جہاں اس کا بیٹا اپنے ہر جرم کا اعتراف کر رہا تھا

کہ جیسٹے وہ یونی میں لڑکیوں کو اپنی ریگنگ کا نشانہ بناتا۔ کیسے اپنے آدمیوں کو کہہ کر اس نے یونی کی لڑکی کو

اٹھوا کر اسے زیادتی کا نشانہ بنایا

"اگر تم چاہتے ہو کہ سب نیوز پر نا آئے تو چپ چاپ وہ کروں جو میں کہوں گا۔۔۔ ورنہ اپنے بیٹے کا جنازہ تو اٹھا

چکے ہو۔ اپنی عزت کے جنازے کے لیے بھی تیار ہو جاؤ" ڈریگو کے سرد لہجے پر ایم پی اے کے ماتھے پر پسینے

کے قطرے نمودار ہونے لگے

www.kitabnagri.com

"کک۔ کیا کرنا ہے مجھے"۔ بنا وقت ضائع کیے سوال کیا

تو ڈریگو کی آنکھوں میں چمک اتری

"اپنے علاقے کی سڑکوں۔ سکول۔ کالجوں اور مدرسے کے ماحول کو ٹھیک کرو۔ غریب لوگ جو پانی کی

مشکلات سے گزر رہے ہیں انہیں دور کرو۔ یہ ایکشن تم صبح ہی لو گے۔

جو لوگ ریپ کیسز میں جیل میں ہیں۔ عدالت کو ان کے خلاف جلد از جلد فیصلہ لینے پر مجبور کرو۔

Posted On Kitab Nagri

ورنہ جو میں کروں گا—وہ ان مجرموں کو توتاہ کرے گا—

مگر تمہیں بھی کہی کا نہیں چھوڑے گا"—سر دلچے میں کہتے اپنی جگہ سے اٹھا تو

ایم پی اے نے کپکپاتے جسم کے ساتھ جلد اثبات میں سر ہلایا

مگر اسے دیکھے بغیر ہی ڈریگوسٹیرس کی جانب بڑھا

اور پل میں۔ وہاں سے غائب ہو گیا

ایم پی اے بھاگ کر ٹیرس پر آیا

اور اتنی سخت سیکورٹی کے باوجود ڈریگوسٹیرس کے آنے اور خاموشی سے چلے جانے پر ڈر گیا

اور قدم بھاگنے کے انداز میں اپنے موبائل کی جانب بڑھائے

نظریں ٹیب پر چلتی اپنے بیٹے کی ویڈیو ہر تھی

جس میں وہ اپنے باپ کے کارنامے بھی بتا رہا تھا

"کہا مر گئے تھے سالوں --- یہاں میری نیندیں حرام ہو گئی ہیں— تم لوگ مرے ہوئے ہو— کل میرے

ٹیبیل پر ریپ— مر ڈر— جن جن علاقوں سے لوگوں کی درخواستیں آئی ہیں سب موجود ہو— اور میڈیا بھی—

بکو اس بند کرو جو کہا ہے وہ کرو—

ورنہ تیار ہو جاؤ اپنے انجام کے لیے"—

بنادوسرے بندے کی آواز سننے ہی فون رکھ کر سر تھام لیا

کیونکہ ڈریگوسٹیرس نے جو بھی کیا تھا اس کے بعد پولیس اور آرمی ٹیم بیٹھی تھی— جس پر اسے یہ سب کرنے سے

روکنے کی تجویز دی گئی— مگر ایک آرمی سینئر آفیسر نے منع کر دیا— اور کہا

Posted On Kitab Nagri

جو وہ کر رہا ہے کرنے دیں۔ ابھی اس کی وجہ سے ملک یا قوم کو کوئی نقصان نہیں ہوا
اگر ایسا ہو تو آرمی ہے۔ وہ ہینڈل کر لے گی۔ جس پر پولیس چپ ہو گئی۔ اور ڈریگو کی تلاش کو ختم کر دیا
جس پر یہ خبریں گردش کرنے لگی کہ ڈریگو آئی ایس آئی کا بندہ ہے۔ اور اگر وہ سچ میں آئی ایس آئی کا بندہ تھا
تو یہ بات ان کے لیے خطرے کا باعث تھی۔ اسی لیے ایم پی اے نے بنا وقت ضائع کیے اس کی بات پر عمل
کرنے کا سوچا

کیونکہ اگر عوام کے سامنے یہ بات آتی تو دولت شہرت تو جاتی۔ شاہد زندگی بھی ناپتی
اپنا سر ہاتھوں میں تھا میں ایم پی اے اگلے لائحہ عمل تیار کر رہا تھا

"نور بیگم کا فون آیا تھا ان کا کہنا تھا کہ تمہاری اور معتصم کی شادی ایک ساتھ ہو۔ ان کی بیٹیاں بھی
ترکی سے آنے والی ہیں۔ تو ہم سب بھی گاؤں آجائے۔"

شائستہ بیگم کی بات پر یمان شاہ نے عروب کے چہرے سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھا
"اتنی دوستی میری معتصم کے ساتھ نہیں جتنی آپ کی نور بیگم سے ہو گئی ہے۔ اور اب وہاں جانے کا پلین بھی
بنالیا۔" یمان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اور نظریں ایک بار پھر عروب شاہ کے چہرے پر ٹھہر سی گئی
جو لاونج کے صوفے پر بیٹھی میگزین دیکھنے میں مصروف تھی

"صرف جانے کا نہیں وہاں رہنے کا بھی بر خور دار تمہاری ماں وہاں جانے کے لیے بیگز تیار کر چکی ہے۔ اور کل
ہمیں نکلنا ہے۔ اب تم اور عروب اپنی تیاری کر لو۔"

Posted On Kitab Nagri

شادی کی جو شاپنگ ہے وہ صلاح الدین صاحب نے کہا ہے وہاں جا کر ساتھ مل کر کریں گے "۔ مکر م شاہ نے چائے پیتے ہوئے کہا

تو عروب نے چونک کر ان کی جانب دیکھا

مگر پھر سر جھٹک کر نظریں میگزین پر ٹکادی

جبکہ میمان شاہ کی زیرک نگاہیں عروب کے چہرے کے اتراؤ چڑھاؤ دیکھ رہی تھی

جس کے چہرے پر اس وقت حد سے زیادہ سنجیدگی اور چرچراپن واضح ہو رہا تھا

اور پھر میمان شاہ کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اٹھ کر بنان کی باتوں کی طرف دیہان دیے اپنے روم میں بند ہو گئی

"اتنے سال گزر گئے۔ مگر عروب آج بھی وہی ہے۔ اتنی بار سمجھایا ہے کہ اس سب میں اس کی کوئی غلطی

نہیں تھی۔ پھر بھی ہر سال اس بات کو سوچ کر خود کو کیوں تکلیف دیتی ہے"۔ شائستہ بیگم نے نم نظروں سے

عروب کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھ کر کہا تو

میمان شاہ نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے

"آپ اسے چھوڑیں۔ میں دیکھ لوں گا۔ آپ صرف یہ بتائیں کب تک رہنے کا ارادہ ہے آپ کا وہاں"۔

مسکرا کر شائستہ بیگم کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا تو شائستہ بیگم نم آنکھوں سے مسکرا دی

"نور بیگم نے کہا ہے کہ گاؤں دیکھنے میں بھی وقت لگے گا۔ وہ ہمیں اپنے ارد گرد کے گاؤں دکھائے گی۔ تو

اسی لیے جلدی آنا ہو گا ہمیں۔ اور پھر ایک ماہ بعد شادی ہے۔

شادی کے بعد تمہیں اور معتصم کو سیر کے لیے بھیج کر ہم سب عمرہ پر جائے گے"۔ میمان شاہ کے بالوں میں

انگلیاں پھیرتے ہوئے مسکرا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

تو یمان شاہ نے منہ بسورا

"میں معتصم کے ساتھ کیوں سیر پر جاؤں گا— شادی کے بعد تو مجھے اپنی بیوی کے ساتھ ہنی مون جانا چاہئے نا کہ

اس چوہدری کے ساتھ سیر پر"— یمان شاہ کے منہ بسور کر کہنے پر مکرم شاہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا

جبکہ یمان شاہ کی اتنی بے باکی پر شائستہ بیگم شرمندہ سی ہو گئی

"وہی مطلب تھا میرا— بس تمہاری طرح بے شرم نہیں جو منہ پھاڑ کر ہنی مون کہتی پھر و"— یمان شاہ کا سر

اپنی گود سے ہٹا کر کچن کی جانب جاتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ کا قہقہہ گونجا

"کیوں بابا نے بھی آپ سے یہی کہا تھا کہ جانِ من ہم سیر پر جا رہے ہیں"— یمان شاہ نے پچھے سے ہانک لگائی تو

مکرم شاہ نے گھور کر اسے دیکھا

جبکہ یمان شاہ کندھے آچکا کر اپنے کمرے میں بند ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عروب کی آنکھ اپنے کمرے میں ہو رہی کھٹ پٹ سی کھلیں

ہاتھ بڑھا کر سائٹیڈ لیمپ اون کر کہ سامنے دیکھا تو یمان شاہ ٹیبل پر کیک رکھ کر کینڈل جلا رہا تھا

عروب کمفر ٹرہٹا کر بیڈ سے اٹھی اور یمان شاہ کے قریب نیچے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی

کیک پر نظر پڑی تو آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

چیری چیز کیک جس پر خوبصورتی سے پیسی برتھ ڈے مسسز یمان شاہ لکھا ہوا تھا--- جسے دیکھ عروب نے وہاں

سے اٹھنا چاہا

Posted On Kitab Nagri

تویمان نے کلائی سے کھینچ کر دوبارا بٹھا کر عروب کا چہرہ اپنی جانب کیا

جو اب آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا

"یہ سب کیوں کر رہے ہومان۔۔۔ جبکہ تم جانتے ہو مجھے کوئی خوشی نہیں اپنے پیدا ہونے کی۔۔۔"

سب کچھ کھو دیا تھا میں نے اس منہوس دن کی وجہ سے۔۔۔ عروب کے چلا کر کہنے پر ایمان شاہ نے اسے سرد

نظروں سے گھورا

عروب کے بال اپنی مٹھی میں دبوچ کر عروب کو اپنی جانب جھکایا

"اب ایک لفظ فضول ناسنو میں عروب۔۔۔ آج تک اس بات پر تمہارا ڈرامہ برداشت کیا ہے میں نے۔۔۔"

کیونکہ کوئی حق نہیں تھا تم پر۔۔۔ اب تم بیوی ہو میری۔۔۔ تمہاری زندگی پر میرا حق ہے۔۔۔"

اور یہ دن مجھے اپنی زندگی کے ہر دن سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔ اس دن تمہیں میرا نصیب بنا کر اس دنیا میں بھیجا گیا

تھا۔۔۔"

اور میں تمہاری کسی بھی فضول سوچ کی نظر سے ہر گز نہیں کروں گا۔۔۔"

اسی لیے چپ چاپ کیک کاٹو۔۔۔"

www.kitabnagri.com

عروب کی نم آنکھوں پر اپنے لب رکھتے سرد لہجے میں کہہ

کر عروب کا رخ ٹیبل کہ طرف کر کہ

پشت سے اسے اپنے حصار میں لے کر زبردستی کیک کاٹا

جبکہ عروب بھیگی آنکھوں سے کیک پر جلتی کینڈل کو دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

Thank you for coming into this world for me—I don't care what you think

but I just want to say

.Finding you, I consider myself the luckiest person in the world

عروب کے منہ میں کیک کا ٹکڑا ڈالتے محبت سے چور لہجے میں سرگوشی کر کہ عروب کے ہونٹوں کو نرمی سے
چھوا

"تم لک۔ کیسے کہہ سکتے ہو مان۔ میری وجہ سے ماما بابا مر گئے۔ میں ناخدا کرتی تو وہ گھر سے باہر نا جاتے۔

میری وجہ سے میری برتھ ڈے کو باہر سیلیبریٹ کرنے کی ضد کی وجہ سے وہ اس دنیا سے چلے گئے۔

میں نے کیوں ضد کی مان۔ مم۔ میں نہیں بھول پاتی اس دن کو۔ کاش ان کے ساتھ میں بھی مر۔"

یمان شاہ کی گردن میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ یمان شاہ کو انگاروں پر گھسیٹ گئی تھی عروب کی
آخری بات پر یمان شاہ نے تڑپ کر عروب کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر عروب کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر

اس کے الفاظ کو روکا

اپنی کمر پیچھے صوفے سے ٹکا کر عروب کو اپنے سینے میں بھینچ لیا

"دنیا میں ایک دن میں ہزاروں لاکھوں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں سے زیادہ لوگ مرتے بھی ہیں

عرو۔ تو کیا وہ مرنے والے ان پیدا ہونے والوں کی وجہ سے مر گئے۔

ایسا نہیں ہے عرو۔ ہر کوئی اس دنیا میں آنے والا اپنی واپسی کا وقت لکھوا کر آیا ہے۔ جو آیا ہے اسے جانا بھی

ہے۔ ہر انسان کی موت اللہ نے کسی ناکسی طرح لکھی ہے۔ مگر کوئی دوسرا شخص اس کی وجہ نہیں ہو سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

تم کیسے اس طرح سوچ کر خود کو اور مجھے تکلیف دے سکتی ہو۔ ان کی موت ایسے ہی لکھی تھی تم ضدنا بھی کرتی
تو وجہ کچھ اور ہوتی مگر انہیں اسی دن جانا تھا۔ عروب کے آنسو صاف کرتے نرم لہجے میں کہا
تو عروب نے ہچکیاں بھرتے چہرہ یمان شاہ کے سینے میں چھپالیا

Every passing moment makes me realize how important Aroob Shah is to
.the survival of Yamaan Shah

You don't know how anxious my heart is to go down from your body to
.your soul

"میں یہاں دل و جان سے تم پر فدا ہو رہا ہوں۔ اور تم ایسی باتیں کر کہ مجھے مارنے پر تلی ہو"۔ گھمبیر لہجے میں
سرگوشی کرتے اپنے لب عروب کے کان کی لو پر رکھ کر شکوہ کیا
تو عروب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی

تھوڑی یمان شاہ کے سینے پر ٹکا کر اپنی نم گرے گرین آنکھوں سے یمان شاہ کو دیکھا۔ جو اس وقت گرین کلر کی
چیک والی شرٹ پہنے ساتھ براؤن پینٹ پہنے جان لیو واحد تک ہنڈسم لگ رہا تھا
ڈارک براؤن بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے
عروب نے ہاتھ بڑھا کر یمان شاہ کے بالوں کو ماتھے سے پیچھے کیا تو عروب کے لمس کو محسوس کر یمان شاہ نے
سکون سے آنکھیں موند لیں

"میرا گفٹ یا بس کیک پر ٹھہر کار ہے ہو"۔ یمان شاہ کو مصنوعی گھورتے ہوئے کہا
تو یمان شاہ نے سخت نظروں سے عروب کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اور پھر بنا عروب کو سمجھنے کا موقع دیے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر صوفے پر بیٹھا
عروب کی پشت کو سینے میں بھینچ کر پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر ایک پینڈیٹ نکال کر
عروب کی گردن سے بال ہٹا کر وہ پینڈیٹ عروب کی گردن میں پہنا دیا

جو کہ ڈائمنڈ کا بہت ہی خوبصورت پینڈیٹ تھا جس پر چاند اور ستارہ بنے ہوئے تھے۔ اور پینڈیٹ کی بیک سائیڈ پر
مسسز ایمان شاہ لکھا ہوا تھا

"یہ بہت ہی خوبصورت ہے مان"۔ نم لہجے میں ایمان سے کہا جو تھوڑی عروب کے کندھے پر ٹکائے۔
آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے عروب کے چہرے پر بکھرے خوشی کے رنگ دیکھ رہا تھا
"کبھی کبھی جو ایسے مہربان ہوتے ہو تو لگتا ہے کہ میرا شوہر بھی کوئی انسان ہے۔ ورنہ تو انگارے چباتے رہتے
ہو۔ اور مجھے لگتا ہے کسی انسان سے نہیں جن سے شادی ہو گئی ہے میری"۔ ایمان شاہ کے گال پر نرمی سے اپنے
لب رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

تو عروب کی بات پر ایمان شاہ نے گھور کر اسے دیکھا
اور کمر میں ہاتھ ڈال کر خود میں بھینچتے صوفے پر پیچھے کو گر گیا
"یہ زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چل رہی تمہاری"۔۔ عروب کو خوشمگس نظروں سے گھورتے سخت لہجے میں کہا
تو ایمان شاہ کی بات پر عروب نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا

"کوئی زبان نہیں چل رہی میری۔ بس تم پاؤں چلاؤ اپنے اور نکلو یہاں سے۔ مجھے پیکنگ بھی کرنی ہے
اپنی"۔ ایمان شاہ کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب کی بات پر یمان شاہ کے ماتھے پر بل پڑے عروب کی دونوں کلائیوں کو اپنی مٹھی میں دبوچ کر ایک دم سے کروٹ بدل کر عروب پر جھک آیا

"کیوں جاؤ میں یہاں سے۔ جو کرنا ہے کر لو نہیں جانے والا میں۔ یہی رہنے والا ہوں۔ ساری رات تمہارے قریب رہ کر گزارنا چاہتا ہوں۔"

اور تمہارے حکم کا غلام نہیں ہوں میں۔ جب آیا اپنی مرضی سے ہوں جاؤں گا بھی اپنی مرضی سے۔ اور اس دن میری بات سمجھ نہیں آئی تھی۔ تم ناسنو تمہارے منہ سے میں۔ "دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو یمان شاہ کے اس قدر سخت رد عمل پر عروب پھٹی پھٹی آنکھوں سے یمان شاہ کو دیکھ رہی تھی وہ واقع میں پل میں انسان سے جن بننے کا ہنر جانتا تھا شاید

اپنا خشک پڑتا حلق تر کر کہ اپنا دایاں ہاتھ یمان شاہ کے گال پر ٹکایا "میں نے ایسا کچھ نہیں کہا مان آپ سے۔ آپنی اور بھائی جاگ رہے ہو گے۔ اسی لیے کہہ رہی ہوں۔ کہی وہ

دیکھ کر کچھ غلط ناسوچے۔" یمان شاہ کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے نرم لہجے میں کہا

تو عروب کی بات پر یمان شاہ کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا
عروب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تو عروب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا

کہ نواب صاحب کے سامنے پھر کیا کہہ چکی ہے

"میرے سامنے اپنی زبان کو صرف مجھ سے پیار بھری باتیں کرنے کے لیے استعمال کیا کرو۔ ناکی استانی کی طرح لیکچر جھاڑنے کے لیے۔ کیونکہ دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں میں۔ جسے دنیا کی سمجھ نہیں ہے۔"

منگیتر کے پاس نہیں منکوحہ کے پاس آیا ہوں۔ بھاڑ میں جائے جسے جو سوچنا سوچے۔

Posted On Kitab Nagri

اور بھاڑ میں جائیں تمہارے یہ رسموں رواجوں والے ایکسیوسز نہیں فولو کرنا مجھے انہیں۔
نکاح میں ہو تم میرے۔ اتنا کافی ہے میرے لیے۔ باقی رسموں رواج خود نبھاتی رہو۔ آئی ڈونٹ کیئر اباوٹ
دیم۔

یو آرمائے وائف اینڈائی وائٹ یو۔۔ جسٹ وائٹ یو۔ اینڈ دس از انف۔
میں چاہے برتھ ڈے سیلیبریٹ کروں یا سہاگ رات میری مرضی۔
اگر تم نے زیادہ چوں چرا کی تو تمہاری خیر نہیں۔"۔ عروب کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں۔ دبوچے سخت لہجے میں
دھاڑتے ہوئے کہا

اور مزاحمت کرتی عروب کو بانہوں میں بھر کر بیڈ کا رخ کیا
یمان شاہ کا ایسا ارادہ تو نہیں تھا۔ مگر عروب کے ہر بار خود سے دور جانے والی بات پر اسے پتنگے لگ گئے تھے۔
جب وہ اسے کہہ چکا تھا کہ وہ رخصتی تک اسے ٹائم دے گا تو یہ بات بارہاں دہرانے کی کیا تک ہے۔
کیا وہ اسے نفس کا مارا یا اپنی زبان سے مکر نے والا سمجھتی ہے
www.kitabnagri.com

عروب کو بیڈ پر پٹکنے والے انداز میں لٹایا
اور اپنا سارا بوجھ عروب پر ڈال کر اس پر جھک آیا
"اب بھیج کر دکھاؤ مجھے۔ اگر تم سے دور ہوں تو تمہاری بات کا احترام کرتے ہوئے۔ ورنہ دنیا کی کوئی طاقت
مجھے میری بیوی سے دور نہیں کر سکتی۔ نا ہی یہ سوکا لڈ لوگوں کی سوچ کے رخصتی نہیں ہوئی۔ میری نظر میں
صرف نکاح اہمیت کا حامل ہے جو میں تم سے کر چکا ہوں۔ اینڈ ڈیٹس اٹ"۔ عروب کی گردن پر جا بجا اپنا دھکتا
لمس چھوڑتے سرد لہجے میں غرا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب نے بری طرح اپنے لب کچلے

یمان شاہ کی شدت پر عروب کے ہونٹوں سے نکلنے والی سسکی پر یمان نے نظریں اٹھا کر عروب کی جانب دیکھا جو نم نگاہوں سے یمان شاہ کو دیکھ رہی تھی۔ جو عروب کو اپنے شکنجے میں دبوچے پوری طرح اس پر حاوی ہوا

اس کی سانسوں کو بند کرنے کے درپہ تھا

"لیکچر سے دل نہیں بھرا کے اب یہ آنسو بہانہ شروع کر دیے ہیں"۔ لہجے کی سختی کو ختم کرنے کی کوشش

کرتے ہوئے۔ عروب کے آنسوؤں کو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے کہا

"اب تک بیوی سے زیادہ تو تم میری استانی بنی ہو۔ اب تو مجھے بھی لگنے لگا ہے تمہیں بیوی نہیں میری استانی بننے

کا زیادہ شوق ہے"۔ آنکھیں چھوٹی کر کہ عروب کو گھورتے ہوئے کہا

تو عروب نے سر جھٹک کر چہرے کا رخ پھیر لیا

"تم مان۔ تم سچ میں کوئی جن ہی ہو۔ میں نے نارمل سی بات کی تھی کہ جاؤ مجھے پیننگ کرنی ہے۔ کیونکہ میں

تھکی ہوئی تھی۔ اگر تم میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتے تھے۔ تو آرام سے کہہ دیتے۔ میں کیا تمہیں دھکے

دے کر نکال رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

اور اگر میں ایسا کر بھی رہی تھی تو تمہیں لگتا ہے تمہارے اس دیونما وجود کو میں دھکے دے کر نکال سکتی تھی"۔

شکوہ کنہا لہجے میں کہتی آخر میں یمان شاہ کی جسامت پر چوٹ کی تو

یمان شاہ کا دلکش قہقہہ روم کی فضا میں گونجا

تو عروب نے منہ بسور کر یمان شاہ کو دیکھا

جس پر یمان شاہ بے خود ہوتا عروب کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی سخت گرفت میں قید کر گیا

Posted On Kitab Nagri

"میں تم سے دور نہیں رہ پاتا عروب -- مجھ سے نہیں رہا جاتا یار -- میرا دل کرتا ہے تمہیں خود میں چھپا کر رکھ لوں -- یا پھر تم میں کہی چھپ جاؤ -- اور پلیز جو پہلے تم نے اپنے لیے لفظ استعمال کیا وہ لفظ آئندہ میں تمہارے منہ سے ناسنو عرو -- تمہیں نہیں اندازہ تمہارا اس دنیا میں آنا میرے لیے کسی نعمت یا رحمت سے کم نہیں -- مجھے لگتا ہے مجھے دوبار زندگی سے نوازا گیا -- ایک تب جب تم دنیا میں میرے لیے آئی -- اور ایک تب جب تمہیں میرا بنا دیا گیا" -- کروٹ بدل کر عروب کی پشت اپنے سینے سے ٹکابو جھل گھمبیر لہجے میں سرگوشی کرتے بے خود ہونے لگا

تو یمان شاہ کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کر کہ عروب نے نرمی سے رخ بدل کر اپنے دونوں بازو یمان شاہ کی گردن میں حائل کر دیے

"جب ایسی باتیں کرتے ہو تو سیدھا دل پر لگتے ہو -- لہجے میں شرارت سموئے یمان شاہ کی ناک سے اپنی ناک ر ب کرتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ نے گھور کر عروب کو دیکھا

تو عروب نے آبرو اچکانی

www.kitabnagri.com

"دل پر تو ابھی میں لگا نہیں ہوں -- جس دن لگ گیا نا -- اس دن یہ دل اور اس کی دھڑکنیں تمہارے قابو میں نہیں رہے گی مسسز" -- زو معنی لہجے میں سرگوشی کی تو عروب کا چہرہ پل میں خطرناک حد تک سرخ پر گیا

جسے دیکھ یمان شاہ نے اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبایا

ہاتھ پیچھے کر کہ لیمپ آف کیا

اور عروب کی ٹانگوں پر اپنی ٹانگیں رکھ کر اسے اپنی سخت گرفت میں قید کر لیا

Posted On Kitab Nagri

"افف مان لوگ پتھر دل ہوتے ہیں مگر تم پتھر جسم ہو۔ رحم کھاؤ مجھ پر۔ ورنہ میری ہڈی پسلی ایک ہو جانی"

یمان شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں یمان شاہ نے اپنی گرفت سخت کر کہ چہرہ عروب کی گردن میں چھپالیا

تو عروب گہری سانس بھر کر رہ گئی

"کیا فائدہ اتناڑنے جھگڑنے کا جب آخر اپنی اوقات پر آنا ہوتا ہے"۔ عروب نے بڑبڑا کر کہا

تو یمان شاہ نے خشکیوں نگاہوں سے عروب کو گھورا

"کونسی اوقات۔ انسانوں والی یا جانوروں والی"۔ آنکھیں موندتے سر سری سا کہا مگر عروب کے جواب پر دانت پیسے

"شوہروں والی"۔ ایک لفظی جواب دے کر آنکھیں زور سے میچ لیں

"تمہارے کہنے کا مطلب شوہر انسانوں والی کیٹیگری میں نہیں ہیں"۔ دانت پیستے اپنے اشتعال پر قابو پاتے

استفسار کیا

تو عروب نے بے ساختہ اثبات میں سر ہلایا

www.kitabnagri.com

"انسان نہیں تو مطلب پھر جانور ہیں"۔ عروب کے سر ہلانے پر چلاتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔۔ نہیں افف مان میں کچھ نہیں کہہ رہی"۔ بے ساختہ نکلنے والے الفاظ پر عروب نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا

کچھ دیر تو یمان شاہ گھور کر دیکھتا رہا پھر عروب کے ہاتھ چہرے سے ہٹا کر مسکراتے ہوئے اپنا چہرہ عروب کی گردن میں چھپالیا

Posted On Kitab Nagri

یمان شاہ کی دہکتی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کر کہ عروب کو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا
سختی سے آنکھیں میچ کر سونے کوشش کی جس میں بلا آخر کامیاب ہو گئی
مگر نیند میں بھی یمان شاہ کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن اور چہرے پر جا بجا محسوس ہو رہا تھا
عروب کی نیند کا یقین کر کہ یمان شاہ نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا
لیپ اون کر کہ عروب کے چہرے کو دیکھا

جو پینک کلر کی نائٹ ڈریس پہنے۔ گلابی گالوں اور بھرے بھرے گلابی ہونٹوں کے ساتھ کوئی نازک سی گڑیا ہی
معلوم ہو رہی تھی

عروب کی گردن پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھ وہاں نرمی سے اپنے لب رکھے
ایک نظر عروب کے پنیڈٹ کو دیکھ اپنا موبائل نکالا

اور عروب کے پنیڈٹ کی لوکیشن اپنے موبائل پر اون کی۔ لوکیشن اون کی تو پنیڈٹ میں لگا ہیڈن کیمرہ بھی اون
ہو گیا

موبائل پاکٹ میں رکھ کر ایک نظر عروب کو دیکھا جس کا ایک ہاتھ یمان شاہ کے سینے پر موجود تھا۔ عروب کا
ہاتھ کو تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگا کر بیڈ سے اتر کا سائیڈ لیپ اون کیا
اور کھڑکی کھول کر وہاں سے نکلتا چلا گیا

"یہ تُو نے پھر سفید جوڑا پہن لیا حیات "نور بیگم نے گھور کر سخت لہجے میں کہا تو صلاح الدین صاحب کا قہقہہ گونجا
جبکہ حیات کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھر آئے

Posted On Kitab Nagri

"اب رونا شروع کر دے۔ مجھے تو اس لڑکے پر حیرت ہو رہی پہلے خود ساری عمر دو رنگوں سے آگے نہیں بڑھا۔ اب میری دھی کو بھی اس کام پر لگا دیا۔

کتنی سوہنی لگتی تھی جب رنگ برنگے کپڑے پہن کر اس گھر میں چلتی پھرتی تو میں کہتی تھی میری آنکھوں کی تتلی ہے حیات۔ مگر اللہ پوچھے مُعْتَصِم سے میری بچی کو سفید بنا رنگوں والی تتلی بنا دیا"۔ نور بیگم نے حقہ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا

تو حیات نے منہ پھیر کر ناراضگی کا اظہار کیا

اس وقت وہ تینوں حویلی کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے

پہلے تو مُعْتَصِم ظہر اور عصر کے بعد گھر کا چکر لگاتا تھا

مگر جب سے سردار بنا تھا تب سے بہت کم گھر آتا تھا

رات کو بھی جب سب سو جاتے تو اس وقت مُعْتَصِم چوہدری کی واپسی ہوتی۔ اور حیات اس انتظار کی سولی پر لٹکی

جاگ کر مُعْتَصِم چوہدری کا انتظار کرتی

اور مُعْتَصِم چوہدری نے بھی اسے انتظار کرنے سے منع نہیں کیا تھا

کیونکہ اسے پسند تھا جب وہ کمرے میں قدم رکھتا تھا تو حیات اپنی نیند بھول کر چہکتی ہوئی مُعْتَصِم چوہدری کے سینے

سے آ لگتی جس پر مُعْتَصِم چوہدری کو اپنی دن بھر کی تھکاوٹ زائل ہوتی محسوس ہوتی حیات کو بانہوں میں بھرے

وہ سب کچھ فراموش کر جاتا تھا

"کیا بیگم اگر بچی کو اعتراض نہیں تو آپ کیوں کہہ رہی ہے۔ اچھی بات ہے اگر وہ اپنے شوہر کے رنگ میں رنگنا

شروع ہو گئی ہے"۔ صلاح الدین صاحب نے حیات کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو صلاح الدین صاحب کی بات پر حیات کھل اٹھی

"ارے خاک—رات میں اٹھی تو جگ میں پانی نہیں تھا تو سوچا باورچی خانے سے لے آؤ—جیسے ہی باہر نکلی تو نظریں صحن پر پیڑھے کیے کھڑے دو لوگوں کو دیکھ میری توجان نکل گئی—سفید لباس پہنا ہوا تھا دونوں نے— لڑکی کے بال کمر پر جھول رہے تھے ---"

مجھے لگا حویلی پر جن بھوتوں کا سایہ ہو گیا— مگر معتصم کی گرجدار آواز گونجی تو میری رکی سانس بحال ہوئی— دل کیا جا کر دو لگاؤ ان لیلیا مجنوں کو— جو آدھی رات سفید جوڑیں پہن کر بھوت بنے صحن میں گھوم رہے تھے— میرا تو دل بند کر دینا تھا نا"— نور بیگم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے تاسف سے کہا

تو صلاح الدین صاحب کے قہقہے گونجے توحیات کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے
"میں یہی پہنوں گی— جسے جو لگتا ہے لگے"— صلاح الدین صاحب کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹا کر روتے ہوئے کہا

تو نور بیگم نے گھور کر حیات کو دیکھا
"میں اتنے جوڑے لائی ہوں نا— اگر شوہر کے علاوہ ماں کی بھی کوئی اہمیت ہے نا جا کر پہن کر آ" نور بیگم نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا
توحیات نے خود کو ایک نظر دیکھا

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

www.kitabnagri.com

وائٹ کلر کی قمیض کے ساتھ وائٹ ہی کیپری پہنے ساتھ اور نج کلر کا دوپٹہ لیے وہ کالج کی گڑیا ہی لگ رہی تھی

مگر نور بیگم کی بات سن کر وہاں سے تن فن کرتی چیخ کرنے چلی گئی

کیونکہ ان کی بات بھی سچ تھی۔ کیونکہ وہ معتصم چوہدری کو اچھی لگنے کے لیے صرف دو ہی رنگ پہن رہی

تھی۔ اور نور بیگم کے اتنے لائے گئے کپڑوں کو اس نے دیکھا بھی نہیں تھا

Posted On Kitab Nagri

"اللہ خوش رکھے میری دھی کو—دنیا جہان کی ساری خوشیاں اس کے نصیب میں ہو"—نور بیگم کے دعائے

پر

صلاح الدین صاحب نے بے ساختہ امین کہا

مُعْتَصِمِ چوہدری نے جیسے ہی باغیچے میں قدم رکھا
تو نظریں دائیں جانب جھولے پر منہ پھولا کر بیٹھی حیات پر جاٹھری
جو اورنج کلر کی فراک پہنے جس پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا
ہاتھوں میں بھر بھر کر کانچ کی سرخ اور نارنجی چوڑیاں پہنے
ہونٹوں پر ریڈ لپ اسٹک لگائے سیدھا مُعْتَصِمِ چوہدری کے دل میں اتر رہی تھی
وہ ڈیرے پر کام میں مصروف تھا تبھی وہاں صلاح الدین صاحب نے آکر اسے حویلی جانے کا کہا
اور بتایا کہ نور بیگم سے حیات کی کلاس لگی ہے کہ وہ صرف سفید رنگ کیوں پہن رہی ہے
جسے سن مُعْتَصِمِ کو دھچکا سا لگا

www.kitabnagri.com

اور اسے یاد آیا وہ کافی دنوں سے اسے سفید رنگ کے کپڑوں میں دیکھ رہا تھا
مگر وہ تو اس کے چہرے پر کھلے اپنی قربت کے رنگوں سے زیادہ ان پر دیہان ہی نہیں دے پایا
مگر اب جب صلاح الدین صاحب نے بتایا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کو انجانی سی خوشی ہوئی

دل حیات کی اس قدر محبت پر سرشار ہوا

وہ کافی مصروف رہنے لگا تھا اور حیات کو وقت بھی نہیں دے پارہا تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ یہ سب حیات کے لئے ہی کر رہا تھا کہ شادی سے پہلے پہلے سب کام ختم ہو جائے تاکہ وہ سکون سے اپنے
ہنی مون پر جاسکے

حیات کو گہری سوچ میں گم پا کر مُعْتَصِمِ چوہدری نے قدم حیات کی جانب بڑھائے
اپنی اجرک کندھوں سے اتار کر ہاتھ میں پکڑی

اور حیات کے قریب جا کر کھڑا ہوا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کی خوشبو کو محسوس کر کہ حیات نے جو نہی سراٹھایا
تو نظریں مُعْتَصِمِ چوہدری کے وجیہہ چہرے پر ٹھہر گئی

حیات کے دیکھنے پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے جھک کر اپنے لب حیات کے ماتھے پر رکھے اور آگے بڑھ کر جھولے پر

بیٹھ کر اپنے پاؤں اوپر کر کہ سر حیات کی گود میں رکھ کر کروٹ بدل کر چہرہ حیات کے پیٹ میں چھپالیا

دونوں ہاتھوں کو حیات کی کمر کے گرد باندھ کر آنکھیں موند لیں

جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری کی اس حرکت پر حیات کا دل دو سو کی سپیڈ پر دھڑکا

اپنا کپکپاتے ہاتھ مُعْتَصِمِ چوہدری کے بالوں میں پھیرا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت

کر تا محسوس ہوا

"صم تھک گئے ہیں تو کمرے میں چل کر آرام کر لے" نرم لہجے میں کہتے اپنے لب مُعْتَصِمِ چوہدری کے سر پر

رکھے

تو مُعْتَصِمِ نے خمار آلود نظروں سے حیات کو دیکھ اپنا چہرہ پھر سے حیات کے پیٹ میں چھپالیا

Posted On Kitab Nagri

"آرام ہی تو کر رہا ہوں۔ میرا سکون و چین تو میری بیوی میں ہے۔ تمہیں دیکھ کر مجھے دنیا بھول جاتی ہے۔ یہ تھکاوٹ کیا چیز ہے۔" معتصم چوہدری کے لبوں کی حرکت اور گرم سانسوں کی تپش اپنے پیٹ پر محسوس کر کے حیات کے چہرے پر پل میں گلال بکھرا

"تم مجھے ہر رنگ میں اچھی لگتی ہو حیات۔ مجھے اچھا لگنے کے لیے تمہیں خود کو ایک رنگ کا پابند کرنے کی ضرورت نہیں۔ تمہارے چہرے پر صرف میں اپنی محبتوں کے رنگ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ تم جو بھی رنگ پہنویہ چوہدری دل و جان سے تم پر قربان ہے۔"

چہرہ سیدھا کر کے حیات کے ہاتھوں کو اپنے سینے پر رکھ کر حیات کو خود پر جھکاتے خمار آلود نظریں حیات سرخ پڑتے چہرے پر ٹکائے بو جھل لہجے میں سرگوشی کی تو حیات نے جھک کر اپنا ماتھا معتصم چوہدری کے ماتھے سے ٹکا دیا

"صم بابا تو اتنے مصروف نہیں ہوتے تھے۔ اور نا کبھی رات کو گھر سے باہر رہے تھے۔ پھر آپ کیوں اتنے

مصروف ہے۔" اداسی بھرے لہجے میں شکوہ کیا

تو معتصم چوہدری نے سختی سے اپنے لب بھنجے

"تمہیں کیسے پتہ میں گھر سے باہر تھا۔" اپنے چہرے پر بکھرے حیات کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بے تاثر

لہجے میں کہا

تو معتصم چوہدری کی بات پر حیات کے گال دہک اٹھے

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے عادت ہو چکی ہے معتصم چوہدری کے حصار میں سونے کی اس سکون بھری نیند

معتصم چوہدری کے سینے میں چہرہ چھپا کر آتی ہے

Posted On Kitab Nagri

اور جب وہ رات کو حیات کو اپنے حصار سے دور کرتا ہے تو بے سکونی اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے
"وہ حج۔۔۔ جب آپ میرے پاس نہیں ہوتے تو میری آنکھ کھل جاتی ہے"۔۔۔ آنکھیں بند کیے کپکپاتے آواز میں

کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"کھانا کھالیا آپ نے"۔۔۔ یاد آنے پر حیات نے اپنا سر ہی نے کرتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا تو مُعْتَصِمِ

چوہدری نے حیات کے ہاتھوں لبوں سے لگا کر اثبات میں سر ہلایا

"میں کچھ لایا تھا تمہارے لیے"۔۔۔ کرتے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر سامنے کیا تو حیات کی آنکھیں خوشی سے چمک

اٹھی

گلاب کے خوبصورت گجرے دیکھ حیات کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جھومنا شروع کر دے

"لاؤ میں پہنا دوں"۔۔۔ آٹھ کر حیات کے ہاتھ سے گجرے تھامتے ہوئے کہا تو حیات نے اثبات میں سر ہلا کر ہاتھ

آگے کیا

www.kitabnagri.com

تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے مسکراتے ہوئے حیات کو گجرے پہنائے

"چلو میں فریش ہو جاؤں۔۔۔ تم کپڑے نکال دو۔۔۔ کھیتوں میں گیا تھا تو خراب ہو گئے۔۔۔ پھر مغرب ہو جانی نماز

کے لیے جانا"۔۔۔ مُعْتَصِمِ چوہدری نے اٹھتے ہوئے کہا

تو حیات نے جھٹ ہاں میں سر ہلا کر قدم مُعْتَصِمِ چوہدری کے ساتھ بڑھائے

جسے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"صم مجھے کچھ اور بھی منگوانا تھا"۔۔۔ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو مُعْتَصِم نے حیات کے چہرے کی جانب دیکھا
جو کبرڈسے مُعْتَصِم کے کپڑے نکال رہی تھی
اپنی گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی
اور کرتا اتار کر بیڈ پر اچھالا

"کیا چاہیے۔ بتاؤ میں لیتا ہوا آؤ گا"۔ حیات کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو حیات نے اپنا خشک
پڑتا حلق تر کیا

"صم وہ پہلے نیلولا دیتی تھی نا۔ مگر اب وہ نہیں ہے۔ اور آپ نے جو شہر سے ملازمہ بلائی ہے وہ مجھے کچھ نہیں لا
کر دیتی۔ میری ایک بات نہیں مانتی کچھ کہو تو کہتی ہے سردار صاحب کے آڈر ہیں آپ کو یہ نہیں دینا۔ کام
چور ہے وہ اور نام آپ کا استعمال کرتی ہے"۔ رخ پلٹ کر مُعْتَصِم چوہدری کے سینے پر اپنا نام لکھتے ہوئے منہ
بسور کر کہا

تو حیات کی بات پر مُعْتَصِم چوہدری کا قہقہہ بے ساختہ تھا
"وہ کام چور نہیں تمہاری فرمائشیں ہی ایسی ہیں"۔ حیات کے ماتھے پر دو انگلیوں کو بجاتے اپنے کپڑے بیڈ سے
اٹھائے

"مطلب آپ بھی نہیں لا کر دیں گے"۔

"اچھا بتاؤ کیا چاہیے۔ کوئی اچھی چیز ہوئی جس سے تمہاری طبیعت خراب نا ہو تو لے آؤ گا"۔ اپنا موبائل نکال
کر میسج دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"مجھے سمجھ نہیں آتا بیوی بنایا ہے یا بچی گود لی ہے جو صحت کی فکر پڑ جاتی ہے آپ شوہروں کو۔ مجھے اپنی صحت کا خیال ہے۔ اب میرا کھٹا میٹھا کھانے کا دل کرتا ہے تو کیا مر جاؤں میں۔ حد ہوتی ہے کسی بات کی یہ ناکھاؤ وہ ناکھاؤ۔ زہر کھا لو اس سے اچھا تو۔

اتنے دن ہو گئے کوئی کھٹی میٹھی چیز کھانے کا دل کر رہا ہے۔ اچار تھا وہ میں نے ماں جی سے چھپ کر چٹ کر دیا۔ اب اس کے علاوہ میرے گھر کی کوئی چیز کھانے کا دل نہیں کر رہا۔ اور شوہر سے کہہ دو تو سو بہانے طبیعت خراب نا ہو جائے۔

طبعیت کو کچھ ہونا ہو۔ ترس ترس کر بندہ مر جائے۔ ڈرینگ ٹیبل پر پڑی اپنی اور معتصم چوہدری کی چیزوں کو پکتے ایک سانس میں چلاتے ہوئے کہا تو حیات کے چلانے سے زیادہ اس کی بات پر معتصم چوہدری ٹھٹھکا دل میں میٹھی سی گد گدی ہوئی۔ آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا نظریں گھما کر اپنی جلا دینی بیوی کو دیکھا

جو اب اپنا دوپٹہ اتار بیڈ پر پھیکتی چوڑیوں کو اتارتی جا بجا پھینک رہی تھی معتصم ایک ہی جست میں حیات تک پہنچا اور اس کی کلائیوں کو تھام کر جھٹکا دے کر حیات کو اپنے سینے میں بھینچا جس پر حیات نے اپنے ناخن معتصم چوہدری کے سینے پر گاڑ دیے

"اچھا یار لا کر دوں گا۔ غصہ کس بات پر آرہا ہے۔ اور یہ دیکھو کیا حالت کی ہے تم نے کمرے کی"۔ آنکھوں میں چمک لیے حیات کے لال بھجھو کا ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

جو بات وہ پوچھنا چاہتا تھا اس کا ارادہ ترک کر کہ پہلے اپنی بیوی کو پرسکون کرنے کی کوشش کی جو پل میں ہی جلا دیا بن چکی تھی

"چھوڑیں مجھے صم — باتیں بنانا کوئی آپ سے سیکھے — بیوی کے لیے ملازمہ کم اور نوالے گننے والی زیادہ رکھ دی ہے — مجال ہے جو وہ مجھے کوئی باہر کی چیز کھانے دے — آپ نے جو عاصم چوہدری کی حالت کی اب تو ڈر کر ارم بھی نہیں آتی جو اس سے منگوا لوں — یہ ہے آپ کا پیار جسے میری بھوک کی — میرا کیا کھانے کا دل کر رہا ہے — اس بات کی کوئی فکر ہی نہیں" — معتصم چوہدری کے سینے پر مکے برساتے روتے ہوئے کہتی وہ سیدھا معتصم چوہدری کے دل میں اتر رہی تھی

حیات کے رونے اور فرمائش کرنے پر معتصم چوہدری کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا — ہونٹوں ہر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رقص کرنے لگی

"اچھا کو بھی — تم جو کہو گی وہی لا کر دوں گا — اس لیے ناراضگی ختم کرو — اور اس طرح غصہ کر کہ تم میرے جذبات جگا رہی ہو" — حیات کی مزاحمت کرتی کلائیوں کو اپنی نرم گرفت میں لیتے شوخ لہجے میں کہا

تو حیات نے جھٹکے سے اپنی کلائیاں چھڑوائی اور رخ پھیر لیا
www.kitabnagri.com
حیات کی اس حرکت پر معتصم چوہدری کو تاؤ تو بہت آیا مگر بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود پر ضبط کیا اور ٹاول لے کر واشروم چلا گیا

بیس منٹ بعد باہر آیا تو نظریں بیڈ پر منہ پھلا کر بیٹھی اپنی زندگی پر گئی تو گہری سانس بھر کر حیات کی جانب قدم بڑھائے

حیات کو اپنی بانہوں میں بھر کر ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھایا

Posted On Kitab Nagri

اور اپنا سفید کرتا پہن کر بٹن بند کیے

"طبیعت ٹھیک ہیں نا تمہاری۔ مطلب ویکنس یا چکرو کر فیل ہو رہے ہو۔ دل تو نہیں گھبرا رہا آج کل۔ پیٹ

میں کہی درد وغیرہ تو نہیں"۔ کلانی پر گھڑی باندھتے حیات سے سوال کیا

تو معتصم چوہدری کے سوال پر حیات کو توپنتنگے ہی لگ گئے

"نہیں الحمد للہ سے میں بالکل تندرست ہوں۔ پیٹ میں تو نہیں آپ کی باتوں سے دل میں درد ہو رہا ہے۔ اور

جتنے پیار سے آپ میری بیماری کا پوچھ رہے ہیں مجھے لگتا ہے میں جلد ہو بھی جاؤ گی"۔ دانت پستے ہوئے دبی دبی

آواز میں چلا کر کہا

تو معتصم نے گھور کر دیکھا

"استغفر للہ۔ حیات میں کیوں چاہوں گا تم بیمار ہو۔ میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ اور فکر مت کرو میں سب

کچھ لیتا ہوا آؤ گا۔ اب میرے ساتھ نیچے جاؤ گی تو جب تک میں واپس نا آ جاؤ تم خود سے اوپر نہیں آؤ گی"۔

اپنی اجرک کندھوں پر ڈالتے لب حیات کے ماتھے پر رکھتے ہوئے کہا

تو حیات نے منہ بسورا

www.kitabnagri.com

"چوہدری کی جان ایسے منہ نابناؤ۔ ورنہ میرے لیے جانا مشکل ہو جائے گا۔ اور جتنا لڑنا ہے میں رات میں آؤ

گاتب لڑ لینا۔ میں فری ہو جاؤ تو تمہیں شہر لے کر جاؤ گا۔ پھر تم شاپنگ وغیرہ کر لینا اور میں تمہارا چیک اپ

کروالوں گا"۔ حیات کا ہاتھ تھامتے قدم سیڑھیوں پر آہستہ آہستہ رکھتے ہوئے کہا۔ اور آخری بات منہ میں

بڑبڑائی

اگر دوبار حیات سے کہتا اس نے سچ میں معتصم کو اپنی صحت کا دشمن مان لینا تھا

Posted On Kitab Nagri

جبکہ حیاتِ معتصم چوہدری کی اتنی سستی پر حیران تھی کہاں وہ پہلے خرگوش کی طرح چھلانگیں لگاتا سیڑھیاں چڑھتا اور اترتا تھا۔ بقول حیات۔ اور اب ایک ایک قدم سوچ سوچ کر رکھ رہا تھا جبکہ حیات کے ہاتھ پر گرفت سخت سے سخت ہوئی جا رہی تھی

جو انتظام کہا تھا وہ ہو گیا نا۔ عاصم چوہدری کے ملازم نے آہستہ آواز میں کہا تو چہرے کو رومال سے چھپائے شخص نے اثبات میں سر ہلایا

"مجھے سمجھ نہیں آرہی جب عاصم چوہدری شہر ہسپتال میں پڑا ہے تو ہمیں یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا پتہ اس کا ارادہ بدل گیا ہو۔ اور تم نے دیکھا نہیں کہ معتصم چوہدری نے عاصم چوہدری کا کیا حال کیا ہے اگر اسے اس بارے میں بھنک بھی لگ گئی کہ یہ سب ہم کیا ہے۔ تو ہماری لاشیں بھی کسی کو نہیں ملے گی۔" عاصم چوہدری کے دوسرے ملازم نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

"دماغ خراب ہے۔ عاصم چوہدری کا ارادہ بدلا نہیں پختہ ہوا ہو گا۔ اور اس نے پہلے ہی معتصم چوہدری کے سردار بننے کے دو ہفتوں بعد یہ کام کرنے کو کہا تھا ہم پہلے ہی ایک ہفتہ لیٹ ہیں۔ اور یہ بڑے لوگوں کی دشمنیاں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم تو بس حکم کے غلام ہے۔ تو بس یہ نشہ پکڑ"۔ سخت میں کہتے چھوٹی سی شیشی دوسرے آدمی کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

تو اس نے حیرت سے اس چھوٹی سی شیشی کی سرخ بوتل کو دیکھا "کس میں ملا کر دینا ہے۔ وہ معتصم چوہدری تو چکھنے سے پہلے بوسے چیز کا پتہ لگا لیتا۔ اگر اسے معلوم ہو گیا۔" آدمی نے بوتل جیب میں ڈالتے ہوئے فکر مندی سے استفسار کیا

Posted On Kitab Nagri

"ناہی اس کی خوشبو ہے اور ناہی کوئی ذائقہ۔ ایک چچ پانی میں یہ پوری بوتل بھی ملا دو گے پانی کا ذائقہ ویسے کا ویسا ہی رہے گا۔ بس پینے والا انسان پھر انسان نہیں رہتا۔ یہ نشہ اسے پل میں انسان سے شیطان بنانے کی طاقت رکھتا ہے۔"

اور جب بندہ بھی مُعْتَصِمِ چوہدری جیسا ہو سو چوہ شیطان بنے گا تو کیا قہر ڈھائے گا۔ اس کا یہ قہر اس کی ساری ہستی کو مٹا دے گا۔ "مگر وہ قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو دوسرے شخص کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں چلو دیکھتے ہیں کون کس پر قہر ڈھاتا ہے۔ اور کون نسو ونا بود ہوتا ہے"۔۔۔ اپنے چہرے کو رومال سے ڈھانپتے قدم کھیتوں سے باہر رکھے اور ارد گرد نگاہ دوڑا کر تیز تیز قدم لیتا وہاں سے غائب ہو گیا۔

وہ چاروں اس وقت حویلی کے باغیچے میں بیٹھے ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے مگر مہر شاہ اور شائستہ بیگم صبح کے وقت ہی حویلی پہنچ گئے تھے جبکہ ایمان شاہ اور عروب ایک ساتھ گھر سے نکلے تھے۔

مگر وہ شام چار بجے کے قریب حویلی پہنچے۔ وجہ ایمان شاہ کا سارے رستے عروب کو تنگ کرنا تھا اور جب وہ ایمان شاہ کی بات نامانتی تو وہ کار روک کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں موند لیتا اور پھر عروب کو اس کی بات ماننی پڑتی۔

عروب کو تو یقین تھا کہ آج کی تاریخ میں وہ لوگ حویلی نہیں پہنچ سکے گے مگر وہ تو مُعْتَصِمِ کی مہربانی تھی جس نے فون پر ایمان شاہ کی کلاس لگائی تو پھر دو گھنٹے کا سفر ایک گھنٹے میں طے کر کے وہ دونوں حویلی پہنچے۔

Posted On Kitab Nagri

باغیچے میں گھاس پر خوبصورت قالین بچھائے۔ قالین کے ارد گرد گاؤتکیے رکھے وہ چاروں باتیں کرنے میں مصروف تھے

عروب لائٹ پیرٹ کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ کیپری پہنے۔ جبکہ ایمان شاہ وائٹ کلر کا کرتا شلوار پہنے۔ کرتے کے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیے۔ ڈارک براؤن بالوں کو جیل سے سیٹ کیے۔ عروب کے ساتھ جڑ کر بیٹھا تھا

جبکہ ان کے سامنے میرون کلر کے کام والے جوڑے میں حیات۔ ہاتھوں میں سرخ چوڑیاں بھر بھر کے پہنے لائٹ لپ اسٹک لگائے۔ کانوں میں چھوٹی چھوٹی بالیاں پہنے معتصم چوہدری کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی معتصم چوہدری سفید لباس میں کندھوں پر بھوری رنگ کی اجرک ڈالیں۔ گاؤتکیے سے ٹیک لگائے حیات کی معصوم باتوں پر مسکرا رہا تھا

"تمہیں حیات سے کب محبت ہوئی۔ ایمان شاہ کے ڈائریکٹ سوال پر حیات کے گالوں میں پل میں سرخیاں گھلیں

جبکہ معتصم چوہدری نے گھور کر ایمان شاہ کو دیکھا جواب سیتسی کی نمائش کرتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا حیات بری طرح سے لب کچلتے اپنی ہتھیلیوں کو مسل رہی تھی مگر تبھی اپنے ہاتھوں پر معتصم چوہدری کے ہاتھوں کو دیکھ دھک سے رہ گئی

"جب بابا دو سال کی روتی ہوئی زخمی بچی کو گھر لائے۔ جس کی گرے گرین آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور چہرے پر جا بجا خون لگا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جو مجھے دیکھتے اونچی اونچی آواز میں رونا شروع ہو گئی تو بابا نے مجھے پکڑ لیا کہ میں اسے چپ کرواؤں۔ جس پر مجھے حیرت ہوئی کہ جو مجھے دیکھ کر رو رہی ہے۔ وہ مجھ سے کیوں چپ کرے گی۔ مگر جیسے ہی میں نے اٹھا کر گلے لگایا۔

تو وہ چھوٹی سی بچی میری گردن میں منہ چھپا کر روتی روتی سو گئی۔ وہ شاید پہلی بار تھا کہ میں نے کسی بچے کو اٹھایا تھا۔

وہ بھی مٹی اور خون سے بھرے کپڑوں سمیت حالانکہ میں اس وقت بہت انا پرست ہوا کرتا تھا۔
"میں کسی سے بات کرنے میں پہل کرنا اپنی توہین سمجھتا تھا۔ مگر حیات کے منہ سے ایک لفظ سننے کے لیے میں اس کے ساتھ ہزاروں باتیں کیا کرتا تھا۔"

اور آہستہ آہستہ میری انا حیات کے آگے ختم ہونے لگی۔

میں ہر وہ چیز کرنے لگا جو حیات کو خوشی دیتی تھی۔ اور جب بابا نے کہا کہ ایک دن یہ بھی آپالوگوں کی طرح رخصت ہو کر چلی جائے گی۔ تب مجھے لگا میں سانس بھی نہیں لے پاؤں گا۔

مگر آپا نے کہا حیات کیوں جائے گی۔ آپ اسے معتصم کی بیوی بنا کر اپنے پاس رکھ لے۔

تب پندرہ سال کی عمر میں مجھے احساس ہوا۔ جو میں آج تک حیات کے لیے محسوس کرتا تھا۔ وہ کیا تھا۔ اس احساس کو پندرہ سال کی عمر میں۔ میں محبت کا نام دے پایا۔

تب مجھے احساس ہوا کہ یہ چھوٹی سی جان کس قدر ضروری ہے میرے لیے۔ اس کے ساتھ ایک دوپل نہیں یہ چوہدری پوری زندگی گزارنا چاہتا ہے۔---

Posted On Kitab Nagri

پیار تو مجھے پہلے بھی تھا۔ مگر اس دن سے مُعْتَصِمِ چوہدری نے عشق کیا تھا مسسز مُعْتَصِمِ چوہدری سے۔ حیات کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھا میں محبت بھرے لہجے میں کہتے حیات کی آنکھیں نم کر گیا

"وہ جانتی تھی کہ مُعْتَصِمِ چوہدری اس سے محبت کرتا ہے۔ مگر اس قدر کرتا ہے اس بات کا اندازہ اسے آج ہوا تھا۔

اور وہ ہمیشہ کیا کرتی تھی۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کو تنگ۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کو تنگ کرنا تو حیات کا سب سے بڑا مشن ہوتا تھا۔

اپنی اب تک کی گئی حرکتیں یاد کر کہ شرمندگی سے سر جھکتا چلا گیا جبکہ یمان شاہ اور عروب کے کلپنگ کرنے پر حیات نے اپنا چہرہ مُعْتَصِمِ چوہدری کی پشت کے پیچھے چھپا لیا مُعْتَصِمِ چوہدری کی اجرک کو دونوں ہاتھوں سے تھا میں خود کو چھپانا چاہا تو عروب اور یمان کے قہقہے گونجے جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے گھور کر دونوں کو دیکھا "حیات ادھر آؤ سامنے کیوں چھپ رہی ہو یار۔ جن سے چھپ رہی ہو یہ دونوں بہت بڑی فلمیں ہیں۔ ان سے پوچھو ان دونوں نے ایک دوسرے کو کب پسند کیا"۔ بنا عروب اور یمان شاہ کی پرواہ کیے اپنا ہاتھ حیات کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے آگے کر کہ اپنے قریب بٹھایا

اور اپنی چادر کو ایک طرف سے اتار کر حیات کو اپنے حصار میں لے کر۔ دونوں کے گرد چادر لپیٹی جبکہ حیات ابھی بھی شرم سے نظریں جھکائے ہوئے تھی

گال حیا سے دکھ رہے تھے۔۔۔ جنہیں دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا

Posted On Kitab Nagri

دل چاہا کہ ایمان شاہ کو یہاں سے دھکے دے کر نکالیں اور اپنی جان کو خود میں چھپالے۔ مگر با مشکل اپنے بے لگام ہوتے جذبات پر بندھ بندھ کر خمار آلود نظروں کا رخ پھیرا

"ہمیں تو ان سے تب محبت ہوئی تھی۔ جب ان میڈم نے مجھے ٹیچر کی طرح لیکچر دیا تھا۔ اٹھ سال کی عمر میں موبائل اور ٹی وی دیکھنے پر ایک اچھی خاصی تقریر جھاڑی۔ لگتی تو یہ مجھے پہلے زہر ہی تھی۔

کیونکہ ماما کا کہنا تھا کہ یہ محترمہ میری خالہ ہے۔ اور ان کی بات ماننا مجھ پر فرض ہے۔

تب تو دل کرتا تھا اس چھوٹی سی خالہ کا گلادبا کر اپنی ماما کو ان کے فرائض سے چھٹکارا دوادوں۔

مگر اس دن یہ بولتی ہوئی سیدھا یہاں دل پر لگی۔

اور پھر کبخت دل کہی اور لگ ہی ناسکا"۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھے دکھ بھرے انداز میں کہا

تو عروب کا دل کیا ایمان شاہ کا سر پھاڑ دیں

ویسے تو مجنوں بنا رہتا ہے اور یہاں کیسے ڈرامے کر رہا تھا

جبکہ ایمان شاہ کی بات پر حیات کی کھکھلاتی ہوئی ہنسی گونجی تو معتصم چوہدری نے جان لٹاتی نظروں سے حیات کو دیکھا

www.kitabnagri.com

ہاتھ حیات کے کندھے سے سر کتا کر پر آیا۔ تو حیات کی ہنسی تھمی

چورنگا ہوں سے معتصم چوہدری کو دیکھا جو ایمان کا مزاق بنا رہا تھا

اور عروب ایمان شاہ کو طعنے دے رہی تھی

اپنی کمر پر ریبتی معتصم چوہدری کی انگلیوں کے جان لیوالمس پر حیات کو سر دلہریں اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی محسوس ہوئی

Posted On Kitab Nagri

ابھی دور کھسکنا ہی چاہا تھا جب مُعْتَصِمِ چوہدری نے حیات کی کمر کو جکڑ کر اپنی جانب کھسکایا تو حیات نے بامشکل اپنی چیخ کا گلا گھونٹا

"تم اب مجھ سے بات بھی مت کرنا ایمان۔ کس قدر جھوٹے انسان ہو تم"۔۔۔ عروب کے دانت پیس کر کہنے پر ایمان شاہ نے اسے گھورا

"م۔۔۔ مطلب آپ۔۔۔ جا کر اپنی جیسی لڑکی سے شادی کرو۔ مجھ سے مخاطب ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ ایمان شاہ کی گھوریوں کو محسوس کر کہ تم سے آپ کا سفر پل میں طہ کیا۔ مگر اپنی ناراضگی جتانانا بھولی جس پر حیات مُعْتَصِمِ چوہدری کی حرکت کو بھولے ہسنے لگی تو ایمان شاہ نے کچھ یاد آنے پر حیات کو چونک کر دیکھا "ویسے یہ بات مجھے ابھی غور کرنے پر پتہ چلی ہے کہ حیات اور میری بیگم کی آنکھوں کا کلر سیم ہے۔ اور آنکھیں بھی کس قدر ملتی ہے نا"۔۔۔ ایمان شاہ نے چونکتے ہوئے مُعْتَصِمِ سے کہا تو اس بات پر وہاں بیٹھے تینوں نفوس نے پہلو بدلے

"تمہاری بیوی کی کیسی آنکھیں ہے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔ مگر اپنی بیوی کو دیکھنے اور اس پر غور کرنے کے لیے میں ہوں۔ تم اپنی نظروں کو یہ زحمت نادو۔"

ورنہ میں تمہاری ان آنکھوں کو نکلنے میں سیکنڈ بھی نہیں لگاؤ گا۔ پھر ساری عمر اپنی بیوی دیکھنے کو بھی ترس جاؤ گے"۔۔۔ حیات کے گرد گرفت سخت کرتے۔ سرد لہجے میں کہا

تو ایمان شاہ نے دانت کچکا کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا جو سرد نظروں سے ایمان کو ہی دیکھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"ویسے بھی بہت سے لوگوں کی شکلیں بھی ملتی ہیں۔ اور تمہاری اور میری آئی لیشیسنز بھی ملتی ہے تو کیا اس کا مطلب میں تمہاری بہین"۔۔۔ روانی سے ایمان شاہ کو جواب دیتے آخر میں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز کا گلاب دیا جبکہ عروب کی بات پر حیات اور معتصم چوہدری کے قہقہے بے ساختہ گونجے تھے

ایمان شاہ نے کھا جانے والی نظروں سے عروب کو دیکھا

"چھوڑو گا نہیں میں تمہیں۔ بتاتا ہوں میں کہ کون ہوں میں" ہاتھ آؤ ذرا میرے۔۔۔ بھاگتی ہوئی عروب کے پیچھے دوڑ لگاتے ہوئے کہا جواب باغیچے سے نکل کر حویلی کی اندرونی حصے کی طرف بڑھی تھی

"چوہدری کی جان اس قدر خاموش کیوں ہے آج"۔۔۔ ایمان شاہ کے جانے کے بعد حیات کی تھوڑی کودوانگلیوں سے تھام کر چہرہ اوپر کرتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں پوچھا

تو حیات نے اپنا سر معتصم چوہدری کے سینے سے ٹکا دیا جس پر معتصم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"صم۔۔۔ اگر میں نے آپ سے کچھ چھپایا ہو۔ اور آپ کو پتہ چلے تو کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گے"۔۔۔ نم لہجے میں کہتی با مشکل اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھا

تو حیات کی بات پر معتصم چوہدری نے اپنی انگلیاں حیات کے بالوں میں الجھا کر اسے پر سکون کرنا چاہا

"اگر اس بات کو چھپانے سے تم پر کوئی مصیبت نہیں آتی تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں حیات۔ مگر وہ بات اگر تمہیں ڈسٹرب کر رہی ہے۔ تم مجھے بتانا چاہتی ہو تو اپنے معتصم پر یقین رکھو۔ وہ کبھی تمہارے اس مان کو نہیں توڑے گا جو تم اس پر کر کہ اسے اپنے دل کی بات بتاؤ گی" نرم لہجے میں کہتے حیات کو خود میں بھنچا تو حیات کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"چاہے وہ بات بہت ضروری اور بڑی ہو" — اپنے بازو مُعْتَصِمِ چوہدری کی گردن کے گرد باندھتے یقین مانگا تو مُعْتَصِمِ نے اپنے لب حیات کے بالوں پر رکھے

"تم سے ضروری اور تم سے بڑھ کر میرے لیے کچھ نہیں — تم جب بتانا چاہو مجھے بتا سکتی ہو" — حیات کو خود سے الگ کر کے اٹھتے ہوئے کہا

جس پر حیات نے اثبات میں سر ہلایا

"تم اب ان دونوں کے پاس مت بیٹھ جانا — ان کی باتیں ساری رات ختم نہیں ہوگی — جا کر سو جاؤ — میرا انتظار مت کرنا میں تھوڑا لیٹ ہو جاؤ گا" — اپنی اجرک کندھوں پر صحیح کرتے ہوئے کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کی بات پر حیات نے منہ پھلا کر دیکھا جس پر مُعْتَصِمِ نے آبرو آچکائی

"کیوں جا رہے ہیں آپ صم — دیکھے اب تورات کے نونج رہے ہیں — نا جائیں نا — باقی کا کام کل کر لیجئے گا" —

مُعْتَصِمِ کا بازو دونوں ہاتھوں سے تھا میں لاڈ بھرے لہجے میں کہا

حیات کی اس ادا پر مُعْتَصِمِ چوہدری کا دل بے ساختہ دھڑکا

بازو حیات کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے اپنا سینے سے لگایا

"جانا ضروری نا ہو تا تو صم کی جان میں کبھی نا جاتا — کچھ چیزوں کو ان کے انجام تک پہنچانا ہیں آج ورنہ دیر ہو جائے گی — فکر مت کرو لوٹ کر تمہارے پاس ہی آؤ گا" — حیات کے سرخ پڑتے گال پر اپنی ناک ٹریس کرتے بو جھل لہجے میں سرگوشی کی تو حیات کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی

مُعْتَصِمِ چوہدری کے کرتے کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر خود کو گرنے سے با مشکل بچایا

Posted On Kitab Nagri

"دیکھئے گا میں بابا کو شکایت لگاؤ گی۔ کہ آپ روزرات مجھے چھوڑ کر ڈیرے پر چلے جاتے ہیں۔ یا تو وہ آپ کو جانے سے منع کریں۔ یا پھر آپ مجھے بھی ساتھ لے کر جایا کریں"۔ اپنے خشک پڑتے ہونٹوں کو تر کر کہ منمناتے ہوئے کہا۔۔۔ تو معتصم چوہدری نے اپنے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبایا

"ہنی ہیزل آنکھوں میں خمار کی سرخی کے ڈورے بننے لگے

"چھوڑ کر تو نہیں جاتا یا۔ اپنے شوہر ہونے کا فرض پورا کر کہ۔ تمہیں اپنے رنگ میں رنگ کر۔ تمہیں اپنی پناہوں میں سلا کر پھر ہی جاتا ہوں۔

بابا کو شکایت لگاؤ گی تو مشکل تمہارے لیے ہی ہوگی۔ کیونکہ پھر میں ساری رات تمہارے پاس ہوگا۔ اور پھر تمہارے گلے شکوے اور نیندیں سب دور کر دوں گا"۔ حیات کے کان کے قریب جھکتے ہوئے سرگوشی کی تو حیات کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے

"آپ۔ اگ۔ گریہ ڈڈ۔ ڈرانے کے لیے کر رہے تو میں نن۔ نہیں ڈرنے والی۔ اگر آپ رات بارہ بجے سے پہلے ناپہنچے تو میں صبح بابا کو بتا دوں گی"۔۔۔ معتصم چوہدری کی دکھتی سانسوں کی تپش سے جھلستے چہرے کا رخ پھیر کر کہا

www.kitabnagri.com

تو معتصم چوہدری کی مونچھوں تلے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"ٹھیک ہے جلد آ جاؤ گا۔ اور یہ لو۔ تمہارے لیے لی تھی دینا یاد نہیں رہا۔ اور باقی کا سامان جو تم نے منگوایا

تھا۔ وہ اب بھی لے آیا ہوں۔ میں نے غنظنفر کے ہاتھ بھیجا تھا تو وہ سٹڈی روم میں رکھ گیا۔ وہاں سے لے

لینا"۔ اپنی جیب سے چاکلیٹ نکال کر اس کا رپر ہٹاتے۔ حیات کے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا تو حیات نے خوشی سے چمکتی آنکھوں سے معتصم چوہدری کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

ان سبز نگینوں سے مُعْتَصِمِ چوہدری نے نگاہ چرائی
دل تھا کہ حیات کو خود میں چھپانے کے لیے مچل رہا تھا۔ ایک تو وہ لگ اس قدر خوبصورت رہی تھی۔ مُعْتَصِمِ کو
ڈر تھا کہ کہی اس کی ہی نظر ناگ جائے۔

اسی لیے چاکلیٹ حیات کو تھما کر اپنی جیب سے پیسے نکالیں

اور گنے بنا ہی نا جانے ہزار کے کتنے نوٹ حیات کے سر سے واردیے

جس پر حیات حق دق سی منہ کھولے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھ رہی تھی

حیات کی طرف دیہان دیے بغیر مُعْتَصِمِ نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھاما اور باغیچے سے باہر قدم رکھے

"سنو یہ صدقے کے پیسے ہیں۔ چاہے خود رکھ لو یا باہر کسی کو دے دینا"۔ گزرتی ہوئی ملازمہ کو پیسے پکڑا کر

حیات کو لے کر سیڑھیاں چڑھنا شروع کی

"مجھے انتظار رہے گا کہ تم کب مجھ سے اپنے دل کی بات سنیں کرو گی۔ اور پھر میں تمہیں وہ بھی بتاؤ گا جس سے

تم انجان ہو۔ حالانکہ سب سے پہلے تمہیں اس بات سے واقف ہونا چاہیے تھا۔ مگر خیر تم ہو یا میں ایک ہی

بات ہے "حیات کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے زومعنی لہجے میں کہا جس پر حیات نے نا سمجھی سے مُعْتَصِمِ

چوہدری کو دیکھا

جو نرمی سے حیات کے ہونٹوں کو چھو کر اسے کمرے کے دروازے کے باہر چھوڑتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

"مُعْتَصِمِ کہاں ہے بھابھی۔ روم میں ہے کیا"۔ بیان شاہ جو ابھی نیچے سے آیا تھا حیات کو دروازے کے پاس

بت بنا کھڑا دیکھ

Posted On Kitab Nagri

پوچھا تو حیات نے چونک کر یمان شاہ کو دیکھا
"نن۔۔۔ نہیں میرا مطلب وہ ڈیرے پر گئے ہیں۔۔۔ انہیں کچھ ضروری کام تھا۔۔۔ عروب آپ کی کہا ہے بھائی" یمان
شاہ کو جواب دے کر عروب کے متعلق پوچھا
تو یمان شاہ کو لگا اس کے زخم پھر سے ہرے کر دیے ہیں
"نیچے بیٹھی ہے دو دو ساسوں کے درمیان۔۔۔ ابھی تو بیچ گئی۔۔۔ ہاتھ آجائے میرے پھر بتاؤ گا۔۔۔ اور سننے بھائی
میں بھی معتصم کے پاس ہی جا رہا ہوں۔۔۔ ویسے تو بابا سو گئے ہیں مگر ماما جاگ رہی وہ پوچھے تو بتا دیجیے گا"
نرم لہجے میں حیات سے کہا تو حیات نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا تو یمان شاہ پلٹ کر سیڑھیاں اترتے نیچے چلا
گیا

حیات نے سونے کی بجائے نیچے جا کر نور بیگم کے پاس بیٹھنے کا سوچا
مگر پھر اس خیال سے رک گئی کہ وہ معتصم کے متعلق پوچھے گی
اور اگر انہیں پتہ چلتا کہ وہ گھر نہیں تو پھر معتصم کو ڈانٹ پڑنی تھی جو کہ حیات کو بالکل منظور نہیں تھا
اسی لیے اپنے قدم یمان شاہ کے روم کی جانب بڑھائے
عروب اور یمان کے لیے معتصم نے اوپر ہی روم سیٹ کروائے تھے
معتصم چوہدری کے سامنے والا کمرہ یمان شاہ اور اس کے ساتھ دائیں جانب عروب کا کمرہ تھا
یمان کے کمرے کی لائٹس اوف کر کہ دروازہ اچھے سے بند کر دیا
کہ اگر کوئی آئے بھی تو اسے لگے کہ وہ سوچکا ہے
اور پھر اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کر کہ قدم بیڈ کی جانب بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

بیڈ پر بیٹھ کر کمرے میں ارد گرد نگاہ دوڑائی تو نظریں سامنے صوفے پر ٹک گئیں
جہاں روزِ مُعْتَصِمِ چوہدری بیٹھ کر اپنا کام کر رہا ہوتا ہے
دل میں بے چینی سے بڑھنے لگی

آنکھیں بلا وجہ نم ہونے لگی تو حیات منہ کے بل بستر پر لیٹ کر ہچکیوں سے رونے لگی
مُعْتَصِمِ چوہدری کا آج جانا جانے کیوں برا لگ رہا تھا

دل چاہ رہا تھا کہ وہ پاس ہو۔ باتیں کرے۔ ہمیشہ کی طرح حیات کا سر اپنے سینے پر رکھ کر بالوں میں انگلیاں
الجھا کر اسے پر سکون کرے تاکہ وہ سکون سے سو جائے

"صم جلدی آجائے میرا دل نہیں لگ رہا"۔ ہچکیوں سے روتے نم لہجے میں سرگوشی کی اور پھر اوندھے منہ لیٹے
ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی

مُعْتَصِمِ چوہدری ڈیرے پر آیا تو آج وہاں ارم کے بھائی کو دیکھ کر ٹھٹھکا
"کیا کر رہے ہو تم یہاں"۔ سرد لہجے میں استفسار کیا
جس پر وہ پل کو گڑ بڑا گیا

"کچھ نہیں لالا میں تو گزر رہا تھا تو منور چاچا نے کہا۔ آپ کچھ دن سے اس وقت ڈیرے پر آتے ہیں۔ تو وہ آپ
کے لیے چائے وغیرہ بناتے ہیں۔ مگر انہیں ضروری کام سے جانا تھا تو مجھے کہا کہ میں اندر میز پر چائے وغیرہ رکھ
دوں"۔ کاشف کے جواب پر مُعْتَصِمِ نے ہنکارہ بھرا

Posted On Kitab Nagri

اتنے فرمانبردار تو تم کبھی اپنے ماں باپ کے نہیں ہوئے۔ جتنا آج منور چاچا کے ہو رہے ہو۔ دعا ہے کہ یہ تمہاری نیک نیتی ہی ہو۔ ورنہ تمہارے اندر کی بد نیتی کو نوج نکالوں گا میں۔" کاشف کاندھا تھپتھپا کر سرد لہجے میں کہا

اور قدم اندر کی جانب بڑھائے

یہ سچ تھا جب سے وہ اس وقت ڈیرے آنے لگا تھا تب سے منور چاچا نے گھر جانے کی بجائے پہلے مُعْتَصِم کے لیے چائے وغیرہ بنا دیتا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اور مُعْتَصِمِ بھی ان کی محبت دیکھ کر انکار نہیں کر پاتا تھا
مُعْتَصِمِ جیسے ہی ڈیرے میں موجود اپنے کمرے میں داخل ہوا تو نظریں ٹیبل پر گئی
جہاں تھر مس میں چائے پڑی تھی۔ اور ساتھ جگ میں پانی پڑا ہوا تھا۔ ٹرے میں گلاس اور کپوں کو الٹا کر کہ
رکھا گیا تھا

اور قریب رکھے باؤل کو ڈھانپا ہوا تھا

جسے دیکھنے کا مُعْتَصِمِ چوہدری کے پاس وقت نہیں تھا

اسی لیے کمرے میں بنی لکڑی کی چھوٹی الماری کو کھول کر کپڑے نکال کر الماری کو لاک لگایا

کر کمرے کا دروازہ لاک کر کپڑے چنچ کیے

اور ایک طائرانہ نگاہ ارد گرد ڈال کر کمرے میں بنے پچھلے دروازے جو کہ کھیتوں کی جانب کھلتا تھا اسے کھول کر

باہر آ کر دروازہ بند کیا

اور پھر اندھیرے میں گم ہو گیا

کاشف جو مُعْتَصِمِ کے دروازہ بند کرنے کے بعد باہر ڈیرے کی لائنٹس وغیرہ بند کر رہا تھا

ڈیرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلنے پر حیران ہوا کہ اب کون آسکتا

Posted On Kitab Nagri

مگر اپنے سامنے مُعْتَصِمِ چوہدری کے دوست کو دیکھ کر اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کیا
"اوائے تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ گھر نکلو اپنے شاہاش" کڑے تیوروں سے کاشف کو گھورتے ہوئے کڑک لہجے
میں کہا

تو دونوں دوستوں کی عزت افزائی پر کاشف نے بری طرح دانت کچکچائے
جبکہ یمان شاہ جانتا تھا کہ اس وقت مُعْتَصِمِ اکیلا ڈیرے پر ہوتا ہے۔ اس کا ایک ملازم اس کے آنے تک ہوتا
ہے اور پھر چلا جاتا ہے۔ مگر وہ ملازم کوئی لڑکا نہیں تھا یہ یمان شاہ جانتا تھا۔ اور وہ آج مُعْتَصِمِ کے آنے کے
بعد گیا بھی نہیں تھا

"جی صاحب جا رہا ہوں۔ بس یہ بتیاں بجا دوں" کاشف نے ڈیرے میں لگی لائیٹس کی طرف اشارہ کیا تو
یمان شاہ اس کی جانب بڑھا اور کندھے سے تھام کر گیٹ کی طرف رخ کیا
"تو میرا پتر چھٹی کر۔ یہ کام آج تمہارا سردار کر لے گا" سخت لہجے میں کہا تو کاشف خون کے گھونٹ بھرتا
وہاں سے نکلتا چلا گیا

جبکہ یمان شاہ سیٹی کی دھن بجاتا کمرے کی جانب بڑھ تو کمرے کو لاک دیکھ چونکا
پھر ایک ہی دھکے سے لکڑی کے دروازے کو کھولتا مسکرا کر اندر داخل ہوا

مگر خالی کمرے کو دیکھ بری طرح بد مزہ ہوا
پلنگ پر بیٹھ کر ٹرے اپنی جانب کھسکائی
گلاس سیدھا کر کہ

پانی گلاس میں انڈیلا اور ایک ہاتھ سے موبائل نکال کر سامنے کیا

Posted On Kitab Nagri

"ایک تو اس چوہدری کے گاؤں میں آنے سے پہلے بندے کو ہر کمپنی کی سم خریدنی چاہیے۔ مجال ہے جو نیٹ ورک آجائے"۔ منہ میں بڑبڑاتے گلاس ہونٹوں سے لگایا

ایک ہی سانس میں آدھا گلاس خالی کیا
مگر ایک دم سے ٹھٹھک کر رکھا

گلاس کو اپنے ہونٹوں سے جدا کیا اور جو منہ میں پانی تھا اسے نیچے زمین پر پھینکا
اور ایک جھٹکے میں کھڑا ہوا

"یہ۔۔۔ یہ پانی تو ہر گز نہیں ہے"۔ خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور گلاس ٹیبل پر رکھ کر

کمرے سے باہر نکل کر اپنے گلے میں انگلی مار کر وومٹ کی

ڈیرے کے صحن میں لگے سنک پر جا کر ہاتھ دھوئے اور کلی کر کے واپس روم میں آیا

"اگر یہ چوہدری کے لیے تھا تو یہ زہر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ

وہ نیا نیا سردار بنا ہے۔ اس کا قتل کروا کہ یہ لوگ بری طرح پھنس سکتے ہیں۔ پھر یہ کیا چیز ہو سکتی ہے"۔ گلاس

ہاتھوں میں تھا میں پر سوچ نظریں گلاس پر ٹکائے سوچا

اور ارد گرد نگاہ دوڑا کر بوتل ڈھونڈی

تو سائڈ پر ایک بوتل پڑی نظر آئی

اسے باہر جا کر اچھے سے دھو کر واپس آیا اور جگ والا پانی اس میں ڈالا

Posted On Kitab Nagri

موبائل نکال کر کسی کو میسج کرنے کی کوشش کی مگر میسج سینڈنا ہونے پر باقی کا پانی نیچے زمین پر پھینک کر قدم باہر کی جانب بڑھائے

یمان شاہ جلد از جلد حویلی پہنچ کر پتہ لگوانا چاہتا تھا کہ اس پانی میں کیا چیز ملائی گئی ہے۔ مگر وہ انجان تھا کہ حویلی جانا اس سے سب کچھ چھین لے گا۔ وہ جو سمجھ رہا تھا کہ وہ نشے یا زہر کو نکال چکا ہے۔ مگر نہیں جانتا تھا کہ وہ اس کے جسم میں آہستہ آہستہ پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔

تیز قدموں سے سیڑھیاں چڑھتے یمان شاہ اپنے روم میں داخل ہوا۔ اس دوران یمان شاہ کو اپنے سر میں درد کی ٹھیسیں محسوس ہونے لگی

کمرے میں داخل ہو کر دروازہ لاک کیا اور کمرے سے اپنا بیگ نکالا

ڈریسنگ ٹیبل سے سامان ہٹا کر بیگ سے نکالا سامان رکھا

ایک چھوٹی سی کانچ کی بوتل میں کوئی محلول ڈالا

اور اس میں بوتل میں موجود پانی کے کچھ قطرے ڈال کر ہلایا

تو کچھ دیر بعد پانی سرخ رنگ میں تبدیل ہو گیا

"یہ کوئی زہر نہیں ہے۔ پھر کوئی نشہ وغیرہ۔ مگر معمولی نشہ تو نہیں ہو سکتا۔ اووشٹ کچھ یاد آنے پر یمان شاہ

نے اپنا سر پکڑ لیا

اور بھاگ کر کمرے کا دروازہ اچھے سے لاک کر کہ اس کے آگے صوفہ گھسیٹ کر رکھا

کھڑکی کو اچھے سے بند کر کہ اپنا موبائل نکالا

Posted On Kitab Nagri

"اففف مطلب یہ میرے دماغ اور حواسوں کو کنٹرول کرے گا" موبائل پر نیٹ ورک نا دیکھ یمان شاہ کا دل کیا سب تہس نہس کر دے

"میری بات سنو جب بھی تم یہ میسج دیکھو۔ میرے لیے اینٹیڈوٹ لیتے انا۔ میں نہیں جانتا میں کیا کرنے والا ہوں۔ مگر اس وقت میرا روم سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ میرے پورے جسم میں نشہ پھیلتا جا رہا ہے۔

میں نے اس کے بارے میں سنا تھا اپنے لاسٹ کیس میں اسے ابھی کوئی نام نہیں دیا گیا تھا۔ مگر اس کے رنگ کے باعث اسے ریڈ کلر ڈرگ کہتے ہیں۔ کچھ ہی لمحوں بعد میں اپنے آپ میں نہیں رہوں گا۔ یہ میرے دماغ اور دل کو قابو کرے گا پھر وہ ہو گا جو یہ نشہ چاہے گا۔ میں بالکل ہی الگ پر سنیلٹی بن جاؤں گا۔

یہ نشہ انسان کی طاقت کو نیگیٹوٹی میں بدل دیتا ہے۔ اس کے بارے میں سرچ کرو اور جلد اینٹیڈوٹ لے کر پہنچو" ڈریسنگ ٹیبل کے مرر میں نظر آتی اپنی شہد رنگ آنکھوں کو خون چھلکاتے دیکھ دے دے لہجے میں غرا کر کہا اور اپنے درد سے پھٹے سر کو تھام کر نیچے بیٹھتا چلا گیا

"یا اللہ۔ عرووو" اپنے پھٹتے سر اور جسم میں اٹھتی درد کہ ٹھیسوں کو با مشکل برداشت کرتے۔ ضبط سے آنکھیں میچ لیں

نشہ آہستہ آہستہ جسم میں سرایت کرتا جا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

تمہاری ٹیم تیار ہے "ڈریگو کے سوال پر سامنے کھڑے شخص نے اثبات میں سر ہلایا
"میرے جانے کے بیس منٹ بعد تم اپنی ٹیم کے ساتھ پہنچ جانا" ڈریگو نے اپنی بات کہہ کر قدم اپنی بائیک کی
جانب بڑھائے

اور اپنی بلیک بائیک کو زن سے وہاں سے بھگالے گیا
ایک مدرسے کی بیک سائیڈ پر رک کر ڈریگو نے ارد گرد کا جائزہ لیا
بلیک کلر کی پینٹ کے ساتھ بلیک ہڈی پہنے چہرے پر بلیک ماسک جس پر ڈریگو کی تصویر بنی ہوئی تھی
کمر پر پہنے بیگ کو سیدھا کر کہ اس میں سے ایک چین نکالی
جو دیکھنے میں ایک لوہے نما لمبی سی وائر تھی
جو دو انچ موٹی تھی جس کے درمیان میں کیل نمادانت بنے ہوئے تھے
اپنے دونوں ہاتھوں میں اسے لپیٹ کر قدم آگے بڑھائے
اور مدرسے کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوا
جہاں بیک سائیڈ پر تین گارڈز کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے
ڈریگو دبے قدموں سے ان کی جانب بڑھا

اور پھر ان تینوں کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنی جانب پیٹھے کیے بیٹھے گارڈ کی گردن میں وہ وائر ڈال کر دباؤ ڈالا
تو اس گارڈ کو انگلی سانس لینے کا موقع بھی نہیں ملا

جبکہ سامنے بیٹھے نشے میں دھت گارڈز آنکھیں پھاڑے اس منظر کو دیکھ رہے تھے
اور پھر سیکنڈز میں انہیں موت کے گھاٹ اتار کر قدم اندرونی حصے کی جانب بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

تو نظر آنے والے مناظر کو دیکھ غصے سے شریانیں پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی
کیونکہ وہاں ہر عمر کے بچے کو بڑھے بزرگ۔ اور مردوں کو زنجیروں سے باندھا ہوا تھا
وہاں پہرہ دینے والے گارڈز کو موت کی نیند سلا کر واپس آیا
اور انہیں اپنے کندھے پر ڈال کر کسی کو میسج کیا
اوکے کا میسج ریسیو ہوا

تو کچھ ہی دیر میں پانچ نقاب پوش وہاں آئے سر کے اشارے سے سلام کیا
اور ان لاشوں کو اٹھائے خاموشی سے واپس چلے گئے
ڈریگو نے قدم مین گیٹ کی جانب بڑھائے اور گیٹ کھولا
تو سامنے موجود شخص کو دیکھ واپس پلٹ گیا
اور دیوار چڑھ کر دیوار کے آگے لگے درخت کی آڑ میں چھپ گیا

جیسا کہ ناظرین آپ لوگ دیکھ رہے ہیں اس مدرسے نما عقوبت خانے کو جہان۔ معصوم بچوں کو سڑکوں سے یہ
کہہ کر لایا جاتا ہے کہ انہیں اسلام کی تعلیم دی جائے گی۔ اچھے بھلے شخص کو ورغلا کر یہاں لایا جاتا ہے کہ اس
کا علاج کیا جائے گا۔

لوگوں کی نظروں میں اسے نشئی ثابت کیا جاتا ہے۔

اور یہاں علاج ہونے کی بجائے ان معصوم بچوں۔ مردوں یہاں تک کہ بزرگوں سے کام لیا جاتا ہے۔
انہیں زنجیروں میں باندھ کر رکھا جاتا ہے۔

اور مدرسے کے نام پر چلنے والے اس غیر قانونی ادارے کے پیچھے ڈرگزر کا کام ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ان لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنا کر زبردستی ان لوگوں سے کھلونوں میں ڈر گز بھروائے جاتے ہیں۔
اور پھر انہیں آگے سمگل کیا جاتا ہے۔

آئیں پوچھتے ہیں ان باباجی سے کہ یہ کب سے یہاں ہیں

السلام وعلیکم باباجی۔ بتائیں کتنا عرصہ ہو گیا ہے آپ کو یہاں۔ اور کس طرح آپ کو یہاں لایا گیا

"وعلیکم السلام۔ پتر دس سال ہو گئے۔ میں بڑا امیر بندہ سا۔ میرے بھائی نے دولت واسطے مینوں۔ اتھے

چھڑتا۔ اے کیندے میں پاگل آ۔ میرے رشتے دار سارے پاگل سمجھ دے۔ اینا نے پیسے لیتے میرے پڑا

کو لو۔ مینوں بچالے پتر بڑا مار دے نے"۔ باباجی کے ہاتھ جوڑ کر کہنے پر اینکر کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے

کیا آپ سب اسی وجہ سے یہاں ہیں

نہیں بھائی۔ کچھ لوگوں کو ان کے گھر والے زبردستی یہاں نشے کے علاج کی نیت سے چھوڑ گئے۔ اور پلٹ کر

پوچھا نہیں۔ کچھ معصوم بچے ہیں جو مدرسے پڑھنے آتے ہیں۔ اور انہیں گھر والوں سے ملنے نہیں دیا جاتا۔

اور پھر کہا جاتا ہے اس کا بچہ بھاگ گیا۔

ہم پر یہاں بڑا ظلم ہوتا ہے جی۔ چھوٹی چھوٹی بات پر ڈنڈوں سے مارا پیٹا جاتا ہے جی۔

یہاں باہر ایک حوض بنایا ہے جس کے ٹھنڈے پانی میں ہمیں دن میں پانچ بار زبردستی کھلے آسمان تلے نہلاتے

ہیں۔

اور وہی پانی ہمیں پینے کے لئے دیا جاتا ہے۔۔۔

تو دیکھیں ناظرین آپ لوگوں سے التجا ہے کہ جب اپنے کسی پیارے کونشے سے نجات یا کسی بچے کو دین کی

ترتیب کے لیے کسی ادارے میں چھوڑیں تو اس بات کی یقین دہانی کر لے کہ وہ ادارہ جسٹریڈ ہیں بھی یا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ ہمارے ملک میں اس طرح کے بہت سے ادارے ہیں جہاں آپ اپنے بچوں کو تعلیم و تربیت کے لیے چھوڑ کے بے فکر تو ہو جاتے ہیں۔
مگر اصل میں آپ ان سے زندگی چھین کر اس طرح کے جہنم نما عقوبت خانوں کے اندھیروں میں چھوڑ دیتے ہیں۔"

اینکرا بھی کچھ بھی کہہ رہا تھا مگر ڈریگول نے سر جھٹک کر دیوار پھلانگنے اور قدم اپنی بائیک کی جانب بڑھائے
گھڑی پر وقت دیکھا تو صبح کے پانچ بج رہے تھے
ہیلمنٹ پہن کر بائیک سٹارٹ کی اور سنسان سڑک پر دھول اڑاتا پل میں غائب ہو گیا
یہ کیس ڈریگول کا نہیں تھا مگر اسے ریکوسٹ آئی تھی کہ ان لوگوں کی مدد کی جائے
کیونکہ وہ جتنی بار بھی اس مدرسے پر گئے ہیں انہیں روک دیا گیا ہے۔ اور مدرسے والوں کے ساتھ پولیس کی سپورٹ ہونے کے باوجود وہ اندر تک نہیں جاسکے
اسی لیے بچوں کے بارے میں سوچ کر ڈریگول نے فوراً ہاں کہہ اور اب ان سب کو انجام تک پہنچا کر وہ پرسکون ہوتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

"عروب" بیڈ پر لیٹے چھت کو گھورتے سرگوشی سے بھی کم آواز میں عروب کو پکارا
اور دکھتے سر کو تھام کر اٹھا بیٹھا
نظریں سامنے دروازے پر گئی

Posted On Kitab Nagri

تو نفی میں سر ہلایا

"نن — نہیں یمان شاہ نن — نہیں" — اپنے سر کو بری طرح جھکٹتے چلا کر کہا

مگر دل و دماغ پوری طرح بس سے باہر ہوتے محسوس ہو رہے تھے

لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھ کر قدم دروازے کی جانب بڑھائے

آنکھوں کے پردے پر لہراتا عروب شاہ کا چہرہ دل میں ہلچل مچا رہا تھا

ایک ہی جھٹکے میں صوفے کو پیچھے دھکیلتے ہوئے دروازہ کھولنا شروع کیا

عروب ابھی روم میں آکر بیڈ پر بیٹھی ہی تھی کہ دروازے پر مسلسل ہوتی دستک کو سن کر جلدی سے دروازے

کی جانب بڑھی

جیسے ہی دروازہ کھولا تو اپنے سامنے یمان شاہ کو بکھرے حلیے — اور سرخ آنکھوں کو دیکھ

دل ایک لمحے کو رکا

"مان کیا ہوا ہے تمہیں — تم ٹھیک ہونا" — آگے بڑھ کر فکر مندی سے یمان شاہ کے چہرے سے پسینہ اپنے

ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے استفسار کیا
www.kitabnagri.com

مگر یمان شاہ نے کوئی جواب دینے کی بجائے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا

ایک ہی جھٹکے میں عروب کو اپنی سخت گرفت میں لیا

"نن — نہیں ٹھیک میں — پلیز عروب میرے پاس رہو نا — مجھے خود کو محسوس کرنے دو — آئی پراس میں

ہرٹ نہیں کروں گا" — عروب کی پشت دروازے سے لگاتے اپنے ہونٹوں کا لمس جا بجا عروب کی گردن پر

چھوڑتے بوجھل لہجے میں سرگوشی کی تو عروب کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

Posted On Kitab Nagri

یمان شاہ کے دہکتے جان لیوا شدت بھرے لمس کو محسوس کر کہ ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی
"مان پل — پلیز میری بات سنو — کیا ہوا ہے — تمہیں — اس طرح کیوں حلیہ بنایا ہوا ہے" — یمان شاہ کی
شدتوں کو نظر انداز کر کہ ایک بار پھر فکر مندی سے پوچھا تو
عروب کی بات پر یمان شاہ کی آنکھوں کا رنگ سرعت میں بدلہ
چہرے پر خونخوار تاثرات سجائے عروب کی گردن کو اپنی آہنی گرفت میں دبوچا
"مسئلہ کیا ہے — میری مرضی جو مرضی کروں — اگر اب زبان چلی تو — انجام کی ذمہ دار تم ہوگی" — عروب
کو بانہوں سے گھسیٹ کر نیچے زمین پر دھکا دیتے ہوئے غرا کر کہا
اور ایک ہی جھٹکے میں اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے شرٹ نیچے زمین پر پھینکی
جبکہ عروب پھٹی پھٹی آنکھوں سے یمان شاہ کے اس روپ کو دیکھ رہی تھی
"ت — تم — شے — مم — میں ہومان" آنکھوں میں بے یقینی لیے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا ہوئے
تو یمان شاہ نے ٹیبل کو ٹھوکر ماری تو ٹیبل پر پڑا ڈیکوریٹیشن پیس نیچے گر کر ناجانے کتنے ٹکڑوں میں بکھر گیا
"ہاں کیا ہے نشہ میں نے — تم ہوتی کون ہو مجھے روکنے والی — اگر ایک بار بھی کوئی فضول بکو اس کی توجان سے
مادوں گا" — عروب کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے دھاڑتے ہوئے کہا
اور کندھوں سے دھکا دے کر زمین پر گرا کر عروب پر جھک آیا
عروب کے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے — اپنی شدتیں نچھاور کرنے لگا
تو یمان شاہ کے اس قدر جارحانہ عمل پر عروب بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ گئی یمان شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ
کر اسے دور دھکیلنا چاہا مگر ناکام ہوتی بے بسی سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

Posted On Kitab Nagri

عروب کے آنسوؤں اپنے چہرے پر محسوس کر کہ یمان شاہ نے پیچھے ہو کر عروب کے سرخ پڑتے چہرے اور آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو دیکھا۔ نظریں آنکھوں سے پھسلتی ہونٹوں پر آئی تو دل دھک سے رہ گیا ہونٹوں پر لگے خون اور اپنے دیے گئے زخم کو یمان شاہ نے خالی خالی نظروں سے دیکھا

"عروب۔ میری زندگی۔ آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ڈو دس بٹ"۔ کھوئے کھوئے لہجے میں کہتا بھی وہ بات مکمل کرتا کہ عروب نے ایک ہی جھٹکے میں یمان شاہ کو خود سے پڑے دھکیلا

اس عمل سے کندھے پر درد کی شدید لہر دوڑ گئی

عروب کی لاپرواہی کے باعث زخم کافی خراب ہو چکا تھا

جس کے باعث کندھے کو کافی ایفیکٹ ہوا تھا

"میں نے تم سے محبت کی مان تم پر بھروسہ کیا۔ تمہیں خود سے زیادہ چاہا۔

سر پر ماں باپ نہیں ہے میرے۔ اگر اسی ڈر سے تمہارے ساتھ ابھی رشتہ نہیں بنایا۔ کہ لوگ مجھے یا کل

کو۔ میری اولاد کو طعنے نادیں۔۔ تو اس کا مطلب تم یہ کرو گے میرے ساتھ"۔ دبی دبی آواز میں روتے ہوئے

چلا کر کہا

www.kitabnagri.com

کیونکہ اسے ڈر تھا کہ ساتھ والے کمرے میں موجود حیات یا معتصم اسے اور یمان شاہ کو اس حالت میں نادیکھ

لیں

وہ نہیں چاہتی تھی کہ یمان شاہ کے کردار کو کوئی غلط سمجھے۔ مگر جو یمان شاہ اس کے ساتھ نشے کی حالت میں

کرنے کا ارادہ رکھتا تھا عروب وہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

"بیوی ہو میری۔ مجھے ضرورت ہے تمہاری۔ ادھر آؤ میرے پاس۔ ورنہ میں آیا تو برا ہو گا"۔ سن ہوتے
دماغ اور بند ہوتی آنکھوں کو با مشکل کھول کر سخت لہجے میں کہا
تو عروب نے نفرت سے سر جھٹکا

اور ایمان شاہ کو دھکادے کر باہر نکالنا چاہا
مگر عروب کا یہ عمل ایمان شاہ کے غصے کو ہوا دے گیا
عروب کی کلائی کو اپنی سخت گرفت میں لیتے۔ بے دریغ دو تھپڑ عروب کے چہرے پر مارے
ایمان شاہ کے اس عمل پر عروب کے کان سائیں سائیں کرنے لگے
وہ ایمان شاہ سے کسی بھی چیز کی امید کر سکتی تھی مگر ہاتھ اٹھانے کی نہیں
عروب کو نہیں پتہ چلا کہ کب ایمان نے گھسیٹ کر اسے بیڈ پر دھکا
دیا اور کب اس پر جھکا

"میری پیاری بیوی" عروب کے کان کی لو پر لب رکھتے ہوئے یکسر بدلے ہوئے لہجے میں کہا
تو عروب ہوش میں آئی
www.kitabnagri.com

ایک بار پھر ایمان شاہ کو دھکادے کر سائنڈ لیمپ ہاتھ میں تھاما
"میں مار دوں گی ایمان شاہ اگر تم ناگئے۔۔۔ میں سچ میں مار دوں گی"۔ روتے ہوئے چلا کر کہا
مگر ایمان شاہ کو ڈھیسٹوں کی طرح کھڑے دیکھ دل خون کے آنسوؤں رونے لگا
"تم کھو دو گے مجھے مان۔ یہ مت کرو پلینز۔ ایٹلیسٹ ہمارے رشتے کونشے کی نظر مت کرو"۔ التجا لہجے میں
کہتے ہاتھ سے لیمپ نیچے پھینکا

Posted On Kitab Nagri

وہ چاہ کر بھی یمان شاہ کو تکلیف نہیں دے سکتی تھی

چاہے یمان شاہ کو عروب شاہ سے پہلے محبت ہوئی تھی۔

اور عروب شاہ اس احساس سے بہت دیر بعد روشناس ہوئی تھی

مگر یمان شاہ کی محبت اب عروب شاہ کی رگوں میں خون کی مانند سرایت کرنے لگی تھی

وہ منت کر سکتی تھی۔ مگر اس پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتی تھی اب۔ دل کی اس قدر بے وفائی پر دھاڑیں مار مار کر

رونے کا دل چاہا۔

اپنی محبت سے شرمندگی محسوس ہونے لگی

"جھوٹ۔ تم بہت جھوٹی ہو۔ تم میری ہو۔ کہی نہیں جاو گی۔۔ میں تمہیں اپنا بنا لوں گا"۔ آگے بڑھتے

کرخت لہجے میں کہتے عروب کو بیڈ پر دھکا دیا

عروب کے گلے سے دوپٹہ اتار کر عروب کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو سختی سے باندھا

"مجھے تم سے عشق ہے مان۔ مگر اس کے بعد میں نفرت بھی نہیں کر پاؤں گی تم سے"۔ خود پر جھکے یمان شاہ

کے سینے پر اپنے بندھے ہاتھ رکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا

تو یمان شاہ کا ہاتھ ایک بار پھر اٹھا اور عروب کے چہرے پر اپنا نشان چھوڑتا چلا گیا

"کہا تھا نا بکواس ناسنو میں۔ مجھ سے صرف محبت کرو گی تم۔ جو میں کہو گا وہی کرو گی تم"۔ غرا کر کہتے عروب

کے ہونٹوں پر شدت سے جھک گیا

کمرے کی فضا میں عروب کی گھٹی گھٹی چیخوں و سسکیوں کے ساتھ یمان شاہ کی تیز چلتی سانسوں کا شور برپا تھا

Posted On Kitab Nagri

گزرتی رات کے ساتھ یمان شاہ کی وحشتوں میں اضافہ ہی ہوا تھا جسے وہ عروب کے جسم پر اتارتا۔ عروب شاہ کی محبت اس کے مان کو روندنا چلا گیا تھا

مُعْتَصِمِ چوہدری ڈیرے کے قریب پہنچا تو دن چڑھ آیا تھا
لوگ فجر پڑھ کر گھروں کی طرف جا رہے تھے
تیز قدم لیتا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا
کمرے میں داخل ہو کر کپڑے چینج کیے
اور دروازہ کھول کر دوسرے کمرے میں موجود کی سٹینڈ سے چابیاں پکڑنے آیا
مگر اندر کا منظر دیکھ پل کو ساکت ہوا
کیونکہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے پلنگ پر ایک عورت نیم برہنہ حالت میں لیٹی تڑپ رہی تھی
اپنی نظروں کا زاویہ سرعت سے پلٹ کر چادر اتار کر عورت کی طرف بڑھا
بن دیکھے اس عورت کے وجود کو ڈھانپنا
ڈیرے پر کسی کا آنا ممکن تھا۔ مگر یہ معاملہ عورت کا تھا
اور عورت بھی جو ایسی حالت میں ہو
اس کی حالت چیخ چیخ کر اس کے ساتھ ہوئی بربریت کو واضح کر رہی تھی
"کس نے کیا ہے یہ۔ کون لایا ہے تمہیں یہاں"۔ عورت کی طرف دیکھے بنا پوچھا
تو وہ عورت ہچکیوں سے رونے لگی

Posted On Kitab Nagri

"میرا پردہ رکھ لو۔ مجھے بچالو"۔ عورت نے معتصم چوہدری کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا اس سے پہلے معتصم چوہدری کچھ کہتا کہ باہر سے شور کی آواز سن کر دروازے کی جانب قدم بڑھائے مگر سامنے گاؤں والوں کو دیکھ کر وہ سارا معاملہ سمجھ گیا

"یہ دیکھو میں کہہ رہا تھا نا کہ یہ شخص سردار بننے کے لائق نہیں ہے۔ میں نے خود اسے لڑکیوں کے ساتھ بتمیزی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

اور کل رات میں نے معتصم چوہدری کو اس عورت کو زبردستی ڈیرے میں لاتے ہوئے دیکھا۔

مگر تم لوگوں نے میری بات نہیں مانی"۔ عاصم چوہدری کے ملازم کی آواز پر معتصم چوہدری نے مٹھیاں بھینچی

"یہ جو کہہ رہا ہے کیا وہ سچ ہے" صلاح الدین صاحب جو ان لوگوں کے درمیان کھڑے تھے انہوں نے سخت لہجے میں کہا تو معتصم نے بنا جواب دیے قدم عاصم چوہدری کے ملازم کی جانب بڑھائے اور بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے اس کی گردن کو اپنے ہاتھوں میں دبوچا

"بکو اس کر رہا ہے یہ۔ سب چال ہے اس کی جان سے مار دوں گا اسے آج میں"۔ شیرسی دھاڑ لیے غرا کر کہا تو سب نے دو قدم پیچھے لیے

"یہ سس۔ سچ کہہ رہا ہے۔ مم۔ رے ساتھ ظلم کک۔ کرنے والا معتصم چوہدری ہے"۔ پیچھے سے آتی نسوانی آواز پر معتصم چوہدری جھٹکے سے پلٹا

اس عورت کی بات پر آنکھوں میں خون اترا

Posted On Kitab Nagri

مجھے انصاف چاہیے سردار۔ آپ کا بیٹا گنہگار ہے میرا۔" صلاح الدین صاحب کے قدموں میں جھکتے روتے ہوئے کہا

تو انہوں نے لب بھنجے

اپنے بیٹے کے کردار سے باخوبی واقف تھے

مگر جس طرح کی صورت حال بن چکی تھی

گاؤں کے اتنے لوگ جمع تھے وہ ایک عورت کو اس طرح دھتکار بھی نہیں سکتے تھے

"انصاف ہو گا۔ یا تو اس جرم پر معتصم چوہدری کو پتھر مار کر سنگسار کیا جائے گا۔ یا پھر اسے اس عورت سے شادی کرنی ہوگی۔" عاصم چوہدری کے والد ارشد چوہدری کی آواز پر معتصم چوہدری نے غصے سے مٹھیاں بھینچی

"انصاف ہو گا۔ اور بالکل ہو گا۔ قانونی کروائی کے ساتھ ہو گا۔ اور جب حقیقت سامنے آئی تو میں کسی کو

نہیں چھوڑوں گا۔" سرد لہجے میں غرا کر کہا

اور قدم اس عورت کی جانب بڑھائے

www.kitabnagri.com

"یہ عورت میرے ساتھ حویلی چلے گی۔ اور کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ ورنہ یہی زمین میں گاڑ دوں

گا۔" دھاڑتے ہوئے کہا

تو ارشد چوہدری آگے بڑھا

"ہم کیسے اس لڑکی کو تمہارے ساتھ بھیج دے۔ تم پہلے اس کے ساتھ ظلم کر چکے ہو۔ کیا پتہ پھر تم ہر شیطان

حاوی ہو جائے۔" ارشد چوہدری کے طنزیہ لہجے پر معتصم چوہدری نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا

Posted On Kitab Nagri

"انصاف ہو گا نا۔ اگر مجرم ہو تو شادی کروں گا میں اس کے ساتھ۔ یہ زبان دے رہا ہوں میں۔ اور ایک سردار کبھی اپنی زبان سے نہیں مکر تا۔ تو اب کسی کو مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔" غرا کر کہتے بنا اس عورت کے رونے دھونے کی پرواہ کیے اسے گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی میں لا کر بٹھایا "آج عصر کے بعد پنچائیت بیٹھے گی۔ گاؤں میں علان کر دیا جائے"۔ صلاح الدین صاحب کی بات پر ارشد چوہدری نے ہنکارہ بھرا

گاؤں میں یہ بات جنگل میں آگ کی طرح پھیلی تھی کہ معتصم چوہدری نے اپنی سرداری کی آڑ میں ایک لڑکی کی زندگی تباہ کر دی یہ خبر جیسے ہی حویلی پہنچی حیات کو اپنے پاؤں سے زمین نکلتی محسوس ہوئی اسے اپنے معتصم پہ یقین تھا۔ مگر پنچائیت نے جو فیصلہ بتایا تھا اسے سوچ سوچ جان ہلکان ہو رہی تھی حیات نے تو ڈیرے پر جانا چاہا مگر نور بیگم نے زبردستی روک دیا مگر شاہ تو ڈیرے چلے گئے تھے۔ اور شائستہ بیگم نور اور حیات کے پاس بیٹھی تھی انہوں نے عروب اور ایمان شاہ کو اٹھانے کا کہا تو نور بیگم نے منع کر دیا کہ بچے تھکے ہوئے آئے ہیں ابھی کوئی ضرورت نہیں اٹھانے کی

ویسے بھی ابھی صبح کے چھ ہی بجے تھے

ان سب کو تو ویسے بھی گاؤں میں سویرے اٹھنے کی عادت تھی

تو شائستہ بیگم نے بھی انہیں اٹھانا ضروری نہیں سمجھا

Posted On Kitab Nagri

حویلی کا گیٹ کھلا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کی کار آ کر صحن میں رکی تو نور بیگم جلدی سے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھی
"نکلو باہر" — مُعْتَصِمِ چوہدری کی گرجدار آواز پر اس عورت نے اپنا حلق تر کیا
اور کار سے باہر نکلی تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے اس کا بازو آہنی سخت گرفت میں لیا
اور تیز تیز قدم برآمدے کی جانب بڑھائے

حیات جو رو کر نور بیگم کے کمرے میں لیٹی غنودگی میں چلی گئی تھی
نور بیگم اور شائستہ بیگم کے اٹھنے پر ہڑبڑا کر اٹھی

پہلے تو سوئی جاگی کیفیت میں بیٹھی رہی پھر باہر سے آنے والے شور کو سن کر
باہر کی جانب بھاگی

مگر سامنے مُعْتَصِمِ چوہدری کو اس عورت کا بازو پکڑے اندر لاتے دیکھ قدم وہی منجمد ہو گئے
آنکھیں ساکت سی مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھ پر ٹکی ہوئی تھیں

"ماں جی جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا یہ عورت آپ کی ذمہ داری ہے — کپڑے دے اسے —"
برآمدے میں داخل ہو کر سرد لہجے میں کہا
www.kitabnagri.com

اور اس عورت کو نور بیگم کی جانب دھکا دیا
دل تو چاہا رہا تھا یہی زندہ دفن کر دے

جس نے الزام لگاتے ہوئے اپنی عزت کا بھی خیال نہیں کیا

زندہ تو نہیں مگر بے گناہ ثابت ہونے کے بعد وہ جو حال کرنے والا تھا وہ زندہ دفن کرنے سے بھی برا تھا
نظریں نور بیگم سے ہوتی سیڑھیوں کے قریب آنکھوں میں آنسو لیے کھڑی حیات پر گئی

Posted On Kitab Nagri

جو کل والے کپڑوں میں۔۔۔ بکھرے حلے۔۔۔ سرخ سو جھی ہوئی آنکھوں سے مُعْتَصِم چوہدری کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

"ٹھیک ہے پتر اللہ تیری حفاظت کرے۔۔۔ اور تجھے اس مصیبت سے سرخرو کر کہ نکالے"۔۔۔ اس عورت کو ملازمہ کے ساتھ اپنے کمرے میں بھیجتے ہوئے کہا تو مُعْتَصِم نے سر کو خم دیا حیات کو تھا کہ نور بیگم اس عورت کو واپس بھیج دے گی مگر اس عورت کو نور بیگم کے کمرے میں جاتا دیکھ دل بری طرح دکھا

اور پلٹ کر تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی جانب قدم بڑھائے "حیات"۔۔۔ حیات کو اوپر جاتے ہوئے دیکھ مُعْتَصِم نے چلا کر اسے پکارا جو بنا کوئی جواب دیے روتے ہوئے اوپر جا چکی تھی

"میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں ماں جی"۔۔۔ نور میں کو جواب دے کر ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں پھلانگتے اوپر پہنچا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیات کے دروازہ بند کرنے سے پہلے ہی مُعْتَصِم نے درمیان میں اپنا پاؤں رکھ دیا نظریں سامنے رو رو کر ہلکان ہوتی حیات کے سرخ چہرے پر ٹکی ہوئی تھی جو پورا زور لگا کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی

"جج۔۔۔ جائے یہاں سے مم۔۔۔ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی"۔۔۔ دروازہ بند کرنے کی کوشش کرتے۔۔۔ روتے ہوئے چلا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تو مُعْتَصِم چوہدری نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے

ایک ہی جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

Posted On Kitab Nagri

اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے واشروم کی طرف بھاگتی حیات کو پیچھے سے اپنے حصار میں لے کر جکڑ لیا
"مگر مجھے اپنی بیوی سے ہی بات کرنی ہے --- اور بات کیے بغیر کہی نہیں جا رہا میں --- اور نا ہی تم کہی جا رہی ہو
جب تک میں اپنی بات مکمل نہ کر لو" --- اپنے حصار میں مچلتی حیات کو قابو کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو
معتصم کے لہجے پر حیات نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا
جس پر معتصم چوہدری نے گہری سانس فضا کے سپرد کی
حیات کو اپنے سینے میں بھنچے ویسے ہی رونے دیا جب حیات کا رونا ہچکیوں میں تبدیل ہوا
تو معتصم چوہدری نے نرمی سے اس کا رخ اپنی جانب کیا
اور حیات کو بانہوں میں اٹھا کر بیڈ پر آ کر بیٹھا
"یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے حیات --- اور کس قدر لا پرواہ ہو تم دوپٹہ کہا ہے تمہارا --- اور اس طرح رو کر
مجھ پر کیوں ظلم کر رہی ہو" --- اپنے ہاتھوں کے پیالے میں حیات کے چہرے کو بھر کر ڈپٹنے والے انداز میں اور
آخر میں نرم لہجے میں کہا
تو حیات کے ہونٹوں سے سسکی نکلی
آنکھیں سختی سے میچ کر خود کو معتصم چوہدری کی نظروں سے بچانے کی کوشش کی
"آپ اسے کیوں گھرا لائے ہیں صم --- اسے نکالے یہاں سے --- ورنہ میں اس کا اور آپ کا قتل کر دوں گی"
معتصم چوہدری کے سینے پر نازک ہاتھوں سے مکے برساتے ہوئے کہا
تو معتصم نے جبرے بھنچ کر حیات کو زبردستی اپنے حصار میں لیا

Posted On Kitab Nagri

"قتل تو جانِ مُعْتَصِمِ تم میرا بہت پہلے کر چکی ہو۔ اور بندہ تو کب کا تمہاری اداؤں اور تمہاری محبت میں ڈھیر ہوا پڑا ہے۔" حیات کے بکھرے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سلجھاتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔ مقصد صرف

حیات کو اس بات سے دور رکھنا تھا

مُعْتَصِمِ جانتا تھا کہ یا نا ممکن سی بات ہے

ناہی وہ اسے خود سے کچھ دن کے لیے دور بھیجنے کا حوصلہ رکھتا تھا۔ ورنہ یمان شاہ کے ساتھ شہر بھیج دیتا

اور ناہی اسے اس مسئلے کی وجہ سے روتا ہوا یا پریشان دیکھ سکتا تھا

اب جو بھی تھا وہ حیات کو بھی مُعْتَصِمِ چوہدری کے ساتھ یہی رہ کر فیس کرنا تھا

مگر ان سب کے دوران جو وہ کر سکتا تھا وہ تھا حیات کو ریلیکس کرنا۔ اسے اپنی محبت کا مان بخشنا۔ اسے اپنے ساتھ

کا یقین دلانا

"مُعْتَصِمِ اگر پنچائیت نے اس عورت سے شادی کا کہا تو۔" مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے میں چہرہ چھپاتے تڑپ

سوال کیا تو مُعْتَصِمِ نے سختی سے حیات کو خود میں چھپانے کی کوشش کی

"میں جان سے نامار دوں اسے۔" مُعْتَصِمِ چوہدری صرف حیات کا ہے۔ اس کے بعد تو وہ خود کا بھی نہیں۔ تو

تمہارے ہوتے ہوئے کسی اور کا کیسے ہو سکتا ہے۔" حیات کی کمر کو سہلاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو حیات نے

طمینیت سے آنکھیں موند کر اپنا حصار مُعْتَصِمِ چوہدری کے گرد باندھ دیا

"میں مر جاؤں گی صم۔ میں نہیں دیکھ سکتی کسی اور کے ساتھ آپ کو۔ پلیز اسے بھیجے یہاں سے۔"

Posted On Kitab Nagri

"چوہدری کی جند جان۔۔۔ چوہدری صرف اپنی حیات کا ہے۔ مگر تمہیں میری کسی بات کہ پرواہ نہیں حیات۔۔۔ دوپٹے میں سر سے اتارنے سے منع کرتا ہوں۔ اور یہاں سرے سے دوپٹے ہی غائب ہے"۔۔۔ محبت لٹاتے لہجے میں سرگوشی کرتے۔۔۔ آخر میں ڈپٹے تو حیات کو اپنی لاپرواہی کا احساس ہوا

گال شرم و حیا سے دہک اٹھے معتصم کا حصار توڑ کر پیچھے ہونا چاہا مگر معتصم چوہدری نے ایسا کرنے نا دیا

حیات کی تھوڑی اپنی دو انگلیوں سے تھام کر حیات کا چہرہ اپنے روبرو کیا

"مجھ پر یقین ہے نا حیات۔۔۔ یا تمہیں بھی لگتا ہے کہ میں ایسا کچھ کر سکتا ہوں"۔۔۔ لہجے میں چھپے ڈر کو حیات نے اپنی روح تک محسوس کیا

تڑپ کر معتصم چوہدری کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا

"آپ ایسا پوچھ بھی کیسے سکتے ہیں صم۔۔۔ مجھے آپ پر یقین ہے۔ اور اسی یقین کی وجہ سے میں آپ کے پاس ہوں۔ آپ محافظ تو ہو سکتے ہیں مگر لوٹیرے نہیں۔ میں غلط ہو سکتی ہوں۔ میں غلطیاں کرتی بھی ہوں۔ مگر میرا معتصم غلط نہیں ہو سکتا۔ مجھے خود سے زیادہ آپ پر یقین ہے صم"۔۔۔ نم مسکراتی آنکھوں سے معتصم چوہدری کو دیکھتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

تو معتصم چوہدری کو اپنے رگ و پے میں سرشاری سرایت کرتی محسوس ہوئی

جتنی آگ اس عورت کے الزام اور اپنے باپ کے سوال کرنے پر دل میں لگی تھی حیات کے اعتبار بخشنے پر۔۔۔ حیات کے ان مان بھرے الفاظ نے اس آگ پر ٹھنڈی پھوار کا کام کیا تھا

حیات کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر پوری شدت سے حیات کے کپکپاتے گلابی ہونٹوں پر جھک آیا

اپنا بازو حیات کی کمر کے گرد لپیٹ کر۔۔۔ حیات کو اپنے سینے پر گرا کر پیچھے تکیے پر سر ٹکا دیا

Posted On Kitab Nagri

حیات کی تیز چلتی سانسوں کو اپنی سانسوں سے الجھا کر قطرہ قطرہ خود میں انڈیلتے معتصم چوہدری ہر فکر کو بھول چکا تھا

حیات کے نرم و نازک لبوں کا لمس حواسوں پر چھاتا جا رہا تھا
حیات کی بکھری سانسوں اور بگڑے تنفس کو محسوس کر کے معتصم چوہدری نے مسکراتے ہوئے اپنے لب نرمی سے حیات کے لبوں سے جدا کیے تو حیات نے گہرے سانس بھرتے اپنا سر معتصم چوہدری کے سینے پر ٹکا دیا جبکہ معتصم چوہدری کا دلکش قہقہہ روم کی فضا میں گونجا تھا
"چوہدری کی جان ایسی باتیں کر کے میرے دل میں ہلچل مچا دیتی ہو۔"

میں تو پہلے ہی دل و جان سے اپنی سردارنی پر فدا ہوں۔ کیوں اس معاملے کو اور جان لیوا بنا رہی ہو۔" حیات کی پیٹھ کو سہلاتے ہوئے شوخ لہجے میں سرگوشی کر کے اپنے لب حیات کے کان کی لو پر رکھے پھر حیات کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے بانہوں میں بھر کر کبرڈ کے قریب لا کر زمین پر کھڑا کیا
"میرا دل نہیں کر رہا چینیج کرنے کا۔ آپ دوپٹہ نکال دے اس میں سے بس۔" معتصم چوہدری کو اپنے لیے

کپڑے نکالتا دیکھ حیات نے منمنا کر کہا
www.kitabnagri.com

اور دوپٹہ اسے یاد آیا کہ وہ شاید نور بیگم کے روم میں رہ گیا تھا جب وہ بھاگتے ہوئے باہر آئی تھی
اسی لیے معتصم کو صرف دوپٹے کے لیے کہا

مگر معتصم چوہدری حیات کی بات کو انور کرتا اپنی پسند سے پنک کلر کے ڈریس کو نکال چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"دس منٹ ہے حیات فریش ہو کر آو۔ تم معتصم چوہدری کی بیوی ہو۔ ایک سردار کی بیوی۔ اگر کسی بات کا دکھ ہے تکلیف ہے۔ رونا ہے۔ میں زندہ سلامت تمہارے پاس کھڑا ہوں۔ اس کمرے کی چار دیواری میں میرے کندھے لگ کر جتنا رونا ہے رولو۔ میرے قریب آ کر کمزور بھی پڑو گی تو میں سمیٹ لوں گا تمہیں۔ مگر اس کمرے سے باہر تمہیں کسی کے سامنے کمزور پڑتا یا روتا ہوا نا دیکھو۔ تمہیں مضبوط بنانا ہے صرف اس لیے نہیں کہ تم سردار کی بیوی ہو۔"

اس لیے حیات کہ تم ایک عورت ہو۔ عورت کا کردار مضبوط اور دل مضبوط ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ حالات کا مقابلہ کر سکے۔ مرد گھر سے باہر جاتا ہے تو اپنے گھر کی حفاظت اور عزت کی حفاظت عورت کے ہاتھ میں چھوڑ کر گھر سے جاتا ہے۔

تو اگر عورت کا کردار مضبوط اور دل میں حوصلہ نہیں ہو گا تو وہ کیسے حفاظت کر پائے گی۔

عورت کی چھوڑا اگر کمزور مرد بھی ہونا تو لوگ چینیٹوں کی طرح پاؤں تلے مسل کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

زندگی میں اتر اؤ چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ زندگی

موت کا بھی کوئی بھروسہ نہیں۔ ماں بابا۔ یا میں شاید کبھی تمہارے ساتھ نا ہو۔

تمہاری حفاظت نا کر پائے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ تم روتی دھوتی خود کو حالات اور لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دو۔

تمہیں میرے لیے۔ میری عزت کے لیے۔ اور کل کو میری اولاد کے لیے ان سب کا مقابلہ ہمت سے کرنا ہو گا حیات۔

ابھی تو اس سفر کا آغاز ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا آگے چل کر ہمارے لیے کس کس طرح کی آزمائش ہوگی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا حیات۔ میں وعدہ کرتا ہوں تم پر آج بھی نہیں آنے دوں گا۔ زمانے کی سردو گرم ہوا کو تمہیں چھونے بھی نہیں دوں گا۔

مگر میں صرف تم سے یہ چاہوں گا کہ تم کمزور مت پڑو۔ اس آزمائش پر تمہاری آنکھوں میں آنسوؤں کی بجائے ہونٹوں پر دعا ہونی چاہیے۔

میرا حوصلہ بنا۔ باقی حالات کا مقابلہ تمہارا چوہدری خود ہی کر لے گا۔ بس اسے تمہارے ساتھ اور یقین کی ضرورت ہے۔ "حیات کے بال کان کے پیچھے اڑتے محبت بھرے لہجے میں سمجھایا تو حیات کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی

"آپ کو میری عمر بھی لگ جائے صم۔ آئندہ یا بات مت کیجئے گا۔ میں حفاظت کر سکتی ہوں خود کی۔ کبھی کسی کے سامنے کمزور بھی نہیں پڑو گی۔ مگر میں کسی کو آپ کے ساتھ سوچ بھی نہیں سکتی۔ آپ ڈانٹے لڑے کچھ بھی کہے صم۔ میں اس معاملے میں خود کو مضبوط ظاہر نہیں کر سکتی۔ اور جب بھی مجھے رونا آئے گا۔ میں کمرے سے باہر بھی روگی۔ مگر آپ کے سینے لگ کر کسی اور کے نہیں ماں جی کے بھی نہیں۔ آئی پر امس۔ میں زندگی بھر آپ کے ساتھ رہو گی۔ ہمیشہ آپ پر یقین بھی کرو گی۔۔۔ مگر اس عورت کو یہاں سے نکالے جلدی۔ ورنہ میرا دماغ پھٹ جائے گا صم اسے سوچتے سوچتے۔ میرا دل بند ہو جائے گا"۔ سر معتصم

چوہدری کے سینے سے ٹکا کر بچوں کی طرح روتے ہوئے کہا

آخر میں اپنی بے بسی بیان کرتے معتصم چوہدری کے کندھوں پر مکے برسائے تو حیات کی آخری بات پر معتصم

چوہدری کی آنکھوں میں خون اترا

معتصم نے گہری سانس بھر کر حیات کو بانہوں میں اٹھا کر واشر روم کا رخ کیا

Posted On Kitab Nagri

ڈریس سائٹڈ پر لٹا کر حیات کو سنک کے قریب کھڑا کیا

اور خود اس کی پشت پر کھڑا ہو گیا

حیات کی مزاحمت کو کسی خاطر میں لائے بغیر حیات کے منہ ہاتھ دھو دھوئے

"اب عزت سے کپڑے چینج کر کہ باہر آ جاؤ میرا دماغ تم پہلے ہی اپنی بات سے گھما چکی ہو۔ اب اگر رونادھونا

ڈالا تو۔ یہ کپڑے میں خود چینج کرو گا"۔ سرد لہجے میں کہہ کر قدم واشروم سے باہر بڑھائے تو

حیات نے منہ بسور کر کپڑے چینج کیے

جب باہر آئی تو مُعْتَصِم کو واشروم کی دیوار سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم پایا

حیات کی موجودگی کو محسوس کر کہ مُعْتَصِم سر جھٹک کر آگے بڑھا

اور حیات کو ڈریسنگ ٹیبل کے آگے بٹھایا

برش پکڑ کر حیات کے بال سلجھانا شروع کیے

تو مُعْتَصِم چوہدری کی اس قدر محبت پر حیات نے اپنے ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا

ڈریسنگ ٹیبل کے ڈراسے چوڑیاں نکال کر پہنی

www.kitabnagri.com

اور چہرے پر لوشن اور کریم لگائی تب تک مُعْتَصِم نے چٹیا کر کہ لپ اسٹک اٹھا کر حیات کو دی

تو حیات نے جھجھکتے ہوئے پکڑ کر ہونٹوں پر لگانا شروع کی

جب کہ مُعْتَصِم چوہدری کی سنجیدہ نظریں خود پر محسوس کر کہ پورے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی

"چلو نیچے بھوک لگی ہے مجھے ناشتہ بنا کر دو"۔ حیات کے تیار ہونے پر اپنے کپڑے لیے واشروم گھس گیا

اور واپس آ کر حیات کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

توحیات نے اپنے قدم مُعْتَصِمِ چوہدری کے ساتھ باہر کی جانب بڑھائے

”مجھے تم سے عشق ہے مان۔ مگر اس کے بعد میں نفرت بھی نہیں کر پاؤں گی تم سے“
”تم کھو دو گے مجھے مان۔ یہ مت کرو پلینز۔ ایٹلیسٹ ہمارے رشتے کو نشے کی نظر مت کرو“

کانوں میں پڑتی عروب کی آوازوں کو محسوس کر کہ ایمان شاہ ایک ہی جھٹکے میں اٹھا

درد سے پھٹتے سر کو ہاتھوں میں تھاما

دل کی چیخ و پکار سے جان نکلتی محسوس ہوئی

”یا اللہ یہ صرف خواب ہو۔ ایسا۔ ایسا کچھ بھی ناہوا ہو۔ ورنہ میں خود کی نظروں میں گر جاؤں گا“۔ درد

سے پھٹتے سر کو ہاتھوں۔ میں تھا میں بڑبڑاتے ہوئے کہا

اپنی سرخ خون چھلکاتی آنکھوں کو اٹھا کر کمرے کو دیکھا تو دل دھک سے رہ گیا

کمرے اور بیڈ کی حالت دیکھ

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

”عرو۔ میری زندگی“۔ ہونٹوں سے سرگوشی سے بھی کم آواز میں ٹوٹے پھوٹے لفظ ادا ہوئے

جسم سے جان نکلنا کسے کہتے ہیں یہ آج ایمان شاہ کو محسوس ہو رہا تھا

ایک ہی جست میں بستر سے اٹھ کر قدم واشروم کی جانب بڑھائے مگر خالی واشروم کو دیکھ

دل انجانے سے ڈر کے تحت دھڑکا

زمین پر گر اپنا کرتا اٹھا کر ویسے ہی پہنا

Posted On Kitab Nagri

اور دروازہ کھول کر ساتھ موجود اپنے کمرے کو دیکھا
عروب کو وہاں بھی ناپا کر ننگے پاؤں تیزی سے سیڑھیاں اترتا نیچے آیا
تو قدم ایک دم سے ٹھٹھک کر ر کے
نور بیگم اور شائستہ بیگم کے درمیان سر جھکائے بیٹھی وہ ایمان شاہ کی دھڑکنوں کو پل کے لیے ساکت کر گئی
ارد گرد نگاہ دوڑائی تو معتصم یا حیات نظر نہ آئے
ملازمائیں بھی خاموشی سے کام سر انجام دے رہی تھی
حویلی میں اتنی خاموشی ایمان شاہ کو کھٹھکی ضرور مگر سر جھٹک کر قدم عروب کی جانب بڑھائے
"عروب مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے" — بولنا چاہا تو گلے سے آواز بامشکل نکلی گلا کنھکار کر دو بار انرم
لہجے میں کہا تو شائستہ بیگم نے گھور کر ایمان شاہ کو دیکھا
"وہاں تمہارے دوست پر اس قدر مصیبت نازل ہوئی ہے اور یہاں تمہاری نیندیں پوری نہیں ہو رہی" شائستہ
بیگم کے چلا کر کہنے پر ایمان شاہ نے الجھی نظروں سے انہیں دیکھا
"کیا مطلب کیا ہوا ہے معتصم کو" — نظریں عروب کے ستے ہوئے چہرے سے ہٹا کر سرد لہجے میں استفسار کیا
مگر جیسے جیسے شائستہ بیگم بتا رہی تھی ایمان شاہ کو اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئیں محسوس ہو رہی تھی
جبرے بھنچ کر اپنے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کی — گردن اور بازوؤں کی رگیں تن کر واضح ہونے لگی
"کہاں ہے چوہدری" — سرد لہجے میں پوچھا تو نور بیگم نے چھت کہ طرف اشارہ کیا
ایک نظر عروب کے جھکے سر کو دیکھا
تو دل میں درد کی ٹھیسیں اٹھتی محسوس ہوئی

Posted On Kitab Nagri

وہ جس بات سے ڈرتی تھی جس بات پر یمان شاہ کو روکتی تھی۔ کل وہ اس بات کو گزرا تھا۔ اور کس قدر برے طریقے سے اس نے عروب شاہ کے ڈر کو سچ ثابت کیا تھا

خود پر لعنت بھیجتے بری طرح لب کچلتے پلٹ کر سیڑھیاں چڑھتا چھت کی جانب بڑھا
"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی یمان شاہ۔ خون کے آنسو بھی روگے تب بھی نہیں"۔ یمان شاہ کی چوڑی پشت کو دیکھ کر سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہا
اور اپنا سر پھر سے جھکا لیا

جبکہ نور بیگم اور شائستہ بیگم اپنی باتوں میں مصروف ہو گئی

یمان شاہ چھت پر آیا تو معتصم چوہدری کو چھت کی دیوار پر دونوں ہاتھ ٹکائے سامنے کھیتوں پر نظریں جمائے دیکھ تیزی سے اس کی جانب بڑھا

"یہ سب مجھے اس کاشف کا کیا دھرا لگ رہا ہے۔ یا پھر اس عاصم چوہدری کا۔ اس نے بدلہ لینے کے لیے کیا ہو گا"۔۔۔ معتصم چوہدری کے قریب کھڑے ہو کر سرد لہجے میں کہا تو معتصم چوہدری نے اثبات میں سر ہلایا
"مجھے وہ کاشف چاہئے چوہدری آج رات کے رات۔ اور اس کے پیچھے یہ سب کرنے والا کون ہے۔ وہ بھی۔ تم لا کر دو گے یا میں خود اس کے گریبان تک پہنچوں"۔ یمان شاہ کے دھاڑنے پر معتصم چوہدری نے حیرت سے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتا تھا یمان شاہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ وہ مُعْتَصِم چوہدری پر جان دیتا ہے۔ مگر اس وقت اس کے لہجے میں جو آگ مُعْتَصِم چوہدری کو محسوس ہوئی تھی وہ مُعْتَصِم چوہدری کے لیے بالکل نہیں تھی "کیا ہوا ہے یمان۔ سب ٹھیک ہے نا۔ تمہیں کچھ کہا تھا اس نے کیا۔ یا کوئی اور وجہ ہے"۔ یمان شاہ کا رخ اپنی جانب کرتے سخت لہجے میں استفسار کیا

تو یمان شاہ نے پوری قوت سے اپنے ہاتھ کا مکہ دیوار پر مارا "سالے نے سب تباہ کر دیا۔ مجھے میری ہی محبت کی نظروں میں گر ادیا ہے چوہدری۔ میرا دل کر رہا ہے آگ لگا دوں ساری دنیا کو۔ اور خود بھی اس آگ میں جل کر راکھ ہو جاؤں۔ گھن آرہی ہے مجھے خود سے۔ بتاؤ یار میں کیا کرو"۔ شیرسی دھاڑ لیے غراتے ہوئے کہا تو آخر میں لہجہ نرم ہو گیا

"یمان ہوا کیا ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ اس سب کے پیچھے چھپا شخص پتال میں بھی ہوا تو اسے وہاں سے نکال لاؤ گا"۔ لہجے میں آگ سی تپش لیے غرا کر کہا تو یمان شاہ ایک دم سے مُعْتَصِم چوہدری کے گلے لگ گیا

www.kitabnagri.com

جبکہ مُعْتَصِم چوہدری کو یمان شاہ کے اس عمل نے ساکت کر دیا

"میں اپنی محبت کا مجرم بن گیا یار۔ م۔ میں اس کا محافظ تھا۔ اس کا مان تھا۔ میں نے سب چھین لیا اس سے۔ میں نے اپنی محبت اس کا مان اپنے پاؤں تلے روند دیا۔۔ میں خود کو قابو میں نہیں کر سکا یار۔ میں اپنے حواسوں کو قابو نہیں کر سکا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

میں کیسے اس کا سامنا کروں گا۔ کیسے اسے صفائی دوں گا۔ وہ مجھے چھوڑ دے گی چوہدری۔ میں اسے اس سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔ میرے بغیر چاہے اسے سانس نا آئے مگر وہ مجھے معاف نہیں کرے گی۔ مجھے چھوڑ کر اسے چاہے دن رات تڑپنا پڑے وہ تڑپ لے گی۔ مگر مجھے معاف نہیں کرے گی۔ "نم لہجے میں کہتے آخر میں کل والا سارا واقع بتایا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنے رگ و پے میں شرارے پھوٹے محسوس ہوئے "تیرے یار کا وعدہ ہے تجھ سے ایمان انہیں ایسی سزا دے گا کہ ان کی روح تک کانپ جائے گی۔ تجھے ملی اذیت ان کی رگ رگ میں نا بھردی تو سمجھی مُعْتَصِمِ چوہدری اچھا دوست ثابت نا ہو سکا۔"

"وہ تو ٹھیک ہے تم اس عورت کو گھر کیوں لائے۔ وہی سب کے سامنے گولی سے اڑا دیتے۔ اس طرح کے لوگوں کے سامنے اپنے کردار کی صفائی دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔" ایمان شاہ نے رخ سامنے کرتے ہوئے پوچھا

تو مُعْتَصِمِ نے ایک نظر اسے دیکھ سگریٹ سلگا کر ایمان شاہ کی جانب بڑھائی

اور ایک خود کے لیے سلگا کر لبوں میں دبائی
"وہاں چھوڑتا تو اسے مار دیا جاتا اور الزام مجھ پر لگا دیا جاتا۔ یا اسے غائب کر دیا جاتا۔"

یہاں سے وہ کہی نہیں جاسکے گی اور نا ہی کوئی ادھر اسکے گا۔ اور رہی بات صفائی پیش کرنے کی تو کبھی کبھی کچھ چیزیں ہم صرف اپنے لیے نہیں کرتے۔ ہم سے جڑے بہت سے ایسے رشتے ہوتے ہیں جن کے لیے یہ سب کرنا ضروری ہے۔

میں مرد ہوں۔۔۔ وہ زیادہ سے زیادہ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ بنا صفائی پیش کیے بھی دھونس جما کر اس معاملے کو رفع دفع کر سکتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

مگر یمان شاہ میری ایک بیوی ہے کل کو میری بیٹی بھی ہوگی۔ میں نہیں چاہتا لوگ میری بیوی یا بیٹی کو اس بات کے طعنے دے کہ میں ایک مجرم تھا۔

عورتوں کی عزت کے ساتھ کھیلنے والا تھا۔ اور اپنی دولت اور عہدے کی طاقت کا ضم دکھا کر خود کو قصور وار ثابت کر دیا۔

میں اپنی بیوی اور اولاد کو لوگوں کے سامنے نظریں جھکاتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔

اور اب تو اس میں تم بھی شامل ہو۔ عروب کی نظروں میں تمہارا وہی مقام واپس لانا ہے جو رات سے پہلے تھا۔ ہمیں اپنے لیے نہیں یمان شاہ اپنے سے جڑے رشتوں کے لیے خود کو بے گناہ ثابت کرنا ہے۔ تاکہ کل کو انہیں ہمارے ساتھ پر کوئی شرمندگی نا ہو۔

ناہی ان کے دل میں کوئی بدگمانی پیدا ہو"۔ سرد لہجے میں کہہ کر ایک گہری سانس بھری اور نظریں یمان شاہ کے سرخ پڑتے چہرے پر ڈالی

"عصر کے بعد پنچائیت بیٹھے گی۔ پھر وہاں میں میڈیکل کی بات کروں گا۔ کچھ اور بھی ثبوت ہیں میرے پاس۔ یہ معاملہ جلد حل ہو جائے گا۔"

مگر اس سے پہلے تمہیں ایک بار عروب سے بات کر لینی چاہیے"۔ نظریں صحن سے اندر کی جانب بڑھتی عروب پر ٹکاتے ہوئے کہا

جسے دیکھ یمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا اور پلٹ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھا

Posted On Kitab Nagri

عروب—اپنے کمرے کی جانب بڑھتی عروب کو لہجے میں تڑپ لیے پکارا تو عروب کے قدم دروازے کے قریب منجمد ہو گئے

تبھی یمان شاہ نے آگے بڑھ کر عروب کا ہاتھ تھام کر قدم روم میں رکھے

اور اپنے پیچھے دروازہ بند کیا

جبکہ عروب بنا کوئی مزاحمت کیے چپ چاپ بت بنی کھڑی رہی

عروب کا ہاتھ تھام کر اسے صوفے پر بٹھا کر خود اس کے قدموں میں بیٹھ کر عروب کے دونوں ہاتھ تھامیں "ایسے مت کرو عروب— میں مرجاؤں گا یار— تم ڈانٹ لو— مار لو— چاہے جان لے لو— مگر مجھ سے بات کرو یو

چپ کی مار مت مارو مجھے"— عروب کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر منت بھرے لہجے میں کہا

تو عروب نے خالی خالی نظروں سے یمان شاہ کی سرخ نم آنکھوں کو دیکھا

جسے دیکھ یمان شاہ کا دل پل کے لیے دھڑکنا بھول گیا

آنسوؤں کا ایک گولہ گلے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا

جسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا— سب سے زیادہ تکلیف کا باعث خود اس کے لیے بن گیا تھا

قسمت کی اس ستم ظریفی پر یمان شاہ کا دل چاہ رہا تھا کہ دھاڑیں مار مار کر روئے

اسے نہیں فرق پڑتا تھا لوگ کیا کہے گے کہ وہ ایک مرد ہو کر رو رہا ہے

اسے تو صرف اپنے سامنے بیٹھی لڑکی سے مطلب تھا

عروب شاہ کے لیے تو یمان شاہ خود کو بھی فنا کر سکتا تھا

تبھی عروب نے یمان شاہ کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھڑوا کر گلے سے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ پیچھے لے جا کر زپ کھول کر دونوں کندھوں سے شرٹ کھسکائی
جبکہ یمان شاہ ساکت سابت بنا عروب شاہ کے ہاتھوں کی حرکت کو دیکھ رہا تھا
سانسیں سینے میں اٹکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

عروب کی گردن پر جا بجا اپنی وحشتوں کے نشان دیکھ یمان شاہ کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ خود کو عروب شاہ کی
شکوہ کناں نظروں سے چھپالے

"بہت تڑپ تھی تمہیں اپنا حق لینے کی یمان شاہ— شاید نشے میں ہونے کی وجہ سے تمہیں یاد نہیں رہا تو میں یاد
کر وادوں— رات بہت اچھی طرح تم اپنا حق لے چکے ہو—

اگر کوئی حسرت ابھی بھی باقی ہے— تو لو تمہارے سامنے بیٹھی ہوں— پوری کر لو—

مگر مجھ سے معافی مت مانگنا— اپنا وجود تو تمہیں دے چکی ہوں— اب کچھ اور نہیں دے سکتی تمہیں"—

ٹھنڈے لہجے میں ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتی وہ یمان شاہ

کے قدموں تلے سے زمین کھینچ چکی تھی

"میرا یقین کرو عروب— میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا— تمہاری قسم یا یہ سب سازش تھی— جو معتصم کے

ساتھ ہو اسی کا حصہ میں بن گیا— میں بے گناہ ہوں یار— تمہیں لگتا ہے میں ایسا اپنے ہوش و حواس میں کر کیا

سوچ بھی سکتا ہوں"— آگے بڑھ کر عروب کی شرٹ ٹھیک کر کہ دوپٹے اس کے گلے میں پہناتے ہوئے ایک

بار پھر منت بھرے لہجے میں کہا تو عروب نے تلخی سے مسکرا کر سر جھٹکا

"اس عورت کے مجرم کا تو پتہ نہیں یمان شاہ— مگر میرے مجرم تم ہو— اپنی ہی بیوی کو رسوا کرنے والے تم

ہو— سمجھ آئی تمہیں— نشے کی حالت میں اپنی بیوی کو اپنی درندگی کا نشانہ بنانے والے تم ہو—

Posted On Kitab Nagri

خود کو بے گناہ ثابت کرنے سے پہلے میرا انصاف کرنا سمجھے "۔۔۔ یمان شاہ کا گریبان پکڑ کر چلاتے ہوئے کہا
تو یمان نے اپنی جلتی آنکھوں سے عروب کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا
نظریں گرے گرین آنکھوں سے ہوتی ہونٹوں پر آن ٹھہری
رات کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا

تو ہاتھ بڑھا کر عروب کے لپ اسٹک تلے چھپے زخم کو محسوس کرتے ضبط سے آنکھیں میچ لیں
"تم جو بھی فیصلہ کرو گی مجھے منظور ہو گا۔۔۔ غلطی میری ہے عروب۔۔۔ میں مانتا ہوں۔۔۔ مگر اتنا بھی گنہگار مت سمجھو
مجھے۔۔۔ عزت ہو میری تم۔۔۔ کوئی غیرت مند مرد بھلا اپنی بھی عزت کے ساتھ کھیل سکتا ہے یا اسے روند سکتا
ہے۔۔۔"

چاہے معاف بھی نا کرنا۔۔۔ مگر سزا دو تو اتنا خیال رکھنا۔۔۔ تمہارے بن نہیں رہ سکتا میں۔۔۔ مر جاؤ گا یار۔۔۔ بس سزا
میں ہجر مت رکھنا۔۔۔ باقی جو بھی سزا دو اوف بھی نہیں کرو گا میں "۔۔۔ عروب کی نفرت بھری آنکھوں میں اپنی
آنکھیں گاڑتے نم لہجے میں کہہ کر آگے بڑھ کر نرمی سے اپنے سلگتے لب عروب شاہ کی پیشانی پر رکھ دیے
اور پھر جھٹکے سے اٹھ کر تیز تیز قدم لیتا روم سے باہر نکلتا چلا گیا
www.kitabnagri.com
جبکہ عروب نے تلخی سے مسکراتے سروصوفے کی پشت سے ٹکا دیا
ناجانے کتنے آنسو پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہ گئے
جنہیں صاف کرنے کی زحمت کیے بغیر آنکھیں موند لیں

یہ منظر پنچائیت کا تھا

Posted On Kitab Nagri

جہاں سامنے موجود پانچ کرسیوں پر گاؤں کے سردار اور درمیان میں سر پنچ صلاح الدین صاحب بیٹھے تھے
مُعْتَصِم جب تک بے گناہ ثابت نہیں ہو جاتا

تب تک کے لیے صلاح الدین صاحب نے سر پنچ کی کرسی سنبھال لی تھی
ایک طرف پڑی چار پائی پر مُعْتَصِم چوہدری — یمان شاہ اور مُعْتَصِم کے ڈیرے اور کھیتوں میں کام کرنے والے
لوگ بیٹھے تھے

جبکہ دوسری جانب عاصم چوہدری کا ملازم — شازیہ نامی وہ عورت اور عاصم چوہدری کے دوسرے چند ملازم اور
سامنے گاؤں کے باقی کچھ لوگ کھڑے تھے

"تو بچے پہلے تم بتاؤ تم کہا سے آئی ہو — اور کل مُعْتَصِم چوہدری کے ڈیرے پر کیسے پہنچی" ---

صلاح الدین صاحب نے چادر میں لپیٹی بیٹھی عورت کو مخاطب کیا

تو وہ اپنے آنسو پونچھتی درمیان میں آکر کھڑی ہوئی

"میرا جی اس دنیا میں کوئی نہیں — میں یتیم خانے میں رہتی ہوں — کچھ دن پہلے مُعْتَصِم چوہدری مجھے وہاں سے

لائے تھے کہ وہ مجھے اپنی حویلی میں کام پر رکھے گے — اور عزت سے میں حویلی کی چار دیواری میں اپنی زندگی

گزار سکتی ہوں —

مجھ جیسی غریب بے سہارا کو اور کیا چاہئے تھا — اسی لیے اعتبار کر کہ ان کے ساتھ چلی آئی —

تو انہوں نے مجھے اپنے ڈیرے کے ایک کمرے میں لا کر بند کر دیا —

Posted On Kitab Nagri

اور کل رات یہ کمرے میں آئے تو میں نے ان سے حویلی جانے کا کہا تو انہوں نے میری ساتھ بتمیزی کی جس پر میرا ہاتھ اٹھ گیا۔ اور پھر انہوں نے "روتے ہوئے اپنی بات کہتی آخر میں چہرہ چادر میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا

جس پر مُعْتَصِم اور ایمان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی

"تم کچھ کہنا چاہو گے مُعْتَصِم چوہدری"۔ صلاح الدین صاحب کے ساتھ بیٹھے سردار نے کہا تو مُعْتَصِم چوہدری اٹھ کر درمیان میں آ کر کھڑا ہوا

"میں شہر آتا جاتا رہتا ہوں۔ یہ بات سارا گاؤں جانتا ہے۔ اور لوگ یہ بھی جانتے ہیں میں ہمیشہ کام سے جاتا ہوں۔ جو لوگ شہر جا کر کھیتوں کے لیے کھا دو غیرہ نہیں لاسکتے میں اپنے ملازم کے ساتھ وہی سب لاتا ہوں۔ گاؤں کے کلینک کے لیے ادویات جو ڈاکٹر احمد لکھ کر دیتے ہیں وہ سب لاتا ہوں۔ اور بھی زمینوں کے بہت سے معاملات ہیں جنہیں حل کرنے کے لیے مجھے شہر جانا پڑتا ہے۔ کبھی پانی اور کبھی بجلی کے لیے بھی۔"

خدا اور اس کے بعد میرے ملازم گواہ ہے کہ مُعْتَصِم چوہدری نے کسی کی عزت کی طرف غلط نگاہ سے نہیں دیکھا۔

میرے ساتھ جانے والے ملازم گواہ ہیں کہ میں نے کام کے علاوہ شہر جا کر کسی سے کوئی بات نہیں کی کجا کہ ایک عورت پر غلط نگاہ ڈالنا۔

پر سوں میں شہر گیا تھا۔ میری بیوی کو کچھ چیزوں کی ضرورت تھی۔ وہی لے کر آیا تھا۔ غضنفر ساتھ تھا میرے۔

Posted On Kitab Nagri

منور چاچا جانتے ہیں کہ ڈیرے پر کوئی بھی کمرہ بند نہیں تھا۔ سب ملازموں کو کسی بھی کمرے میں جانے پر پابندی نہیں۔ اور میں نے اس عورت کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا"۔ سرد لہجے میں کہہ کر ایک کاٹ دار نظر چادر میں چھپی عورت پر ڈالی

پھر گاؤں کے کچھ مردوں اور عورتوں نے مُعْتَصِمِ چوہدری کے حق میں گواہی دی
ڈاکٹر احمد اور منور چاچا نے بھی مُعْتَصِمِ کے شہر آنے جانے کا مقصد بتایا
"میں گنہگار نہیں ہوں۔ مگر اس عورت کو انصاف دلانے میرا فرض ہے۔ اسی لیے میں اس کا میڈیکل کروانا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ میرے ساتھ چل کر اس کا میڈیکل کروا سکتے ہیں۔
مجھے یا میرے ملازموں کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔

"نہیں مجھے میڈیکل نہیں کروانا۔ آپ تو بڑے لوگ ہیں جی۔ رپورٹ بدلو کر مجھے ذلیل کر کے خود رہا ہو جائیں گے۔ آپ سردار صاحب آپ لوگوں کو ایک مظلوم عورت ہر یقین نہیں۔ کیا ایک عورت خود کا اس طرح تماشہ لگا سکتی ہیں۔ آپ ان کی بیوی سے پوچھئے کہ وہ قرآن پر ہاتھ رکھ کر کہے کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کل رات اس کے پاس تھا یا نہیں۔"

میری بے گناہی وہی ثابت کرے گی۔ ورنہ میں آپ میں سے کسی کو معاف نہیں کروں گی"۔ عورت کے چلا کر کہنے پر مُعْتَصِمِ چوہدری کے
غصے سے چہرہ خطرناک حد تک سرخ پر گیا

Posted On Kitab Nagri

"یہی تو مجھے شک ہے۔ کہ ایک عورت واقع خود کو اس قدر کیسے گرا سکتی ہے۔ دل تو میرا کر رہا ہے یہی زندہ گاڑھ دوں۔ اگر اب اپنی زبان سے میری بیوی کا نام لیا تو سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کر چمڑی ادھیر دوں گا"۔ آگے بڑھ کر شازیہ نامی عورت کی گردن اپنے ہاتھ میں دبوج کر غراتے ہوئے کہا تو صلاح الدین صاحب اور ایمان نے بامشکل معتصم کی پکڑ سے اس عورت کو چھڑوایا "ٹھیک ہے حیات آکر گواہی دے گی۔ بلاؤ حیات کو"۔ سردار نے گاڑی میں بیٹھی یہ سب دیکھتی حیات کو بلانے کو کہا

تو حیات نے نفی میں سر ہلا کر سر نور بیگم کے سینے میں چھپالیا

"ماں جی میں نہیں جاؤں گی۔ خدا کے لیے مجھے کہی چھپا دے"۔ حیات نے روتے ہوئے کہا

ابھی حیات ملازم کو کار موڑنے کا کہتی

اس سے پہلے معتصم چوہدری نے کار کا دروازہ کھول کر حیات کا ہاتھ تھام کر باہر نکالا

"جو سچ ہے حیات تم وہی بتانا۔ تم فکر مت کرو۔ سچ انسان کو کبھی رسوا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سچ مجھے لوگوں کی

نظروں میں مشکوک تو ٹھہرائے گا مگر ایک دن آنے پر سرخرو بھی کریں گا۔ اپنے شوہر پر یقین رکھو"۔

حیات کا چہرہ چادر سے اچھی طرح ڈھانپتے نرم لہجے میں کہا

تو حیات نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تو معتصم چوہدری نے سخت نظروں سے حیات کو گھورا

حیات کا ہاتھ تھام کر پنچائیت کے درمیان میں آکر کھڑا ہوا

حیات کو سامنے کھڑا کر کہ خود اس کی پشت پر کھڑا ہو کر حیات کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا

"میری بیوی جو بھی کہے گی سچ کہے گی۔ مگر قرآن پاک پر ہاتھ نہیں رکھے گی۔"

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری اپنے رب کی نازل کہ گئی کتاب کی دل و جان سے عزت کرتا ہے۔

وہ کتاب رب نے ہماری رہنمائی کے لیے اتاری ہے۔

اس میں میرے رب نے ہم جیسے لوگوں کے لیے پیغام بھیجا ہے تاکہ ہم نصیحت پکڑے۔ اس کے بتائے رستے پر چلے۔

ناکہ یہاں اپنے کردار کی صفائیاں پیش کرنے کے لیے اسے استعمال کریں۔

جس نے سچ بولنا ہوتا ہے وہ اپنی گردن پر دشمن کی تلوار کو دیکھ کر بھی بول دے گا۔

اور جس نے جھوٹ بولنا ہوتا ہے وہ اپنے ضمیر کو مار کر اس پاک کتاب پر ہاتھ رکھ کر بھی بول دیتا ہے۔

اور میرا ایمان اور کردار اتنا مضبوط ضرور ہے کہ میں اپنے رب پر یقین رکھ کر سچ بول کر حالات کا سامنا

کروں۔

کیونکہ میری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ بولنے سے منع کیا ہے۔

اور مُعْتَصِمِ چوہدری جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں۔" مُعْتَصِمِ چوہدری کے ایک ایک لفظ سے حیات کو اپنے

اندر سکون اترتا محسوس ہوا

www.kitabnagri.com

مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھ کا دباؤ اپنے کندھے پر محسوس کر کہ اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کیا

"مُعْتَصِمِ رات کو نوبے کے بعد ڈیرے کے لیے نکل گئے تھے۔ انہیں کچھ ضروری کام تھا۔ اور وہ میرے

سونے کے بعد نہیں بلکہ مجھے بتا کر گئے تھے۔

اور منور چاچا جانتے ہیں کہ مُعْتَصِمِ وہاں آتے ہیں۔ اور ان کی موجودگی میں ہی اکثر مُعْتَصِمِ اپنا کام کر کہ گھر بھی

لوٹ آتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے اپنے شوہر پر پورا یقین ہے۔ معتصم نے کچھ غلط نہیں کیا۔

رہی بات ثبوتوں کی تو وہ میرے شوہر بہت جلد آپ لوگوں کے سامنے لے آئے گے۔۔۔

کیونکہ وہ بے گناہ ہیں۔ یہ عورت جھوٹ بول رہی ہے۔

میں نہیں جانتی کہ اس کے پیچھے کیا وجہ ہے۔ مگر میں اس بات پر حیران ہوں۔ کہ یہ عورت ایک غیر مرد پر

اتنا اندھا یقین کر کہ کیسے اتنی دور آگئی جسے ملے بھی ایک دن مکمل نہیں ہوا تھا۔

تو اس کا یہی مطلب نکلتا ہے۔ اسے مردوں پر یقین کر کہ یونہی کہی بھی آنے جانے کی عادت ہے۔ "۔۔ حیات

بولنا شروع ہوئی تو اپنے دل کی بھڑاس نکالتے چپ ہی نہیں ہو رہی تھی تبھی معتصم چوہدری نے بنا کسی کی پرواہ

کیے حیات کے کندھے پر موجود اپنے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر حیات کو پیچھے کر کہ اپنے بائیں جانب کھڑا کر کہ اپنے

حصار میں لیا

"بس میری شیرنی اتنا کافی ہے۔ اب کیا سے آنکھوں سے نکلنے کا ارادہ ہے"۔ حیات کے کان کی جانب جھکتے

ہوئے کہا تو معتصم چوہدری کے ملازموں نے با مشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی

نظریں تو پہلے ہی معتصم چوہدری کی بیوی کو دیکھ کر جھک گئی تھی

مگر معتصم چوہدری کا اپنی بیوی کو اپنے حصار میں لینا اس کے کان میں سرگوشیاں کرنا سب نے محسوس کیا

جبکہ صلاح الدین صاحب نے اپنے اتنا سنجیدہ بیٹے کو کھلم کھلا محبت کے مظاہرے کرتے دیکھ با مشکل اپنا ہتھہ

ضبط کیا

"جیسا کہ معتصم چوہدری کی بیوی نے بتایا کہ معتصم گھر نہیں تھا۔ تو پھر کہا تھا۔ اب یہ باتیں پرسوں کی جائیں

گی۔ کیونکہ اب مغرب کا وقت ہو چکا ہے۔ تب تک معتصم اپنی بے گناہی کے ثبوت لے کر آئے۔ اور تم بی

Posted On Kitab Nagri

بی جس بھی جگہ سے آئی ہو کسی نے تو تمہیں آتے ہوئے دیکھا ہو گا نا مُعْتَصِم کے ساتھ۔ میری ملازمہ مُعْتَصِم چوہدری کے گھر تمہارے پاس ہوگی۔ موبائل دے گی جس سے رابطہ کرنا ہو ا کرو۔ اور خود کے لیے ثبوت اکٹھے کرو۔

اگر سزا مُعْتَصِم چوہدری کو ملنی تھی تو بنا سزا کے تمہیں بھی اس تہمت لگانے پر چھوڑ نہیں دیا جائے گا۔ ارشد چوہدری کی کرخت آواز پر ماحول میں سناٹا چھا گیا۔۔۔ اور پھر سبھی سردار اٹھ کر وہاں سے چلے گئے ارشد چوہدری ایک ایماندار شخص تھا۔ اپنے بیٹے کی کر تو توں سے ناواقف ہی تھا وہ۔ کل جو بھی اس نے دیکھا اس پر غصہ تو آیا مگر مُعْتَصِم چوہدری اس کی آنکھوں کے سامنے پلا بڑھا تھا۔ اتنے سالوں کا تجربہ تھا۔ اسی لیے انہوں نے ٹھنڈے دماغ سے سوچ کر دو دن کا وقت دیا کیونکہ معاملہ عورت ذات کا تھا

اگر وہ یونہی صرف مُعْتَصِم چوہدری کے کردار کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرتے تو کل کو لوگ ان پر یقین ناکرتے لوگ بھی آہستہ آہستہ وہاں سے جانے لگے جبکہ مُعْتَصِم چوہدری نے حیات کو کار میں بٹھا کر گھر روانہ کیا اور خود ایمان شاہ کے ساتھ ڈیرے چلا گیا

وہ دونوں اس وقت مُعْتَصِم چوہدری کے ڈیرے پر موجود تھے سامنے ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھے مُعْتَصِم چوہدری بہت باریکی سے سامنے چلتی ویڈیو کو دیکھ رہا تھا جبکہ ایمان شاہ سگریٹ سلگاتا عروب کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا

Posted On Kitab Nagri

ویڈیو کو یو ایس بی میں سیو کرتے مُعْتَصِم چوہدری نے ایک نگاہ یمان شاہ کو دیکھا جو اپنے خیالوں میں بری طرح غرق تھا۔ اور پھر ویڈیو سیو کر کے لیپ ٹاپ بند کیا "کیا بات ہوئی تمہاری عروب سے" — مُعْتَصِم کے سوال پر یمان شاہ نے چونک کر اسے دیکھا

اور پھر اپنے درد سے پھٹتے سر کو دباتے گہری سانس فضا کے سپرد کی

"کس بارے میں بات کروں — اب بات کرنے کو کچھ نہیں بچا — اب تو معافی اور سزا کا وقت ہے — اب تو دیکھنا ہے وہ معاف کرتی ہے یا سزا دیتی ہے — وہ فیصلہ سنا دے پھر بات بھی کر لوں گا" — سرد لہجے میں نظریں زمین پر ٹکائے جو اب دیا تو مُعْتَصِم چوہدری نے تاسف سے سر ہلایا

"میری بات مانو تو اسے حقیقت بتا دو — اب تو ثبوت بھی ہے ہمارے پاس — یہ لو اس میں ویڈیو ہے — اسے جا کر دکھا دو عروب کو وہ مان جائے گی — نا بھی مانی تو اس بارے میں سوچے گی ضرور" — یو ایس بھی یمان شاہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ رینگ گئی
"مسئلہ یہ نہیں ہے چوہدری کہ میں اس رات ڈرگ کے زیر اثر تھا — مسئلہ یہ ہے یار کہ میں خود کو قابو بنا کر سکا — اتنی محنت کا کیا فائدہ جب میں خود کو ایک نشے سے ناسچا پایا —

اور اپنی ہی محبت کا مجرم بن گیا — وہ اسے دیکھنے کے بعد معاف تو کر دے گی — مگر محبت نہیں کرے گی — اور یمان شاہ کو یہ دونوں چیزیں چاہیے محبت بھی اور یقین بھی —

میں اس کا اعتماد پھر سے جیت لوں گا — تھوڑا وقت لگے گا مگر میں پھر سے اپنی عروب کو پہلے کی طرح بنا لوں گا" اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے نظریں ہاتھ میں تھامی ڈیوائس پر ٹکائے کہا تو مُعْتَصِم چوہدری بھی کھڑا ہوا

Posted On Kitab Nagri

"میں بات کروں گا اس سے۔ اور حقیقت بتاؤں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ سمجھ جائے گی"۔ ایمان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو ایمان شاہ نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا

"پاگل ہے چوہدری تو۔ اگر اسے پتہ چلا کہ یہ بات میں تجھے بتا چکا ہوں تو ایک سیکنڈ نہیں لگائے گی خود کو اور مجھے ختم کرنے میں۔ اگر اس رات میں زندہ سلامت بچا تھا تو صرف اسی لیے کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ میری یا اس کی عزت کا تماشہ بنے۔

اگر وہ میرے آگے ہاری تھی تو وجہ یہی تھی کہ لوگ یہ ناپوچھے کہ اس نے اپنے شوہر کا یہ حال کیوں کیا۔ وہ بہت سینسیٹیو ہے اس بات کو لے کر۔

تمہیں بتانے کا مقصد بھی صرف یہ تھا کہ تمہیں پتہ ہو کہ تمہارے دشمن کس کس طرح تم پر وار کرنے والے ہیں۔

میں نا بھی بتاتا تو جب تم اس معاملے کو دیکھتے تو تمہیں معلوم ہو ہی جانا تھا۔ جیسے اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد ہوا

ہے"۔ ایمان شاہ نے یو ایس بھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جس میں حویلی اور ڈیرے کی سی سی ٹی وی جی ویڈیو تھی۔ اور پھر سر جھٹک کر اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا

"اب آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے۔ صرف کل کا دن ہے۔ اور یہ ثبوت بھی موجود ہے ہمارے پاس" ایمان شاہ نے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا تو معتصم چوہدری نے کارسٹارٹ کی

"یہ ویڈیو مجھے تو بے گناہ ثابت کر دے گی مگر اس سے پہلے اس عورت کے بارے میں انفارمیشن نکلوانی ہے کہ یہ کون ہے۔ کہاں سے آئی ہے۔

اور اس ویڈیو میں نظر آرہے لوگوں کے خلاف کچھ ثبوت چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بات تو ثابت ہو رہی ہے کہ کاشف بے قصور ہے۔ اسے سچ میں چاچانے بھیجا تھا۔ اور پھر ان لوگوں نے کاشف کا استعمال کر کے یہ سب کیا۔ اور وہ اس بات سے بے خبر ہی رہا "معتصم چوہدری نے کارڈیرے سے نکالتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکادیا

"یہ معاملہ حل ہو جائے تو سزا میں دوں گا۔ کیونکہ تم سے زیادہ وہ میرے مجرم ہیں"۔ یمان میں کے سرد لہجے پر معتصم نے سر اثبات میں ہلایا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ دونوں حویلی پہنچے تو سب ڈاننگ ہال میں موجود تھے

حیات ملازمہ کے ساتھ کچن میں مصروف تھی۔ عروب نظریں جھکائے میز کی سطح پر انگلی سے لکیریں کھینچنے میں مصروف تھی

جبکہ مکرم شاہ اور صلاح الدین صاحب پنچائیت کی باتوں میں مصروف تھے۔ نور بیگم اور شائستہ بیگم وہاں موجود نہیں تھیں

معتصم چوہدری نے اپنی اجرک اتار کر ہمیشہ کی طرح حیات کی کرسی پر رکھی۔ اور خود ساتھ والی کرسی پر براجمان ہو گیا

یمان شاہ نے حسرت بھری نگاہ عروب کے جھکے چہرے پر ڈال کر اس کے قریب کرسی پر بیٹھ کر چور نظروں سے عروب کو دیکھا

جو سفید رنگ کی شارٹ فرائز پہنے اور چوری دار سفید ہی چاچامہ پہنے۔ سر پر گلابی رنگ کا دوپٹہ اوڑھے۔۔۔ اداس چہرہ جھکائے۔۔۔

یمان شاہ کے دل کو بے چین کر گئی تھی

تبھی حیات کچن سے باہر آئی جسے دیکھ معتصم چوہدری کے مونچھوں تلے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رنگ گئی مگر حیات کے ستے چہرے کو دیکھ کر اپنے جڑے بھنے

Posted On Kitab Nagri

حیات خاموشی سے کھانا لگا کر۔ عروب کے بائیں جانب کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی
جس پر معتصم چوہدری نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی

ٹیبل کی سربراہی کرسی پر صلاح الدین صاحب۔ ان کے سامنے مکرم شاہ۔ اور دائیں جانب معتصم چوہدری
بیٹھا ہوا تھا

جبکہ معتصم کے سامنے ایمان شاہ۔ ایمان کے ساتھ عروب اور عروب کے بائیں جانب حیات سر جھکائے کھانا
کھانے میں مصروف تھی

"حیات پانی دو مجھے"۔ معتصم چوہدری کے سخت لہجے پر حیات نے نظریں جھکائے اٹھ کر پانی گلاس میں ڈالا
اس دوران معتصم چوہدری کی سرد نظریں خود پر محسوس کر کہ حیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی
مگر ہمت کر کہ اپنے چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجائے رکھے

پانی ڈال کر دوبار اپنی کرسی پر بیٹھی

جبکہ حیات کے سر دروئے کو دیکھ کر معتصم چوہدری کا خون کھول رہا تھا
دو گھونٹ پانی پی کر پٹکنے کے انداز میں گلاس ٹیبل پر رکھا تو صلاح الدین صاحب نے گھور کر معتصم چوہدری کو
دیکھا

"اگر توڑ پھوڑ کا اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو باہر جا کر اپنا سردیوار میں مار کر پھوڑ لو۔ مگر یہاں یہ ڈرامے کرنے کی
ضرورت نہیں" صلاح الدین صاحب کے ڈانٹنے پر حیات نے ڈر کر معتصم چوہدری کو دیکھا جس کی آنکھیں
خون چھلکانے کو تیار تھیں

Posted On Kitab Nagri

صلاح الدین صاحب کو پہلے ہی مُعْتَصِم پہ غصہ تھا کہ وہ کیوں رات کو ڈیرے پر جاتا تھا۔ اگر جاتا تھا تو گھر والوں کو اس بات سے باخبر رکھتا۔ اسی لیے انہوں نے حیات کی کلاس بھی لی کہ کیوں مُعْتَصِم چوہدری کی بات پر پردہ ڈالا۔ اگر انہیں پہلے اس بارے میں کچھ معلوم ہوتا تو وہ بھی پنچائیت میں کچھ کہہ سکتے مگر یہاں تو انہیں کسی بات کی خبر ہی نہیں تھی۔

اب اسی بات پر حیات کا بھی منہ پھولا ہوا تھا۔

اور صلاح الدین صاحب جانتے تھے کہ یہ غصہ حیات کو ہی دکھایا جا رہا ہے

"شوہر صبح سے گیا اس وقت بھوکا گھر آیا ہے مگر اسے پرواہ نہیں پانی ڈال کر دے دیا۔ کھانا کون نکال کر دے گا"۔ صلاح الدین صاحب کی بات کو نظر انداز کرتے

حیات کو گھورتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو حیات جھکٹے سے اپنی کرسی سے اٹھی

"کوئی ضرورت نہیں بیٹھو تم۔ تم کہا کہ نواب لگے ہو۔ یہ سامنے سب موجود ہے ڈالو اور کھاؤ۔ اگر خود یہ

زحمت نہیں کر سکتے تو ناکھاؤ۔ بیٹی ہے ہماری۔ ملازمہ نہیں دی تمہیں۔ ایک تو تمہاری وجہ سے پہلے وہ

پریشان ہے۔ اب بلا وجہ کی دھونس جما کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو"۔ صلاح الدین صاحب کے گرج کر کہنے پر

حیات کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی

بری طرح لب کچلتے مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا جو مٹھیاں بھینچے حیات کو خو نخوار نظروں سے گھور رہا تھا

جبکہ میمان شاہ نظریں جھکائے اپنی ہسنی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"نن۔۔ نہیں بابا میری غلطی ہے۔۔ مجھ سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی تو میں نے اپنا کھانا شروع کر دیا۔۔ اور معتصم کو دینا بھول گئی۔ اپنی کرسی سے اٹھ کر معتصم چوہدری کے قریب کھڑے ہو کر چاول معتصم

چوہدری کی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے ہڑبڑا کر کہا

تو مکرم شاہ نے مسکرا کر حیات کو دیکھا

جو اس وقت سسر اور شوہر کی ناراضگی میں پھنسی ہوئی تھی

"رہنے دو تم۔۔ ورنہ دو دن بعد اس بات کی پینچائیت بٹھا دے گے کہ میں نے ان کی بیٹی کو اپنی ملازمہ بنا لیا ہے۔۔

میں خود سے کر لیا کروں گا اپنا کام تمہیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بس اپنی بیٹی ہونے کی ذمہ داریاں

نبھاؤ"۔۔ ایک جھٹکے میں اپنی کرسی سے اٹھتے۔ سرد لہجے میں کہا اور اپنی اجرک اٹھا کر تیز تیز قدم لیتا وہاں سے

نکتا چلا گیا

جبکہ معتصم چوہدری کے اس قدر شدید رد عمل پر حیات کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

ایک تو آج کل اسے ویسے ہی بات بات پر غصہ آرہا تھا۔۔۔ عجیب چرچراپن محسوس ہوتا تھا۔ اور بے وقت

www.kitabnagri.com

بھوک نے الگ سے پریشان کیا ہوا تھا

اور اب معتصم چوہدری کی ناراضگی کا سوچ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے کا دل چاہ رہا تھا

"حیات بیٹھ کر کھا لو کچھ نہیں کہتے بھائی تمہیں"۔۔ عروب کی نرم آواز کو سن کر یمان شاہ کا دل بے ساختہ دھڑکا

حیات سر ہلا کر بیٹھ گئی۔ مگر اب تو اتنی بھوک ہونے کے باوجود کھانا گلے سے نہیں اتر رہا تھا

بامشکل چند نوالے زہر مار کیے

اور چور نظروں سے صلاح الدین صاحب کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

جو کھانا کھا کر مکرم شاہ کے ساتھ باہر جا رہے تھے
تبھی حیات جھکٹے سے اٹھی اور پکن میں گھس گئی

مُعْتَصِمِ چوہدری کے لیے کھانا گرم کر کے ٹرے میں رکھا۔ اور گہری سانس بھر کر باہر آئی

"کیا ضرورت ہے بھابھی اس سر پھرے چوہدری کے نخرے برداشت کرنے کی ایٹیٹیوڈ دکھائے۔ تیر کی

طرح سیدھا ہو جائے گا"۔ ایمان شاہ کی آواز پر حیات نے ہونکوں کی طرح منہ کھولے پلٹ کر اسے دیکھا

جو دانتوں کی نمائش کرتا اسے ہی دیکھ رہا تھا

"نن۔ نہیں تو یہ میرے لیے ہے۔ یہاں گرمی بہت ہے نا۔ تو مجھ سے کھایا نہیں جا رہا"۔ بامشکل مسکرانے

کی کوشش کرتے ہوئے کہا

اور بنایمان شاہ کا جواب سنے سر پٹ وہاں سے بھاگی

حیات کی سپیڈ دیکھ ایمان شاہ کا قہقہہ بے ساختہ گونجا

اپنا کھانا کھا کر عروب اٹھ کر جانے لگی تو ایمان شاہ نے عروب کی کلائی تھام کر اسے روکا

جس پر عروب نے نفرت بھری نظروں سے ایمان شاہ کو دیکھا

"ہاتھ چھوڑو میرا ایمان شاہ"۔ دے دے لہجے میں غرا کر کہا

تو ایمان شاہ نے ایک گہری نگاہ عروب کے سراپے پر ڈال کر کلائی چھوڑ دی اور اٹھ کر عروب کے سامنے کھڑا ہوا

"نارا ضگی جتاو عروب۔ مگر اپنی نفرت دکھاتی آنکھوں کو قابو میں رکھو۔ تمہاری آنکھوں میں صرف اپنا عکس

اور اپنی محبت کے جگنو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ان سبز نگینوں میں اگر مجھے نارا ضگی کے علاوہ نفرت دکھی تو تمہاری ان

خوبصورت آنکھوں کو نکالتے ہوئے مجھے کوئی افسوس نہیں ہوگا۔

Posted On Kitab Nagri

جن آنکھوں میں میرا عکس ناہو۔۔۔ میرے لیے محبت ناہو۔ تو ان میں میرے لیے نفرت بھی نہیں ہونی چاہیے اور اگر نفرت دکھی تو وہ آنکھیں ہی میں نہیں رہنے دوں گا"۔۔۔ عروب کے چہرے پر جھکتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ تو عروب نے یمان شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کودھکیلا

"مجھے لگ رہا ہے آج بھی نشے میں ہو۔ جو یوں بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو"۔۔۔ کاٹ دار نگاہ یمان شاہ ہر ڈال کر تیز تیز قدم لیتی وہاں سے نکلتی چلی گئی

عروب کے جانے کے بعد یمان شاہ نے بامشکل اپنے اشتعال پر قابو پایا

حیات جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو نظریں کھڑکی کے سامنے کھڑے سگریٹ پھونکتے معتصم چوہدری کی پیٹھ سے ٹکرائی

اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کر کے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور پلٹ کر کمرے کا دروازہ بند کیا

"صم۔۔۔ کھانا کھالے۔ آپ نے کچھ نہیں کھایا" معتصم چوہدری کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنی ہتھیلیاں مسلتے

ہوئے آہستہ آواز میں کہا

تو معتصم چوہدری نے گردن موڑ کر سر جھکائے کھڑکی حیات کو دیکھا

جو منہ کے برے برے ڈیزائن بنانے میں مصروف تھی

جسے دیکھ معتصم چوہدری کو محسوس ہوا وہ سگریٹ کی سمیل سے منہ بنا رہی ہے

نامحسوس انداز میں سگریٹ کھڑکی پر مسل کر نیچے باغیچے میں پھینک دی

مگر حیات کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

Posted On Kitab Nagri

"صم—م—مجھے بھی بھوک لگی ہے—مجھ سے برداشت بھی نہیں ہو رہی—پلیز اجائے نا" معتصم چوہدری کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا
تو معتصم چوہدری نے پلٹ کر حیات کی کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا
اور صوفے پر آکر بیٹھا

ٹرے اپنی جانب کھسکا کر اپنا بابا یاں بازو حیات کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے اپنے نزدیک کیا
"میں تو یہاں روز بکواس کرتا ہوں—یا تم سمجھتی ہوں میں یہاں جھک مارنے بیٹھا ہوا ہوں—جو میری کوئی بات
تمہاری اس کھوپڑی میں آتی ہی نہیں—جب میں نے کہا تھا کہ کسی کی وجہ سے میں تمہیں خود سے لاپرواہی
برتنے نادیکھو تو—

اب کون مر گیا تھا جس کے غم میں کھانا پینا چھوڑ کر بیٹھی ہوئی تھی"—حیات کے منہ میں نوالہ ڈالتے دے دے
لہجے میں غرا کر کہا

تو حیات ڈر کر پیچھے کو کھسکی
معتصم چوہدری کے چہرے کے چہرے خطرناک تیور دیکھ حیات کا پورا جسم پسینے سے تر ہو گیا
www.kitabnagri.com

"ایک تو آپ کہ وجہ سے بابا نے مجھے ڈانٹا—مجھے منانے کی بجائے خود منہ بنا کر بیٹھ گئے—اور اب جب میں منا
رہی ہوں تب بھی یہ اکڑ دکھا رہے ہیں"—نظریں جھکائے نم لہجے میں کہا
تو معتصم نے آنکھیں سکیڑ کر حیات کو دیکھا

چچ میں چاول بھر کر حیات کے منہ میں زبردستی ڈالے تو حیات نے شکوہ کناں نظروں سے معتصم چوہدری کو
دیکھا

Posted On Kitab Nagri

جو حیات کو کھلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی کھا رہا تھا

چہرے پر ہنوز سرد تاثرات سجے ہوئے تھے

چچ ایک بار پھر حیات کی جانب کیا تو حیات نے سختی سے اپنے ہونٹ بھیج لیے جسے دیکھ مُعْتَصِم نے آبرو آچکایا

حیات کے ہونٹوں پر چچ کا دباؤ بڑھایا تو حیات نے نم نظروں سے مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

جو اب دوسرے ہاتھ سے حیات کا چہرہ دبوچے اسے منہ کھولنے کا اشارہ کر رہا تھا

مُعْتَصِم چوہدری کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ حیات نے تھوڑا سا منہ کھول کر کھایا تو مُعْتَصِم نے مسکراتی نظروں سے

حیات کو دیکھ چچ واپس رکھا

نظریں حیات کے ہونٹ پر لگے چاول کے دانے پر گئی تو بنا حیات کو سمجھنے کا موقع دے

اپنا بایاں بازو حیات کی گردن کے گرد لپیٹ کر اسے اپنی طرف جھکا کر حیات کے ہونٹوں کو اپنی شدت بھری

گرفت میں لیا

جس پر حیات بس پھر پھر اکر رہ گئی

مُعْتَصِم چوہدری نے اپنے دونوں ہاتھ حیات کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے خود میں بھینچا

اپنے ہونٹوں سے گردن پر سرکتے مُعْتَصِم چوہدری کے ہونٹوں کے جان لیوا لمس پر حیات کی سانسیں لمحوں میں

بھاری ہوئی

تڑپ کر مُعْتَصِم چوہدری کے کرتے کو کندھوں سے دبوچا

جبکہ مُعْتَصِم چوہدری اپنے سلگتے ہونٹوں کے لمس کو حیات کی گردن پر آزاد چھوڑتے۔ حیات کے وجود سے اٹھتی

دلکش خوشبو کو محسوس کرتا بہکنے لگا تھا

Posted On Kitab Nagri

"صم۔ پیچھے ہٹیں میرا دم گھٹ رہا ہے"۔۔۔ لہ لہ سانس لیتے مُعْتَصِمِ چوہدری کو پیچھے کرنا چاہا تو مُعْتَصِمِ نے خمار آلود نظروں سے حیات کو دیکھا

"تم سے دور رہ کر مجھے بھی اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی زندگی۔۔۔ ابھی تو تم میری دسترس میں ہو۔۔۔ میرے اتنے قریب کے جب چاہے ہاتھ بڑھا کر تمہیں خود میں چھپالو۔۔۔ مگر پھر بھی یہ دل ہے کہ سیراب ہی نہیں ہوتا۔۔۔ ہر بار کی قربت میری تشنگی کو بڑھا دیتی ہے۔۔۔

جب تک تمہاری سانسوں کو محسوس نہ کر لو سینے میں دھڑکتے اس دل کو قرار نہیں آتا"۔۔۔ بہکے لہجے میں بے باک سرگوشیاں کرتے اپنا لمس حیات کے چہرے پر جا بجا چھوڑا

حیات کے بالوں کو اپنی نرم گرفت میں لے کر سر پیچھے کو جھکا کر اپنے تشنہ لب حیات کی گردن پر جا بجا رکھ کر اپنی شدتیں نچھاور کرنے لگا

مُعْتَصِمِ چوہدری کے بہکے لہجے اور شدت بھرے انداز کو محسوس کر کے حیات نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی کمرے کی فسوں خیز فضا میں حیات کی مدھم چلتی سانسوں اور مُعْتَصِمِ چوہدری کی بے باک سرگوشیوں کا مدھم شور رقص پیدا کر رہا تھا

www.kitabnagri.com

مُعْتَصِمِ چوہدری کی سرگوشیوں سے سرخ پڑتی حیات نے چہرہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے میں چھپانا چاہا مگر اس سے پہلے ہی مُعْتَصِمِ چوہدری نے حیات کو صوفے پر پیچھے کودھکا دے کر اس پر جھک آیا حیات کے خون چھلکاتے چہرے کو دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری نے ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا

Posted On Kitab Nagri

شرم و حیا سے اٹھتی گرتی پلکوں کے رقص کو دیکھتے مُعْتَصِمِ مہبوت ہوا۔ نظریں پلکوں سے ہوتی سرخ خون چھلاکتے رخساروں پر آئی تو مُعْتَصِمِ چوہدری بے خود ہوتا جھکا اور اپنا شدت بھرالمس حیات کے رخساروں پر چھوڑا

جسے محسوس کر کہ حیات نے اپنے ہاتھ مُعْتَصِمِ چوہدری کے کندھوں پر رکھ دیے "مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ آج کھانے کے بعد مجھے سویٹ ڈش میں اپنی بیگم ملنے والی ہے تو میں بنا وقت ضائع کیے کھانا کھا لیتا"۔ خمار آلود نظروں سے حیات کو دیکھتے اپنا انگوٹھا حیات کے نم ہونٹوں پر پھیرتے معنی خیز انداز میں کہتے اپنی انگلی کو ہونٹوں سے ٹریس کرتے۔

گردن پر اپنی شدتوں کے دیے گئے نشانات پر پھیرنا شروع کیا مُعْتَصِمِ چوہدری کی انگلی کو اپنی گردن سے سرکتے دل کے مقام پر محسوس کر کہ حیات نے ہاتھ بڑھا کر مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھ کو تھامتے نفی میں سر ہلایا

خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں تر کیا "وجہ پوچھ سکتا ہوں میں۔ تمہاری اس مزاحمت کی۔ ایک بات کان کھول کر سن لو حیات۔ میں ہمارے رشتے کو تمہاری کسی بیوقوفی کی نظر نہیں کرنے والا۔ اور نا ہی تمہاری فضول سی مزاحمتوں کی وجہ سے تم سے دور رہنے والا ہوں۔"

اس معاملے میں نا تمہاری چلی ہے اور نا ہی چلے گی۔ میرا جب دل چاہے گا میں تمہارے قریب آؤ گا۔ جب دل چاہے گا سارے فاصلے مٹا کر تمہارے جسم سے روح میں اتروں گا "حیات کو اپنی بانہوں میں بھر کر قدم بیڈ کی جانب بڑھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کے خطرناک ارادے محسوس کر کہ حیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

چورنگا ہوں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کے چہرے کو دیکھا

جو حیات کو بیڈ پر لیٹا کر اپنا کرتا اتار کر صوفے پر اچھا چکا تھا

کمرے کی لائٹس آف کر کہ سائینڈ لیمپ اون کیا

اور حیات کے قریب نیم دراز ہو کر حیات کی کمر میں بازو لپیٹ کر حیات کو اپنے سینے پر گرایا

"اور اگر میں آپ سے ناراض ہوں پھر" مُعْتَصِمِ چوہدری کی گھنی مونچھوں پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے نظریں

جھکائے سوال کیا

"جانِ چوہدری میرے پاس تو ناراضگی دور کرنے کا بھی یہی طریقہ ہے۔ تم دل کھول کر ناراض ہو شکوے

کرو۔ بس یہ یاد رکھنا پھر چوہدری اسی طرح تمہارے قریب ہو کر اس ناراضگی کو ختم کرے گا"۔ حیات کی چٹیا

کے بل کھول کر بالوں کو پشت پر بکھیرتے ہوئے کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کی بات پر حیات نے منہ بسور کر مُعْتَصِمِ کو

دیکھا

اس سے پہلے مُعْتَصِمِ چوہدری کوئی جواب دیتا کہ حیات ایک ہی جھٹکے میں اٹھتی اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی واشر روم کی

جانب بھاگی

جسے دیکھ مُعْتَصِمِ بھی پریشانی سے حیات کے پیچھے آیا

حیات کو سنک پر جھکے وومٹ کرتے دیکھ جلدی سے آگے بڑھ کر حیات کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا

حیات کے بال پیچھے کو کر کہ اپنے ہاتھ میں تھا میں اور حیات کی کمر کو سہلایا

وومٹ سے حیات کی حالت کو بے حال ہوتے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے

Posted On Kitab Nagri

حیات نے کلی کر کہ برش کیا
اور پلٹ کر سر مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے سے ٹکادیا
حیات کے جسم کو بری طرح سے کانپتے محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ اسے بانہوں میں بھر کر روم میں لایا
بیڈ پر حیات کو بٹھا کر اس کے نم ہونٹوں کو صاف کرتے اپنے لب حیات کے ماتھے پر رکھے
"صم۔ مجھے لگ رہا میرے پاؤں سے جان نکل رہی ہے"۔ اپنے بے جان ہوتے پاؤں کو محسوس کرتے نم لہجے

میں کہا

تو مُعْتَصِمِ نے تڑپ کر حیات کو دیکھا

"ہشش۔ کچھ نہیں ہوا جاناں۔ سب ٹھیک ہے۔ بلکہ بہت زیادہ ٹھیک ہے۔ میں تمہارے لیے کچھ لاتا

ہوں۔ تاکہ تمہارا دل خراب نا ہو"۔ حیات کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا

اور قدم روم سے باہر رکھے

کچن میں آ کر حیات کے لیے جوس۔ اس کی فیورٹ چاکلیٹس۔ اور کچھ فروٹ ٹرے میں رکھ کر قدم باہر کی

جانب بڑھائے

www.kitabnagri.com

پھر کچھ یاد آنے پر جلدی سے پلٹا

اور فرتج میں پڑی رس ملائی اور آئس کریم بھی حیات کے لیے رکھی

جبکہ یہ سب کرتے ہوئے مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ رقص کر رہی تھی

وہ گھر ڈاکٹر کو بلا سکتا تھا

مگر گاؤں میں صرف ایک ہی کلینک تھا جہاں میل ڈاکٹر ہوتا تھا

Posted On Kitab Nagri

حیات کی کبھی جو طبعیت خراب ہوتی تھی مُعْتَصِمِ اسے شہر فی میل ڈاکٹر کے پاس ہی لے کر جاتا تھا اور جو آج کل حالات چل رہے تھے --- مُعْتَصِمِ چوہدری کی کوشش یہی تھی کہ کسی کو اس بات کے بارے میں معلوم ناہی ہو تو بہتر ہے

وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی مُعْتَصِمِ چوہدری سے دشمنی کرتے حیات کو اس سب کا نشانہ بنائے مُعْتَصِمِ چوہدری کمرے میں داخل ہوا تو حیات کو نڈھال دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ اسے پھر سے دو مٹ ہوئی ہوگی

ٹرے بیڈ پر رکھ کر پلٹ کر کمرے کا دروازہ بند کیا

اور بیڈ پر اوندھے منہ گری حیات کو اٹھا کر اپنے حصار میں لیا

"چوہدری کی جند جان بس اتنے میں ہی تھک گئی۔ ابھی تو پتہ نہیں کتنا تنگ کرنا ہے اس نے"۔ حیات کی پشت کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے سرگوشی کی تو حیات نے بند ہوتی آنکھوں کو با مشکل کھول کر مُعْتَصِمِ چوہدری کی بات کو سمجھنے کی کوشش کی

"آپ ہے ہی میری صحت کے دشمن۔ آپ کی ہی نظر لگی ہے۔ اور اب پھر کہہ رہے ہیں کہ اس نے اور تنگ کرنا ہے۔ چاکلیٹ اٹھا کر کھاتے ہوئے شکوہ کناں لہجے میں کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

حیات کی گردن سے بال ہٹا کر اپنا چہرہ حیات کی گردن میں چھپالیا

جبکہ حیات سب کچھ فراموش کیے کھانے میں مصروف ہو گئی

تھوڑی دیر بعد مُعْتَصِمِ چوہدری نے تھوڑی حیات کے کندھے پر ٹکا کر سامنے خالی ٹرے کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

تو ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی جس میں فروٹس کے علاوہ کچھ نہیں بچا تھا
"صم آپ کا بھی دل کر رہا ہو گا نا تو یہ فروٹ آپ کھالے"۔ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو معصوم

چوہدری نے گھور کر حیات کو دیکھا

ڑے اٹھا کر ٹیبل پر رکھی اور لائٹس آف کی

لیٹ کر حیات کو اپنے حصار میں لے کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے حیات کو پر سکون کرنا چاہا
"اب تو وومٹ فیل نہیں ہو رہی۔ تم نے ابھی کھایا تھا حیات اور لیٹ گئی ہو۔ کچھ دیر۔ چہل قدمی کر لیتی تو
اچھا ہوتا۔ یہ نا ہو کھانا ہضم نا ہو اور پھر سے دل خراب ہو۔ حیات کی کمر پر اپنی انگلیوں کو دباؤ بڑھاتے حیات
کو اپنے سینے میں چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

تو حیات نے نیند میں ڈوبی سرخ ڈوروں والی آنکھوں سے معصوم چوہدری کو گھورا

"صم مجھے نیند آرہی ہے۔ پلیز مجھے سونے دے"۔ سر معصوم چوہدری کی تھوڑی پرٹکاتے منت بھرے لہجے

میں کہا

"سو جاؤ۔ میرے سارے جذبات جگا کر اب تم نے سونا ہی تھا۔۔۔ یہ مت سمجھنا کہ تمہاری بچت ہو گی کل سود

سمیت بدلہ لوں گا"۔ حیات کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑتے دھمکی دینے والے انداز میں کہا

حیات کی مدھم چلتی سانسوں کو محسوس کر کہ معصوم کو حیات کی نیند کا یقین ہو گیا

ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھا کر ٹائم۔ دیکھا تو رات کے بارہ بج رہے تھے

ایک نظر اپنے سینے پر سمٹ کر سو رہی حیات کو دیکھا

اور موبائل واپس رکھ کر حیات کا سر نرمی سے تکیے پر رکھا

Posted On Kitab Nagri

اور اپنا کرتا پہن کر آہستہ سے دروازہ کھول کر قدم باہر رکھے

دروازے پر ہوتی مسلسل دستک پر عروب نے ضبط سے آنکھیں میچیں

بیڈ سے اتر کر قدم دروازے کی جانب بڑھائے

دروازے کے سامنے ایستادہ یمان شاہ کو دیکھ چہرے کے زاویے پل میں بگڑے جنہیں دیکھ یمان شاہ نے غصے

سے اپنی مٹھیاں بھینچی

اندر داخل ہو کر دروازہ اپنے پیچھے بند کیا

اور گہری نظروں سے عروب کا جائزہ لیا

جو سفید فراک اور گلابی دوپٹہ لیے۔ بالوں کی ڈھیلی سی چٹیاں کیے جس کی کچھ آوارہ لٹے چہرے کے گرد لپٹی

ہوئی تھیں۔ گرے گرین آنکھیں ہر احساس سے خالی تھیں۔ گلابی بھرے بھرے ہونٹوں کو سختی سے بھنچا

ہوا تھا

"عرو۔ میری زندگی۔ پلیزیہ سب نا کرو یار۔ نہیں ہے مجھ میں حوصلہ تمہاری بے رخی برداشت کرنے کا۔

کہہ تو رہا ہوں چاہے جان سے مار دو۔ قسم سے افس نہیں کروں گا۔ مارو گی تو اس بات کی تسلی تو ہو گی کہ

تمہارے ساتھ غلط کیا تھا تو سزا مل گئی۔ مگر اس طرح کر کہ تم مجھے جیتے جی مار رہی ہو۔ جیتے جی مر جانا۔ ایک

بار مر جانے سے بہت برا ہوتا ہے عرو۔ ناسانس آتی ہے نارکتی ہے۔ نادل کسی احساس کو محسوس کر پاتا ہے

اور ناہی ساکت ہوتا۔ دھڑکنوں کی بے چینی عذاب ہے یار۔ تمہارا یوں رخ موڑنا مجھ سے بے رخی برتنا

Posted On Kitab Nagri

میرے لیے سچ میں کسی عذاب سے کم نہیں عرو۔۔۔ قدم عروب کی جانب بڑھاتے۔۔۔ عروب کے ہاتھوں کو نرمی سے تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگاتے شدت بھرے لہجے میں کہا مگر عروب کے چہرے کے سپاٹ تاثرات دیکھ دل بری طرح دکھا حلق میں کانٹے سے چھنے لگے

"اپنے ہی شوہر کی درندگی کا نشانہ بن جانا۔ ایک ایسا شخص جس سے انتہا کی محبت ہو۔ آپ کا محرم ہو۔ اور وہی شخص آپ کو۔ آپ کی ذات۔ محبت۔ مان سب کچھ نشے کی نظر کر دے ایمان شاہ۔ تو جو عذاب دل پر گزرتا ہے نا وہ قیامت سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

میری بے رخی کی فکر ہے۔ اپنی بے چینیوں کی فکر ہے۔ مگر اس سب میں میری ذات کہا ہے ایمان شاہ۔ مجھ پر کیا بیٹی میرے احساسات کیا ہے۔

کس کرب سے گزر رہی ہوں۔ اس بات کا احساس ہے تمہیں۔ اگر تمہیں فکر ہے تو صرف اور صرف اپنی۔ تم نے مجھ سے محبت کی۔ مجھے حاصل کرنے کے لیے میری شادی تک رکوادی۔ تم سمجھتے ہو میں بے خبر ہوں۔

www.kitabnagri.com

جب محبت کو حاصل کرنے کے لیے تم مرد اتنے اندھے اور انا والے اور غیرت مند بن جاتے ہو۔ کہتے ہو اپنی محبت کو کسی کے ساتھ دیکھ نہیں سکتے۔

تو کیا بیوی بنانے کے بعد غیرت۔ عزت سب مر جاتی ہے۔

تب کیوں بھول جاتے ہو کہ ہم عزت ہوتی ہے تم لوگوں کی۔ تم لوگوں کے نام اور روح سے جڑی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں بھول جاتے ہو کہ محافظ ہو— ہمارے نگہبان اور سائبان تم ہی لوگ ہوتے ہو— اب کیا ہمیں اپنے شوہروں سے بھی خود کی حفاظت کرنے پڑے گی— کہ کب وہ نشے کی حالت میں ہماری ذات کو تشدد دیا اپنی درندگی کا نشانہ بنا دے—

کیا تم جب محبت سے میری قریب آتے تھے تو دھتکار دیتی تھی میں— نہیں نامان— تمہارا ترک نہیں تھا یہ پاکستان تھا— ہر ملک ہر معاشرے کے کچھ اصول ہوتے ہیں— ہاں نکاح سے بڑھ کر کچھ نہیں— نکاح ہو جائے تو کوئی بات کرنے والا نہیں— مگر صرف انہیں یمان شاہ جن کے سر پر ماں باپ ہو— تمہارے محبت کے آگے میں سب فراموش کر گئی— کیا میں نہیں جانتی تمہارے خاندان والوں کی نظروں کے سامنے میں ایک لالچی لڑکی ہوں— جس نے ساری عمر پہلے تم لوگوں کا کھایا اور اب ان کے ہی بیٹے کو پھانس لیا—

میرے لیے تو یہ طعنہ ہی ساری عمر کے لیے کافی تھا— پہلے شاید ہماری ہائی سوسائٹی کے لوگ اس بات کو جوتے کی نوک پر رکھتے یمان شاہ مگر اب اگر کسی کو پتہ چلے ناکہ میں نکاح سے پہلے ہی شوہر کے ساتھ تعلق بنا چکی ہوں— تو دیکھنا تمہاری سو کالڈ سوسائٹی کے لوگ قبر سے اٹھ کر بھی میرے کردار کی دھجیاں اڑانے آجائے گے ---

www.kitabnagri.com

اس معاشرے کو ان لوگوں کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے یمان شاہ— یہ جو تم میں اور مجھ میں دو سال کا فرق ہے تم ساری عمر بھی لگا دو اس دو سال کے تجربے کا مقابلہ نہیں کر سکتے— ان دو سال میں جو میں نے محسوس کیا اور جو تلخ حقیقتیں دیکھی ہیں وہ تم کبھی نہیں دیکھ سکتے ---

تم مردوں کا کچھ نہیں جانتا— محبت ہو جائے تو عرش پر بٹھا دیتے ہو— شادی بھی کر ہی لیتے ہو— مگر جب حاصل کر لیتے ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا نا محبت ناعزت نا کوئی احساس— مگر تم لوگوں کی ایسی محبت کی سزا ساری عمر

Posted On Kitab Nagri

ہم لڑکیوں کو جھیلنی پڑتی ہیں۔ کبھی سسرال کے طعنے سن کر اور کبھی جو بیٹی ہو جائے پہلے نصیحت یہی ہوتی ماں کی طرح ناکل آئے۔ یہ دیکھو یمان شاہ میرے ہاتھ۔

مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ رخصت ہو کر تمہارے پاس ہی آؤ گی۔ اور معافی تلافی ناکر و یار۔ تم مردوں پر۔ انا کو سوٹ نہیں کرتا۔ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے چلا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتی وہ یمان شاہ کو سچ میں جیتے جی مار چکی تھی

وہ جو سوچ کر آیا تھا کہ اسے ویڈیو دکھا کر اس بات کا یقین دلادے گا کہ نشہ اس نے اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا۔ جب عروب وہ بات مان جائے گی تو وہ اسے اپنی محبت سے منالے گا۔

مگر اب سب کچھ ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں بھر دی ہو

آنکھوں میں پل میں خون اترا نظریں عروب شاہ پر گئی جو روتے سسکتے زمین پر بیٹھی اپنے ہاتھ زمین پر زور زور سے مار رہی تھی لاکھ روکنے کے باوجود بھی کئی باغی آنسوؤں پلکوں کی بار توڑتے ہوئے یمان شاہ کے رخسار پر بہہ گئے اپنی شرٹ کی آستیں سے آنسو پونچھ کر گھٹنوں کے بل عروب کے سامنے بیٹھا

"محبت کا اظہار کیا بھی تو کب کیا عروب۔ جب مجھ سے ہر اختیار چھین لیا تم نے۔ کہ میں اس اظہار پر تمہیں چھو بھی ناسکو۔ تم پر مرتا تھا میں عروب۔ مگر آج تمہاری سزا اور بے رخی نے سچ میں مار دیا ہے مجھے۔ تم کہہ رہی ہو

Posted On Kitab Nagri

تم نے میرے پاس ہی آنا ہے۔ تو کیا کروں میں تمہارے آنے کا۔ اگر میرے ساتھ رخصت ہو کر آنے والی صرف ایک لڑکی اور بیوی ہوگی تو میں کیا کرو اس کا۔

مجھے تو اپنی عرو چاہیے۔ اس کی محبت اس کا ڈانٹنا۔ اس کا مجھ پر حکم چلانے کی کوشش کرنا۔ جسے میں ہر بار ناکام بنا دیتا تھا۔

مجھے تو وہ لڑکی چاہئے جو لاکھ ناراض ہونے کے باوجود بھی میری ذات کا خیال رکھتی تھی۔ جس نے میری محبت کو جان کر دنیا میں موجود ہر محبت سے رخ پھیر لیا۔ اگر تم مجھ سے بے خبر نہیں تھی۔ تو یاد رکھو مسسر: یمان شاہ بے خبر میں بھی نہیں تھا "عروب کا چہرہ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں بھرتے نم لہجے میں کہا تو عروب نے اپنی سرخ متورم آنکھوں سے یمان شاہ کو دیکھا

ناجانے کتنے ہی لمحے اس خاموشی کی نظر ہو گئے جس میں یمان شاہ کی خاموش التجائیں چیخ چلا رہی تھیں "مجھے نہیں فرق پڑتا مردوں پر کیا سوٹ کرتا ہے کیا نہیں۔ مگر مجھے اتنا معلوم ہے محبت میں انائیں نہیں چلتی۔ میاں بیوی کے رشتے میں برتری نہیں چلتی۔ اپنی روٹھی بیوی کو منانے کے لیے مجھے گرانا بھی پڑے مجھے اس بات میں بھی کوئی اڑ نہیں۔ مجھے اپنی بیوی سے۔ ہمارے رشتے سے غرض ہے باقی دنیا جائے بھاڑ میں"۔ عروب کی سرخ پڑتی ہتھیلیوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا

عروب کی ساکت آنکھوں کو دیکھ ہلکے سے مسکرا کر ماتھا عروب کے ماتھے سے ٹکرایا

نرمی سے آگے بڑھ کر عروب کو بانہوں میں اٹھایا

دل میں ڈر بھی تھا کہ کبھی وہ دھتکار نادے۔ مگر جو کر چکا تھا وہ دھتکار بھی دیتی تو یمان شاہ برداشت کر جاتا

عروب کو بیڈ پر بٹھا کر عروب کے آنسو اپنے ہاتھ سے پونچھے

Posted On Kitab Nagri

"یونونا کہ میں شاعر ٹائپ بندہ نہیں ہوں۔ بٹ پھر بھی تم سے یہی کہوں گا زندگی

۔ پہلی بات ♡ ♡

۔ 100 مجھے تم سے بے تحاشا محبت ہے

۔ دوسری بات ♡ ♡

۔ ہمارے درمیان جو بھی لڑائی جھگڑا ہو

۔ تم پہلی بات کبھی نہ بھولنا ♡

عروب کے چہرے پر جھکتے بوجھل لہجے میں سرگوشی کی

نظریں عروب کی نم آنکھوں سے ہوتی گلابی بھرے بھرے کپکپاتے ہونٹوں پر آن ٹھہری

دل تو سینے سے سرپٹک رہا تھا کہ اگے بڑھ کر چھو لو۔ جو تکلیف اور اذیت دی ہے اسے اپنے لمس سے چن لو۔

مگر دماغ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ مزید نظروں سے گرجاؤ گے۔ اور پھر یمان شاہ نے پہلی بار محبت میں دماغ کی مانی

اور سرپٹکتے دل پر پہرے بٹھا کر پیچھے ہٹا

"مم۔ مجھے سونا ہے تم جاؤ یہاں سے"۔ نظریں اپنے ہاتھوں پر ٹکائے مدھم لہجے میں کہا

تو یمان شاہ کو لگا عروب شاہ نے جو تھپڑ کل نہیں مارا تھا وہ آج اپنی بے اعتباری دکھا کر لفظوں سے مار دیا ہے

ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ آئی

"تم سو جاؤ۔ کچھ نہیں کر رہا میں۔ میں تو خود برباد ہو چکا ہوں۔ میں تو خود پور پور زخمی ہو چکا ہوں۔ تمہیں

کیا تکلیف پہنچاؤ گا"۔ تلخی سے کہہ کر قدم صوفے کی جانب بڑھائے

اور بنا عروب کی سنے لیٹ کر بازو آنکھوں پر رکھ لیا

Posted On Kitab Nagri

"آنا کی بجائے تمہیں اپنی ضد چھوڑنی چاہیے ایمان شاہ۔ ضد کر کہ کرتے تو اپنے دل کی ہی ہونا"۔ ایمان میں کو پھر ڈھیٹوں کی طرح اپنے کمرے میں سوتے دیکھ بڑبڑاتے ہوئے کہا اور لائٹ بجھا کر آنکھیں موند لیں

عروب کے لیٹنے پر ایمان شاہ نے آنکھوں سے بازو ہٹا کر لیمپ کی مدھم روشنی میں عروب کی طرف دیکھا جو دوسری طرف چہرہ کیے شاہد سوچکی تھی

دل میں عجیب سا ڈر بیٹھ گیا تھا کہ عروب خود کو نقصان نا۔ پہنچالے۔ یا ایمان شاہ کو چھوڑ کر نا چلی جائے۔ اسی لیے ایمان شاہ ڈھیٹ بن کر کمرے میں ہی رک گیا۔

عروب چاہے جو بھی سمجھے مگر ایمان شاہ اسے کھو نہیں سکتا تھا۔ اس کی نظروں میں غلط بننا منظور تھا۔ مگر اس کا نظروں سے او جھل ہونا منظور نہیں تھا

عروب کی طرف دیکھتے نا جانے رات کے کس وقت ایمان شاہ پر بھی نیند کی دیوی مہربان ہوئی تو آنکھیں موندتے گہری نیند میں اتر گیا

کمرے میں دو نفوس ایک دوسرے کے لیے انتہا کی محبت دل میں بسائے۔ ایک غلطی کی وجہ سے ایک دوسرے سے منہ موڑے میلو فاصلے پر تھے

معتصم چوہدری آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تو سامنے ہی برآمدے میں پڑے فون سینڈ کے قریب

کھڑی شازیہ کو دیکھ چونکا

وہ کسی کا نمبر ملار ہی تھی چہرے پر صاف جھنجھلاہٹ عیاں ہو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

دوسری جانب سے فون نا اٹھانے پر فون رکھ کر ابھی وہ پلٹتی کہ اپنے سامنے معتصم چوہدری کو دیکھ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری نے شازیہ کی بازو دبوچے سٹوروم کی جانب قدم بڑھائے
"تمہارے پاس اب بھی وقت ہے لڑکی جو بھی سچ ہے خود سے بتادو—وگرنہ جو میں کرو گا وہ تمہاری سات
نسلیں یاد رکھے گی"—دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا

وہ اسے روم میں اس لیے نہیں لے کر گیا کیونکہ وہاں ارشد چوہدری کی ملازمہ موجود تھی
جبکہ اپنے گلے پر بڑھتے دباؤ سے شازیہ کی آنکھیں ابل کر باہر آنے والی ہو گئی
مُعْتَصِمِ چوہدری کے کرتے کو گلے سے کھینچتے وہ بری طرح ہاتھ پاؤں مارنے لگی
تبھی مُعْتَصِمِ چوہدری نے غصے سے شازیہ کو پیچھے کودھکا دیا

"عورتوں کی بہت عزت کرتا ہوں میں—اور یہ بھی نہیں کہتا کہ یہ عورت عزت لائق ہے یا نہیں—عورت
چاہے کوٹھے کی ہو یا دشمن کی بہن بیٹی—مُعْتَصِمِ چوہدری اس کی عزت اپنی جان سے بڑھ کر کرتا ہے—مگر اگر
عورت تم جیسی ہو—جو اپنی عزت کو یوں نیلام کرے—اور ساتھ دوسرے کی عزت کی دھجیاں اڑادے—تو
مُعْتَصِمِ چوہدری اس کے وجود کے چھیتے کر کے ہوا میں اڑا سکتا ہے"—سرد لہجے میں کہہ کر تیز تیز قدم لیتا واپس

چلا گیا

www.kitabnagri.com

جبکہ شازیہ نے زمین پر گرے مُعْتَصِمِ چوہدری کے کرتے کے بٹن کو دیکھا

پہلے چاہے میں یہاں سازش کی وجہ سے آئی تھی—اب تمہاری زندگی میں آنا میرا مقصد بن گیا ہے چوہدری
اب دیکھنا یہ شازیہ کیا چال چلتی ہے

تمہاری اس معصوم بیوی کو اپنے جلا میں پھنسا کر تم سے بدگماں ناکیا میرا نام بھی شازیہ نہیں"—مکرہ چہرے پر
مسکراہٹ سجائے بڑبڑا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

اور اپنی گردن ہر ہاتھ رکھ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کے لمس کو محسوس کر کہ قہقہہ لگایا
مُعْتَصِمِ چوہدری کمرے میں آیا تو نظریں بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی حیات سے ٹکرائی
جو مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھ کر منہ بسور کر لیٹ چکی تھی

"پہلی مصیبت تو ٹلی نہیں یہ کوئی دوسری ضرور لائے گے۔ پتہ نہیں ایسی کون سے سماجی خدمات ہیں جو انہیں
رات میں ہی ادا کرنی ہوتی ہے۔" حیات کے جلے کٹے انداز پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا
اور حیات کے ساتھ نیم دراز ہو کر حیات کو اپنے شکنجے میں قید کر لیا
"میرے قریب آنے پر تمہیں نیند آگئی تھی۔ اور اب دیکھو ذرا۔ سب سمجھ رہا ہوں میں۔" مصنوعی غصے سے
کہا تو حیات نے ہنکارہ بھرا
رخ بدل کر چہرہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے میں چھپا لیا
"مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی۔" شکوہ کننا لہجے میں کہا
"اور مجھے تمہارے بغیر ناچین۔ ناسکون۔ کچھ بھی نہیں آتا۔" حیات کو شدت سے خود میں بھینچتے ہوئے کہا
اور آنکھیں موند لیں

www.kitabnagri.com

اذان کی آواز پر مُعْتَصِمِ کی آنکھ کھلی تو خود پر بوجھ محسوس کر کہ اپنے بائیں جانب حیات کو دیکھا جو وہاں نہیں تھی
اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر دیکھا تو حیات میڈم مُعْتَصِمِ چوہدری کی پیٹھ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی
خود کے اس طرح سونے کے انداز پر عنابی ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ رینگ گئی
یہ شاید زندگی میں پہلی بار تھا کہ مُعْتَصِمِ چوہدری منہ کے بل سو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اپنا بایاں ہاتھ پیچھے لے جا کر حیات کی کمر کو تھام کر کروٹ بدلی
حیات کا سر نرمی سے تکیے پر رکھ کر۔ حیات کے ماتھے پر اپنے لب رکھے
"چوہدری کی جند جان اٹھ جاؤ۔ نماز کا وقت گزر جائے گا"۔ حیات کی گردن میں چہرہ چھپاتے ہوئے کہا
تو حیات نے موندی موندی آنکھوں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا
"آپ ہٹے گے تو میں اٹھو گی نا"۔ حیات کے منہ بسور کر کہنے پر مُعْتَصِمِ نے سر اٹھا کر گھور کر دیکھا
حیات کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ایک جھٹکے میں اٹھا کر بٹھایا
"تم آج کل زیادہ نک چڑی نہیں ہو رہی"۔ حیات کے گلابی پھولے پھولے گال کو اپنے دانتوں میں ہلکا سا دبا کر
سخت لہجے میں کہا تو حیات نے نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو با مشکل کھول کر سر مُعْتَصِمِ کے سینے سے ٹکا دیا
"مجھے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا کہ مجھے آج کل ہو کیا کیا رہا ہے صم"۔ با نہیں مُعْتَصِمِ کے گردن کے گرد باندھتے
ہوئے کہا تو مُعْتَصِمِ نے مسکرا کر اپنے لب حیات کے ماتھے پر رکھے
"پتہ چل جائے گا۔ مگر ابھی سونا نہیں ہے۔ نماز پڑھ لو پھر اس بات پر ماں جی سے ڈانٹ پڑے گی تو میں بھی
کچھ نہیں کہہ سکو گا"۔ حیات کو بانہوں میں اٹھا کر بیڈ سے نیچے اتارتے ہوئے کہا تو حیات نے آنکھیں مسلتے
مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

جو کبر ڈسے اپنا لباس لے کر واشروم جا رہا تھا
صرف حویلی والے ہی نہیں گاؤں کے سبھی لوگ نماز کے پابند تھے۔ مگر جب کبھی حیات ارم کے ساتھ باتوں
میں یاٹی وی دیکھنے میں مصروف ہوتی تب اس کی نماز قضا ہو جاتی تھی۔ جس پر نور بیگم سے ڈانٹ پڑتی
۔ مگر آج کل اس قدر نیند آتی تھی۔ اوپر سے مُعْتَصِمِ چوہدری کا رات بھر سونے نادینا اور پھر صبح اٹھنا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آج کل حیات کو مشکل لگ رہا تھا
مُعْتَصِمِ فریش ہو کر باہر آیا تو حیات واشروم جانے لگی مگر اس سے پہلے مُعْتَصِمِ نے حیات کا بازو پکڑ کر اسے اپنے
سینے سے لگالیا

"اپنا خیال رکھنا۔ میں نماز پڑھ کر آتا ہوں۔ پھر ساتھ نیچے چلے گے۔ اگر دیر ہو جائے تو تم آرام کر لینا۔
نیچے جانے کی ضرورت نہیں"۔ حیات کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا

تو حیات نے اثبات میں سر ہلایا
تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے ایک مسکراتی اور استحقاق بھری نگاہ حیات کے سر اُپے پر ڈالی
اور کمرے سے نکلتا چلا گیا

موبائل پر ہوتی مسلسل رنگ پریمان شاہ نے آنکھیں کھول کر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو نظریں بیڈ پر سو رہی عروب
پر جا ٹھہری

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

موبائل دیکھا جہاں اب مُعْتَصِمِ چوہدری کا میسج شو ہو رہا تھا
کہ وہ باہر انتظار کر رہا ہے

پانچ منٹ ویٹ کار پیلائے کر کہ قدم بیڈ پر لیٹی عروب کی جانب بڑھائے
اپنا ایک ہاتھ بیڈ پر رکھ کر دوسرا ہاتھ عروب کے چہرے پر رکھا

Posted On Kitab Nagri

"ایم رینیلی سوری زندگی — اپنے مان کو ایک بار معاف کر دو — وعدہ کرتا ہوں — کبھی تمہیں ناخود تکلیف دوں گا اور ناکسی مصیبت کو تم تک آنے دوں گا" — جذبات سے چور لہجے میں سرگوشی کر کہ اپنے لب نرمی سے عروب کے ماتھے پر رکھ کر

باہر نکلتا چلا گیا

جہاں مُعْتَصِم کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

"تمہیں کیسے پتہ کہ میں عروب کے کمرے میں ہوں" مُعْتَصِم کے ساتھ قدم سیڑھیوں پر رکھتے ہوئے استفسار کیا تو مُعْتَصِم نے سنجیدہ نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا

"اب دوست کے بارے میں اتنا بھی نا پتہ ہو تو کیا فائدہ ایسی دوستی کا — اور تمہاری تو میں رگ رگ سے واقف

ہوں" — مُعْتَصِم چوہدری کے کہنے پر یمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

حویلی کے صحن کے درمیان میں کھڑے ہو کر گہری سانس فضا کے سپرد کی

ارد گرد ہلکا ہلکا اندھیرا اچھایا ہوا تھا

حویلی میں ہلکی ہلکی ہل چل ہونا شروع ہو گئی تھی

www.kitabnagri.com

نور بیگم اور صلاح الدین صاحب کے بولنے کی آوازیں

آ رہی تھیں — جس میں صلاح الدین صاحب نور بیگم سے لڑ رہے تھے کہ انہوں نے کیوں جلدی نہیں اٹھایا —

اور نور بیگم اس الزام پر ان سے لڑ رہی تھیں — ان دونوں کی آوازیں

سن کر مُعْتَصِم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

"کچھ سال گزرنے دو تمہارا اور حیات کا بھی یہی حال ہونا" — یمان شاہ کے کہنے پر مُعْتَصِم چوہدری کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجا

"تم کچھ سالوں کی بات کر رہے ہو۔ مجھے تو کچھ دنوں کے آثار نظر آرہے ہیں" — نظروں کے سامنے حیات کا ناراضگی سے پھولا چہرہ لہرایا
تو دل میں ہلچل سی مچ گئی

جبکہ مُعْتَصِم چوہدری کی بات پر یمان شاہ کا بلند قہقہہ حویلی کے صحن میں گونجا
"میں تمہیں نماز کے لیے لایا ہوں۔ شیطانی قہقہے لگانے کے لیے نہیں" — یمان شاہ کی گردن اپنے بازو میں دوپتے ہوئے کہا چلا کر کہا

تو یمان شاہ نے با مشکل اپنی ہنسی کو روکا

یمان شاہ اور مُعْتَصِم چوہدری دونوں صبح حویلی سے چلے گئے تھے

اب حیات بولائی بولائی سی حویلی میں گھوم رہی تھی

جسے دیکھ نور بیگم نے اپنا سر پکڑ لیا

"حیات دھی بیٹھ جائگ کر۔ گھر ہی آئے گا مُعْتَصِم۔ کیوں اپنی جان ہلاکان کر رہی ہے" — نور بیگم نے چارپائی

سے اٹھتی حیات کی کلانی پکڑ کر دوبارہ اٹھاتے ہوئے کہا

تو حیات نے اپنا سر ان کے کندھے پر رکھ دیا

جبکہ شائستہ بیگم اور عروب نے مسکرا کر حیات کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بے چینی ہو رہی ہے ماں جی۔ دیکھے اب تو ظہر کا وقت بھی گزر گیا ورنہ اس وقت تک تو آجاتے ہیں وہ گھر"۔ نم لہجے میں کہا تو حیات کے رونے پر نور بیگم تو تڑپ ہی گئی

"حیات میری دھی کام ہو گا اسے۔ میں کہو گی مُعْتَصِم سے چاہے جتنا بھی کام ہو جس وقت پہلے گھر آتا تھا اس وقت گھر ضرور آیا کرے تاکہ میری دھی کو انتظار نا کرنا پڑے"۔ حیات کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا

تو حیات نے نظریں جھکادی

ناجانے کیوں رونا آرہا تھا

"چل میں اور شائستہ بہن جا رہے باہر۔ انہیں گاؤں دکھانا۔ تو بھی چادر لے آ"۔۔۔ نور بیگم کے کہنے پر حیات نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا

"آپ لوگ جائے۔ مُعْتَصِم آنے والے ہو گے۔ وہ جب اجائے گے میں ان کے ساتھ آ جاؤ گی"۔ حیات کے کہنے پر نور بیگم نے بغور حیات کا چہرہ دیکھا

حیات کے چہرے پر مُعْتَصِم چوہدری کی محبت کے رنگ تو وہ دیکھ چکی تھی۔ آج حیات کے چہرے پر مُعْتَصِم چوہدری کے لیے فکر اور بے چینی دیکھ دل کو سکون پہنچا

ان کے دل میں جو تھوڑا سا ڈر تھا کہ کبھی حیات مُعْتَصِم چوہدری کے ساتھ خوش رہ پائے گی یا نہیں وہ ڈر آج بالکل ختم ہو گیا تھا

حیات کے ماتھے پر پیار کر کہ شائستہ بیگم کو اٹھنے کا اشارہ کیا

"میں حیات کے ساتھ رک جاتی ہوں۔ آپ لوگ جائیں"۔۔۔ عروب کے کہنے پر حیات نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

"نن۔۔ نہیں عروب ایسا۔ آپ جائیں میں ان کے ساتھ آجاؤں گی۔ ویسے بھی میں انہیں فون کرنے والی ہوں"۔ حیات نے مسکراتے ہوئے کہا
تو نور بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
"اوو میمز تمہیں پر ایسی چاہئے"۔ عروب نے حیات کی جانب جھکتے ہوئے سرگوشی کی تو حیات کے چہرے پر گلال بکھر گیا

"نن۔۔ نہیں میں تو ایسے ہی"۔ ہتھیلیاں مسلتے ہوئے کہنا چاہا تو عروب کا مدھم قہقہہ گونجا
"ٹھیک ہے جا رہی ہوں میں بھی۔ تم اپنے پر ایویٹ مومنٹ اچھے سے انجوائے کرنا"۔ حیات کو چھیڑتے ہوئے کہا

اور اپنا دوپٹہ ٹھیک کر کے نور بیگم اور شائستہ بیگم کے پیچھے قدم بڑھائے
ان لوگوں کو جاتا دیکھا حیات بھاگتی ہوئی

فون سٹینڈ کے پاس آئی اور معتصم چوہدری کا نمبر ڈائل کیا
جو کہ پہلی ہی رنگ پر اٹھالیا گیا
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا حیات۔۔ طبیعت ٹھیک ہے نا تمہاری"۔ فون سے گو نجی معتصم چوہدری کی فکر میں ڈوبی آواز پر حیات کو اپنے رگ و پے میں سکون سرایت کرتا محسوس ہوا

"صم آپ کہا ہے۔ ابھی تک گھر کیوں نہیں آئے"۔ معتصم چوہدری کے سوال کو نظر انداز کر کے سوال

پوچھا تو معتصم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

ابھی وہ کوئی جواب دیتا کہ ملازمہ کی آواز سن کر خاموش ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

جو کہ حیات سے مخاطب تھی

"حیات بی بی— وہ جو عورت ہے وہ کھانا نہیں کھا رہی صبح بھی اس نے کچھ نہیں کھایا جی— اور ابھی وہ ارشد چوہدری کی ملازمہ کو زبردستی کمرے سے نکال رہی تھی— بہت مشکل سے قابو کیا ہے"— ملازمہ کے بتانے پر

حیات نے اثبات میں سر ہلایا

"اچھا تم یہ رکھو میں لے کر جاتی ہوں" حیات کے کہنے پر ملازمہ اثبات میں سر ہلا کر چلی گئی

"صم جلدی گھر آجائیں میں انتظار کر رہی ہوں"— ملازمہ کو جواب دے کر مُعتصم چوہدری سے کہا اور فون رکھ دیا

"حیات تم نہیں جاؤ گی اس کمرے میں— گھر آ رہا ہوں میں— تم کہی نہیں جاؤ گی"— جبکہ دوسری جانب فون

کان سے لگائے مُعتصم چوہدری نے دھاڑتے ہوئے کہا مگر اس سے پہلے ہی حیات فون رکھ چکی تھی

"کار کی سپیڈ خطرناک حد تک بڑھاتے ہوئے مُعتصم چوہدری کالس نہیں چل رہا تھا کہ آڑ کر حیات کے پاس پہنچ جائے

وہ اور ایمان شاہ شہر سے اس عورت کا ڈیٹا نکلو اور واپس لوٹ رہے تھے

مگر حویلی سے آتی کال کو دیکھ مُعتصم نے کار روک دی

مُعتصم چوہدری جانتا تھا کہ اس کی جان کے علاوہ اس وقت کوئی اور حویلی سے فون نہیں کر سکتا

اسی لیے پہلی ہی رنگ پر اٹھالیا

مگر حیات کا اس عورت کے کمرے میں جانے کا سن کر مُعتصم چوہدری کو اپنی جان لبوں پر محسوس ہو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہیں آپ۔ اس طرح کے ڈرامے کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ چپ چاپ کھانا کھالے ورنہ ہمیں سختی کرنے پڑے گی"۔ حیات نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا
تو شازیہ نے مسکرا کر حیات کو دیکھا
شازیہ کی مسکراہٹ سے حیات کو عجیب بے چینی ہوئی اسی لیے کھانا رکھ کر پلٹنا چاہا کہ تبھی شازیہ نے آگے بڑھ کر حیات کی کلائی تھام کر روکا

جس پر حیات کے چہرے کا رنگ پل میں فق ہوا
"اتنی اکڑ کس بات کی ہے۔ تمہارا شوہر مجرم ہے میرا۔ اور وحشی مجرم کی بیوی ہو کر یہ اکڑا چھی نہیں لگتی"۔ چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجائے کہا
تو حیات نے ایک جھٹکے میں اپنا بازو چھڑوا کر ایک تھپڑ شازیہ کے چہرے پر رسید کیا
"بکواس بند کرو بیچ عورت۔ اگر میرے شوہر کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گی"۔ حلق کے بل چلاتے ہوئے کہا

تو ساتھ کھڑی ملازمہ حیات کا یہ روپ دیکھ پل کے لیے ڈر گئی
"بکواس نہیں کر رہی میں سچ ہے یہ۔ ایک عورت ہو کر دوسری عورت کے ساتھ ہوئے ظلم کو کیسے نظر انداز کر سکتی ہو تم"۔ شازیہ کے چلا کر کہنے پر حیات نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا
"میرے شوہر کے پاس ثبوت ہیں اپنی بے گناہی کے۔ تم پر کوئی پابندی تو نہیں۔ تم بھی ڈھونڈ لو ثبوت۔ لا کر دکھاؤ ہمیں ثبوت۔ پھر پنچائیت کا تو پتہ نہیں میں خود اپنے شوہر کو سزا دوں گی۔ مگر جب تک تم سچی ثابت نہیں ہو جاتی۔ تب تک اپنی زبان کو قابو میں رکھو"۔ حیات نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

اور پلٹ کر جانا چاہا جب شازیہ پھر سے ایک بار حیات کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی
"ٹھیک ہے اس دن تو تمہارا شوہر ڈیرے پر کام کی وجہ سے آیا تھا تو مجھے بتاؤ کل رات وہ میرے پاس کیا کرنا آیا
تھا" — شازیہ کے طنزیہ لہجے پر حیات نے چونک کر اسے دیکھا
"کیا مطلب ہے تمہاری اس بکو اس کا" — حیات نے سخت لہجے میں پوچھا تو شازیہ نے طنزیہ مسکراتے ہوئے
اپنے دوپٹے کے پلو سے بٹن کھول کر سامنے کیا
"یہ تمہارے شوہر کا ہی ہے نا۔ اب یہ مت کہنا کہ وہ کل رات تمہارے ساتھ تھا۔ کیونکہ تمہارے سونے کے
بعد وہ میرے پاس آیا تھا۔"

کہہ رہا تھا کہ میں پنچائیت کے سامنے اس الزام سے مکر جاؤں۔ پھر وہ مجھ سے شادی کر لے گا اور یہ کل رات
ایک دوسرے" — ابھی شازیہ اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے
حیات نے اس کے بال اپنی مٹھی میں دبوچ کر بے دریغ تھپڑوں کی بارش شازیہ کے منہ پر کر دی
"گھٹیا عورت۔ میں تمہیں اس گھر کی چھت تلے با مشکل برداشت کر رہی ہوں۔ اور تم میرے ہی سامنے
میرے شوہر کے کردار پر کیچڑ اچھال رہی ہو۔"
www.kitabnagri.com
کیا بکو اس کر رہی ہو تم کے وہ کل رات تمہارے ساتھ تھے ---

تو میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میرے شوہر کا کردار کیسا ہے۔ ساری عمر اس گھر کی چھت تلے میں اس شخص کے
ساتھ رہی ہوں۔ جس کے دل میں میرے لیے بے انتہا محبت ہونے کے باوجود صرف اور صرف میری عزت
کے لیے چہرے پر غصہ۔ اور بیزاریت ہوتی تھی۔

ہزاروں بار اس شخص کے ساتھ میں نے اکیلے سفر کیا ہے۔ مگر اس شخص نے ایک غلط نگاہ مجھ پر نہیں ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

میرے قریب آیا تو نکاح کر کہ۔ نکاح بھی کوئی بزدلوں کی طرح چھپ کر یا مجھے ڈرادھمکا کر نہیں کیا تھا۔
اپنے باپ کو گواہ بنا کر کیا تھا۔

اس حویلی میں کئی بار میں اس کے ساتھ اکیلی رہی ہوں۔ وہ تو مالک تھا اس حویلی کا۔ اکلوتا بیٹا تھا۔ اپنی منمنانی
کر سکتا تھا کون روک سکتا تھا اسے۔ مگر وہ میرا محافظ بنا رہا۔

میرے سر سے اتری چادر کی مجھے اتنی پرواہ نہیں ہوتی تھی جتنی اس شخص کو تھی۔ میرے سر سے دوپٹہ اترنے
پر تڑپ وہ جاتا تھا۔ میرا سر ڈھکنے والا میری حفاظت کرنے والا۔ آج تک حویلی کیا گاؤں میں موجود کسی
عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا۔

اور تم کہہ رہی ہو کہ وہ تم جیسی دو ٹکے کی عورت کے ساتھ رات گزارے گا۔ بی بی جن ہو اوں میں ہونا واپس
زمین پر اتر آؤ۔

اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تمہاری بکواس سن کر میں اپنے شوہر پر شک کروں گی یا اس سے سوال کروں گی۔ تو یہ

غلط فہمی دل سے نکال کر کوئی اور منصوبہ بناؤ۔" حقارت سے شازیہ کو پیچھے دھکیلتے ہوئے چلا کر کہا

تو ارشد چوہدری کی ملازمہ نے حیات کا دبنگ روپ دیکھ کر بامشکل مسکراہٹ روکی

ابھی حیات پلٹتی کہ شازیہ نے آٹھ کر حیات کا گلا اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا

اس افتاد پر حیات اور ملازمہ دونوں بھونچکارہ گئی

ملازمہ نے آگے بڑھ کر حیات کو چھڑا دیا

"تت۔ تمہیں چھوڑوں گی نہیں میں۔ مار دوں گی میں تمہیں"۔ پانگلوں کی طرح چلاتے ہوئے کہا اور حیات

کے گلے پر دباؤ بڑھایا

Posted On Kitab Nagri

اس قدر سخت گرفت پر حیات کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ گیا۔ سانس گھٹنے لگا۔ کہ تبھی ملازمہ نے
بامشکل حیات کو شازیہ سے چھڑوایا

ابھی حیات سنبھلتی کے شازیہ نے آگے بڑھ کر حیات کو دھکا دیا

"آہہہہ --- مُعت --- صم"۔ درد کی شدید لہر حیات کو اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی محسوس ہوئی کہ تبھی
کمرے میں داخل ہوتے مُعتصم چوہدری کی دھاڑ گونجی

آدھے گھنٹے کا سفر پندرہ منٹ میں طہ کر کے وہ دونوں حویلی پہنچے تھے
مُعتصم چوہدری نے برآمدے میں قدم رکھے تو حیات کے چلانے کی آواز سنائی دی تو مُعتصم چوہدری تیز تیز قدم
لیتا کمرے کی جانب بڑھا

مگر جیسے ہی قدم کمرے میں رکھے حیات کو منہ کے بل زمین پر گرے دیکھ دھک سے رہ گیا
"حیاتتت"۔ دھاڑتے ہوئے پکارا اور ایک ہی جست میں حیات کے قریب پہنچ کر حیات کو اپنی بانہوں میں
بھرا

"چوہدری کی جان آنکھیں کھولو"۔ حیات کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے غرا کر کہا اور خونخوار نظروں سے شازیہ کو
گھورا

جبکہ میمان شاہ نے آگے بڑھ کر شازیہ کی گردن دبوچی
"تم بھابھی کو لے کر ہاسپٹل جاؤ چوہدری اس ناگن کو میں دیکھتا ہوں"۔ میمان شاہ کے سرد لہجے پر مُعتصم
چوہدری نے حیات کو بانہوں میں اٹھا کر باہر کی جانب دوڑ لگائی

Posted On Kitab Nagri

"کہا بھی تھا چوہدری سے سامنے سانپ آجائے تو یہ نہیں دیکھتے کہ اس میں زہر ہے یا نہیں۔ وقت ضائع کیے بغیر سر کچلتے ہیں۔ مگر میری سنے تو نا"۔ شازیہ کی گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور گھیٹتے ہوئے شازیہ کو باہر لا کر اپنی کار میں پڑکا جبکہ ملازمائیں اس افتاد پر حق حق سی اپنی جگہ پر ساکت کھڑی رہ گئیں

ہاسپٹل کے کوریڈور میں بے چینی سے چکر کاٹتے معتصم چوہدری کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی "یا اللہ میری بیوی اور بچے کی حفاظت کرنا"۔ خاموش لبوں سے نا جانے کتنی بار معتصم چوہدری دعا کر چکا تھا راستے میں حیات پر نا جانے کتنی بار آیت الکرسی پڑھ کر اور جتنی دعائیں آتی تھی پڑھ کر پھونک چکا تھا ڈاکٹر جیسے ہی حیات کو روم میں لے کر گئے تب تک معتصم چوہدری نور بیگم کی طرح حیات کا صدقہ بھی دے چکا تھا

کیونکہ حیات جب بھی بیمار پڑتی تھی نور بیگم سب سے پہلے حیات کا صدقہ ہی دیا کرتی تھیں۔ ہاسپٹل پہنچ کر معتصم نے حویلی فون کر کہ ملازمہ کو یہ بات نور بیگم سے چھپانے سے منع کر دیا تھا آئی سی یو کا دروازہ کھلنے پر معتصم چوہدری ایک ہی جست میں ڈاکٹر کی جانب بڑھا "ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے"۔ لہجے میں تڑپ لیے استفسار کیا تو ڈاکٹر نے مسکرا کر معتصم چوہدری کو دیکھا "الحمد للہ سے بیوی اور بچہ دونوں ٹھیک ہیں۔ ابھی وہ دوائیوں کے زیر اثر ہیں۔ ہم انہیں روم میں شفٹ کرنے والے ہیں۔ اپ تھوڑی دیر میں ان سے مل سکتے ہیں"۔ ڈاکٹر کے بتانے پر معتصم چوہدری کو اپنے رگ و پے میں سکون سرایت کر تا محسوس ہوا

Posted On Kitab Nagri

حیات سے ملنے سے پہلے یمان شاہ کو فون کر کہ صورتحال سے آگاہ کرنے کا سوچا اور موبائل کے کرباہر نکل گیا

"طبیعت ٹھیک ہیں نا تمہاری۔ مطلب ویکنس یا چکرو کر فیل ہو رہے ہو۔ دل تو نہیں گھبرا رہا آج کل۔ پیٹ میں کہی درد وغیرہ تو نہیں"

"چوہدری کی جند جان بس اتنے میں ہی تھک گئی۔ ابھی تو پتہ نہیں کتنا تنگ کرنا ہے اس نے"۔۔۔ معتصم
چوہدری کی باتیں کانوں میں گونجی تو حیات نے شرم سے سرخ پڑتے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا لیا
"آپ کو پتہ تھا صم۔ مم۔ میں کتنی بیوقوف ہوں۔ مگر مجھے کیوں نہیں بتایا۔ اگر کچھ ہو جاتا تو"۔ اپنے پیٹ
کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے سرگوشی میں معتصم چوہدری سے شکوہ کیا جو ابھی تک روم میں دیکھنے تک
نہیں آیا تھا

ابھی حیات اپنے خیالوں میں گم تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر چونک کر دائیں جانب دیکھا
جہاں معتصم چوہدری کالے رنگ کا لباس پہنے۔ اجرک کو ہمیشہ کی طرح کندھوں پر ڈالے۔ ہیزل ہنی
آنکھوں میں چمک لیے۔ حیات کو جذبے لٹاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا
چاکلیٹ براؤن سلکی بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ معتصم چوہدری کے وجیہہ چہرے کو
دیکھ حیات نے دل ہی دل میں ماشاء اللہ بول کر نظریں پھیر لیں
جبکہ معتصم چوہدری مضبوط قدم لیتا حیات کے قریب آکر کھڑا ہو گیا
"چوہدری کی جند جان کے چہرے پر ناراضگی کیوں چھائی ہوئی ہے"۔ حیات کے کان کی لو پر اپنے لب رکھتے
گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو حیات کو لگا جیسے پورے جسم کا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو

Posted On Kitab Nagri

پلکیں حیا کے بوجھ سے رخساروں پر جھک گئی۔ گلابی بھرے بھرے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا کر چہرہ مزید جھکا لیا

وہ جو سوچ رہی تھی کہ معتصم چوہدری آئے گا تو وہ اس سے شکوہ کرے گی۔ لڑے گی جھگڑے گی۔ مگر معتصم چوہدری کے ایک سوال نے ہی سارے ارادوں اور غصے پر پانی پھیر دیا تھا

"تمہیں خوشی نہیں ہوئی کیا حیات"۔ حیات کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اوپر کو اٹھاتے ہوئے کہا تو حیات نے فوراً نفی میں سر ہلایا

"مم۔ میں خوش ہوں صم۔ لیک۔ آپ نے۔ میرا مطلب آپ کو۔ پت۔ پتہ تھانا"۔ نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے مدھم لہجے میں کہا تو معتصم چوہدری کے مونچھوں تلے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حیات کے ماتھے پر لب رکھ کر۔ حیات کے قریب ہی جگہ بنا کر حیات کو اپنے حصار میں قید کیا
"مجھے بھی اس بات کا افسوس ہے۔ کاش تم اپنی عقل کا استعمال کرتی اور یہ بات مجھے بتاتی۔ تو اس وقت
تمہارے ہونٹوں سے یہ بات سن کر میں خوشی سے تمہیں خود میں بھینچ لیتا۔ اور اس خوشی کا اظہار تمہارے پور
پور کو اپنی محبت کی بارش میں بھگو کر کرتا۔

مگر نہیں۔ تم اپنی عقل کا استعمال کر لو ایسا ہو سکتا ہے بھلا۔ اب تمہاری لاعلمی کی وجہ سے کتنے دن مجھے اپنے
دل پر جبر کرنا پڑا کچھ اندازہ ہے تمہیں"۔ حیات کی گردن پر اپنے لب رکھتے شکوہ کناں لہجے میں کہا تو حیات
نے اپنے بازوؤں مُعْتَصِمِ چوہدری کی گردن کے گرد باندھ دیے
اپنی گردن ہر مُعْتَصِمِ چوہدری کے شدت بھرے لمس اور مونچھوں کی چھن کو محسوس کر کہ حیات نے کسمکسا کر
مُعْتَصِمِ چوہدری کی گرفت سے نکلنا چاہا

Posted On Kitab Nagri

جو حیات کی کمر پر اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھاتا اسے خود میں بھنچے۔ حیات کی خوشبو کو اپنی روح تک اتارنے میں اس قدر محو تھا کہ ارد گرد سب کچھ فراموش کر چکا تھا
حیات کی سسکی پر مُعْتَصِمِ چوہدری کے گرد پھیلا ان فسوں خیز لمحو کا طلسم ٹوٹا تو خمار آلود نظروں سے حیات کو دیکھا

جو گہرے گہرے سانس لیتی۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدتوں سے نڈھال سی شکوہ کناں نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھ رہی تھی

حیات کے سرخ چہرے اور گردن پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھ۔ ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبایا
"آپ کیوں جلاد بن جاتے ہیں۔ ابھی تو مجھے پہلے ٹھیک سے ہوش نہیں آیا۔ آپ پھر سے میرے ہوش حواس گم کرنے کے چکر میں ہیں"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے کر مکے برساتے ہوئے کہا

تو حیات کی بات پر مُعْتَصِمِ چوہدری کا دلکش قہقہہ روم کی فضا میں گونجا
حیات کا چہرہ اپنے ہاتھوں بھر کر حیات کے لبوں پر شدت بھرا لمس چھوڑ کر پیچھے ہوا
"صم۔ وہ آپ ماں جی کو نابتائیں گا"۔ نظریں جھکائے مدھم لہجے میں کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے چونک کر حیات کو دیکھا

"کیوں جانم۔ ماں جی سے کیوں چھپانا"۔ حیات کا ہاتھ تھام کر اسے نیچے کھڑا کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا
تو حیات نے شرمناک اپنا چہرہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے میں چھپالیا

"مم۔ مجھے شرم آئے گی صم۔ میں کیسے سامنا کروں گی"۔ لجائے ہوئے لہجے میں کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے
بامشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

Posted On Kitab Nagri

حیات کے گرد نرمی سے اپنا حصار قائم کیا

"چوہدری کی جان شرمٰنے والے تو سارے کام ہو گئے۔ اب کس بات کا شرمٰنا۔ اور ویسے شرمٰنا تمہیں صرف میری قربت میں چاہیے۔ میں تو کہتا ہوں تب بھی شرمٰق حیا کو سائیڈ کر کہ اپنے چوہدری کی محبتوں اور شدتوں میں شامل ہو جایا کرو۔ اور یہ بات تو فخر سے بتانے والی ہے اور تم یوں شرمٰ رہی ہو"۔ شوخ ذو معنی لہجے میں حیات کو چھیڑتے ہوئے کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کی بے باک لہجے پر حیات نے مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے میں خود کو چھپانا چاہا

"آپ بہت برے ہیں صم۔ بہت بے شرم۔ اور میسنے بھی۔ سب کے سامنے کتنے شریف بنتے ہیں۔ اور میرے سامنے"۔ منہ بسور کر روانگی میں کہتے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی

"میاں بیوی میں شرافت نہیں چلتی چوہدری کی جان۔ میں شریف بن جاتا تو یہ ننھا مہمان کہا سے آتا۔ اور ابھی تو تمہیں اندازہ ہی نہیں کہ تمہارا چوہدری کتنا بے شرم ہے تمہارے معاملے میں"۔ اپنے کان میں مُعْتَصِمِ

چوہدری کی بے باک سرگو شیوں سے حیات کے پورے جسم میں کپکپاہٹ طاری ہو گئی

جسے محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ نے حیات کو سختی سے خود میں بھینچ کر اپنے سامنے کیا

"اب شرمٰنا بند بھی کرو یار۔ ورنہ میں اپنے بے لگام ہوتے جذباتوں کو ابھی تم پر نچھاور کرنے لگو گا۔ اور اب

چلو ماں جی پریشاں ہو رہی ہو گی"۔ حیات کے دونوں ہاتھوں کی پشت پر اپنے سلگتے لب رکھے اور قدم باہر کی

جانب بڑھانا چاہے جب ٹھٹھک کر رکا

"انفہ یار تمہیں اس حالت میں دیکھ تو میں سب کچھ فراموش کر بیٹھا تھا۔ تمہاری چادر بھی لانا یاد نہیں رہا۔

میری چادر سے ہی آج کام چلا لو"۔ پلٹ کر افسوس بھرے لہجے میں کہہ کر

Posted On Kitab Nagri

اپنی چادر اتار کر حیات کے گرد لپیٹی۔ حیات کے چہرے کے گرد جھولتی آوارہ لٹو کوکان کے پیچھے اڑس کر دوپٹہ ٹھیک کیا

اور چادر اچھے سے لپیٹ کر مسکرا کر حیات کو دیکھا

"آپ کو مجھ سے زیادہ پیار ہے یا اپنی عزت سے"۔ کار میں بیٹھ کر سر مُعْتَصِم چوہدری کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا

تو مُعْتَصِم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"مرد کے پاس غیرت اور انا ہوتی ہے۔ عزت تو اس کی اپنی ماں بہن بیوی اور بیٹی کے ہاتھوں میں ہوتی ہے حیات۔ تم میری محبت ہو میری بیوی ہو۔ مجھے یہ عزت تمہاری وجہ سے عزیز ہے۔ تمہاری عزت۔ تمہارا مان۔ تمہارے چوہدری کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ تمہارے نام کو میرے نام کے ساتھ جوڑ کر اللہ نے مجھے تمہاری عزت اور جان کا محافظ بنا دیا ہے۔"

اور مجھے جو بہتر لگے گا۔ اور جس طرح بھی میں تمہاری جان اور عزت کی حفاظت کر سکوں گا۔ میں کرو گا۔ چاہے اس کے لیے مجھے کسی بھی حد تک کیوں نا جانا پڑے۔"

کار ہاسپٹل کی پارکنگ سے نکال کر سڑک پر ڈالتے نرم لہجے میں

کہا تو مُعْتَصِم چوہدری کے ایک ایک لفظ پر حیات کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا مُعْتَصِم چوہدری کے بازو کو اپنی سخت گرفت میں لے کر آنکھیں موند لیں جبکہ مُعْتَصِم نے ایک نظر حیات کو دیکھ نظریں سامنے سڑک پر مرکوز کر دی

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتا تھا یہ سوال کرنے کے پیچھے ضرور وہ عورت ہی ہوگی۔ اب چاہے پنچائیت بھاڑ میں جائے یا پورا گاؤں۔
مُعْتَصَمِ چوہدری اپنی بیوی کو نقصان پہنچانے والی کو چھوڑنے والا نہیں تھا
حیات کی گرفت سے بازو نرمی سے نکال کر۔ حیات کے گرد اپنا بازو پھیلا لیا

یہ ایک بیسمنٹ کا منظر تھا

جہاں ایمان شاہ۔ شازیہ کو لایا تھا

"جو ہمارے ساتھ کیا اس پر تمہیں مہلت دی۔ ثبوت تلاشے کہ کہی تم پر کوئی دباؤ تو نہیں۔ مگر جو تم نے
میرے یار کی بیوی کے ساتھ کیا ہے اس کے بعد تو کوئی گنجائش نہیں نکلتی"۔ سرد لہجے میں کہہ کر ایک ہی جھٹکے
میں شازیہ کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ہاتھ کی پشت پر موڑا
تو بیسمنٹ کی پن ڈراپ خاموشی میں دلدوز چیخیں گونج اٹھیں
"نن۔ نہیں م۔ مجھے معاف کر دو"۔ ایمان شاہ کے ہاتھ میں باریک چاقو نما آلے کو دیکھ روتے ہوئے چلا کر
کہا

www.kitabnagri.com

مگر ایمان شاہ نے کسی بھی چیخ و پکار پر کان دھرے بغیر شازیہ کی بازو اپنی آہنی گرفت میں لے کر اس آلے کی
نوک کو بازو پر ٹریس کرنا شروع کیا
اپنی بازو پر چاقو کو ویسے گھومتے دیکھ شازیہ نے سکون کا سانس لیا
مگر یہ صرف ایک پل کے لیے ہی تھا
مگر جیسے ہی ایمان شاہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

Posted On Kitab Nagri

جہاں جہاں سے وہ الہ گزرا تھا وہاں سے سکن دو حصوں میں ہو گئی
اور خون پانی کی طرح نکلنے لگا

جو تکلیف پہلے محسوس نہیں ہو رہی تھیں

اب اس تکلیف سے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

خاموش فضا میں ایک بار پھر شازیہ کی وحشتناک چیخیں گونجی تو ایمان شاہ نے کوفت سے اسے دیکھا
"حد ہے یا ایک تو لڑکیوں کو مارنے کا کوئی ایکسیسپیرینس نہیں۔ ابھی کچھ کہا نہیں اور یہ چیخیں۔ چوہدری خود
ہی نمٹے اس سے میرا کیا لینا دینا"۔ کوفت سے سر جھٹکتے درد سے تڑپتی شازیہ کو وہی چھوڑتے قدم باہر کی جانب
بڑھائے

سیٹی کی دھن بجاتے اپنی چین کو انگلی میں گھما کر کھلے آسمان کو دیکھا

"عرو۔ میری زندگی"۔ آنکھیں موند کر گہری سانس بھرتے جذبات سے چور لہجے میں عروب کو پکارا جیسے وہ
سامنے ہی ہو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آنکھیں کھول کر تلخی سے سر جھٹکا

اور کار میں بیٹھ کر زن سے کار بھگالے گیا

حویلی میں یہ خبر سن کر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھیں

حیات کے حویلی میں داخل ہوتے ہی صلاح الدین صاحب نے چھ دن بے صدقے میں دے دیے تھے

نور بیگم حیات کی بلائیں لیتے نہیں تھک رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

جبکہ حیات شرمائی لجائی سی مُعتصم چوہدری کی چادر میں چھپی جا رہی تھیں
رات کے کھانے کے بعد سب حیات کے کمرے میں موجود تھے
کہ تبھی عروب نے حیات کے لئے سوپ بنانے کا سوچا اور چپکے سے سب کے درمیان سے اٹھ آئی
مگر یمان شاہ کے تو دیہان کے سبھی دھاگے عروب سے ہی جڑے ہوئے تھے
اسی لیے عروب کے باہر نکلتے ہی نظر بچا کر باہر نکل آیا
عروب جو کچن میں آ کر سوپ بنانے کا سامان دیکھ رہی تھی
اپنے پیچھے مخصوص آہٹ محسوس کر کہ ساکت ہو گئی
مری جاں تم خفا کیوں ہو
تمہیں مجھ سے گلہ کیا ہے
اچانک بے رخی اتنی
بتاؤ تو ہوا کیا ہے؟
کسی نے تم سے کیا آخر
کہا ہے میرے بارے میں
کسی سے تم نے کیا آخر
سنا ہے میرے بارے میں
رہو بے شک خفا مجھ سے
مگر یہ بات سمجھا دو



Posted On Kitab Nagri



مناؤں کب تلک تم کو
مجھے اتنا تو بتلا دو
اگر اب ہو سکے تم سے
تو یہ احسان فرما دو
میری منزل محبت ہے
مجھے منزل پہ پہنچا دو
تمہاری آنکھ میں آنسو
مجھے اچھے نہیں لگتے
تمہارے نرم ہونٹوں پر
گلے اچھے نہیں لگتے
تمہارے مسکرانے پر
میرا دل مسکراتا ہے
تمہارے روٹھ جانے سے
میرا دل ٹوٹ جاتا ہے
تمہیں جو بے سبب مجھ سے
خفا ہونے کی عادت ہے
یہ آغازِ جدائی ہے

Posted On Kitab Nagri

کہ اندازِ محبت ہے
وفا کے رنگ میں دیکھو
جفا اچھی نہیں ہوتی
کسی سے عشق میں اتنی
انا اچھی نہیں ہوتی
چلو اب مان بھی جاؤ
بہت اب ہو چکی رنجش
کسی دن اور کر لینا
یہ پوری اپنی تم خواہش

عروب کو پشت سے اپنے حصار میں لے کر تھوڑی عروب کے کندھے پر رکھتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو
عروب کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی
"کہا تھا نا کہ تم سے دور نہیں رہ پاتا۔ سچ میں نہیں رہا جاتا۔ میں نے تمہیں ہرٹ کیا ہے۔ مگر باخدا بکھر میں
خود گیا ہوں عرو۔ پلیز مجھے سمیٹ لو۔ مجھے خود میں چھپا لو عرو۔ تم مطلبی کہویارات کی طرح کچھ بھی۔ مجھ
سے یہ اذیت برداشت نہیں ہو رہی۔ میں بہت بری طرح بکھر رہا ہوں یار"۔ عروب میں بالوں میں چہرہ
چھپائے بوجھل لہجے میں سرگوشی کرتے لہجہ خود بخود نم ہو گیا
تبھی عروب نے پلٹ کر اپنے دونوں ہاتھ یمان شاہ کے سینے پر رکھے

Posted On Kitab Nagri

"تم بالکل اچھے نہیں ہو ایمان شاہ۔ اپنی ہر خطا کے باوجود تم میرے دل پر آج بھی اسی مقام پر ہو۔ تمہاری ضدی طبیعت اور جنونی لمس نے میری رگ رگ میں تمہارا عشق زہر کی طرح بڑھ دیا ہے۔ تم سے دوری سوہان روح ہے تو تمہارا قرب جان لیوا ہے۔

تم سے دوری جان جلاتی ہے تو تم سے بے رخی دل کو سلگاتی ہے۔

تم سے محبت یا نفرت دونوں کرنا آسان نہیں۔ تم سے محبت کرتی ہوں تو اپنے دل کے آگے۔ اپنے اصولوں کے آگے ہار جاتی ہوں۔ اور اگر تم سے نفرت کرنے کی کوشش کرتی ہوں تو تمہاری محبت اور جنون کے آگے ہار جاتی ہوں۔

تم نے کہا تھا میں جو سزا دوں گی تمہیں قبول ہوگی۔ میں اب اس اذیت کو ختم کرنا چاہتی ہوں۔ تو بتاؤں ایمان شاہ تمہیں میری سزا قبول ہوگی"۔ اپنا بایاں ہاتھ ایمان شاہ کے بازو کے نیچے سے گزار کر اس کی پیٹھ پر رکھا۔ جبکہ دایاں ہاتھ ایمان شاہ کے گال پر رکھ کر۔ اپنا ہاتھ ایمان شاہ کے ماتھے سے ٹکا کر مدھم لہجے میں کہا

تو ایمان شاہ نے اپنی جلتی سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے عروب شاہ کے چہرے کو دیکھا

جو آنکھیں میچیں ہوئی تھیں۔ نظریں عروب کے چہرے کے دلکش نقوش پر ٹھہری گئی

"سزا قبول ہے۔ ہجر نہیں۔ بتاؤ کیا سزا ہے"۔ فریج سے ہاتھ ہٹا کر اپنے دونوں ہاتھ عروب کی کمر پر ٹکاتے۔

بے لچک لہجے میں کہا

تو عروب نے اپنی گرے گرین آنکھیں کھولی تو نظریں سیدھا خود کو تکتے ایمان شاہ کی نظروں سے ٹکرائیں

"یہ حق تم مجھے دے چکے ہو۔ میں جو بھی سزا تجویز کروں گی تم بس قبول کرو گے۔ ورنہ ہمیشہ کے لیے مجھے بھول

جاؤ"۔ سرد لہجے میں کہا تو ایمان شاہ نے خونخوار نظروں سے عروب کو گھورا

Posted On Kitab Nagri

"اپنی غلطی کی وجہ سے بے بس ہوں عرب۔ ورنہ اس بات پر تمہاری زبان گدی سے کھینچ لیتا میں۔ جتنی ڈھیل دے رہا ہوں۔ بس اس کا استعمال کرو۔ حد سے تجاوز کر کہ مجھے اپنی منمنائی کرنے پر مجبور مت کرو۔" عرب کی پشت پر انگلیوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو عرب نے تاسف سے سر جھٹکا یمان شاہ کی انگلیاں عرب کو اپنی کمر میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

"جو بھی سزا دینی ہے صبح سنا دینا کیونکہ اس وقت اپنی بکواس سے تم میرا دماغ گھما چکی ہو۔ یہ ناہو تمہاری سزا سن کر میں سب کچھ بھاڑ میں جھونک کر معافی تلافی پر مٹی ڈال کر تمہیں ابھی کہ ابھی رخصت کروالوں خود کے ساتھ۔"

کیونکہ یمان شاہ آج تک صرف تمہارے آگے بے بس ہوا ہے۔ ورنہ کسی کی مجال نہیں کہ وہ مجھ سے میری ہی بیوی کو دور رکھ سکے۔

تمہارے دماغ میں جو بھی خناس بھرا ہے اسے جلد از جلد خالی کرو۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں۔

اپنی آئی پر آؤ تو میں خود کا بھی سگا نہیں۔ اسی لیے مجھے اس بات پر مجبور مت ہی کرو تو بہتر ہے۔" عرب کے چہرے پر دبی دبی آواز میں پھنکارتے ہوئے کہا

اور خونخوار نظروں سے عرب کو دیکھا

مانا کہ وہ غلطی پر تھا۔ معافی بھی تو مانگ رہا تھا۔ جس بات کے ڈر سے یمان شاہ کی نیندیں اڑ چکی تھی۔ وہی بات وہ اتنی آسانی سے کر چکی تھی۔

وہ جو نرمی برتنے کی کوشش کر رہا تھا عرب کی اتنی سی بات نے جیسے انگاروں پر کھینچ لیا ہو۔

اور یہی واحد بات تھی جس پر یمان شاہ عرب کے منہ سے ایک لفظ نہیں سن سکتا تھا

Posted On Kitab Nagri

اور اب جب عروب کہہ چکی تھی تو یمان کا دل کر رہا تھا کہ معافی کو بھاڑ میں جھونک کر دو لگا کر عقل ٹھکانے پر لے آئے

"تم سائیکو انسان اس کسی چیز کے لائق ہی نہیں ہو۔ میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری معافی" — یمان شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کودھکا دیتے ہوئے چلا کر کہا

تو یمان شاہ کے چہرے تاثرات پل میں بدلے خود سے دور جاتی عروب کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کیا اور عروب کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر پوری شدت سے عروب کے ہونٹوں پر جھک آیا

اپنے دل میں موجود عروب کو کھونے کا ڈر۔ اس کی ناراضگی کی فکر۔ اسے تکلیف دینے کا دکھ۔ عروب کے الفاظ سے ملی اذیت سب اپنے شدت بھرے لمس سے عروب کی سانسوں میں منتقل کرنے لگا

یمان شاہ کے پیچھے ہونے پر عروب اپنے سینے پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس لینے لگی جبکہ یمان شاہ چمکتی آنکھوں سے عروب کو دیکھ رہا تھا

"اب سزا دوگی تو مزہ بھی آئے گا۔ یونونا اس دن نشے میں تھا تو تب میں یہ قربت کا احساس فیل نہیں کر سکا۔۔۔ اب جس بارے میں کچھ فیل نا کیا ہو۔ اور سزا ملے تو تھوڑا برا لگنا تھا۔ اب تھوڑی تسلی ہو گئی ہے۔ اب جو کچھ مرضی کرتی پھرو۔ آنا تو میرے ہی پاس ہے نا" — اپنے ازلی انداز میں لوٹے لو فرانہ لہجے میں کہہ کر آنکھ دہائی تو عروب نے خونخوار نظروں سے یمان شاہ کو گھورا

"ویسے میں سوچ رہا تھا۔ اگر ایک بار وہ سب کچھ پھر سے حوش و حواس میں کرنے کی پرمیشن دے دو تو۔ میں کچھ دن کا ہجر بھی سزا میں جھیل لوں گا۔ مگر اس سے پہلے ایک رات بھر کی قربت تو" — ابھی یمان شاہ اپنے لو فرانہ لہجے میں بات مکمل کرتا کہ عروب کا ہاتھ اٹھا اور یمان شاہ کے چہرے پر نشان چھوڑتا چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

"تم بس اسی لائق ہویمان شاہ—یہ ڈوز تمہیں جب تک نالے تمہارا دماغ ٹھکانے پر نہیں آتا"—دبے دبے لہجے میں چلا کر کہا
تویمان شاہ کا دلکش قہقہہ گونجا

"دماغ تو میرا ٹھکانے پر ہی ہے جان من—بس یہ کمبخت دل ٹھکانہ بھول جاتا ہے--- اور انجان راہوں سے بھٹکتا ہوا تمہارے قدموں میں آن ٹھہرتا ہے"—عروب میں چہرے پر پھونک مارتے مسکراتے ہوئے کہا
اور اپنے لب عروب کے ماتھے پر رکھ کر قدم باہر کی جانب بڑھائے

جبکہ یمان شاہ کے ڈھیٹ پن پر عروب نے دانت کچکا کر خود سے دور جاتے یمان شاہ کی پشت کو دیکھا
"اب یہ تھپڑ والا ڈوز بدل کر ایسا ڈوز دوں گی—کہ دل و دماغ دونوں ٹھکانے پر آجائیں گے"—دانت پیس کر
بربڑاتے ہوئے کہا

اور سر جھٹک کر حیات کے لیے سوپ بنانا شروع کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عروب کے سامنے تو اکڑ دکھا آیا تھا

مگر اب عروب کی باتیں یاد کر کہ دل بری طرح جل رہا تھا

سگریٹ کے گہرے کش لیتے اپنی اندر ہو رہی ہلچل سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی

مگر سب کچھ بے سود نظر آ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"کل پنچائیت بیٹھے گی اور وہاں سب بات کلیئر ہو جائے گی۔ عروب کا دل بھی صاف ہو جائے گا۔ اوپھر پنچائیت کے بعد ہمیں ایئر پورٹ بھی چلنا ہے۔ آپالوگ کل آرہے ہیں۔ ماں جی اور حیات لوگوں کو بتانے سے منع کیا ہے انہوں نے"۔ معتصم چوہدری کی آواز پر ایمان شاہ نے چونک کر اسے دیکھا

"ٹھیک ہے۔ اس سب کے دوران تجھے مبارک باد دینا تو یاد دانا رہا۔ بہت مبارک ہو چوہدری۔ اب جو نئیر چوہدری دنیا میں آنے والا تو تیرا رعب تو ختم سمجھو۔

ویسے پہلے بھی گھر والوں پر کچھ خاص رعب نہیں تھا۔ چلو اب ایک سولڈ ریزن بھی مل گیا"۔ معتصم چوہدری

کو گلے لگاتے ہوئے قہقہہ لگا کر کہا

تو معتصم نے گھور کر ایمان شاہ کو دیکھا

"چلو میرا تو اب رعب نہیں رہے گا۔ مگر خود کے بارے میں کیا خیال ہے جس کا رخصتی سے پہلے ہی سارا رعب ختم ہو گیا ہے۔۔۔ چلو کوئی نہیں فیوچر کے لیے اچھا ہے"۔ معتصم چوہدری کے طنزیہ لہجے پر ایمان شاہ نے

دانت کچکا کر معتصم کو دیکھا

جواب سگریٹ سلگا رہا تھا

www.kitabnagri.com

"میری تو مانا بیوی منہ نہیں لگا رہی۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔ جو اس بدروحوں کی طرح چھت پر گھوم رہے ہو"۔

ایمان شاہ کے جلے کٹے انداز پر معتصم چوہدری نے سرد آہ بھری

"تمہاری بیوی صرف تمہیں منہ نہیں لگا رہی۔ ورنہ اس وقت میرے کمرے میں تمہاری بیوی اور ماں میری بیوی کو قبضے میں کیے بیٹھیں ہیں۔ جتنی بار تمہاری والدہ ماجدہ اور بیوی میری بیوی کا منہ چوم چکی ہے اتنی بار تو

Posted On Kitab Nagri

میں نے "—روانی میں کہتے کہتے زبان کو یک دم بریک لگی جبکہ یمان شاہ کے بلند قہقہے چھت پر گونج کر سیاہ رات میں خوفناک منظر پیدا کر رہے تھے

یمان شاہ کو پاگلوں کی طرح قہقہے لگاتے دیکھ معتصم چوہدری نے سختی سے اپنے جڑے بھنے

"شکر چوہدری تو نے بتا دیا— اب میں عروب سے کہو گا کہ اگر کبھی حیات کا منہ چومے تو پہلے پوچھ لے کہ چوہدری صاحب کتنی باریہ عمل کر چکے ہیں— تاکہ وہ تم سے کم ہی کرے— آفٹر آل شوہر تم ہو زیادہ حق تمہارا بتا ہے نا"— اپنا پیٹ پکڑے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

تو معتصم چوہدری خونخوار تاثرات چہرے پر سجائے یمان شاہ کی جانب بڑھا

یمان شاہ کو بھاگنے کا موقع دے بغیر یمان کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے زمین پر منہ کے بل گر آ کر یمان شاہ کے بازو پشت پر باندھ کر

اپنا گھٹنا یمان شاہ کی گردن پر رکھا

"اب اگر کوئی بکو اس کی تو یمان شاہ عروب کا تو پتہ نہیں میں تمہاری اس بے باک زبان کو سیکنڈ کی دیر کیے بغیر کاٹ دوں گا— اس بات کو آیت بھول جاؤ جیسے میں نے کبھی کی نہیں— اور تم نے سنی نہیں"— + سرد لہجے میں

غرا کر کہا تو یمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

معتصم چوہدری نے ایک مکہ یمان شاہ کی پیٹھ پر مارتے اٹھ کر اپنے کپڑے جھاڑے

"چلو شہاباش میرا پتراب جا کر سو جاؤ— سگریٹ چھوڑ عروب ابھی زندہ سلامت ہے اور تجھ سے ناراض بھی اس کی باتیں کافی ہوگی دل جلانے کے لئے "معتصم چوہدری کے طنزیہ لہجے پر یمان شاہ نے گھور کر اسے دیکھا

اور قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

"تم بھی سوچ سوچ کر خون خشک نا کرو اپنا۔ بھابھی ہیں تمہارا خون جلانے کے لیے"۔ جاتے جاتے بھی

مُعْتَصِمِ چوہدری کو آگ لگانا بھولا

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے سگریٹ سلگانے سے پہلے ہی نیچے پھینک کر پاؤں تلے مسل دی

جیب سے بیل نکال کر منہ میں ڈالی

کیونکہ جب سے مُعْتَصِمِ کو معلوم ہوا تھا کہ سگریٹ کی سمیل سے حیات کا دل خراب ہونے لگا ہے اس کنڈیشن

میں تب سے مُعْتَصِمِ چوہدری نے نامحسوس انداز میں اپنی اس عادت کو کم کر دیا تھا

گہری سانس فضا کے سپرد کر کہ قدم نیچے کی جانب بڑھائے

حیات کی خاموشی محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے ابرو اچکا کر حیات کو دیکھا

جو صوفے پر بیٹھی مُعْتَصِمِ چوہدری کو پوچھتا ہے کہ "تیار ہوتا دیکھ رہی تھی

"حیات اجرک پکڑاؤ"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کی آواز پر حیات نے چونک کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا

بنا کوئی جواب دیے خاموشی سے اٹھ کر کبرڈ سے مُعْتَصِمِ چوہدری کی اجرک نکال کر لائی

جسے تھام کر مُعْتَصِمِ نے اپنے کندھوں پر ڈالا

اس دوران نظریں حیات کے گم صم سے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں

جو پرپل کلر کے ڈریس میں بالوں کی ڈھیلی چٹیاں کیے۔ نظریں جھکائے کھڑی تھی

Posted On Kitab Nagri

"کیا چل رہا ہے دماغ میں۔۔۔ کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو تو پوچھو"۔۔۔ حیات کی کمر میں اپنا بازو لپیٹ کر اسے ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھا کر اپنے دونوں ہاتھ حیات کے اطراف میں رکھ کر۔۔۔ حیات کے چہرے پر جھکتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو حیات نے اپنی گرے گرین آنکھوں کو اٹھا کر مُعتصم چوہدری کو دیکھا
"صم آپ پر سوں رات اس عورت کے پاس گئے تھے"۔۔۔ سنجیدہ لہجے میں نظریں مُعتصم چوہدری کی آنکھوں میں گاڑھے سوال کیا

تو حیات کے اس سوال پر مُعتصم چوہدری نے سختی سے اپنے جڑے بھنے
"اس سوال کو پوچھنے کی وجہ۔۔۔ شک کر رہی ہو مجھ پر"۔۔۔ سرد و سپاٹ لہجے میں استفسار کیا
تو حیات نے بلاتا خیر نفی میں سر ہلایا

"پوچھ رہی ہوں صم۔۔۔ میرا حق ہے یہ۔۔۔ آپ اسے شک کا نام نہیں دے سکتے"۔۔۔ حیات کے دو بد و جواب پر
مُعتصم چوہدری نے سخت نظروں سے حیات کو گھورا
"تو یہ سوال صرف اس لیے پوچھا جا رہا ہے کہ اس رات میں کمرے سے باہر گیا تھا۔۔۔ اب اگر میں کمرے سے
باہر جاؤں گا تو مطلب کسی اور عورت کے پاس ہی جاؤں گا"۔۔۔

"نن۔۔۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ لیکن آپ کے کرتے کا بٹن اس عورت کے پاس تھا صم۔۔۔ آپ کیوں
گئے تھے۔۔۔ میں آپ کے کردار پر شک نہیں کر رہی مگر مجھے جاننا ہے صم آپ کیوں اس عورت کے پاس گئے
تھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھ سے کیوں اتنا کچھ چھپاتے ہیں۔ میں تو بیوی ہوں نا آپ کی۔ کیا میرا اتنا بھی حق نہیں کہ آپ مجھ سے شنیر کر لیں۔" نظریں جھکائے نم لہجے میں کہا

تو حیات کی باتوں پر مُعْتَصِم چوہدری نے گہری سانس بھری

"مُعْتَصِم چوہدری پر صرف اور صرف تمہارا حق ہے۔ سوال و جواب۔ گلے شکوے۔ لڑنے جھگڑنے۔

یہاں تک کہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کا حق بھی صرف تمہارا ہی ہے۔ میں اپنا ہر دکھ سکھ تمہارے ساتھ ہی شنیر کروں گا۔ اور تمہارے دکھ سکھ کو خود میں سمیٹ لوں گا۔

مگر کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے تم دور ہی رہو تو بہتر ہے۔ اگر مجھ پر۔ میرے کردار پر یقین ہے تو آئندہ یہ بات میں دوبارہ تمہارے منہ سے ناسنو"۔ حیات کی تھوڑی کو اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں تھامتے سپاٹ لہجے میں کہا تو حیات نے نم آنکھوں کو جھکا کر سر اثبات میں ہلایا

"ملازمہ سے کہہ کر اپنا سامان نیچے اپنے روم میں شفٹ کر والینا۔ اور میرا بھی۔ سیڑھیاں چڑھنا تمہارے لیے ٹھیک نہیں۔ آج اچھے سے تیار ہو جانا۔ تمہارے لیے سر پر اتر ہے"۔ اپنا حصار حیات کی کمر کی گرد باندھتے

کہا تو حیات نے سر ہلا کر اترنا چاہا تو مُعْتَصِم نے حیات کی کمر کو تھام کر اسے نیچے کھڑا کیا

ایک گہری نظر حیات کے سراپے پر ڈال کر قدم باہر کی جانب بڑھائے

تو حیات نے نم نظروں سے باہر جاتے مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

اور پھر بیڈ پر اوندھے منہ گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

Posted On Kitab Nagri

"بالکل پیار نہیں کرتے مجھ سے۔ میرے رونے کی بھی پرواہ نہیں۔ خود کا دل کرے تو پیار سے بات کر لے ورنہ تو انکارے ہی چباتے رہتے ہیں۔ اب کوئی اپنی بیوی کو ایسے بھی ڈانٹتا ہے"۔ پھوٹ پھوٹ کر روتی اپنے ہاتھ زور سے بیڈ پر مارے"۔ معتصم چوہدری کا سرد رویہ یاد کر کہ بار بار رونا آرہا تھا

"ہششش۔۔۔ آج گھر آکر تمہارے سارے شکوے دور کر دوں گا۔ صرف پیار سے بات ہی نہیں کرو گا عملاً پیار کر کہ بھی دکھاؤں گا"۔ اپنی گردن پر معتصم چوہدری کی جھلسا دینے والی سانسوں کی تپش محسوس کر کہ حیات کی زبان تالو سے چپک گئی

معتصم جو حیات کی ناراضگی کا سوچ کر واپس اسے منانے آیا تھا اسے یوں پھوٹ پھوٹ کر روتے شکوے کرتے دیکھ"۔ معتصم چوہدری کی گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

حیات کے قریب ہی نیم دراز ہو کر گھمبیر لہجے میں سرگوشی کر کہ حیات کو اپنے حصار میں لیا جبکہ حیات اس افتاد پر ساکت سی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے پڑے تکیے کو دیکھ رہی تھی

حیات کی کمر کے گرد اپنا بازو لپیٹ کر حیات کا رخ اپنی جانب کیا

"میری اتنی سی بات برداشت نہیں ہوئی۔ اور خود جو الٹی سیدھی حرکتیں کرتی ہو۔ کل میں کہہ کر بھی گیا تھا کہ میرے آنے تک مت سونا۔ پہلے تو اس پلٹون کے ساتھ میرے کمرے میں قبضہ کیے بیٹھی رہی۔ اور جب مجھے کمرے میں آنا کا موقع ملا تو میڈم سو گئی"۔ حیات کے چہرے پر اپنی انگلیوں کو پھیرتے ہوئے کہا

تو معتصم چوہدری کی انگلیوں کے لمس سے حیات نے بے ساختہ جھر جھری لی

"صم۔۔۔ آپ جائیں اب۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے سونا ہے"۔ اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے منمننا کر کہا

جس پر معتصم چوہدری نے گھور کر حیات کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ بڑھا کر حیات کے گلے سے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا

حیات کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنے لب پوری شدت سے حیات کی شہہ رگ پر رکھ دیے۔۔۔ حیات کے ہاتھوں کو اپنے کندھے پر محسوس کر کہ معتصم چوہدری نے اپنی انگلیاں حیات کی انگلیوں سے زبردستی الجھا کر

سر کہ اوپر بیڈ پر ٹکادی

"اپنی گردن پر نمی اور معتصم چوہدری کے سلگتے ہونٹوں کے شدت بھرے لمس سے حیات کو اپنے جسم سے

جان نکلتی محسوس ہوئی

معتصم چوہدری کے دانتوں کا دباؤ اپنے کندھے پر محسوس کر کہ حیات نے ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبا کر اپنی

سسکی روکی

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں حیات اور معتصم چوہدری کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا
معتصم چوہدری کے ہونٹوں کو اپنی تھوڑی پر محسوس کر کہ حیات نے اپنے بازو معتصم چوہدری کی گردن میں

حائل کیے۔

حیات کے وجود سے اٹھتی محسور کن خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارتے۔ معتصم چوہدری پل میں بہکا تھا۔

مدہوشی کے عالم میں اپنے لب حیات کی گردن سے ٹریس کرتے حیات کے ہونٹوں کے قریب ثبت کیے

تو حیات نے تڑپ کر معتصم چوہدری کے گرد گرفت سخت کی

معتصم چوہدری نے کروٹ بدلی تو حیات کا چہرہ معتصم چوہدری کے چہرے پر جھک آیا

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی نمار آلود نظروں سے حیات کو دیکھا جو گہرے گہرے سانس لیتی نڈھال سی ہو رہی تھی۔ چہرے پر مُعْتَصِمِ چوہدری کی قربت کے رنگ بکھرے ہوئے تھے جنہیں دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

حیات کی شرٹ کی زپ ایک جھٹکے میں کھول کر دونوں کندھوں سے شرٹ کھسکائی تو حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

جو لو دیتی۔ بے باک نظروں سے حیات کو ہی دیکھ رہا تھا

"صم۔ آپ نے حج۔ جانا۔ نن۔ نہیں"۔ چہرہ مُعْتَصِمِ چوہدری کی گردن میں چھپاتے منمنا کر کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے حیات کی کمر کو اپنی انگلیوں میں سختی سے جکڑا

اپنی کمر پر ریگتی مُعْتَصِمِ چوہدری کی انگلیوں کے لمس سے حیات کو اپنے وجود میں سرد لہریں سرایت کرتی محسوس ہوئی

حیات کے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لے کر حیات کو خود پر جھکا کر۔ اپنے ہونٹوں کی سخت گرفت میں حیات کے ہونٹوں کو لیا

ابھی مُعْتَصِمِ چوہدری ان گلاب سی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کی نرمی کو محسوس بھی نہیں کر پایا تھا کہ موبائل کی آواز پر ہوش میں آیا

حیات کو نرمی سے تکیے پر لٹا کر اس پر جھک آیا

ایک ہاتھ سے موبائل نکال کر کان سے لگایا جبکہ دوسرا بازو حیات کے قریب ٹکایا ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

حیات کو اپنی شرٹ کندھوں سے ٹھیک کرتا دیکھ مُعتصم چوہدری نے حیات کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لے کر سخت نظروں سے دیکھا

مگر مُعتصم چوہدری کی سخت نظروں کے پیچھے چھپی معنی خیزی کو دیکھ حیات پانی پانی ہو گئی شرم سے نظریں جھکائے کپکپاتے وجود کو مُعتصم چوہدری کے سینے میں چھپانا چاہا

"ٹھیک ہے بس آ رہا ہوں میں" — فون رکھ کر حیات کی جانب متوجہ ہوا جس کی گردن پر مُعتصم چوہدری کی شدتوں کے نشان واضح ہو رہے تھے

ایک بار پھر جھک کر اپنے دانت حیات کی گردن پر شدت سے گاڑھے اور سیکنڈز میں گردن سے پیٹ تک کا سفر طے کر کے اپنا شدت بھرا لمس حیات کے پیٹ پر چھوڑ کر اٹھ بیٹھا جبکہ مُعتصم چوہدری کے اٹھنے پر حیات نے سرعت سے کروٹ بدلی تو مُعتصم چوہدری کی نظریں حیات کی سفید پتلی کمر پر جا اٹکی

گلے میں کانٹے سے چھنے لگے — دل کیا سب کچھ بھاڑ میں جھونک کر حیات کی قربت میں کھو جائے

مگر گہری سانس بھر کر حیات کی شرٹ کی زپ بند کر کے اپنے لب حیات کے سر پر رکھے

ایک گہری استحاق بھری نگاہ حیات کے کپکپاتے وجود پر ڈالی اور اٹھ کر اپنی اجرک کو کندھوں پر ڈالا جسے آتے

ہوئے بیڈ پر رکھ چکا تھا

"اپنا اور میری بیٹی کا خیال رکھنا — اور اپنے دماغ کو فضول سی باتوں سے دور رکھنے کی کوشش کرو — اگر دماغ کا

زیادہ استعمال کرنے کا شوق ہو رہا ہے تو مجھے یاد کرو — میرے بارے میں سوچو — اور آج شام میں ریڈ ڈریس

پہن کر اچھے سے تیار ہونا — باقی رات میں یہی سے کنٹینینوں کریں گے" — اپنی بات کہہ کر ایک نظر حیات کو

دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اور قدم تیزی سے باہر کی جانب بڑھائے
جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے جانے کے بعد حیات نے سکون کا سانس لیا
ورنہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہوتے کبھی ڈر اور کبھی شرم سے حیات کو اپنا سانس سینے میں ہی اٹکتا محسوس ہوتا تھا

سب ثبوت پنچائیت کے سامنے موجود تھے
سامنے عاصم چوہدری کے ملازم سر جھکائے کھڑے تھے
"اب بتاؤ کیوں اور کیسے کیا یہ سب تم لوگوں نے۔ ارشد چوہدری کی کرخت آواز پر ملازم نے جھکے سر کو مزید
جھکا لیا
کچھ دن پہلے:-

تم دونوں تیار ہونا۔ جیسے ہی منور چاچا باہر جائے گا۔ تم جا کر مُعْتَصِمِ چوہدری کے کھانے میں یہ نشہ ملاؤ
گے۔" عاصم چوہدری کے ملازم نے کہا تو
سامنے موجود بیس سال کے لڑکے احمد نے اثبات میں سر ہلایا

"مجھے پیسے مل جائیں گے نا"۔ احمد نے پوچھا تو عاصم چوہدری کے ملازم نے اثبات میں سر ہلایا
اور جیسے ہی مُعْتَصِمِ چوہدری یہ نشہ کر لے گا تب تم جاؤں گی اس کمرے میں۔ اور صبح پھر سارا گاؤں میں اکٹھا
کروں گا۔۔۔ شازیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا
شازیہ یتیم خانے کی پلنے والی ایک عورت تھی۔ جو کہ ایک سیٹیج ڈانس اور ڈرامے کرنے والی تھی
عاصم چوہدری کے ملازم نے اسے شہر میں عاصم چوہدری کے ساتھ سیٹیج ڈانس کرتے ہوئے دیکھا تھا

Posted On Kitab Nagri

اور پھر جب عاصم چوہدری نے یہ پلین بنایا تو تبھی اس نے جا کر شازیہ کو پیسوں کا لالچ دے کر یہ کام کرنے کو راضی کیا

وہ سب ڈیرے کے قریب وجود کھیت میں بیٹھے ہوئے تھے

جہاں سے ڈیرے کا دروازہ بالکل واضح نظر آتا تھا

منور چاچا کو ہڑبڑا کر نکلتے دیکھ وہ تینوں چونکے مگر اس سے پہلے ہی راستے سے گزرتے کاشف کو انہوں نے روکا "کاشف پتر سن۔۔۔ یہ زر میں گھر جا رہا ہوں۔۔۔ نالی کا پانی سارا دروازے پر جمع ہو گیا ہے۔۔۔ پتہ نہیں کس کھیت نے نالی میں پتھر رکھ دیے ہیں۔۔۔ بچیوں کو مسئلہ ہو رہا ہے۔۔۔"

چوہدری صاحب بس آنے والے ہیں۔۔۔ ان کی چائے لگا دے میز پر۔۔۔ دس منٹ کا کام ہے۔۔۔ پھر جدھر دل کرے چلا جائی میرا پتر یہ کام کر دے۔۔۔ منور چاچا نے منت بھرے لہجے میں کہا تو کاشف نے کوفت سے ان کی منت سماجت کو دیکھا

اور منہ بسور کر قدم ڈیرے کے دروازے کی جانب بڑھائے "آپ کے لیے نہیں جا رہا چاچا مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔ اماں نے روٹی نہیں دی۔۔۔ میں بھی کھاؤ گا جو وہاں ہوا۔۔۔" منور چاچا کو جاتے دیکھ پلٹ کر ہانک لگائی تو انہوں نے ہاتھ ہلا کر جو کچھ مرضی کرنے کا اشارہ کیا

کاشف کو اندر جاتا دیکھ احمد نے قہقہہ لگایا

"لوجی ہمارا کام تو اور بھی آسان ہو گیا۔۔۔ احمد کے کہنے پر ملازم اور شازیہ کا قہقہہ گونجا تبھی احمد وہاں سے نکل کر ڈیرے کی جانب بڑھا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں کاشفے کدھر پھر" — احمد نے ڈیرے کے باورچی خانے میں داخل ہو کر ہانک لگائی تو چائے ڈالتے کاشف نے پلٹ کر احمد کو دیکھا

اور سر جھٹک کر اپنا کام جاری رکھا

"تجھے پتہ لالا کا آنے کا وقت ہے — اور تجھے وہ کچھ خاص پسند نہیں کرتا — تو ان کے آنے سے پہلے ہی نو دو گیارہ

ہو جا" — کاشف نے ٹرے میں کپ رکھتے ہوئے کہا تو احمد نے دانت کچکا کر اس کی پشت کو دیکھا

"مجھے اماں نے بھیجا تھا کہ منور چاچا سے تھوڑا گر پکڑ لاؤ — وہ تو نظر نہیں آرہے تو تو ہی اندر سے گرلا دے" —

احمد کے منت بھرے لہجے پر کاشف نے پلٹ کر اسے کھوجتی نظروں سے دیکھا

اور پھر سر ہلا کر اندر چلا گیا

کاشف کے جاتے ہی احمد نے آگے بڑھ کر پانی اور چائے میں ملایا

اور کاشف کے آنے سے پہلے ہی دروازے سے لگ کر کھڑا ہو گیا

"یہ لے سفید گر ہی تھا دو سرا پتہ نہیں کہا ہے" — کاشف نے پکڑاتے ہوئے کہا

تو احمد نے اثبات میں سر ہلایا

www.kitabnagri.com

"ہمیں تو کھانے سے مطلب رنگ کا اچار ڈالنا" — قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور گر لے کر چلا گیا

جبکہ کاشف نے سر جھٹک کر چائے کے ساتھ بسکٹ کھائے

اور معتصم چوہدری کے لیے ٹرے میں سب کچھ رکھ کر کمرے میں موجود میز پر رکھ آیا

اب یہ کاشی سالاکب نکلے گا باہر' — عاصم چوہدری کے ملازم نے معتصم چوہدری کو اندر جاتے دیکھ بڑبڑا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

تو شازیہ نے بھی کوفت سے سامنے دیکھا

درخت کے پیچھے چھپ کر کھڑے ہونے سے اس کی کمر اکڑ چکی تھی۔ اور ابھی اور نجانے کتنی دیر یہاں کھڑا ہونا تھا

مگر معتصم کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ایمان شاہ کو ڈیرے میں جاتا دیکھ وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے

"آج تو ساری محنت غرق ہو گئی۔ اس کمینے نے بھی ابھی آنا تھا"۔ احمد نے ہاتھ پر مکہ مارتے ہوئے دانت پیس

کر کہا تو شازیہ نے کوفت سے دونوں کو دیکھا

اور پھر ایک نظر ڈیرے سے نکلتے کاشف کو دیکھا

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آج ہی یہ کام ہو گا"۔ شازیہ کے کہنے پر دونوں نے الجھ کر اسے دیکھا

"لڑکی پاگل ہو گئی ہے کیا۔ وہ دو مرد ہیں۔ نشے میں حیوان بن جائے گے۔ خود تو مرے گی ساتھ ہمیں بھی

مروائے گی۔ عاصم چوہدری کے ملازم نے دانت پیس کر کہا

اور بازو سے کھینچ کر نیچے زمین پر بٹھایا

اب ہمیں صبح تک کا انتظار کرنا ہے۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ پھر آگے کا سوچیں گے۔ ملازم کے کہنے پر احمد

اپنی جگہ سے اٹھا

میرے پاس اتنا وقت نہیں جو یہاں برباد کروں۔ میرا کام ہو گیا۔ اب مجھے پیسے مل جائے۔ ورنہ میں صبح ہی

سردار کو سب بتا دوں گا"۔ دھمکی دے کر خود وہاں سے نکلتا چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ دونوں بھی وہاں سے جانے کا سوچتے اس سے پہلے ہی یمان شاہ وہاں سے تیز تیز قدم لیتا باہر نکلتا ہوا
دکھائی دیا

یمان شاہ کو اپنا سینہ مسلتا دیکھ ان دونوں کو یقین ہو گیا کہ وہ نشہ کر چکا ہے
یمان شاہ کو کار میں بیٹھ کر جاتے دیکھ وہ دونوں باہر نکلے

اور قدم ڈیرے کی جانب بڑھائے

مگر جیسے ہی وہ ڈیرے میں داخل ہوئے معتصم چوہدری انہیں کہی نادیکھا

اب کیا کریں وہ چوہدری تو ہے نہیں۔۔۔ شازیہ کی جھنجھلاتی آواز پر عاصم چوہدری کے ملازم نے چونک کر اسے
دیکھا

اور پل میں دل و دماغ پر شیطان حاوی ہوا

وہ دونوں اس وقت معتصم چوہدری کے کمرے کے ساتھ موجود دوسرے کمرے میں تھے

عاصم چوہدری کے ملازم نے پیچھے مڑ کر دروازہ بند کیا جس پر شازیہ نے پلٹ کر اسے دیکھا

کیا کرنے والے ہو تم۔۔۔ دروازہ کیوں بند کر رہے ہو"۔۔۔ شازیہ کے چلا کر کہنے پر اس کا مکڑہ قہقہہ گونجا

دیکھو لڑکی تمہیں پیسے سے مطلب ہونا چاہیے۔۔۔ اور ویسے بھی تمہارے ساتھ کونسا پہلی دفعہ یہ سب ہونے والا

ہے۔۔۔

اگر تم چپ چاپ سب ہونے دو گی تو تمہیں ہی فائدہ ہو گا۔۔۔ اور وہ چوہدری تیرا شوہر بن جائے گا"۔۔۔ اپنے ہاتھ

شازیہ کے کندھے پر رکھ کر رازداری سے کہا تو

شازیہ نے پر سوچ نظروں سے اس شخص کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تو شازیہ کی رضامندی جان کر اسے نے شازیہ کو پیچھے پلنگ پر دھکا دیا

پیسے اور نفس کی حسد میں اس قدر اندھے ہو گئے دونوں کہ جو گڑھا کسی اور کے لیے کھودا اسی میں خود گر گئے

Posted On Kitab Nagri

اور پھر دونوں کو ایک دوسرے کے نکاح میں دیا جائے گا۔

اور الزام لگانے کی سزا پر اسے بابا بشیر کے جانوروں کی دیکھ بھال کرنی ہوگی۔ انہیں نہلانا چارہ کھلانا۔ اور یہی سزا اس شخص کی ہے۔ یہ اگلے ایک سال تک ڈیرے کے سارے معاملات مویشیوں سے لے کر کھیتوں تک کے سارے خود دیکھے گا۔ اور کوتاہی کی صورت میں سزا میں اضافہ ہوتا جائے گا۔" صلاح الدین صاحب کے گرجدار لہجے میں دی گئی سزا پر

معتصم چوہدری نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر اشتعال پر قابو پایا

بابا بشیر گاؤں کے ضعیف تھے۔ اللہ نے دو بیٹے دیے تھے جو کہ بارہ سال کی عمر میں گاؤں کی نہر میں ڈوب کر مر گئے۔ پھر دونوں میاں بیوی نے اپنی تنہائی کو ختم کرنے کے لیے بچی گودلی مگر غربت اور بیٹوں کے دکھ نے عمر سے پہلے ہی بوڑھا کر دیا تھا

بابا بشیر میں اب اتنی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ جانوروں کی دیکھ بھال کر سکے۔ تو ان کی پندرہ سالہ بیٹی ہی یہ کام سرانجام دیتی تھی

Kitab Nagri

صلاح الدین صاحب نے اپنا ایک ملازم ان کی مدد کے لیے دیا ہوا تھا

اور اب یہ کام اگلے سال تک شازیہ کو سونپ کر انہوں نے اسے سزا دینے کا سوچا

ان دونوں سے بدلہ لینا ایک طرف۔ مگر وہ اپنے باپ کے خلاف نہیں جاسکتا تھا۔

اور شازیہ کا کیا تھا۔ کل تک تو وہ اچھا خاصہ بدلہ لے سکتا تھا۔ یہی سوچ کر معتصم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

جسے دیکھ بھان شاہ کو سارا معاملہ سمجھ آ گیا

Posted On Kitab Nagri

"اور احمد اس سال ہونے والی فصلوں کی کٹائی اور باقی سارے کام دیکھے گا۔ تاکہ اسے پتہ چلے کہ پیسے محنت سے کمائے جاتے ہیں۔ ناکہ کسی کے خلاف سازشیں کر کہ۔" --- ارشد چوہدری کے کرخت لہجے پر سب نے اثبات میں سر ہلا کر اس فیصلے سے اتفاق کیا

"چل چوہدری تیری بیوی کے لیے سر پر انزلے کر آتے ہیں۔ ان دونوں کورات میں دیکھ لیں گے۔" --- مُعْتَصِم چوہدری کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا تو مُعْتَصِم نے گھور کر ایمان شاہ کو دیکھا

اور ایک قہر بھری نگاہ ملازم پر ڈال کر قدم کار کی جانب بڑھائے "میں بہت شرمندہ ہوں یار۔ پتہ ہی نہیں چلا کہ کب بچہ اس قدر ہاتھ سے نکل گیا۔ کہ چھوٹی موٹی لڑائیاں کرتا اس طرح کی سازشیں کرنے لگا۔" ارشد چوہدری نے اپنی پگ اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے شرمندہ لہجے میں کہا

تو صلاح الدین صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا "یار ہو کر ایسی باتیں کر رہا ہے۔ بچے ہیں سمجھ جائیں گے۔ ہم ہیں نا سمجھانے کے لیے۔ عاصم آجائے تو میں بات کرتا ہوں اس سے۔ تو فکر مت کر۔ رب سب اچھا کرے گا۔" پگڑی دوبارہ ارشد چوہدری کے سر پر رکھتے ہوئے کہا

تو انہوں نے اپنی نم آنکھوں کو صاف کر کہ مشکور نظروں سے صلاح الدین صاحب کو دیکھا "تو نہیں سمجھ رہا یار۔ اس لڑکے کی حرکت نے کس قدر شرمندہ کیا ہے۔ گاؤں میں سر اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔" انہوں نے اٹھتے ہوئے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو صلاح الدین صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا
"گاؤں والے غیر تھوڑی ہیں۔ یا وہ تجھے جانتے نہیں ہیں۔ اپنوں کے سامنے کیسی شرمندگی۔ بچے تو غلطیاں
کرتے ہی ہیں۔ زیادہ ناسوج۔ آج شرمندگی اٹھائی ہے کل جب وہ تیری ذمہ داریاں اٹھالے گا۔ تو سر بھی
فخر سے بلند کر دے گا۔ مجھے یقین ہے"۔ صلاح الدین صاحب کے کہنے

ہر ارشد چوہدری نے بے ساختہ انشاء اللہ کہا

اور دونوں نے باتیں کرتے قدم کھیتوں کی جانب بڑھا دیے

بہت بہت مبارک ہو میرے بھائی۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم کس قدر خوش ہے تمہارے لیے"۔ آر مین
نے مُعْتَصِمِ چوہدری کو گلے لگاتے ہوئے کہا
تو وہ مسکرا پڑا

"جی ماموں۔ ہم سے تو انتظار ہی نہیں ہو رہا تھا۔ دل کر رہا تھا کہ آڑ کر پہنچ جائے آپ کے پاس"۔ تحریم کی
بیٹی کیانے مُعْتَصِمِ چوہدری کو ملتے ہوئے کہا
تو یمان شاہ کا قہقہہ گونجا

"تحریم اور آر مین اپنے بچوں کے ساتھ آج پاکستان پہنچیں تھیں۔ نور بیگم کو تو انہوں نے شادی سے کچھ دن
پہلے آنے کا بتایا تھا۔ مگر مُعْتَصِمِ چوہدری کو وہ بتا چکی تھیں کہ وہ پہلے آکر سر پر اتار دے گی جس پر مُعْتَصِمِ نے یہ
بات کسی کو نہیں بتائی تھیں

آر مین کے دو جڑواں بیٹے۔ سمیر اور سیف تھے۔۔۔ جبکہ تحریم کی ایک ہی بیٹی کیا تھی

Posted On Kitab Nagri

سامان گاڑیوں میں رکھا تو

سمیر اور سیف یمان شاہ کی کار میں بیٹھ گئے۔ جبکہ آر مین اور تحریم مُعْتَصِم چوہدری کے ساتھ بیٹھ گئیں
"کیا ہوا چھوٹے اتنے چپ چپ کیوں ہو" --- تحریم نے مُعْتَصِم چوہدری کو خاموش دیکھ کر پوچھا تو مُعْتَصِم
چوہدری نے چونک کر انہیں دیکھا

"نن۔ نہیں کچھ نہیں آپا بس ویسے ہی دل بے چین ہو رہا ہے" --- مُعْتَصِم چوہدری نے مسکرا کر کہا
"حیات مامی کو یاد کر رہا ہو گا نا اسی لیے" --- پیچھے بیٹھی جیا کی

بات پر آر مین اور تحریم کا قہقہہ گونجا تو مُعْتَصِم چوہدری نے خفت سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا
دو گھنٹوں کے سفر کے بعد بالآخر وہ حویلی پہنچ گئے
سب سے پہلے یمان شاہ کی کار حویلی میں داخل ہوئی
اس کے پیچھے مُعْتَصِم چوہدری کی کار ڈا داخل ہوئی تو

سمیر۔ سیف اور جیا بھاگ کر باہر نکلے

پاکستان میں خاص طور پر کسی گاؤں کی حویلی کو دیکھنے کا یہ ان کا پہلا تجربہ تھا

لال حویلی کے بڑے سے صحن سے ہوتی برآمدے تک گئی تو وہ اس قدر شاندار حویلی دیکھ
ساکت سے رہ گئے

صحن کے دائیں جانب لگے درخت۔ اور درخت پر لگا خوبصورت جھولا۔۔۔

لال حویلی کی خوبصورت دیواریں جو بیل کی ڈالیوں سے چھپی ہوئی تھیں

جبکہ ان تینوں کو اس طرح آنکھیں پھاڑ کر حویلی کو دیکھتے مُعْتَصِم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

نظریں بے ساختہ برآمدے میں سیڑھیوں پر جاٹھہری
جہاں اکثر حیات بیٹھی مُعْتَصِمِ چوہدری کا انتظار کرتی تھی
ناجانے کیوں مُعْتَصِمِ چوہدری کو یہ خاموشی سینے میں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی
تم اس طرح چپ ہو تو یہ حویلی کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہے مجھے۔ کانوں میں حیات سے کہا گیا جملہ گونجا
تو حیات کی صبح کی ناراضگی یاد آئی

ملازم کو سامان نکالنے کا کہہ کر تیز تیز قدم برآمدے کی جانب بڑھائے
جبکہ میمان شاہ کی بے تاب نظریں عروب کو ڈھونڈ رہی تھیں
شام کے اس وقت تو اس نے زیادہ تر سب کو یہی باہر بیٹھے ہوئے ہی دیکھا تھا
اور اب ناعروب تھی نا ہی حیات۔ ایک نظر اپنی ساتھ اندر کی جانب بڑھتے مہمانوں کو دیکھا
اور پھر سر جھٹک کر ہر سوچ کو دماغ سے نکالنے کی کوشش کی
"حیات۔ ماں جی۔۔۔" مُعْتَصِمِ چوہدری نے برآمدے میں کھڑے ہو کر آواز آئی مگر کوئی جواب موصول
ہوا

کام کرتی ملازمہ بھی سر جھکا کر گزر گئی
تو مُعْتَصِمِ چوہدری نور بیگم کے کمرے کی جانب بڑھا
وہاں نور بیگم اور شائستہ بیگم کو سر جھکا بیٹھے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کے قدم تھمے
"کیا ہوا ہے ماں جی۔۔۔ سب خیریت تو ہے۔ حیات کدھر ہے۔ نظر نہیں ارہی۔ طبیعت تو خراب نہیں ہوئی
اس کی"۔ ایک ہی سانس میں اندر داخل ہو کر سوال کیا تو

Posted On Kitab Nagri

نور بیگم نے سر اٹھا کر مُعْتَصِمِ چوہدری کے چہرے کو دیکھا
جس پر بے چینی اور فکر بالکل واضح تھی

"لے گئی ہے وہ اسے اپنے ساتھ۔ اپنی بہن کو ہم سے لے گئی ہے مُعْتَصِمِ۔ اور میں اسے روک بھی ناسکی۔
میری بچی کو ہم سے دور لے گئی وہ۔ میں بے بس ہو گئی پتر اسے روک ناسکی"۔ نور بیگم کے رو کر کہنے پر مُعْتَصِمِ
چوہدری کے قدم پل کے لیے لڑکھڑائے

"ایک وقت آئے گا ڈریگو۔ جب میں اس بات کا بدلہ لوں گی۔ اور پھر میں بھی تمہاری طرح یہی کہو گی کہ
اس میں میرا قصور نہیں تھا"۔ کانوں میں مسکراتی ہوئی آواز گونجی تو مُعْتَصِمِ جھٹکے سے پلٹا
جبکہ کمرے میں داخل ہوئی آر مین اور تحریم اپنے بھائی کے چہرے کے خطرناک حد تک پتھر پلے تاثرات دیکھ
ٹھٹھکی

جبکہ نور بیگم اپنی بیٹیوں کو اتنے سالوں بعد دیکھ آبدیدہ ہو گئیں

اور روتی ہوئی ان سے لپٹ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا ہوا ہے چوہدری کہا گئی ہے حیات۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے پیچھے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے چلا کر کہا
مگر مُعْتَصِمِ چوہدری نے کوئی بھی جواب دیے بغیر جھٹکے سے عروب کے کمرے کا دروازہ کھولا
کمرے کی ایک ایک چیز کو پٹک پٹک کر تلاشی لی مگر کچھ ناملا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے ٹیبل کو ٹھوکر مار کر نیچے گرایا
یمان شاہ مُعْتَصِمِ کے اس قدر شدید رد عمل پر ساکت سا کھڑا تھا
تبھی یمان کی نظریں دروازے پر لگی چٹ پر گئی

Posted On Kitab Nagri

"چوہدری یہ دیکھ" — یمان نے قدم دروازے کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو معتصم چوہدری ایک ہی جست میں دروازے کے قریب پہنچا
جہاں لگی چٹ پر چند الفاظ لکھے ہوئے تھے
"ایک تیر سے دو نشانے لینا سے کہتے ہیں" ---
چٹ کو اتار کر معتصم چوہدری نے پوری قوت سے مکہ دروازے پر مارا
"چھوڑو گا نہیں عروب تمہیں میں --- میری بیوی کو استعمال کر کہ بہت غلط کیا ہے تم نے بہت غلط" — معتصم
چوہدری کی دھاڑ پر یمان شاہ نے الجھن بھری نظروں سے معتصم چوہدری کو دیکھا
"اب مجھے بھی کچھ بتاؤ گے یا تم لوگوں کو میں بیوقوف لگتا ہوں" — یمان میں کی جھنجھلائی آواز پر معتصم چوہدری
نے گھور کر اسے دیکھا

حیات بابا کے دوست کی بیٹی نہیں تھیں
بابا شہر کسی کام کے سلسلے میں گئے تھے
www.kitabnagri.com

راستے میں کسی گاڑی کا ایکسڈینٹ ہوا تھا — وہاں سے انہیں حیات ملی تھیں

گاڑی کی حالت بہت خراب تھی

وہ پہاڑی کے قریب اوندھی پڑی ہوئی تھی

بابا نے وہاں ارد گرد ہر جگہ دیکھا مگر وہاں کوئی نظر نہیں آیا تھا

شاید انہیں ریسکیو کر لیا گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

اور حیات انہیں گاڑی سے کافی فاصلے پر بیہوش گری ہوئی ملی تھیں
اور فاصلے اور جھاڑیوں کی وجہ سے کسی کا اس پر دیہان نہیں گیا
بعد میں پتہ چلا کہ اس گاڑی کے بریک فیل ہوئی تھے
تو پھر یہی تھا کہ گاڑی میں موجود لوگوں نے بچی کو بچانے کے لیے گاڑی سے باہر پھینک دیا ہو
بابا کافی دن ان لوگوں کو ڈھونڈتے رہے --- اور آخر کار اس گھر بھی پہنچ گئے جن کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا
وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ لوگ انتقال کر گئے ہیں۔ اب یہاں کوئی نہیں رہتا۔
ایک بچی کو ان کے رشتے دار لے گئے ہیں اور ایک مر گئی تھی اس ایکسیڈینٹ میں
بابا نے ان کے رشتہ داروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہی مگر کچھ پتہ ناچلا
گاؤں میں یہ بات پھیلنے لگی کہ حیات بابا کی دوسری بیوی کی اولاد ہو سکتی ہے۔ انہوں نے چھپ کر شادی کی
ہوگی
مگر یہ ماں جی کا بابا پر یقین ہی تھا جو انہوں نے یہ کہا کہ وہ بابا کے شہر والے کسی دوست کی بیٹی ہے
اور پھر حیات کو محبت سے قبول کیا
www.kitabnagri.com
وقت کا کام گزرنا ہے اور گزر ہی جاتا ہے
جیسے ہی میں نے شعور کی دنیا میں قدم رکھا تب سے میں حیات کے گھر والوں کو ڈھونڈ رہا تھا
اس کی بہن کو حیات سے ملوانا چاہتا تھا
اور پھر وہ ایک دن مجھے مل بھی گئی
مگر میرے اسے بتانے سے پہلے ہی وہ یہ سب جان گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"عروب — عرو حیات کی بہن ہے نا" — یمان میں کی سخت آواز نے مُعْتَصِمِ چوہدری کو خاموش کروایا
تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے اثبات میں سر ہلایا
"اور وہ لڑکی وہ خوشبو وہ بھی عروب ہی تھی نا" — یمان شاہ کی دھاڑ پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے گھور کر اسے دیکھا اور
اثبات میں سر ہلایا

اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے

وہ دونوں ایئر پورٹ — ریلوے اسٹیشن — بس سٹاپ ہر جگہ ڈھونڈ چکے تھے
مگر اب مُعْتَصِمِ چوہدری سکون سے بیٹھا تھا جسے دیکھ یمان شاہ کو تاؤ چڑھ رہے تھے
"تم نے یہ سب مجھ سے چھپایا چوہدری" — یمان شاہ کی پر شکوہ آواز پر مُعْتَصِمِ نے سگریٹ کا دھواں فضا کے
سپر د کرتے تلخی سے قہقہہ لگایا

"تمہاری بیوی میری بیوی کو مجھ سے دور لے گئی ہے یمان شاہ — اس وقت جو آگ میرے سینے میں لگی ہوئی ہے
— اپنی بکو اس سے اسے مت چھیڑو — یہ ناہو میں تمہیں بھی اسی آگ میں جلا دوں" — مُعْتَصِمِ چوہدری کے غرا
کر کہنے پر یمان شاہ نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی

"مجھے سچ سننا ہے چوہدری — صرف اور صرف سچ" — یمان شاہ کے سنجیدہ لہجے پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے سمجھنے کے
انداز میں سر ہلایا

تمہیں پتہ ہے میں تم سے استنبول میں کیسے اور کیوں ملا" — مُعْتَصِمِ چوہدری کے پراسرار لہجے پر یمان شاہ نے
چونک کر اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"تم سے اتفاق سمجھتے ہو۔ جبکہ وہ سب پری پلینڈ تھا" --- معتصم چوہدری کی باتوں پر ایمان شاہ نے ساکت نظروں سے معتصم چوہدری کو دیکھا

کچھ سال پہلے:-

ہر بار کی طرح اس بار بھی تم نے ہمارا سر فخر سے بلند کیا ہے ڈریگو۔ ہمیں فخر ہے کہ تم آئی ایس آئی کا حصہ اور دشمنوں کے لیے قہر ہو" --- سیکرٹ روم میں بیٹھے آفیسر کی پر جوش آواز پر ڈریگو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

ہمیں اس بات کا افسوس بھی ہے کہ ایجنٹ 32 اب ہم میں نہیں رہا۔ شاید وہ ہم سب سے بہتر تھا جو اللہ نے اس کے نصیب میں شہادت لکھی تھی اور اسے شہادت کا رتبہ حاصل ہوا۔

آفیسر کی بات پر دائیں جانب بیٹھی گرے گرین آنکھوں والی لڑکی کی آنکھوں میں خون اتر ا۔ اپنی سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے ڈریگو کو دیکھا

www.kitabnagri.com

جو کہ کسی غیر مری نقطے پر نظریں جمائے ٹیبیل کر سطح کو گھور رہا تھا

ایجنٹ گرے کی نظروں کی تپش محسوس کر کہ سامنے دیکھا

اور سرعت سے اپنی نظریں پھیر کر آفیسر کو دیکھا

میں نے اور میری ٹیم نے اس بات پر بہت سوچتا۔ اور آخر کار میں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ڈریگو کو اس کی ٹیم

بنانے کی اجازت دے دی جائے۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس ٹیم میں اس کیس کے کچھ لوگ بھی شامل ہو گئے
جیسے ایجنٹ گرے۔ ایجنٹ 56 اور ایجنٹ 11۔ باقی ڈریگو کو جو بہتر لگے کہ وہ اپنی ٹیم میں کسے شامل کرنا چاہتا
ہے

آفیسر کی بات پر ڈریگو نے سر کو خم دیا

اور پھر میٹنگ کے ختم ہوتے سبھی آفیسر زوہاں سے چلے گئے

تبھی ڈریگو مغرورانہ چال چلتا ایک نگاہ گرے کو دیکھ وہاں سے نکلتا اپنے کیبن میں آکر بیٹھا
کہ تبھی تھوڑی دیر بعد کیبن کا دروازہ اڑھٹاڑھٹا سے کھلا

تو ڈریگو نے ناگوار نظروں سے اپنے سامنے موجود کھڑی گرے کو دیکھا

"یہاں کس قدر مہمان بن رہے ہو۔ مگر تم یہ بات اچھے سے جانتے ہو کہ ایجنٹ 32 تمہاری وجہ سے مرا تھا۔
اگر تم اسے اکیلے کو وہاں انفارمیشن لینے کے لیے بنا بھیجتے تو وہ مرنا بلکہ زندہ ہوتا"۔ ایجنٹ گرے کے چلا کر

کہنے پر ڈریگو ایک ہی جست میں اس کے قریب پہنچا

اور اپنی سخت گرفت میں ایجنٹ گرے کی گردن دبوچ کر اسے دیوار سے لگایا

"تم پاگل عورت مرا نہیں ہے وہ شہید ہوا ہے۔ اور کس بات کا ایشو بنا رہی ہو۔ یہ سب ہماری جاب کا حصہ

ہے۔ اسے تو صرف انفارمیشن کے لیے بھیجا تھا۔ ہمیں اگر اپنے ملک کے لیے تم تنہا دشمن سے مقابلہ کرنا یا

اس کی دہلیز پر جا کر لگا کر ناپڑ جائے ہم تب بھی پیچھے نہ ہٹے۔

تم پچھلے ایک مہینے سے اس ٹیم کا حصہ بنی ہو۔ اور میں پچھلے تین سال سے اس کے ساتھ تھا۔ مجھ سے زیادہ

دکھ ہے تمہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے نصیب میں شہادت تھی اور ہمارے نہیں۔ ورنہ تمہیں کیا لگتا ہے میں چوڑیاں پہن کر بیٹھا تھا اور یہ مشن تمہارے چلانے سے ہی ہو گیا ہے۔" ڈریگو کی دھاڑ آفس میں گونجی تو گرے کو اپنے جسم میں سرد لہریں سرایت کرتی محسوس ہوئی

اپنے آفس کا دروازہ کھول کر ایجنٹ گرے کو باہر دھکا دیا

اور دھاڑ سے دروازہ بند کیا

اس عورت کو ڈریگو صرف اور صرف ایک وجہ سے برداشت کر رہا تھا اور وہ وجہ اسے اس عورت کے ٹیم کا حصہ بننے کے بعد پتہ چلی تھی

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اشتعال پر قابو پایا کہ تبھی پرسنل موبائل پر ہوتی رنگ کوسن کر ہوش میں آیا فون سامنے کیا تو حویلی کا نمبر دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

السلام وعلیکم"۔ بھاری گھمبیر لہجے میں سلام کیا

تو دوسری جانب فون کان سے لگائے کھڑی حیات نے ایک بے بس سی نگاہ نور بیگم پر ڈالی

جو حیات کو بات کرنے کا اشارہ کر رہی تھی

وجہ یہ تھی کہ حیات کو انفرسٹ ایئر کارزلٹ آیا تھا۔۔۔ اور معتصم چوہدری کے کہے کو جھٹلا کر وہ پاس ہو چکی تھی

کیونکہ معتصم چوہدری کا کہنا تھا وہ صرف کھا سکتی ہے۔ یا گاؤں گلیوں کا پوسٹ مارٹم کر سکتی ہیں

"فون ملا کر زبان کرائے پر رکھ دی ہے۔" معتصم چوہدری کے سخت لہجے پر حیات نے ہڑبڑا کر نفی میں سر ہلایا

"لل۔ لا۔ لا۔ وہ میں پاس ہو گئی ہوں۔" اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے منمننا کر کہا تو حیات

کی بات پر معتصم چوہدری کے عنابی ہونٹوں پر تبسم بکھر گیا

Posted On Kitab Nagri

سرکری کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں

"آپ کا بہت بڑا احسان ہے ہماری جانوں پر۔ اب بتائیں ملکہ عالیہ کے اس مہمان کارنامے پر ان کے قدموں میں کیا پیش کیا جائے"۔ معتصم چوہدری کے طنزیہ لہجے پر حیات نے ضبط سے آنکھیں میچیں

فورٹی نائن پر سنٹ حیات۔ تم پر دن رات میں نے اتنی محنت کی اور تم نے یہ مارکس لیے ہیں"۔ معتصم

چوہدری کے سخت لہجے پر فون حیات کے ہاتھوں سے گرتے گرتے بچا

آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

"سس۔ سوری۔ لالا۔ اللہ حافظ"۔ ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا اور فون بند کرنا چاہا

اور دوسری جانب معتصم جو صرف تنگ کر رہا تھا حیات کے رونے پر تڑپ گیا

"خبردار جو بند کیا فون۔ بات کرو مجھ سے۔ میرا مطلب بات بتاؤ جس کے لیے فون کیا تھا"۔

"لالا وہ میری سہیلیاں پاس ہونے کی خوشی میں شہر جانا چاہتی۔ ہم وہاں شاپنگ کریں گی۔ اور پاس ہونے کی

ٹریٹ دیں گی۔ ان کے گھر والے مان گئے ہیں۔ ماں جی بھی مان گئی ہیں۔ آپ سے اجازت چاہئے تھی"۔

دائیں ہاتھ کہ انگلی کو میز کے کنارے پر پھیرتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا

مگر دوسری جانب حیات کی بات سن کر معتصم چوہدری کے ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے

"کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی۔ جو بھی چاہئے ملازم سے کہہ کر حویلی منگوالو۔ اگر میرے آنے سے

پہلے تم حویلی سے باہر نکلی تو واپس آ کر پہلے تمہاری ٹانگوں کو ہی توڑوں گا"۔۔۔ معتصم نے دبے دبے لہجے میں

غرا کر کہا

تو حیات نے سختی سے آنکھیں میچ لیں جیسے کہ وہ سامنے ہی کھڑا ہو

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِم نے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر پڑا اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا

اور کچھ بٹن پر پریس کیے تو سکرین پر حویلی کا منظر واضح ہوا

جہاں حویلی کے برآمدے میں فون سٹینڈ کے قریب کھڑی حیات اپنے آنسو پونچھ رہی تھی

اور نور بیگم اب حویلی کے صحن میں بیٹھی حقہ پینے میں مصروف تھی

"آپ بہت برے ہیں لالا۔ خود اتنے اتنے دن شہر جا کر اکیلے رہتے ہیں۔ اور مجھے حویلی سے بھی باہر نہیں

جانے دیتے۔" حیات کی آواز سن کر مُعْتَصِم ہوش میں آیا اور چونک کر موبائل کو دیکھا

"اور میری برائی صرف تمہیں ہی نظر آتی ہے۔ میں آؤ گا تو لے جاؤ گا واپس۔" نظریں سکرین پر نظر آتے

حیات کے دلکش سراپے سے پھیرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا

تو مُعْتَصِم چوہدری کے اس قدر نرم لہجے پر حیات کو تو غش ہی پڑنے والا تھا

"میں نے ہزار بار کہا ہے دوپٹہ سر پر رکھا کرو۔ پھر یہ گلے میں لٹکایا ہوا ہے۔" مُعْتَصِم چوہدری کے کرخت

لہجے پر حیات نے ہڑبڑا کر دوپٹہ سر پر لیا

اور خود سے ارد گرد نگاہ دوڑائی

"لالا مجھے پتہ ہے کیا لگتا ہے۔" حیات کے رازدارانہ لہجے پر مُعْتَصِم چوہدری نے آبرو آچکانی

"کیا لگتا ہے۔"

"مجھے لگتا ہے آپ نے شہر میں شادی کر رکھی ہے۔ بس ماں جی کو بتانے سے ڈرتے ہیں۔ آپ بے شک میری

ایک نہیں مانتے۔ مگر ماں جی اور بابا میری سبھی باتیں مانتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں میں ان سے بات کر کہ انہیں

منالوں گی۔" حیات نے پلٹ کر صحن میں بیٹھی نور بیگم کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

جو حیات کو بات کرتا دیکھ وہاں سے چلی گئیں تھیں

"مجھے ایک بات بتاؤ گی حیات" — مُعتصم چوہدری نے دانت پستے ہوئے کہا تو حیات نے بنا دیہان دیے اثبات

میں سر ہلا کر ہاں کہا

"یہ اتنی عقل کہاں سے خرید کر اپنی کھوپڑی میں فٹ کی ہے" — مُعتصم چوہدری کی بات پر پہلے تو حیات کا چہرہ

خوشی سے کھل اٹھا مگر سمجھ آنے پر

خون کے گھونٹ بھر کر فون پر گرفت سخت کی

"آپ کی صحبت کا اثر ہے لالا— حیات کے تنگ کر کہنے پر مُعتصم چوہدری نابا مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

"ناہ صحبت کا نہیں میری بے جا آزادی کا اثر ہے— تمہیں اپنی صحبت کیا اپنے ہی رنگ میں ڈھال لوں گا"—

پہلے طنزیہ لہجے میں کہا تو آخر میں منہ میں بڑبڑا کر کہا

تو حیات نے منہ بسور کر فون کو دیکھا

جو کر تو وہ اپنی مرضی سے چکی تھی— مگر اب رکھ نہیں سکتی تھی

"میں واپس آ جاؤ تو پھر تمہیں اور تمہاری سہیلیوں کو شہر لے جاؤ گا— پھر جو مرضی کر لینا— تب تک ماں جی کو

اس بات کے لیے تنگ مت کرنا— ورنہ بہت برا پیش آؤ گا میں"— اپنی بات کہہ کر فون رکھ دیا

جبکہ حیات نے گھور کر فون کو دیکھا اور پٹکنے کے انداز میں رکھ کر قدم صحن کی جانب بڑھائے

مُعتصم نے اپنا والٹ اور گھڑی وغیرہ اتار کر ٹیبل پر رکھی اور وضو کرنے کے لیے واشروم میں گھس گیا

تبھی عروب آفس کا دروازہ کھول کر دوبار اندر داخل ہوئی

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِم کو آفس میں ناپا کر نظریں اس کے والٹ اور ٹیبل پر رکھی دوسری چیزوں پر گئی
بے اختیار قدم آگے بڑھا کر مُعْتَصِم چوہدری کے بلیک والٹ کو اٹھایا
تو والٹ کی دوسری جانب ڈریگن بنا ہوا تھا
اور کنارے پر ڈریگو لکھا ہوا تھا
بلا ارادہ والٹ کو کھولا تو آنکھیں ساکت رہ گئیں

والٹ میں ایک نہایت ہی خوبصورت پندرہ سولہ سالہ لڑکی کی تصویر لگی ہوئی تھیں
جس کی گرے گرین آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں
تصویر صرف لڑکی کے چہرے کہ تھی
اسی لیے عروب اندازہ نا لگا پائی کہ یہ تصویر کس موقع پر کھینچی گئی ہوگی۔ اور جگہ کونسی ہوگی
اپنا موبائل نکال کر جلدی سے تصویر لی

دل زندگی میں پہلی بار اس قدر تیز دھڑک رہا تھا کہ عروب کو اپنے کانوں میں دھڑکنیں سنائی دے رہیں تھیں
مُعْتَصِم چوہدری کے نکلنے سے پہلے ہی عروب وہاں سے نکل چکی تھی
مُعْتَصِم باہر آیا تو کچھ غیر معمولی پن محسوس ہوا

اپنے آفس میں ارد گرد نگاہ دوڑائی تو نظریں ٹیبل پر پڑے اپنے والٹ پر گئی
جسے وہ جاتے ہوئے ڈریگن کی تصویر کو پلٹ کر رکھ کر گیا تھا
مگر اب والٹ کی ڈریگن والی سائیڈ اوپر کی جانب تھی
جسے دیکھ مُعْتَصِم چوہدری نے سختی سے اپنے جبرے بھینچے

Posted On Kitab Nagri

اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ حرکت صرف اور صرف عروب ہی کر سکتی ہے
وہ اسے بتانا چاہتا تھا۔ مگر عروب سے پہلے وہ یہ بات حیات کو بتانا چاہتا تھا
مُعْتَصِمِ چوہدری کے دل میں ڈر تھا کہ کبھی عروب اپنی بہن سے پہلے ملے اور حیات عروب کے ساتھ جانے کا کہے
تو وہ کیسے روک سکے گا

اسی لیے وہ نئے آنے والے کیس کو حل کر کہ جلد از جلد حویلی پہنچ کر حیات سے بات کرنا چاہتا تھا
مگر اب اسے پتہ تھا کہ عروب ٹک کر نہیں بیٹھے گی
وہ ضرور حیات کے بارے میں انفارمیشن نکلوائے گی۔ اور اس سے ملنے کی کوشش کرے گی
کیونکہ جب مُعْتَصِمِ چوہدری نے عروب کا ڈیٹا نکلوایا تھا تب پتہ چلا تھا
کہ وہ کئی سالوں سے اپنی بہن کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہے
کیونکہ اس کے سامنے حیات کی ماں نے حیات کو گاڑی سے باہر دھکا دیا تھا
تاکہ وہ بچ جائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور اسے یقین تھا کہ اس کی بہن زندہ ہے۔
مُعْتَصِمِ نے اپنا والٹ واپس رکھ کر لکڑی کی بنی چھوٹی سی الماری سے جائے نماز نکالی
اور نماز کی نیت باندھی

چھ مہینے بعد:-

انہیں اس کیس ہر کام کرتے چھ ماہ گزر چکے تھے

Posted On Kitab Nagri

اور دو دن پہلے ہی وہ کامیاب ہو کر لوٹے تھے

اب وہ سب سیکرٹ آفس میں بیٹھے اپنے کیس کی ڈیٹیل سنئیرز سے سنیر کر رہے تھے
مُعْتَصِم چوہدری اپنے آفس آیا تو کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی

اور عروب اندر داخل ہوئی

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ اگر تم برانا مانو تو کیا میں بیٹھ سکتی ہوں"۔ عروب کے سنجیدہ لہجے پر مُعْتَصِم چوہدری
نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

تو عروب چیئر گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گئی

"میں جانتی ہوں کہ تم مجھے اپنی ٹیم کا پارٹ بنا کر خوش نہیں ہو۔ وجہ بھی جانتی ہوں کہ تم لڑکیوں کو اپنی ٹیم
میں نہیں رکھتے۔"

میں تم سے ایک ریکوسٹ کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ تمہاری الگ ٹیم تیار ہو چکی ہے۔ جس کے ساتھ
مل کر تم دوسرے کیسز دیکھنے والے ہو۔

مگر میں چاہتی ہوں کہ تم کوئی بھی ناکیا دیکھنے سے پہلے میری مدد کرو۔ اس فائل میں ساری انفارمیشن موجود
ہیں۔۔۔۔۔ منت بھرے لہجے میں کہہ کر فائلز مُعْتَصِم چوہدری کی جانب بڑھائی جانے کوئی سوال کیے بغیر سنجیدہ

چہرے سے ہاتھ بڑھا کر فائل تھامی

"میری کزن کا بیٹا استنبول میں ہے۔ وہاں یونیورسٹی میں اس نے کچھ نیو فرینڈز بنائے تھے۔۔۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا
تھا کہ وہ دوست کے روپ میں سانپ پال رہا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

اس میں ان لڑکے اور لڑکیوں کے بارے میں تمام معلومات بھی ہیں۔ ان لوگوں نے یمان کو ہریس کرنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے انہوں نے اپنی یمان کے ساتھ دوستی پوری کی بات پوری یونی میں پھیلانی۔ اور اب سب جانتے ہیں کہ وہ ان کے گروپ کا حصہ ہے۔

نالوگوں نے یمان کو پہلے سموکنگ پر لگایا۔ اور بعد میں فورس کر کہ اسے ڈرنک پینے پر مجبور کیا اور جب یمان نے منع کیا تو اسے تشدد کا نشانہ بنایا۔ اور اب وہ لوگ اسے یونی کی لڑکیوں کو اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر ہوٹل روم تک لانے کا بول رہے ہیں۔ جس پر وہ انکار کر چکا ہے۔ اور وہ لوگ اسے ڈرا دھمکا رہے ہیں۔ اور کئی بار اسے ڈریگزدے کر تشدد کا نشانہ بھی بنا چکے ہیں۔ یمان کی انہوں نے کچھ ویڈیوز بنائیں ہیں۔ جو کہ اسے ڈریگزدے کرنے کی حالت میں بنائی گئی ہیں۔

یمان نے یمان کہ سیکورٹی کے لیے کچھ لوگ ہائر کیے تھے اور وہ لوگ کئی بار اسے بچا بھی چکے ہیں۔ مگر اب معاملہ بہت خراب ہو چکا ہے۔ یمان ان کی قید میں ہیں۔ اور میں یہاں سے جا نہیں سکتی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم کل پرسوں تک وہاں جاؤ۔ اور اس کی مدد کرو۔

اور وہ گروپ مافیہ سے کنیکٹ ہیں۔ انہیں لڑکیوں کو ٹریپ کر کہ حوس کا نشانہ بنا کر ویڈیوز بنانے کے لیے پیسے ملتے ہیں۔ اور اب وہ یہ سب یمان سے بھی کروانا چاہتے ہیں۔ سب سے بڑی وجہ کہ وہ ایک مسلمان ہے۔ جسے وہ لوگ اپنے رستے پر چلانا چاہتے ہیں۔ اور دوسرا یمان شاہ کے بابا کا بزنس۔

اب تم مانو یا مانو میں تمہاری ٹیم کا حصہ ہوں۔ اور مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ اور تمہیں میری مدد کرنی ہوگی ڈریگو"۔۔۔ عروب کی بات ختم ہونے تک معتصم چوہدری فائل کو دیکھ چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔ مگر میرے جانے کے بعد تم میری جگہ سنبھالو گی۔ اگر کسی قسم کی کوئی کوتاہی ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔" — معتصم نے سخت لہجے میں کہا تو عروب نے مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلایا اور اٹھ کر وہاں سے جانے لگی

مگر کچھ یاد آنے پر دروازے کے قریب جا کر رکی

"ایک وقت آئے گا ڈریگو۔ جب میں اس بات کا بدلہ لوں گی۔ اور پھر میں بھی تمہاری طرح یہی کہو گی کہ اس میں میرا قصور نہیں تھا۔" — عروب نے پلٹ کر مسکراتے ہوئے کہا تو معتصم نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا "تم ایک دماغ سے پیدل لڑکی ہو۔ میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ اگر ایجنٹ 32 کے ساتھ میں بھی جاتا اور میرے نصیب میں شہادت نا ہوتی تو تب بھی مجھے کچھ نہیں ہونا تھا۔۔۔"

اور تم احمق لڑکی ایک ہی بات کو لے کر بیٹھی ہو۔" — معتصم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس بکو اس پر اس کا گلہ دبا

دے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

مگر وہ چپ تھا تو صرف اور صرف حیات کی وجہ سے --- ورنہ اپنے ہی ٹیم کے بندے کی موت کا ذمہ دار کہلانا کس قدر تکلیف دہ تھا۔ یہ صرف مُعْتَصِم چوہدری ہی جانتا تھا۔

جبکہ ڈریگو کی دھاڑ سن کر عروب وہاں سے سیکنڈز میں نو دو گیارہ ہوئی مُعْتَصِم جانتا تھا کہ وہ اسے کیوں ترکی بھیجنا چاہتی ہے۔ حیات تک پہنچنے کی عروب نے بہت بار کوشش کی جسے ہر بار مُعْتَصِم چوہدری ناکام بنا چکا تھا۔

مسئلہ اسے عروب کے ملنے کا نہیں حیات کے کھوجانے کا ڈر تھا۔

اور آج کل وہ جس قدر مصروف رہا تھا۔ اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ ہفتہ ہفتہ جا کر گاؤں ٹھہرتا۔ وہ دوست کا بہانا کر کہ رکا ہوا تھا کہ دوست بزنس سٹارٹ کر رہا ہے اسے ضرورت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور اب عروب کی بات سے اسے اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اسے صرف اور صرف حیات کی وجہ سے بھیجنا چاہتی ہے۔ ورنہ جو کرب اس لڑکے کے بارے میں بات کرتے ہوئے عروب شاہ کے چہرے پر مُعْتَصِم کو نظر آیا تھا۔ اس سے مُعْتَصِم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ لڑکا عروب شاہ کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اور اب مُعْتَصِم خود بھی چاہتا تھا کہ وہ حیات سے مل لے۔ کھونے کا ڈرا ایک طرف مگر وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ حیات کے دل میں حویلی والوں کے لیے کس قدر محبت ہے۔

وہ اپنی بہن کے ملنے پر انہیں چھوڑ دے گی۔ یا ساتھ رہے گی۔ حیات کے فیصلے کے لیے وہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اسی لیے مُعْتَصِم کو یہاں سے جانا ہی بہتر لگا۔ کیونکہ اگر اس کے ہوتے حیات حویلی سے عروب کے ساتھ جاتی تو شاید مُعْتَصِم چوہدری قیامت لے آتا۔

اور وہ یہی تو نہیں چاہتا تھا۔ وہ حیات کے معصومیت کو اپنے جنون کہ وجہ سے چھیننا نہیں چاہتا تھا۔ اسی لیے دل پر سخت پہرے بٹھالیے تھے

ایک گہری سانس فضا کے سپرد کر کہ ایک نظر فائل کو دیکھ کر ٹیبل پر پٹک کر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں

www.kitabnagri.com

"یہ مُعْتَصِم اس ڈبے میں اچار ہے۔ اس میں گر۔ اس میں پنیاں اور یہ ڈبہ سنبھال کر رکھی اس میں دیسی گھی ہے۔" نور بیگم نے ڈبو کا ڈھیر مُعْتَصِم چوہدری کے آگے سجاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

جسے دیکھ مُعْتَصِم نے تاسف سے سر جھٹکا مگر نور بیگم کو انکار کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور چپ چاپ ان ڈبو کو بیگ میں رکھنے لگا

کہ تبھی حیات بھاگتی ہوئی مُعْتَصِم چوہدری کے کمرے میں داخل ہوئی
"لالا یہ میری طرف سے آپا اور ان کے بچوں کے لیے "حیات نے ہاتھ میں تھا میں گفٹ باکس کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا تو نور بیگم نے مسکرا کر حیات کو گلے لگالیا
"میری سوہنی دھی تجھے کیا ضرورت تھی اپنے پیسے خرچ کرنے کی۔ میں بھیج رہی تھی ناکافی ہے یہ سب۔"
حیات کی بلائیں لیتے ہوئے کہا

تو مُعْتَصِم نے کوفت سے اس ڈرامہ کونین کو دیکھا جو نور بیگم کے پیار کرنے پر شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی

"ایسا کرتا ہوں اس بار سامان بھیج دیتا ہوں اگلی ٹکٹ کروا کر خود چلا جاؤں گا۔ مجھ سے زیادہ ضروری تو اس راشن کا جانا ضروری ہے پتہ نہیں کب سے وہ لوگ فاتے کاٹ رہے ہیں نا وہاں"۔
مُعْتَصِم چوہدری نے بھنا کر کہا
تو

نور بیگم نے گھور کر مُعْتَصِم کو دیکھا جو ان کی گھوری کو دیکھ حیات کی جانب پلٹا اور جھپٹنے کے انداز میں حیات کے ہاتھ سے باکس لیا

تو حیات نے منہ بسور کر مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"چل آج حیات۔۔۔ کھیتوں سے تازہ تیرے لیے جامن منگوائے ہیں۔۔۔ آجا ماں بیٹی مل کر کھاتے ہیں۔۔۔ اسے کرنے دے کام"۔۔۔ حیات کا ہاتھ تھام کر قدم باہر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو حیات نے جھٹ اٹا بت میں سر ہلایا

اور مسکرا کر باہر کی جانب قدم باہر

حیات کے جانے کے بعد مُعْتَصِم نے ایک ہی جھٹکے میں باکس کی پیننگ کھول کر اسے بیڈ پر اٹھا اور جیسے جیسے چیزوں پر نظر پڑ رہی تھی

مُعْتَصِم چوہدری کا غصہ ساتویں آسمان پر جا رہا تھا

"حیاتنت" مُعْتَصِم چوہدری کی دھاڑ پر سیڑھیاں اترتی حیات نے سختی سے آنکھیں میچیں

جبکہ نور بیگم نے سخت نظروں سے پلٹ کر مُعْتَصِم چوہدری کے کمرے کے دروازے کو دیکھا

"ماں جی آپ جائیں۔۔۔ میں آرہی ہوں۔۔۔ ضرور کوئی کام ہو گا"۔۔۔ نور بیگم کے گال پر پیار کر کہ دو سو کی سپیڈ

سے مُعْتَصِم چوہدری کے کمرے میں داخل ہوئی

مگر آگے کا منظر دیکھ تھوک نگل کر مسکرا کر مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

جو اپنے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے۔۔۔ خونخوار نظروں سے حیات کو دیکھ رہا تھا

مُعْتَصِم چوہدری کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ حیات چھوٹے چھوٹے قدم لیتی مجرموں کی طرح سر

جھکائے

مُعْتَصِم چوہدری سے کچھ فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب کیا ہے حیات" — مُعْتَصِم نے با مشکل اپنے اشتعال پر قابو پا کر دے دے لہجے میں غرا کر کہا تو حیات نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

"کیوں لالا آپ کو نظر نہیں آرہا" — معصومیت سے منہ پھلا کر کہا تو مُعْتَصِم نے گھور کر حیات کو دیکھا اور ایک نظر بیڈ کو

جس پر ہم تم — تلسی سپاری — شاہی میوہ — طرح طرح کی چور نیں — اہلی — اور گچک وغیرہ کا ڈھیر لگا ہوا تھا

"تم یہ سب خرید کر لائی تھی" — مُعْتَصِم کے پوچھنے پر حیات نے معصومیت سے سر اثبات میں ہلایا تو مُعْتَصِم کا دل کیا دوکان کے نیچے لگائے اس لڑکی کے

"تو اس کا مطلب تم یہ سب کھاتی بھی ہو" — مُعْتَصِم چوہدری کے سخت لہجے پر حیات نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں تر کیا

اور ایک چور نگاہ بیڈ پر پڑی چیزوں پر ڈالی

اور دوسری خود کو گھورتے مُعْتَصِم پر

"ماں جی نے بھی تو ایسی ہی چیزیں آپ کو دی تھی ان سے تو آپ نے کچھ نہیں کہا — اور مجھ معصوم کو یوں ڈانٹ رہے ہیں" — آنکھوں میں آنسو لیے ممننا کر کہا تو مُعْتَصِم چوہدری نے تاسف سے سر جھٹکا

اور اگر بڑھ کر ان چیزوں کا اٹھانا چاہا

"پہلے تو انہیں کچرے میں پھینکتا ہوں — پھر تمہیں پوچھتا ہوں" — مُعْتَصِم چوہدری کی بات سن کر حیات پھرتی سے آگے بڑھی اور مُعْتَصِم کو پیچھے کودھکا دے کر ان چیزوں پر جھک کر اپنے بازو پھیلا لیے

Posted On Kitab Nagri

"اللہ کی قسم ہے آپ کو لالا۔ میری حق حلال کی جمع پونجی سے خریدی گئیں چیزیں ہیں۔ سیف نے اتنے پیار سے مجھ سے مانگی ہے۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ"۔ حیات نے روتے ہوئے کہا مگر مُعْتَصِمِ چوہدری کی سوئی تو سیف کے نام پر ہی اٹک گئی تھی بے شک وہ حیات سے تین سال چھوٹا تھا۔ اور حیات اسے بہن کا بیٹا ہی مانتی تھی۔ مگر پھر بھی مُعْتَصِمِ چوہدری کو یہ قبول نہیں تھا کہ وہ کسی لڑکے کے ساتھ فری ہو

تبھی حیات کی بازو اپنی آہنی گرفت میں لے کر ایک جھٹکے میں حیات کو اپنے سامنے کیا "کیا بکو اس کر رہی ہو۔ اور سیف سے کہ بات ہوئی تمہاری۔ لینڈ لائن میں نے صرف اس لیے گھر میں رکھا ہے تاکہ تم مجھ سے بات کر سکو۔ ناکہ تمہاری رشتہ داریاں نبھانے کے لیے۔ آئندہ اگر میں نے تمہیں کسی سے بات کرتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔"

اور کوئی ضرورت نہیں کسی کی فرمائشیں پوری کرنے کی بھاڑ میں جائیں سب۔ میں پیسے دے دوں گا خود خرید لے۔ تم یہاں کسی کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے نہیں ہو۔" حیات کے چہرے پر جھک کر دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا

تو حیات کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

آنکھیں سختی سے میچ کر خود کو وہاں سے غائب کرنے کی کوشش کی جو کہ ناممکن سا تھا

"میں نے اتنے پیار سے لی ہیں یہ سب چیزیں"۔ نم لہجے میں سرگوشی کی تو مُعْتَصِمِ چوہدری کا سارا غصہ ہوا ہوا "میں کھالوں گا۔ مگر تم ناخود ایسی چیزیں کھاؤ گی۔ اور ناکسی کی فرمائشیں پوری کرو گی"۔ حیات کے بازوؤں پر اپنی گرفت نرم کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو حیات نے شکوہ کناں نم آنکھوں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"آپ کی بھی تو کرتی ہوں نا۔ آپ نے فون کر کے کہا آج آرہے ہیں تو کوری چاول بناؤ۔ میں نے آپ کے آنے سے پہلے سب بنا دیے۔ آپ نے جانے سے پہلے بریانی کی فرمائش کی میں نے بنائی۔ کیک آپ کے لیے بنایا۔ اپنے ہاتھوں سے بسکٹ آپ کے لیے بیک کیے جو آپ چائے کے ساتھ شام میں کھاتے ہیں۔ سردیوں میں میرے ٹیسٹ تھے مگر آپ کے کہنے پر میں سب چھوڑ کر آپ کے لیے گاجروں کا حلوہ اور کبھی کھیر بناتی رہی ہوں۔"۔ نم لہجے میں انگلیوں پر گن گن کر اپنے احسان بتائے

تو حیات کی معصومیت پر معتصم چوہدری کو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا
گلے میں گٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔ تو حیات کے بازو کو چھوڑ کر اپنے چاکلیٹ براؤن سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرا

"میرا تو حق ہے نا۔ لیکن ان میں سے کسی کا تم پر کوئی حق نہیں۔ اور آئندہ سے سمیرا اور سیف کو بھائی بلاؤ گی۔"۔ بیڈ پر پڑی اہلی کو اٹھا کر کھول کر کھاتے ہوئے

کہا تو حیات نے منہ بسور کر معتصم چوہدری کو دیکھا
"مگر وہ مجھ سے چھوٹا ہے۔ اور میں خالہ لگتی ہوں اس کے جیسے آپ ماموں لگتے ہیں۔"۔ حیات کے منہ بسور کر کہنے پر معتصم نے دل میں استغفار پڑھ کر گھورتے ہوئے حیات کو دیکھا

"تم ان کی خالہ نہیں لگتی ہو حیات۔ یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو۔ تمہارا ان سے صرف وہی رشتہ ہو گا جو میں بناؤ گا۔"۔ سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہتے معتصم چوہدری کے ان الفاظ پر حیات کا دل لہو لہان ہوا

آنکھوں سے نا جانے کتنے آنسو بے مول ہو کر رخسار پر بہے
جنہیں دیکھ معتصم چوہدری کو اپنے سخت الفاظ کا احساس ہوا

Posted On Kitab Nagri

"مـمـ مجھے پتہ ہے کہ مـمـ میرا کوئی رشتہ نہیں آپ سب سے مـمـ مجھے نـنـ نہیں رہنا یہاں اگـر
آپ نے طعنے ہی دینے ہے تو مـمـ مجھے یا تو مار دیں یا کہی اور چھوڑ آئے" پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے
چلا کر کہا

تو مُعْتَصِمِ ایک ہی جست میں حیات کے قریب پہنچا

"میرا وہ مطلب نہیں تھا حیات مـمـ میرا مطلب تھا کہ تمہارا خالہ سے زیادہ رعب والا رشتہ ہونا ان سے" مـمـ
مُعْتَصِمِ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے اسے چپ کروائے جو رو رو کر ہلکان ہوتی مُعْتَصِمِ چوہدری کو انگاروں پر
گھسیٹ چکی تھی

"آپ بہت برے ہیں صمـ ہر بار ہرٹ کرتے ہیں مجھے" بیڈ پر پڑی چیزوں کو نیچے گراتے ہوئے چلا کر کہا
اور روتی ہوئی

وہاں سے نکلتی چلی گئی

جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری سر تھام کر وہی بیٹھ گیا
وہ خود کو عجیب کشمکش سے گزر رہا تھا
www.kitabnagri.com

دل کہہ رہا تھا کہ ماں جی سے بات کر کہ جانے سے پہلے حیات کو نکاح میں لے لو مگر دماغ کہہ رہا تھا کہ عروب
اگر ملی حیات سے

تو وہ یہی سوچے گی کہ ہم نے اس کی بہن کے ساتھ ظلم کیا ہے اور کیا پتہ پھر حیات بھی اس رشتے کو توڑنا
چاہے جو مُعْتَصِمِ چوہدری کبھی نہیں ہونے دے گا۔

اسی لیے مُعْتَصِمِ چوہدری کو جانے کا فیصلہ ہی بہتر لگا

Posted On Kitab Nagri

وہ سب رات کے دس بجے ایئر پورٹ پر کھڑے تھے
کچھ دیر بعد مُعْتَصِمِ چوہدری کی فلائٹ تھی

اور اب نور بیگم اور صلاح الدین صاحب اس سے مل رہے تھے

"ابھی شہر سے آئے تھے۔ دو گھڑی بیٹھے بھی نہیں اور اب اتنی دور جا رہے ہو"۔ نور بیگم نے شکوہ کیا تو
مُعْتَصِمِ چوہدری نے مسکرا کر

انہیں اپنے حصار میں لیا

"آپ کی بیٹی کو شکوہ تھا کہ اکلوتا بھائی۔ حال تک نہیں پوچھتا اسی لیے سوچا جا کر حال پوچھ آؤ"۔ مُعْتَصِمِ نے
مسکرا کر کہا

تو صلاح الدین بھی اس کی بات پر مسکرا دیے

چلے بھی مجھے دے اجازت۔ پہنچ کر آپ لوگوں سے بات ہوگی" صلاح الدین صاحب کے گلے ملتے ہوئے کہا

اور اپنی نظروں کو بامشکل قابو کیا

www.kitabnagri.com

جو بھٹک بھٹک کر صلاح الدین صاحب کے ساتھ کھڑی نازک جان پر جا کر اٹک رہی تھی

ان دونوں سے مل کر ایک غلط نگاہ بھی حیات پر ڈالے بغیر قدم آگے کی جانب بڑھائے

مگر اگلی آواز پر مُعْتَصِمِ چوہدری کو لگا اس کے قدم زمین میں جکڑے گئے ہو

"صم"۔ نم لہجے میں حیات نے پکارا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا

جھٹکے سے پلٹ کر حیات کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

جو اپنی گرے گرین آنکھوں کا رو کر برا حال کر چکی تھی

مُعْتَصِمِ چوہدری کے پلٹنے پر بھاگتے ہوئے آکر مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے لگ گئی

اپنا نازک حصار مُعْتَصِمِ چوہدری کے گرد باندھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"م۔ مجھے آپ سب سے ب۔ بہت م۔ محبت ہے ص۔ م۔ میں ن۔ نہیں رہ س۔ سکتی آپ

لوگوں کے ب۔ بغیر۔ میرا کوئی رشتہ نہیں آپ لوگوں سے۔ م۔ مگر دل۔ محبت اور احساسِ کارشتہ تو ہے

نا۔

آپ چاہے م۔ مجھے ڈانٹتے ہیں۔ م۔ مگر جب حویلی سے جاتے ہیں۔ م۔ مجھے آپ کے ب۔ بغیر کچھ

اچھا نہیں لگتا۔ م۔ مجھے آپ کی ب۔ بہت یاد آتی ہے"۔ ہچکیوں سے روتی وہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے جذبات

کو بری طرح جگا چکی تھی

دل تھا کہ سینے کی دیواروں سے سر پٹک رہا تھا کہ اسے خود میں چھپالو۔ مگر دماغ تھا کہ جسے محبت سے زیادہ محبت

کی عزت کی پرواہ تھی

اپنے بے لگام ہوتے جذبات پر بامشکل بندھ بندھ کر حیات کو نرمی سے تھام کر اپنے سامنے کیا

اپنے ہاتھوں سے حیات کے آنسو پونچھ کر حیات کی چادر کو ٹھیک کیا

"تم سے لڑونا تو میرا بھی دن نہیں گزرتا۔ تم تو صرف رہ نہیں سکتی۔ ہم میں سے کوئی تمہارے بغیر جی نہیں

سکتا حیات۔ ہماری حویلی کی رونق۔ اور ہم سب کی جان ہو تم۔ میں تم سے لڑو جھگڑوں یا ڈانٹوں مگر یاد رکھو

کہ۔ ماں جی اور بابا تمہیں کس قدر محبت کرتے ہیں۔ اور تم سے ہمارا رشتہ ہر خون کے رشتے سے بھی زیادہ

مضبوط اور محبت سے بھرا ہے"۔ حیات کا گال نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

تو نور بیگم نے آگے بڑھ کر حیات کو اپنے سینے سے لگایا
کیونکہ حیات کو صبح روتے ہوئے وہ دیکھ کر اس سے پوچھ چکی تھی جس ہر حیات نے مُعْتَصِمِ چوہدری کی دل کھول
کر شکایتیں لگائی جس پر انہوں نے پیار سے اسے سمجھایا
"دیکھ کہا تھا نا کہ تیرا لالا بھی اتنی ہی محبت کرتا ہے بس غصے کا تیز تیز ہے" — نور بیگم کی بات پر مُعْتَصِمِ چوہدری
نے بد مزہ ہو کر سر جھٹکا

اس سے پہلے نور بیگم پھر سے لالانا شروع کرتیں۔ مُعْتَصِمِ چوہدری لمبے لمبے ڈنگ بھرتا آگے بڑھتا چلا گیا

مُعْتَصِمِ چوہدری کو گئے دو دن ہو چکے تھے۔ اور ان دو دنوں میں حیات کو لگ رہا تھا کہ دنیا بھر کی دولت اس کے
ہاتھ لگ گئی ہو

وہ صرف حویلی سے باہر نہیں جا رہی تھی

مگر حویلی میں ہر وہ کام کر رہی تھی جس سے مُعْتَصِمِ چوہدری اسے روکتا تھا
ایک تو مُعْتَصِمِ چوہدری جاتے وقت حیات کو نیولپ ٹاپ لے کر دے گیا تھا تا کہ وہ ارین اور تحریم آپالو گوں

سے

ماں جی کی اور بابا کی بات کروا سکے

اور وہ خود بھی ان سے بات کر سکے

رات کے دس بجے نور بیگم اور صلاح الدین صاحب کے سو جانے کے بعد حیات مُعْتَصِمِ چوہدری کے بیڈ پر

اوندھے منہ لیتی ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھی

Posted On Kitab Nagri

جبکہ دوسری جانب یہ سب دیکھتا مُعْتَصِم چوہدری ہونٹوں پر مٹھی رکھے
اپنی مسکراہٹ کو بامشکل روکے ہوئے تھا
کہ تبھی حیات نے لیپ ٹاپ کی سکرین بند کر کے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے توبہ شکن انگرائی لی تو مُعْتَصِم چوہدری نے
بوکھلا کر نظروں کا رخ بدلا
ابھی وہ اپنا لیپ ٹاپ بند کرتا کہ ٹھٹھک کر رکھا
کیونکہ سکرین پر نظر آتے حویلی کے دوسرے مناظر دیکھ مُعْتَصِم چوہدری نے غصے سے مٹھیاں بھیج لی
کیونکہ عروب میڈم باغیچے کی دیوار جو کہ ابھی اتنی اونچی نہیں تھی
اسے پھلانگتے ہوئے باغیچے میں کود چکی تھی
مُعْتَصِم چوہدری نے گہری سانس بھر کر حیات کو دیکھا جواب
صوفے پر رکھے مُعْتَصِم چوہدری کے پریس ہوئے کپڑوں کو اٹھا کر کبرڈ میں رکھ رہی تھی
اور ایک نظر عروب کو دیکھا۔ جو حیات کے کمرے کی تلاشی لینے کے بعد باقی حویلی کو دیکھ رہی تھی
اگر عروب حویلی تک پہنچ چکی تھی تو اس میں عروب کا کمال نہیں تھا
مُعْتَصِم چوہدری نے حویلی کے باہر اتنے لوگ ضرور رکھے تھے جو اس کی غیر موجودگی میں حیات کا خیال رکھ
سکے اس کی حفاظت کریں
ان کے ہوتے وہاں حویلی کی دیوار پھلانگنا تو دور کوئی حویلی کی جانب دیکھ بھی نہیں سکتا تھا
اور آتے ہوئے مُعْتَصِم انہیں اجازت دے آیا تھا کہ اگر کوئی لڑکی آئے۔ تو اسے جانے دینا وہ جس طرح بھی
آئے

Posted On Kitab Nagri

اور عروب کی تصاویر دکھا کر وہ خبردار کر چکا تھا کہ اس لڑکی کو کھروس بھی نا آئے اور اب مُعتصم چوہدری کے حکم کی تعمیل کا نتیجہ تھا کہ عروب حویلی میں داخل ہو چکی تھی حیات کبرڈ میں کپڑے رکھ کر پلٹنے لگی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر جھٹکے سے پلٹی مگر اپنے سامنے بلیک پیٹ کوٹ میں کھڑی لڑکی کو دیکھ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی "کک۔۔ کون ہو تم۔۔ ماں جیسی"۔ حیات نے ہڑبڑا کر پوچھا اور نور بیگم کو آواز لگائی مگر اس سے پہلے ہی عروب ایک ہی جست میں حیات تک پہنچی حیات کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا "خود سے ملتے جلتے چہرے کے نقوش اور بالکل ایک جیسی آنکھیں دیکھ حیات پل کے لیے ساکت ہوئی مگر اپنی سوچ کو جھٹک کر خود کو چھڑوانا چاہا "یہ میں ہوں تمہاری بہن عفاف۔۔ میں تمہاری بہن عروب ہوں۔۔ پلیز میری بات سنو۔۔ چلانا مت"۔۔ نم لہجے میں کہا تو حیات نے اثبات میں سر ہلایا اور عروب کے ہاتھ ہٹانے پر دو قدم پیچھے ہو کر کھڑی ہوئی "کک۔۔ کون مم۔۔ میری کک۔۔ کوئی بہن نہیں پلیز جائیں یہاں سے"۔۔ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر سسکیوں کو روکتے ہوئے چلا کر کہا تو عروب نے التجائیہ نظروں سے حیات کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"میرا یقین کرو عفاف میں بہن ہوں تمہاری۔ بہت مشکلوں سے تم تک پہنچی ہوں۔ مجھے یوں مت دھتکارو۔۔۔ تمہارے علاوہ میرے پاس کوئی رشتہ نہیں ہے۔ میں مر جاؤں گی تمہارے بغیر۔ اتنے سال بہت صبر کیا ہے میں نے"۔ عروب نے آگے بڑھ کر زبردستی حیات کو گلے لگا کر روتے ہوئے کہا تو حیات کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے

"اگر میں آپ کی بہن ہوں تو کیوں اتنے سال خود سے دور رکھا۔ کیوں مجھے لینے نہیں آئی۔۔۔ کیوں مجھے سڑک پر پھینک دیا"۔ حیات کے تڑپ کر کہنے پر عروب نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا "تمہیں چھوڑا نہیں تھا عفاف۔ تمہیں تو بچایا تھا۔ ہماری کار کہ بریک فیل ہوئی تھی۔ تم ماما کی گود میں تھی اور میں بیک سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جب ہمیں لگا کہ ہم میں سے کوئی نہیں بچے گا تو مانے تمہیں کھڑکی سے باہر دھکا دیا

بابا کے لاکھ کہنے کے باوجود میں نے اور مانے کار سے چھلانگ نہیں لگائی۔۔۔ ہم انہیں مرتا ہوا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

مگر اللہ کو شاید کچھ ہی منظور تھا۔ اتنی بری چوٹوں کے بعد بھی ناجانے میں کیسے بچ گئی۔ خدا گواہ ہے ماں باپ کے مرنے پر صبر کر لیا تھا۔ مگر اس بات پر آج تک صبر اور یقین نہیں کیا تھا کہ میری بہن بھی مر گئی ہیں۔ ہر ممکن طریقے سے تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے"۔ حیات کے آگے بچپن کی تصویریں رکھتے ہوئے کہا جنہیں دیکھ حیات پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"میرے ساتھ چلو عفاف۔ میں تمہیں لینے آئی ہوں۔ میں نہیں رہ سکتی اب اپنی بہن کے بغیر"۔ حیات کے ہاتھ تھامتے روتے ہوئے منت کی تو عروب کی بات پر حیات کے چہرے کا رنگ فق ہوا

Posted On Kitab Nagri

جبکہ دوسری جانب یہ سب دیکھتے مُعْتَصِم چوہدری کی آنکھیں خون چھلکانے کو تیار تھیں
گردن اور کسرتی بازوؤں کی رگیں تن کر واضح ہونے لگی
اپنے بالوں کو مٹھیوں میں دبوچ کر اپنے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کی
اور سرخ جلتی آنکھوں سے حیات کو دیکھا
جو عروب کو ہی دیکھ رہی تھی

"یہ تصویریں میرے بچپن کی ہے میں مانتی ہوں۔ مگر یہ فیک بھی ہو سکتی ہے۔ اگر یہ سچ بھی ہو تو میں نہیں جا
سکتی۔ سولہ سال پہلے اپنے ماں باپ کو کھو چکی ہوں۔ دوبارا نہیں کھونا چاہتی۔ یہ سب مجھے بہت عزیز ہیں۔
میں انہیں تکلیف نہیں دے سکتی آپ میری بہن ہے تو مجھے جان سے بھی عزیز ہوگی۔ میں ماں جی سے بات کرو
گی انہیں بتاؤ گی۔ وہ مجھے کبھی آپ سے ملنے سے نہیں روکے گی۔ مگر میں احسان فراموش نہیں بنو گی۔ مجھے
معاف کر دے۔ میں خود غرض نہیں بن سکتی۔ ان لوگوں کی جان بستی ہے مجھ میں۔" حیات نے روتے
ہوئے انکار کیا

تو عروب کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ رینگ گئی

"اور مجھے جو تکلیف ہوگی اس کا کہا عفاف۔ میں جو تمہارے لیے تڑپ رہی ہوں۔ تمہارے لیے۔ تمہیں
ڈھونڈنے کے لیے میں کیا سے کیا بنی ہوں۔ تاکہ تمہیں تلاش کر سکو۔ خیر تمہیں ثبوت چاہئے کہ میں
تمہاری بہن ہوں یا نہیں رائٹ " تلخ لہجے میں کہہ کر حیات کو دیکھا
اور اپنے بیگ سے کٹر نکال کر اپنی ناخن کاٹ کر حیات کی مٹھی میں رکھے
اپنے بالوں کو نیچے سے کاٹ کر حیات کو تھمایا۔ اتنا کافی ہو گا۔ باقی تم خود سمجھا رہو۔

Posted On Kitab Nagri

تم ٹیسٹ جہاں سے مرضی کروالو۔ اور جب یقین سجائے تو اس نمبر پر فون کر دینا"۔ حیات کے ہاتھ میں نمبر تھماتے ہوئے کہا

اور پلٹ کر جانے لگی جب حیات نے آگے بڑھ کر عروب کو گلے لگا لیا
ہاں وہ لڑکی جھوٹ بھی بول سکتی تھی۔ فراڈ بھی ہو سکتی تھی۔ مگر جو کشش حیات کو اس سے مل کر ہوئی
تھی۔ وہ بہت عجیب تھی۔ دل عروب کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ٹپ گیا تھا
دل چیخ چیخ کر اس سے اپنے رشتے کی گواہی دے رہا تھا

حیات کے گلے لگنے پر عروب نے اسے خود میں بھیج لیا تو حیات پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
حیات کے انکار پر معتصم کو اپنے رگ و پے میں سکون سرایت کرتا محسوس ہوا
شاید وہ خود غرض ہو رہا تھا

مگر حیات کو اپنی بہن کے لیے تڑپتا دیکھ کر حیات کی تکلیف کو سوچ کر کراہ اٹھا تھا
وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی بہن کو دھتکارے نا اسے اپنالے۔ مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ یہاں سے چلی جائے
معتصم چوہدری اب بہت جلد یہاں سے کوٹ کر گھر والوں کو عروب کے بارے میں بتانے کا ارادہ رکھتا تھا
اور عروب سے حیات کا ہاتھ بھی مانگنا چاہتا تھا

وہ حیات کی بہن تھی اور اس کا حق تھا کہ اپنی چھوٹی بہن کے بارے میں فیصلہ لے
اب فیصلہ تو وہی ہونا تھا جو معتصم چوہدری نے کرنا تھا۔ مگر وہ عروب سے بڑی بہن ہونے کا حق نہیں چھیننا چاہتا
تھا

عروب کے جانے کے بعد حیات کو بیڈ پر اوندھے منہ گر کر روتے دیکھ کر معتصم چوہدری نے عروب کو کوسا

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رونے سے حیات کی کتنی جلدی طبیعت خراب ہوتی ہے اور اب وہ بخار میں تپتی رہے گی۔ اور صبح ماں جی اسے گاؤں کے میل ڈاکٹر کے پاس کے کر جائے گی جسے سوچ سوچ مُعتصم کو اپنے جسم میں شرارے پھوٹے محسوس ہو رہے تھے حیات کے سو جانے کے بعد مُعتصم چوہدری نے اپنی کنپٹیوں کو سہلایا اور موبائل نکال کر ملازمہ کو کال کی جو مُعتصم کی کال کے بعد حیات کے پاس آئی حیات کو بیڈ پر ٹھیک سے لٹا کر اس پر کپڑا دیا۔ اور کمرے کی لائٹس اوف کر کے سائڈ لیپ اون کر کے باہر چلی گئی جسے دیکھ مُعتصم چوہدری نے گہری سانس بھری اور لیپ ٹاپ بند کر کے سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ جنگل کے قریب سنسان سڑک کا منظر تھا۔ جہاں سڑک کے سامنے بہت بڑا فارم ہاؤس بنا ہوا تھا۔ سڑک کے ارد گرد نظر دوڑائیں تو دائیں جانب تھوڑا آگے جا کر جنگل شروع ہو جاتا تھا۔ جبکہ بائیں جانب سنسان سڑک کے ساتھ خالی میدان تھا اس جگہ کے ارد گرد دور دور تک آبادی ناہونے کے برابر ہی تھی رات کے ایک بجے جنگلی جانوروں کی آوازیں عجیب وحشت پیدا کر رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

اپنی بائیک کو سڑک کے دائیں جانب جنگل کے قریب درخت کے پاس کھڑی کر کہ معتصم چوہدری بائیک سے نیچے اترا

بلیک پینٹ شرٹ کے ساتھ بلیک ہی لیڈر کہ جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ چہرے پر ڈریگوا کا ماسک لگائے اپنی کمر سے پستل نکال کر لوڈ کی

اور تیز مگر مضبوط قدم فارم ہاؤس کی بیک سائیڈ کی جانب بڑھائے

وہ جیسے ہی فارم ہاؤس کی بیک سائیڈ پر آیا تو اندر سے تیز میوزک کی آواز باہر تک سنائی دی مگر جو بات معتصم چوہدری کو چونکا دینے والی تھی۔ وہ تھی اس قدر تیز میوزک میں کسی کی چیخوں کی آواز جو کہ اس تیز میوزک کو چیرتی ہوئی باہر آرہی تھی

ارد گرد کا جائزہ لیا مگر ایسا کچھ نظر نہ آیا جس سے اندر جھانک سکے

کیونکہ شیشے کی ساری کھڑکیوں کو بند کر کے آگے سیاہ کر ٹینز کیے ہوئے تھے

بیک سائیڈ کا اچھے سے جائزہ لے کر فارم ہاؤس کے دائیں جانب آیا

نظریں اوپر کو دوڑائی تو آنکھوں میں ٹیرس کو دیکھ کر چمک دوڑ گئی

سائیڈ پر لگے پائپ کی مدد سے ٹیرس پر چڑھ کر اندر چھلانگ لگائی

آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھولا

تو نظریں بیڈ پر لیٹے دو وجودوں پر گئی جنہیں دیکھ معتصم نے سرعت سے نظریں پھیری

اور اپنے ہاتھ میں بیگ سے نکال کر گلوں پہنے جن کے آگے

تیز دھار چاقو نما ناخن لگے ہوئے تھے

Posted On Kitab Nagri

پھر آگے بڑھ کر نشے میں دھت لڑکے اور لڑکی کی گردن پر ایک ہی وار کر کہ انہیں جہنم واصل کیا
چادر اٹھا کر دونوں کے وجود پر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل آیا
وہاں موجود سب کمروں کی تلاشی لی تو کچھ خاص ناملا
تو قدم ریلنگ کی جانب بڑھائے

نظریں نیچے نظر آتے منظر پر گئی تو خون میں شرارے پھوٹتے محسوس ہوئے
یونی کے اکیس بائیس سال کی عمر کے لڑکے لڑکیاں نشے میں دھت۔ ایک دوسرے کی بانہوں میں جھول رہے
تھے

نظریں ان سب سے ہوتی دائیں جانب اوندھے منہ گرے وجود پر گئی
جس کے جسم پر پھٹی ہوئی پینٹ کے علاوہ کچھ نہیں تھا
کمرز خموں سے چور تھی۔ اور پینٹ جہاں جہاں سے پھٹی تھی وہ جگہ بھی خون سے تر تھی
شاید اسے بیلٹ سے بہت زیادہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا
تبھی ریڈ ٹاپ میں موجود لڑکی نشے سے لڑکھڑاتی ہوئی اس لڑکے کی جانب بڑھی
گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس لڑکے کے بالوں کو اپنی مٹھی میں دبوچ کر اس کا رخ سیدھا کیا
تو اس قدر شدید تکلیف پر وہ کراہ کر رہ گیا

"کہاں بھی تھا کہ شرافت سے مان جاؤ ڈرگ ہی تو ہے۔ جو تمہیں سکون دیں گے۔ تمہیں ہر تکلیف سے دور
لے جائیں گے۔ مگر نہیں سر پر عاشقی کا بھوت سوار تھا۔ مسلمان ہونے کا فخر تھا۔ اب دیکھو فخر اور بھوت

Posted On Kitab Nagri

بہت اچھے سے سر سے اتر گئے ہو گے"۔۔۔ یمان شاہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے چلا کر ترکی میں کہا

تو یمان شاہ نے اپنی تکلیف سے سرخ ہوتی آنکھوں کو با مشکل کھولا

سر سے بہتا خود چہرے کو رنگ چکا تھا

پلکیں بھی خون سے چپکی ہوئی تھیں۔۔۔ ہونٹ دائیں جانب سے بری طرح پھٹا ہوا تھا

وہ کہی سے بھی وہ شاندار۔۔۔ مغرور یمان شاہ نہیں لگ رہا تھا جس کی تصویر عروب شاہ نے دکھائی تھی

"نن۔۔۔ نہیں آئی نج۔۔۔ جسٹ لوہر۔۔۔ اونلی ہر۔۔۔ اینڈ۔۔۔"

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔۔۔ منہ سے نکلتے خون اور جڑے میں اٹھتی تکلیف کو نظر انداز کر کے مسکرا کر کہا تو

اس لڑکی نے غصے سے اٹھ کر اپنا ہیل والا پاؤں یمان شاہ کے چہرے پر مارا

یمان شاہ کے سیدھے ہونے پر مُعْتَصِم چوہدری کو اس کا سینہ خون سے تر نظر آیا

وہ اندازہ نہیں لگا پایا کہ سینے پر کس جگہ اسے چوٹ لگی ہے یا پھر سارا سینہ ہی زخموں سے چور تھا

مُعْتَصِم چوہدری نے تیز تیز قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے

کیونکہ وہاں موجود سبھی نشے میں دھت تھے۔۔۔ اور کوئی سیکورٹی بھی نہیں تھی

اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا یا تو ان کے پاس ہتھیار تھے

یا تو انہیں اس بات کا یقین تھا کہ وہ سٹوڈنٹس ہیں تو ان پر ناکسی کو شک ہو گا اور نا ہی یہاں کوئی آئے گا

مُعْتَصِم جیسے ہی سیڑھیوں اتر کر نیچے آیا۔۔۔ تبھی کمرے سے ایک دیونا شخص باہر نکلا

Posted On Kitab Nagri

جس کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ تھی۔ مُعْتَصِم کو وہ نشے میں نہیں لگا تھا اسی لیے اس کے دیکھنے سے پہلے ہی مُعْتَصِم دائیں جانب موجود کمرے کے دروازے کے پیچھے ہو گیا

جہاں سے سامنے کا منظر صاف نظر آ رہا تھا
وہ شخص باہر آیا اور لڑکے کے کان میں کچھ کہا
اور پھر اندر واپس گیا

اور ایک بیس سال تک کی لڑکی کو بانہوں میں اٹھا کر باہر لایا جس کی حالت اس قدر خراب تھی کہ مُعْتَصِم چوہدری اس قدر مضبوط دل اور حوصلہ مند ہونے کے باوجود دوسری نظر اس پر ناڈال سکا اس شخص نے لا کر لڑکی کو یمان شاہ کے قریب پھینکا تو یمان نے تڑپ کر آنکھیں میچ لیں "اب تم اس لڑکی کے ساتھ وہی کرو گے جو ہم نے کیا۔ ورنہ تم دونوں کی کھال ادھیڑ دے گے ہم"۔ اس شخص نے اپنا بوٹ میں قید پاؤں یمان شاہ کے سینے پر مسلے ہوئے کہا

تو یمان شاہ کی دردناک چیخیں اس تیز میوزک میں گونج اٹھیں
کہ تبھی ریڈ ٹاپ والی لڑکی نے آگے بڑھ کر میوزک بند کیا
"یمان شاہ مر جائیں گا۔ مگر اپنی زندگی بچانے کے لیے کسی معصوم کو تباہ نہیں کرے گا"۔ یمان شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا تو اس لڑکی کا قہقہہ گونجا

"یہی بات تو مجھے اس کی پسند ہے۔ اتنی تکلیف کے باوجود بھی یہ ایڈیٹیوڈ۔ یہ گھمنڈ"۔ لڑکی نے جھک کر یمان شاہ کے چہرے پر انگلی پھیرتے ہوئے بے باکی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

اور اپنی جانب پیٹھ کیے شخص کی گردن پر وار کر کہ اسے پیچھے گرایا
جبکہ سب اس افتاد پر بھونچکارہ گئے
اس سے پہلے وہ اپنے ہتھیار نکالتے معتصم نے آگے بڑھ کر کھڑکی سے پردہ کھینچ کر اتارا اور ایمان شاہ کی پیٹھ پر
رکھ کر آگ بجھائی

تبھی اپنی کمر پر گولی دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تو معتصم چوہدری نے تکلیف سے آنکھیں سختی سے بند کی
اور ویسے بیٹھے بیٹھے ہی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے
اور پیچھے والے شخص کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کر کہ نیچے کودھکا دیا
اس سے پہلے دوسرے لوگ اپنی پسٹل سے نشانہ لیتے معتصم چوہدری نے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا
جس میں چار لڑکیاں اور پانچ لڑکے تھے

وہ لاؤنچ جہاں کچھ دیر پہلے جشن منایا جا رہا تھا اب وہ خون سے لت پت تھا
معتصم نے آگے بڑھ کر لڑکی کی گردن پر ہاتھ رکھ کر نبض دیکھی جو کہ رک چکی تھی۔ وہ معصوم جان ان
حیوانوں کی درندگی کو سہتے ہی شاید موت کو گلے لگا چکی تھی

جبکہ ایمان شاہ بھی اب ہوش و خرد سے بیگانہ اوندھے میں گر اہوا تھا
ایمان شاہ سے پردہ اٹھا کر معتصم نے اس لڑکی کو اس میں لپیٹا اور بانہوں میں اٹھا کر باہر نکل گیا
جنگل میں آکر معتصم چوہدری نے ارد گرد نگاہ دوڑائی مگر وہاں کچھ نظر نہ آیا

تو کچھ قدم اور آگے بڑھا تو چھوٹی سی ندی نظر آئی
لڑکی کو بانہوں میں اٹھائے ندی کی جانب قدم بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

—خون چھلکاتی ہیزل ہنی آنکھوں کو سامنے ٹکائے ندی میں اتر اپانی سے لڑکی کا چہرہ اچھے سے صاف کیا اور واپس آکر اسے نیچے زمین پر لٹایا

اپنے بیگ سے سامان نکال کر قبر کھودی۔ جبکہ اس دوران چہرے اور آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔ اس معصوم لڑکی کی تکلیف اپنے دل میں محسوس ہو رہی تھی۔ جس کے باعث معتصم چوہدری کے ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے

لڑکی کو قبر میں اتار کر۔ معتصم چوہدری نے اس پر مٹی ڈالی ایک درد بھری نگاہ قبر پر ڈال کر قدم واپس فارم ہاؤس کی جانب بڑھائے واپس پہنچ کر ایمان شاہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔ ایسا کرنے سے اپنے رگ و پے میں درد کی لہریں سرایت کرتی محسوس ہوئی

سختی سے ہونٹ بھینچ کر تیز تیز قدم لیتا اپنی بانیک کے قریب پہنچا

ایمان شاہ کو بانیک پر بٹھا کر اپنا بیگ آگے لٹکایا اپنے بیگ سے چھوٹی سی سی نکالی

اور بانیک پر بیٹھ کر ایمان شاہ کی کمر کے گرد باندھ اپنے ساتھ جوڑا تاکہ وہ گرنا جائے ایک بے بس سی نگاہ جنگل پر ڈال کر وہاں سے نکلتا چلا گیا

پندرہ دن بعد:-

ایمان شاہ نے موندی موندی آنکھیں کھول کر ارد گرد کا جائزہ لینا چاہا

Posted On Kitab Nagri

وہ اندھے منہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا
آنکھوں کے آگے چھایا اندھیرا چھٹا تو سب کچھ واضح نظر آنے لگا
بائیں جانب آف وائٹ کلر کا صوفہ پڑا تھا
اپنے بازو پر زور ڈال کر کروٹ بدلی تو پورے جسم میں درد کی ٹھیسیں اٹھتی محسوس ہوئی
اپنے کندھے پر ہوتی جلن اور درد کو با مشکل ہونٹ بھنچ کر ضبط کیا
اور سیدھا اٹھ کر بیٹھا
کمرے میں ارد گرد نگاہ دوڑائی
جس میں ایک بیڈ-سائیڈ صوفہ-دائیں جانب پڑے ڈریسنگ ٹیبل کے علاوہ کچھ نہیں تھا
یمان شاہ کی نظریں اپنے سینے پر گئی تو اسے پیوں سے جکڑا ہوا پایا
ہاتھ بے ساختہ اپنے سر کے دائیں جانب گیا
تو اس دن کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا جب ان لوگوں نے یمان شاہ کے سر کو میز پر مارا تھا
اس دن کے مناظر یاد کر کہ یمان شاہ ایک ہی جھٹکے میں بیڈ سے اترا
اور لڑکھڑاتے ہوئے قدم دروازے کی جانب بڑھائے
یمان شاہ جیسے ہی دروازہ کھول کر باہر آیا تو لاؤنج میں کسی شخص کو اپنی جانب پیٹھے کیے بیٹھا دیکھا
جو لیپ ٹاپ پر چلتی ویڈیو کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا
یمان شاہ کو سکریں پر کسی لڑکی کا گمان ہوا
اس سے پہلے وہ آگے بڑھ کر دیکھتا سامنے بیٹھے شخص نے ویڈیو کو بند کر دیا

Posted On Kitab Nagri

جسے دیکھ یمان شاہ کو حیرت ہوئی۔ کیونکہ وہ کانوں میں ہیڈ فون لگائے کافی محو ہو کر سکرین کو دیکھ رہا تھا اور جہاں تک یمان شاہ کو یقین تھا کہ جتنے آرام سے اس نے دروازہ کھولا ہے سامنے بیٹھے شخص کو اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوا ہوگا۔

اسی لیے ویڈیو یمان شاہ کی موجودگی کو محسوس کر کہ نہیں شاید اس نے ویسے ہی بند کی ہو "تم بہت سست شخص کو۔ ایک تو پندرہ دن ہوش میں آنے میں لگا دیے۔ جس کی وجہ سے میرا تناؤ وقت ضائع ہوا۔ اور اب پھر وہی سٹیجیو بن کر کھڑے ہو گئے ہو"۔ سامنے بیٹھے شخص کی کراخت آواز پر یمان شاہ نے گڑبڑا کر ارد گرد دیکھا

پھر اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کر کہ قدم اس کی جانب بڑھائے

"بیٹھ جاؤ یمان شاہ"۔ معتصم چوہدری نے نرم لہجے میں اپنے سامنے کھڑے یمان شاہ سے کہا تو یمان سنجیدہ نظروں سے معتصم کو دیکھتا سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گیا

"کون ہو تم۔ اور میں یہاں کیسے آیا" یمان شاہ کے سنجیدہ اور سپاٹ چہرے کو دیکھ معتصم نے ٹیبل پر پڑی اپنی سگریٹ کی ڈبی اٹھائی

www.kitabnagri.com

سگریٹ سلگا کر ہونٹوں سے لگائی اور ایک نظر یمان شاہ کو دیکھا

"اپنا محافظ۔ دوست کچھ بھی سمجھ لو"۔ معتصم نے کندھے آچکا کر کہا تو یمان شاہ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی

"دوستی کا انجام بہت اچھے سے دیکھ چکا ہوں میں"۔ تلخ لہجے میں سر جھٹکتے ہوئے کہا تو معتصم نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

"دوستی کا نہیں سہارے کا انجام۔ اور سہارا وہ بھی ایک کافر کا۔ جو کبھی ڈسنے سے باز نہیں آتا۔ سچ تو یہ ہے کہ سہارہ کافر کا ہو یا مسلمان کا خدا کے سہارے کے علاوہ یہ دنیاوی سہارے منہ کے بل ہی گراتے ہیں"

"اور بعض دفعہ کچھ چیزوں کی اور کچھ رشتوں کی پہچان ہمیں منہ کے بل گر کر ہی ہوتی ہے۔۔۔"

اور وہ پہچان ہمیں دنیا کی بہت سی اذیت ناک حقیقتوں سے روشناس کروادیتی ہے۔ "سگریٹ یمان شاہ کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو یمان شاہ نے ایک نظر ہاتھ میں جلتی سگریٹ کو دیکھا اور ایک نظر خود کی جانب سنجیدگی سے دیکھتے مُعْتَصِمِ چوہدری کو

"مجھ پر واضح ہونے والی حقیقتوں نے صرف دنیا کی پہچان نہیں کروائی مجھے جیتے جی قیامت اور جہنم سے گزارا ہے۔ بلکہ اس اذیت کو میری روح میں اتار دیا ہے۔ ان اذیتوں نے میرا دل اور وجود کا پور پور چھلنی کر دیا ہے۔"۔۔۔ نم لہجے میں نظریں جھکائے کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے

"میرے پارٹنر بنو گے۔ میرے رائٹ ہینڈ"۔۔۔ مُعْتَصِمِ کے سوال پر یمان نے جھٹکے سے سراٹھا کر اسے دیکھا

"کیا مطلب"۔۔۔ یمان شاہ نے الجھ کر پوچھا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کا دلکش قہقہہ لاونج کی فضا میں گونجا

آج تمہاری سپیشل سروس گروپ کی ٹریننگ کا پہلا دن ہے جو ان۔۔۔ یہ ٹریننگ دنیا کی سب سے مشکل اور خطرناک ٹریننگ ہے۔۔۔۔۔ مُعْتَصِمِ چوہدری نے گھنے جنگل میں ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا تو یمان شاہ نے بغور اس کی جانب دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335_7500595

ویسے تو اس ٹریننگ کے لیے ایس ایس جی کبھی بھی سیول بندے کو نہیں لیتی۔ اس ٹریننگ کے لیے آرمی سے

بندے لیے جاتے ہیں۔ جن کی پہلے کچھ ٹریننگ ہوتی ہو۔ اور ان کے اعصاب مضبوط ہو

اس ٹریننگ کے لیے انسان کی ہڈیاں۔ اعصاب اور حواسوں کا مضبوط ہونا ضروری ہے

اور یہ ٹریننگ چھ ماہ کی ہوتی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس میں سروائیول سکلیز سکھائیں جاتی ہیں۔

جس کا مقصد اگر آپ کسی مشن کے دوران جنگل وغیرہ میں پھنس جائیں تو آپ سروائیو کر سکتے۔ اس میں آپ کو سانپ۔ کچا گوشت۔ خرگوش اور مرغی کو دانتوں سے کاٹنا سکھاتے ہیں۔۔۔

اس کے ساتھ میپ نیویگیشن سکھائی جاتی ہے۔ تاکہ آپ جنگل میں ہو تو باآسانی راستہ تلاش کر سکتے۔

یہاں جوندی ہے وہ بہت چھوٹی ہے۔ مگر تمہاری اتنی ٹرینگ ضرور ہو جائے گی۔ کہ تم میری ٹیم کا حصہ بن سکو۔ ویسے بھی میرے پاس صرف دو ماہ ہے۔ تمہاری وجہ سے پہلے ہی میرا بہت وقت ضائع ہو چکا ہے۔۔۔

مگر میں چاہتا ہوں تمہاری کچھ ٹرینگ خود کرواؤ۔ باقی میرے بندے تمہیں ٹرین کر دے گے۔

اس میں کراٹے۔ ہتھیار کا استعمال۔ اور نشہ کی حالت میں خود کو قابو پانا ہو گا۔ "معتصم چوہدری کے تفصیلی

بتانے پر ایمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

"اور ندی کا کیا کام اس ٹرینگ میں"۔

"ندی تو بہت چھوٹی چیز ہے۔ ہماری ٹرینگ میں تریلا ڈیم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے کھڑے پانی میں۔

آرمی یونیفارم کے ساتھ تھری جی رائفل باندھ کر آپ کو اس پانی میں کودنا ہوتا ہے۔۔۔ اور جب آپ یہ کر لیتے

ہیں اس کے بعد ہاتھوں کو پشت پر باندھ کر پانی میں دھکا دیا جاتا ہے۔

اس سب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر دشمن ہمیں اس طرح باندھ کر دھکا دے۔ یا ہمیں اپنے ساتھ کسی

دوسرے وجود کو بچانا ہو تو ہم میں اتنی طاقت ضرور ہو کہ ہم اپنے ہاتھ کھول سکتے اور کسی دوسرے کے ساتھ اس

پانی کے بہاؤ کو آسانی سے پار کر سکتے۔۔۔

اس ٹرینگ کے اور بھی بہت سے مراحل ہیں۔ جو بعد میں تمہیں طے کرنے ہوں گے۔ فلحال ان دو ماہ میں

Posted On Kitab Nagri

تم ان کو کرو گے۔

باقی تم اپنی سٹڈی کمپلیٹ کر کہ جب پاک آؤ گے تب دیکھا جائے گا" ---
مُعْتَصِم چوہدری کے کہنے پر ایمان شاہ نے قدم آگے بڑھائے

جہاں ٹرینگ کا سامان پڑا ہوا تھا

اور پھر دو ماہ میں مُعْتَصِم چوہدری نے ایمان شاہ کو اس قدر مضبوط بنا دیا تھا
کہ وہ ناصر ف خود کی حفاظت کر سکتا تھا بلکہ دوسروں کی حفاظت بھی کر سکتا تھا

"تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں کیوں آئے تھے" --- مُعْتَصِم نے اپنا سامان پیک کرتے ہوئے استفسار کیا تو ایمان شاہ
نے گہرے سانس بھری

اور نظریں سامنے کھڑکی پر ٹکادی

"اس نے کہا میری محبت حوس ہے۔ میری محبت۔ میرا اس سے اظہار اس کے سر پر خاک ہے۔ میرا ساتھ
اسے دنیا کی نظروں میں گرا دے گا۔

اس نے دھکتا راتو یہاں چلا آیا۔

یہاں آیا تو مانگ ملا۔ وہ بھی مجھے اپنے جیسا لگا۔۔۔ میرے دل کے حالات خراب تھے اور اس کے مالی حالات
خراب تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے اس کی مدد کرنے کی کوشش کی اس نے کہا میں اس کا دوست نہیں ہوں۔ اور وہ غیروں کی مدد نہیں لیتا۔

اسی لیے میں نے اس سے دوستی کر لی۔

اور میں اس کی مدد کرنے لگا اس کے پڑھائی اور ہاسٹل کے اخراجات میں نے اپنے سر لے لیے۔

اپنے بابا کے دوست سے بات کر کہ اس کی جا ب بھی لگوادی۔۔۔

مگر آہستہ آہستہ وہ بدلنے لگا۔ اس کی اور بہت سی لڑکیوں اور لڑکوں سے دوستی ہونے لگی۔۔۔

میں اسے نہیں روک سکتا تھا۔ وہ اس کے مذہب اور ملک کے لوگ تھے۔ مگر میں اس سے دور رہنے لگا۔

ایک دن اس نے مجھے ڈنر پر بلایا میں وہاں گیا تو وہ اکیلا تھا۔ ہم نے کھانا کھایا مگر اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں کہ کیا ہوا۔۔۔

جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک روم میں تھا۔ میں روم سے باہر آیا تو مائک اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ تھا۔

اس نے مجھے بتایا کہ میں نے ڈرنک کی تھی مگر میں ڈرنک نہیں کرتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ میں نے اس کی گرل

فرینڈ کے ساتھ رات گزاری ہے۔ اس بات پر مجھے غصہ آیا اور میں نے اسے کافی مارا

مگر اس کی گرل فرینڈ نے مجھے تصویریں دکھائی تو میں ساکت رہ گیا۔

میں وہاں سے چپ چاپ چلا گیا۔

مگر اگلے دن میری قسمت اچھی تھی یا بری۔ میں نے مائک اور اس کی گرل فرینڈ کی باتیں سن لیں۔ وہ پکس

فیک تھیں۔

اس بات پر میری پھر سے لڑائی ہوئی تو ان لوگوں نے مجھے بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس میں روزی نامی لڑکی کی ڈیٹیل ہے۔ اس کی بہن اس گروپ کا حصہ ہے۔ روزی کو اپنے جال میں پھنسا کر اس کی بہن تک پہنچ کر اسے جہنم واصل کرنا۔ تمہارا پہلا مشن ہے۔

روزی آئے دن اپنے بوائے فرینڈ بدلتی ہے۔ اس پر نظر رکھو۔ جیسے ہی اس کا بربیک اپ ہو اسے اپنے جال میں پھنساؤ۔

اگر اس میں وقت لگے تو اس کے سامنے جاؤ اور اسے مجبور کرو کہ وہ اپنے بوائے فرینڈ کو چھوڑ دے۔"۔ ایمان شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

جو بلیک پیٹ پھنے شرٹ لیس بیٹھا ہوا تھا۔ وجہ کمزور کا زخم تھا

اس عرصے میں تین بار کمزور کی سرجری ہو چکی تھی جس کے باعث جلنے کا زخم کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا

پیٹھ سے سکن اس قدر جھلس گئی تھی کہ جسم کے باقی حصوں سے گوشت کاٹ کر وہاں لگایا گیا تھا

"ان نشانوں کا بھی کچھ کر لینا۔ کوئی ٹیٹو بنو تو وہ بیسٹ رہے گا۔"۔ ایمان شاہ کی پیٹھ پر بنے نشانوں کو دیکھتے

ہوئے کہا تو ایمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

"پھر ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔ آپا لوگ انتظار کر رہے ہو گے۔ ناگیا تو پھر حویلی فون کر دیا جائے گا۔"۔ ایمان

شاہ کے گلے ملتے ہوئے مسکرا کر کہا تو معتصم کی بات پر ایک بھولی بھٹکی مسکراہٹ نے ایمان شاہ کے شکر فی لبوں

کا احاطہ کیا

"چوہدری ایک بات کہوں تو مانو گے۔"۔ قدم دروازے کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو معتصم نے دروازہ کھولتے

اثبات میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

"عروب کا خیال رکھنا۔ اپنے کسی وفادار بندے کو اس کی حفاظت کے لیے ہائیر کر دو۔ وہ کہا جا رہی ہے کیا کر رہی ہے۔ کن لوگوں سے مل رہی ہے۔ وہ خوش ہے یا اداس ہے۔ مجھے اس کے ایک ایک لمحے کی رپورٹ چاہئے" ---

"ٹھیک ہے میں کر دوں گا"۔ مُعْتَصِم نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا تو یمان شاہ اس بار دل کھول کر مسکرایا اور خود سے دور جاتی مُعْتَصِم چوہدری کی کار کو دیکھا اور گہری سانس فضا کے سپرد کی اور قدم واپس فلیٹ کی جانب بڑھائے

حال:-

پانچ ماہ بعد:-

مُعْتَصِم چوہدری کے جانے کے بعد ڈھائی ماہ کا عرصہ عروب کو قیامت سے کم نہیں لگا تھا۔۔۔ یمان شاہ کی

حفاظت کے لیے وہ خود جانا چاہتی تھی

اور وہ چلی بھی جاتی اگر مُعْتَصِم نا جاتا۔ لیکن وہ اپنی بہن سے بھی ملنا چاہتی تھی اور اس سے اچھا موقع اسے دوبارہ نہیں مل سکتا تھا

مگر مُعْتَصِم کی جگہ سنبھال کر جن جن مشکلات کا سامنہ اسے کرنا پڑا اس کے بعد

ایجنٹ 32 کی موت کے لیے جو گلہ تھا عروب کے دل میں۔ وہ ختم ہو گیا

اس دوران وہ کئی بار حیات سے مل چکی تھی۔ اور حیات ڈی این اے ٹیسٹ بھی کروا چکی تھی

عروب نے کئی بار حیات کو ساتھ چلنے کا کہا مگر حیات نے منع کر دیا

Posted On Kitab Nagri

اس کا کہنا تھا کہ وہ حویلی آئے۔۔۔ ماں جی اور بابا سے بات کرے۔۔۔ جس پر عروب نے منع کر دیا کیونکہ اگر وہ ایسا کرتی تو معتصم کو شک ہو جاتا اور پھر عروب کی خیر نہیں تھی حیات کی ضد کو سن کر عروب نے اسے کسی کو بھی اس کے متعلق بتانے سے منع کر دیا جس پر حیات پہلے تو حیران ہوئی مگر پھر اس نے بات مان لی

معتصم کے واپس آنے پر عروب کی اس کے ساتھ ابھی خاصی دوستی ہو گئی تھی وہ مل کر ایک ساتھ کئی مشن کمپلیٹ کر چکے تھے

مگر گڑ بڑ تب ہوئی جب ایمان شاہ نے عروب کی کمر کے زخم کو نوٹس کیا جس پر عروب کو حیرانگی ہوئی کہ وہ کیسے اس قدر نوٹس کر سکتا ہے پہلے تو عروب نے اس بات کو وہم سمجھ کر جھٹلادیا

مگر پھر جب ایمان شاہ نے عروب کو پینڈٹ دیا جس میں ایک خاص قسم کا کیمرہ فٹ تھا اسے دیکھ کر عروب کو شاک لگا تھا

وہ کوئی عام کیمرہ نہیں تھا۔۔۔ سیشنل فورسز کو ان کے مشنز میں اس طرح کے کیمرہ وغیرہ پروائیڈ کیے جاتے تھے

پھر عروب کے دماغ میں جھماکا سا ہوا

معتصم کا سات دن کی بجائے ڈھائی ماہ استنبول رہنا

ایمان شاہ سے اس قدر دوستی۔۔۔ اور جس بات پر عروب کو جھٹکا لگا تھا

وہ تھا معتصم چوہدری کا نکاح۔۔۔ جس کے گواہوں میں معتصم چوہدری کے ٹیم کے کچھ لوگ شامل تھے

جبکہ موبائل پر ویڈیو کال پر مولوی صاحب اور ان کے ساتھ صلاح الدین صاحب تھے

Posted On Kitab Nagri

"دس بجے تک ٹیم کے ساتھ گروپ کال کرو" — مُعْتَصِم چوہدری کے سخت لہجے پر عروب چونک اٹھی
"سب خیریت"

"نکاح ہے میرا گواہ ہو گے وہ لوگ — اور میں چاہتا ہوں تم اپنی بہن کے نکاح میں شامل ہو" — عروب کی
سماعتوں پر دھماکہ کر کہ مُعْتَصِم چوہدری فون رکھ چکا تھا

جس پر عروب کو پتہ چلا کہ وہ کبھی بھی عروب اور حیات سے انجان نہیں رہا تھا
وہ جانتا تھا کہ عروب اس کی غیر موجودگی میں حیات سے ملنے آتی تھی
جب نکاح کے وقت ویڈیو کال کی گئی یہی حالت حیات کی تھی

پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ سامنے ویڈیو کال پر عروب کو دیکھ رہی تھی
حیات کی طرف کا کیمرا آف تھا اسی لیے عروب یا کوئی اسے دیکھ نہیں سکا
حیات کے سکتے کو مُعْتَصِم چوہدری کی آواز نے توڑا تھا

کلانی تھام کر اسے اپنے ساتھ بٹھایا

"بناچوں چرا کیے دل و جان سے اس نکاح کو قبول کر لو ورنہ یہ رازماں جی کو بتانے میں لمحہ نہیں لگاؤ گا میں" حیات
کے کان میں سر دہلے میں سرگوشی کی تو حیات نے
نم نظروں سے مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

اس بات پر عروب کو بہت شرمندگی محسوس ہوئی تھی کہ وہ تیس مارخان بن رہی تھی
اور یہاں وہ سب کچھ جانتا تھا

مگر نکاح کے بعد مُعْتَصِم نے عروب سے اس متعلق کوئی بات نہیں کی تھی

Posted On Kitab Nagri

لیکن عروب اس بات کا بدلہ ضرور لینا چاہتی تھی
وہ معتصم چوہدری کو بس تنگ کرنا چاہتی تھی

مگر جب یمان شاہ نشے کی حالت میں آیا تو عروب کا شک یقین میں بدل گیا
عروب مر کر بھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتی تھی کہ یمان شاہ نشہ کر سکتا ہے۔ پہلے تو عروب نے سوچا کہ وہ
یمان شاہ کو بیہوش کر دے گی

مگر جب یمان شاہ کی سانسوں سے عروب کہ سانسیں ملی تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ شراب کے نشے میں نہیں ہے
اسے کوئی ہیوی ڈرگ دیا گیا ہے
جب تک یمان شاہ اپنی وحشت کسی پر اتار نہیں لے گا یا جب تک اسے انسٹیڈوٹ نہیں دیا جائے گا اس کے بغیر
یمان کو ویسے قابو نہیں کیا جاسکتا

اور اس کے نتیجے میں اگر وہ کسی اور کو نقصان نہ پہنچا سکا تو خود کو ضرور کچھ کر لے گا

اسی لیے عروب نے خاموشی سے اپنا آپ یمان شاہ کو سونپ دیا تھا
یمان شاہ کی دی ہر تکلیف کو وہ چپ چاپ سہہ گئی تھی

مگر عروب نے یمان شاہ سے جان بوجھ کر ناراضگی جتائی شاید وہ اسے بتادے

مگر یمان شاہ نے ایک بار بھی اصل وجہ نہ بتائی

جس پر عروب نے سچ نکلوانے کے لیے حیات کے ساتھ ایک دو دن کے لیے غائب ہونے کا سوچا
جب حیات سے چلنے کا کہا تو وہ رونے تڑپنے لگی گئی جس کی پرواہ کیے بغیر عروب غصے سے حیات کو ساتھ لے آئی
کیونکہ اسے یقین تھا کہ معتصم چوہدری کا عروب تک پہنچا بالکل مشکل نہیں

Posted On Kitab Nagri

وہ آسانی سے ان دونوں تک پہنچ جائے گا
تب تک وہ حیات کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر لے گی
مگر وہ جیسے ہی ناروے آئی تو اس کے لیے ایک مشن تیار تھا

اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں بچتا تھا
مگر اسے یقین تھا کہ ایمان یا معتصم چوہدری آجائیں گے مگر آج پانچ ماہ ہو چکے تھے
ان دونوں نے پلٹ کر خبر تک نہیں لی تھی

عروب کئی بار اپنے پینڈیٹ کی لوکیشن کو اون بھی کر چکی تھیں
یا تو ایمان شاہ نے دیکھا نہیں تھا۔ یاد دیکھ کر بھی نظر انداز کر دیا تھا
عروب کے لیے آنا جس قدر آسان ثابت ہوا تھا

جانا اس قدر ہی مشکل ہو رہا تھا

اور یہاں آ کر حیات کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔ حیات کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ عروب اسے اکیلے
واپس بھیج دیتی۔

www.kitabnagri.com

عروب نے گہری سانس بھر کر اپنی نم ہوتی آنکھوں کو صاف کیا اور ایک نظر بیڈ پر رو کر سوئی حیات کو دیکھا
جو جب سے آئی تھی۔ تب سے اس کا دن رات رونے میں ہی گزر رہے تھے

حیات پر کمفرٹراچھے سے پھیلا کر عروب نے کمرے کی لائٹس اوف کی
کمرے سے نکل کر قدم پچن کی جانب بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

پانچ ماہ پہلے:-

حیات آئینے کے سامنے کھڑی اپنے پیٹ کو اپنی مخروطی انگلیوں کے پوروں سے چھوتی شرم سے گلابی پڑ رہی تھی کہ تبھی کمرے کا دروازہ اڑھٹ سے کھلا اپنے سامنے عروب کو دیکھ حیات چونکی

"میں نے تم سے کہا تھا نا حیات کے ہم ساتھ چلے گے" - عروب نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکاتے - آنکھیں چھوٹی کر کہ حیات کو گھورتے ہوئے کہا

تو عروب کی بات پر حیات نے اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کیا

جب سے میمان اور عروب کا نکاح ہوا تھا عروب مسلسل حیات کو اپنے ساتھ کہی جانے کا کہہ رہی تھی جس پر حیات ٹال مٹول کر رہی تھی

مگر آج کل عروب کا اس بات پر خاصہ زور تھا

اور جس دن وہ گاؤں آئے تھے تب عروب نے ملتے ہوئے حیات کے کان میں یہی سرگوشی کی تھی کہ وہ اسے لے جانے کے لیے آئی ہے

اور یہی بات حیات مُعْتَصِم کو بتانا چاہتی تھی

مگر پھر یہ سوچ کر رک گئی کہ مُعْتَصِم چوہدری کے ہوتے عروب کی کہا چلنی ہے

"صم - کو ضرورت ہے میری عرو - میں انہیں چھوڑ کر نہیں جاسکتی - وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض ہو کر گئے ہیں -

Posted On Kitab Nagri

میں اس طرح سے جاؤں گی انہیں برا لگے گا۔ وہ بہت پوزیسو وہیں۔ انہیں نہیں پسند کہ میں ان کے بغیر حویلی سے جاؤں۔ اپنی کلائی عروب کی سخت گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے نم لہجے میں کہا تو عروب نے گھور کر حیات کو دیکھا

کہ تبھی حیات کے رونے کی آواز سن کر نور بیگم اور شائستہ بیگم وہاں آئی اندر کی صورت حال دیکھ وہ دونوں حیران رہ گئیں

نور بیگم روتی ہوئی حیات کی جانب بڑھتی اس سے پہلے ہی عروب نے حیات کو اپنی پیٹھ پیچھے کر لیا "بہن ہے یہ میری۔ اور ماں جی آپ کا بیٹا یہ جانتا ہے۔ میری بہن کو مجھ سے اتنے سال دور رکھا۔ جبکہ اس حقیقت سے وہ کئی سال پہلے سے واقف تھا۔ عروب نے سنجیدہ لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو نور بیگم اور شائستہ بیگم نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے عروب کو دیکھا

نور بیگم اور صلاح الدین صاحب کو یہ شک تو عروب کے نکاح والے دن ہی ہو گیا تھا مگر دنیا میں کتنے لوگوں کی آنکھیں ملتی تھی اسی لیے انہوں نے اس بات کو جھٹلادیا مگر اب عروب کے منہ سے سن کر۔ اور روتی ہوئی حیات کو دیکھ جو اس بات پر شرمندگی سے سر جھکائے کھڑی تھی۔ انہیں یقین ہو گیا تھا

تبھی عروب بنا کسی کی پرواہ کیے حیات کو وہاں سے لے کر چلی گئی راستے میں آنے والے معتصم چوہدری کے گارڈز کو وہ حیات کی کنپٹی پر پوسٹل رکھ کر پیچھے ہٹا چکی تھیں اور ہیکر تو وہ تھی ہی۔ ایک گاؤں جس میں پہلے ہی نیٹ ورک نا آنے کے برابر تھا اسے ہیک کرنا اس کے لیے زیادہ مشکل نہیں تھا

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے گارڈز مُعْتَصِمِ چوہدری سے رابطہ بنا کر سکے
حال:-

اپنے سامنے چلتی اس دن کی ویڈیو کو نجانے اب تک مُعْتَصِمِ چوہدری کتنی بار دیکھ چکا تھا
حیات کی آنکھوں سے گرتا ایک ایک آنسو مُعْتَصِمِ کو اپنے دل پر گرتا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کا عروب کے آگے
گر گرانا منت کرنا۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے میں آگ لگا رہا تھا
اپنی جلتی آنکھوں کو زور سے بند کیا

اور ویڈیو بند کر کہ کچھ بٹن پر پریس کیے تو ایک خوبصورت روم کا منظر واضح ہوا
جس کی دیواروں پر پنک اور آف وائٹ پینٹ کیا گیا تھا۔ کمرے کے فرش پر دبیز گلابی رنگ کا کارپٹ بچھا ہوا تھا
جبکہ کمرے کے درمیاں میں راؤنڈ شیپ کا آف وائٹ خوبصورت بیڈ تھا
بیڈ کے بالکل سامنے ڈریسنگ ٹیبل تھا۔ اور بیڈ کے دائیں جانب کچھ فاصلے پر روم ریفریجریٹر تھا
جبکہ بیڈ پر اپنا سو گوار حسن لیے بیٹھی حیات سیدھا مُعْتَصِمِ چوہدری کے دل میں اتر رہی تھی
اپنے بھرے بھرے وجود کو دوپٹے سے چھپائے۔ لمبے گھنے سیاہ بالوں کو چٹیاں میں باندھے۔ جس کی چند
آوارہ لٹے چہرہ کے گرد ہالہ بنائے ہوئے تھیں۔

گرے گرین آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہوئی پڑی تھیں۔ جنہیں دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری نے سختی سے اپنے
جبرے بھنجے

حیات کی سسکی ایک بار پھر سے گونجی جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا

Posted On Kitab Nagri

"آئی ہیٹ یو صم۔ آئی ریٹلی ریٹلی ہیٹ یو"۔ روتے ہوئے چلا کر کہا اور بیڈ سے اتر کر کمفرٹ۔ اور تکیوں کو اٹھا کر نیچے پھینکا

سائیڈ لیپ کو ہاتھ مار کر نیچے گرایا

جبکہ اتنے میں ہی سانس بھاری ہونے لگا تو ہانپتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی

اتنی ٹھنڈ کے باوجود پورا جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا

"بابا بہت برے ہیں آپ کے۔ انہیں ذرا آپ کی ماما کر پرواہ نہیں۔ انہیں پتہ بھی ہے کہ ان کے بغیر نہیں رہ

سکتی۔ پھر بھی نہیں آرہے۔ مم۔ میں مر جاؤں گی شاید تب آجائیں"۔ ہچکیوں سے پھوٹ پھوٹ کر روتی

وہ معتصم چوہدری کو انگاروں پر گھسیٹ چکی تھی

حیات کی باتوں سے معتصم کو اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی محسوس ہوئیں

مٹھیاں بھیج کر اپنے اشتعال پر قابو پایا اور جھٹکے سے لیپ ٹاپ بند کر کے نیچے پھینکا

حیات کے پاس جانا معتصم چوہدری کے لیے ناممکن نہیں تھا۔ مگر محبت کے راستے میں فرض آڑے آ گیا تھا۔

ایک بات کا سکون تھا کہ حیات محفوظ ہے۔ حیات کی حفاظت کے لیے عروب کے علاوہ معتصم چوہدری

نے خود بہت سے حفاظتی اقدامات کیے ہوئے تھے اسی لیے وہ اس معاملے میں بے فکر تھا

مگر جو چیز جان و دل جلا رہی تھی

وہ تھی حیات سے دوری۔ اس کا روز سسک سسک کر رونا

وہ جانتا تھا کہ عروب نے یہ سب شرارت میں کیا تھا مگر اب وہ خود بری طرح پھنس چکی تھی

لیکن جو بھی تھا

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِم پھر بھی عروب کو چھوڑنے والا نہیں تھا

ایک گہری سانس بھر کر بیڈ پر پڑے اپنے بیگ کو دیکھا

صوفے سے کھڑے ہو کر قدم بیڈ کی جانب بڑھائے کہ تبھی دروازہ کھول کر

تحریم اور اس کے دونوں بیٹے اندر آئیں

اپنے بھائی کی اجڑی حالت دیکھ کر تحریم نے سختی سے لب بھنجے

بڑھی ہوئی شیوہ۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔ شکنوں سے بھرلباس۔ کہاں پہلے وہ دن میں دو دو بارلباس

تبدیل کرتا تھا

اور اب حیات کے جانے کے بعد تو مُعْتَصِم چوہدری اپنی ذات تک کو بھول چکا تھا

"اب جارہے ہو تو اسے لے کر جلد لوٹ آنا۔ ماں جی کو اب سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ بہت مشکلوں سے

سوتی ہیں۔ ورنہ حیات کو یاد کر کہ ہر وقت روتی رہتی ہیں"۔۔۔ تحریم نے آگے بڑھ کر مُعْتَصِم چوہدری کے

کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو مُعْتَصِم نے سر اثبات میں ہلایا

"کپڑے تو بدل لیتے صبح ڈیرے پر پہن کر گئے تھے وہاں سے کھیتوں میں گئے۔ پھر گاؤں کے سوکام اور اب

رات کا ایک بج رہا ہے اور تم ایسے ہی ایئر پورٹ جارہے ہو۔

یہ ناہو حیات آنے کی بجائے تمہیں اس طرح دیکھ کر ڈر جائیں اور آنے سے انکار کر دے"۔۔۔ تحریم نے

چھیرتے ہوئے کہا

مگر ان کی بات پر مُعْتَصِم چوہدری کی آنکھیں پل میں سرخ انگارہوئیں

Posted On Kitab Nagri

"بہت ضبط آزما چکی ہے وہ میرا۔ جو آج سے پہلے کبھی مُعْتَصِم چوہدری نے نہیں کیا وہ اس کی محبت میں کیا۔ اس کی محبت میں بے بس ہوا ہوں میں۔ اس کی یادوں میں دن رات تڑپا ہوں میں۔ اپنی اولاد سے دوری پر خون کے آنسو رویا ہوں میں۔ وہ اپنا خیال رکھے۔ اسے کوئی تکلیف ناہو۔ میرا بچہ اور وہ صحیح سلامت رہیں۔ ہر پل دعائیں کی ہیں میں نے۔

اپنی بیوی اور بچے کی فکر میں مجھے اپنا دل رکنا ہوا محسوس ہوتا تھا آپا۔

پہلی بات تو وہ مجھے انکار نہیں کرے گی۔ اور اگر غلطی سے بھی اس بار اس نے بلا وجہ کے نخرے دکھائیں۔ تو پہلے اسے مارو گا۔ اور پھر خود کو شوٹ کر کہ اس اذیت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نجات حاصل کر لوں گا۔"۔
زخمی شیر سی دھاڑ لیے غرا کر کہا۔ خون چھلکاتی آنکھوں سے ان تینوں کو دیکھ
لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

یہ سیکرٹ روم کا منظر تھا جہاں ایمان شاہ وائلڈ وولف کے روپ میں مجرموں کو چیر پھاڑ رہا تھا
خون سے سنے ہاتھوں اور چہرے پر پڑے خون کے چھینٹے اس وحشت ناک بنا رہے تھے
ایمان شاہ جانا چاہتا تھا مگر جب مُعْتَصِم نے جانے سے انکار کیا کہ وہ نہیں جاسکتا
ملک کو ضرورت ہے تو ایمان شاہ نے بھی جانے سے انکار کر دیا

ایمان شاہ کی تو صرف محبت اس سے دور ہوئی تھی۔ مگر مُعْتَصِم چوہدری تو اپنے وجود کے حصے سے بھی دور ہو گیا
تھا

مگر وہ اپنے ملک کے لیے۔ اس ملک کی بہن بیٹیوں کو انصاف دلانے کے لیے اگر ہجر کاٹ سکتا تھا تو ایمان شاہ

Posted On Kitab Nagri

اپنے دوست کو کیسے اکیلا چھوڑ دیتا

جو اس کا مسیحا بنا تھا۔ اندھیرے سے نکال کر روشنیوں میں لایا

اس گوشت کے جسم اور ہڈیوں کو اس قدر مضبوط بنایا کہ آج وہ دشمنوں کو ڈھیر کر سکتا تھا

یمان شاہ کسی ایجنسی کا بندہ نہیں تھا۔ جس پر کافی لوگوں کو اعتراض تھا۔ آرمی کے کچھ آفیسرز نے بھی اس

بات پر اعتراض کیا۔ مگر ہر جگہ معتصم چوہدری یمان شاہ کی ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا

معتصم چوہدری یمان شاہ کے لیے وہ شخص تھا جس پر یمان شاہ سوچے سمجھے بغیر خود کو قربان کر سکتا تھا

اپنے آدمیوں کو ان لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا اشارہ کرتا باہر آیا

تو معتصم چوہدری کو بیگ تھا میں دیکھ ٹھٹھک کر رکا

جبکہ معتصم چوہدری نے یمان شاہ کو دیکھ کر گہری سانس فضا کے سپرد کی

یمان شاہ کے کندھوں تک بڑھے ڈارک براؤن بال۔ جنہیں پونی میں قید کیا گیا تھا۔ خون میں رنگے ہاتھ اور

چہرہ۔ دیو قامت جسامت اور چہرے پر پتھر یلے تاثرات سجائے وہ معتصم چوہدری کو ایک پل کے لیے کوئی بلا

ہی لگا

www.kitabnagri.com

"تم جانتے تھے کہ آج ہمیں جانا ہے۔ میں ایک سیکنڈ بھی برباد نہیں کر سکتا یمان شاہ۔ ورنہ میرا دل بند ہو

جائے گا۔۔۔ دس منٹ میں حلیہ درست کرو اور جلدی باہر آؤ"۔ سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور قدم

باہر کی جانب بڑھائے

جبکہ یمان شاہ نے ساکت نظروں سے خود سے دور جاتے معتصم چوہدری کو دیکھا

اور پھر ایک نظر خون سے رنگے اپنے ہاتھوں کو

Posted On Kitab Nagri

سر جھٹک کر قدم چینجنگ روم کی جانب بڑھائے
بیس منٹ بعد باہر آیا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کو خونخوار نظروں سے خود کو گھورتا پایا
جویمان شاہ کے بیٹھنے پر سر جھٹک کر کار سٹارٹ کر چکا تھا
جبکہ عروب کو اتنے مہینوں بعد دیکھنے کا سوچ کر ایمان شاہ کا دل بے ساختہ دھڑکا تھا
جس پر یمن شاہ نے دل کو ڈپٹ کر پہلو بدلہ
"گن گن کر بدلے لوں گا۔ مسسز ایمان شاہ۔ اب تو ماما سے رخصتی بھی لے آیا ہوں۔ اب چوں چراں کر کہ
دکھانا"۔ دانت پیس کر دل میں عروب کو مخاطب کرتے آنکھیں موند کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا

حیات نے بیزاری سے ٹی وہ بند کر کہ لاونج میں ارد گرد نگاہ دوڑائی
جہاں اس وقت سناٹا چھایا ہوا تھا
عروب صبح سے گئی تھی اور ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔ سارا دن اس گھر میں قید رہ رہ کر حیات کا دم گھٹنے لگا
تھا
www.kitabnagri.com
ایک تو عروب حیات کو خود باہر لے کر نہیں جاتی تھی۔ اور کبھی جو عروب حیات کو باہر چلنے کا کہتی تو حیات خود
منع کر دیتی

آج صبح سے حیات کو عجیب بے چینی ہو رہی تھی۔
اب تو دل بری طرح سے گھبرا رہا تھا۔ کہ تبھی حیات نے آٹھ کر کمرے کا رخ کیا

Posted On Kitab Nagri

لیمن کلر کی شارٹ فرائز کے ساتھ وائٹ کیپری پہنی۔ وائٹ کلر کا کوٹ پہن کر ہاتھوں میں گلوں پہنے۔۔۔ سر پر ٹوپی پہننے لگی تو نظریں اپنے سیاہ گھنے بالوں پر گئی جو اس وقت کھلے ہوئے تھے۔۔۔ بری طرح سے لب کچلتے سر پر ٹوپی پہنی اور صوفے پر بیٹھ کر شوں پہن کر ٹیبل تک آئی

عروب کے لیے نوٹ لکھ کر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور گھر سے باہر نکل آئی جہاں ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی۔ رات کے اس پہر ہر سوسناٹا چھایا ہوا تھا مگر دل کڑا کر کہ حیات نے قدم برف سے ڈھکی سڑک پر جمائے انجان راستوں پر چلتی وہ آگے بڑھ رہی تھی کہ کچھ گلیاں گزرنے کے بعد سامنے کار سے ٹیک لگائے کھڑے کچھ اوباش لڑکوں کو دیکھ حیات کے قدم ٹھٹھکے اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کر حیات نے نامحسوس انداز میں ان لڑکوں کی نظر خود پر پڑنے سے پہلے ہی قدم پیچھے کو کھسکائے

مگر ان میں سے ایک لڑکے کی نظر حیات پر پڑھ چکی تھی جو شراب کی بوتل منہ سے لگائے اپنے دائیں جانب کو پلٹا تھا

www.kitabnagri.com

لڑکے کے دیکھنے پر حیات کے پورے جسم میں سرد لہریں سرایت کر گئی تبھی ان لڑکوں میں سے دو نے حیات کی جانب قدم بڑھائے تو حیات نے جھٹکے سے پلٹ کر پیچھے کو بھاگنا شروع کر دیا

اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ بامشکل ہی تھوڑا آگے گئی تھی کہ قدم بری طرح سے لڑکھڑانے لگے

Posted On Kitab Nagri

پچھے پلٹ کر دیکھنا چاہتا تو پاؤں بری طرح سے مڑا۔ منہ کے بل گرتی کہ اس سے پہلے کسی نے اپنی مضبوط

بانہوں کے حصار میں نرمی سے تھام کر خود میں بھینچ لیا

جبکہ اس افتاد پر حیات کا دل دھک سے رہ گیا

خود کو ایک مضبوط حصار میں قید پایا تو جسم میں کپکپاہٹ سی طاری ہو گئی۔ مگر نتھنوں سے ٹکراتی جانی پہچانی

مردانہ کلون کی خوشبو کو محسوس کیا

تو آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

کپکپاتے ہاتھوں سے سامنے موجود شخص کے دونوں بازوؤں کو تھام کر چہرہ اٹھایا

تو آنسوؤں کی دھند میں معتصم چوہدری کا سپاٹ چہرہ نظر آیا

جو خونخوار نظروں سے سامنے دیکھ رہا تھا

اپنے آدمی کے اوکے کے اشارے پر معتصم نے سر اثبات میں ہلایا۔ نظریں سامنے سے ہوتی اپنی بانہوں میں

قید نازک مومی وجود پر ان ٹھہری جو آنکھوں میں لبالب آنسو سجائے ٹکٹکی باندھے معتصم چوہدری کی جانب

دیکھ رہی تھی

www.kitabnagri.com

حیات کی کمر پر گرفت سخت کر کہ اپنے تشنہ لب حیات کے ماتھے پر رکھ کر اسے خود میں بھینچ لیا

سنان برف سے ڈھکی سڑک پر۔ معتصم چوہدری اپنی جند جان کو سینے سے لگائے آنکھیں موندیں کھڑا تھا۔۔۔

ہلکی ہلکی برف باری میں ٹھنڈی ہوا کے شور میں معتصم چوہدری اور حیات کے دل کی بے ہنگم ہوتی دھڑکنوں کا

شور رقص پیدا کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

معنی خیز خاموشی کا دورانہ بڑھا تو مُعْتَصِم چوہدری نے اپنی سرخ آنکھیں کھولی۔ حیات کا سارا بوجھ خود پر محسوس کر کے مُعْتَصِم نے چونک کر حیات کے چہرے کی جانب دیکھا جو ہوش و خرد سے بیگانہ مُعْتَصِم چوہدری کی بانہوں کے حصار میں قید تھی گلابی پھولے گالوں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان دیکھ مُعْتَصِم نے جھک کر حیات کی سو جھی آنکھوں پر اپنے لب رکھے

حیات کو بانہوں میں بھر کر قدم اپنی کار کی جانب بڑھائے
حیات کو نرمی سے کار کی بیک سیٹ پر لٹا کر زن سے کار وہاں سے نکال لے گیا

حیات کو بانہوں میں اٹھائے پینٹ ہاؤس میں داخل ہوا
جس میں دیواروں کے نام پر بڑی بڑی شیشے کی کھڑکیاں لگی ہوئی تھی
لیکٹری لاؤنج جس میں گرے کلر کے صوفے پڑے ہوئے تھے۔۔۔ چھت دیواروں پر خوبصورت پینٹنگز لگی ہوئی تھیں۔

www.kitabnagri.com

وائٹ اینڈ بلیک کا مینیشن کالیکٹری لاؤنج روشنیوں سے جگمگا رہا تھا
لاؤنج کے دائیں جانب اوپن کچن تھا۔ جبکہ لاؤنج کے سامنے دیوار پر خوبصورت سا بک ریک بنا ہوا تھا۔۔۔
بک ریک سے کچھ قدم پہلے لاؤنج میں بلیک رنگ کی خوبصورت دائرے کی صورت
سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں

جو کہ اوپر ایک اوپن کمرے کو جاتی تھیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور سیڑھیوں کے بائیں جانب ایک روم تھا

مُعْتَصِم چوہدری نے حیات کو اٹھائے قدم ان سیڑھیوں پر رکھے۔

حیات کو نرمی سے بیڈراؤنڈ شیپ خوبصورت سے فلور بیڈ پر لٹایا جس کے نیچے گرے کلر کا کارپٹ بچھا ہوا تھا

بیڈ کی بیک دیوار پر بیڈ کے دونوں سروں کے برابر خوبصورت لیپ لگے ہوئے تھے

بیڈ کے دائیں جانب واش روم تھا جس کے گلاس ڈور کے آگے گرے اور آف وائٹ کا مینینیشن کے کرٹیز کے

ہوئے

تھے

حیات کو نرمی سے بیڈ پر لٹا کر مُعْتَصِم اس کے قدموں کے پاس آیا

حیات کے پاؤں شوز سے آزاد کر کے اپنا شدت بھرا لمس حیات کے پاؤں پر چھوڑا

ایک نظر ہوش و خرد سے بیگانہ لیٹی حیات کو دیکھ اپنی اجرک اتار کر بیڈ کے دوسری جانب پھینکی

کھڑے ہو کر اپنی جیکٹ اتار کر نیچے اچھالی۔ اس سب کے دوران نظریں حیات کے معصوم چہرے کے نقوش

پر اٹکی ہوئی تھی

www.kitabnagri.com

حیات کو استحقاق بھری نظروں سے دیکھ۔ فریش ہونے کی نیت سے قدم واش روم کی جانب بڑھائے

مگر دو قدم چل کر ہی فریش ہونے کا ارادہ ملتوی کر کے سرعت سے پلٹ کر حیات کے قریب آ کر نیم دراز ہو گیا

حیات کا کوٹ اتار کر سائیڈ پر رکھا۔ ہاتھوں اور سر کو ٹوپی اور گلوں سے آزاد کر کے کمفرٹ کھول کر حیات پر اچھے

سے پھیلا کر حیات پر جھک آیا

Posted On Kitab Nagri

"آئی مسڈیو سوچ چوہدری کی جان۔ بہت غلط شکوے کیے ہیں تم نے میری بیٹی سے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے ظلم بھی خود کرو اور مظلوم بھی خود کہلاو۔"

میرے دل پر یہ دوری عذاب بن کر گزری ہے۔ بہت تڑپایا ہے تم نے مجھے حیات۔ ہجر کی راتوں نے دل میں حشر برپا کیے رکھا۔ تمہارے بن ایک پل کو قرار ناکھا۔

اب تیار ہو جاؤ میری ان بے چینوں اور بے قرار یوں کو اپنی نازک جان پر سہنے کے لیے۔ کیونکہ اب میں تمہیں بالکل رعایت نہیں دینے والا۔" حیات کی گردن پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے گھمبیر لہجے میں سرگوشیاں کرتے۔ معتصم چوہدری حیات کے وجود سے اٹھتی محسور کن خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار تا پل میں بہکا تھا

حیات کی کمر کے گرد گھیرا تنگ کرتے اسے خود میں بھنچا۔ اپنے تشنہ لبوں سے حیات کے چہرے کے ایک ایک نقش کو شدت سے چھوا

معتصم چوہدری کے شدت بھرے لمس اور جان لیوا قربت میں حیات کسمکسائی تو معتصم چوہدری کے گرد پھیلا ان فسوں خیز لمحو کا طلسم ٹوٹا

حیات کے ماتھے پر پڑے بل دیکھ معتصم نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے انہیں ہٹایا "مجھے نہیں پتہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی کی محبت میں اس قدر بھی پاگل ہو سکتا ہے۔"

تمہاری قربت میرے حواس سلب کر دیتی ہے۔ تمہاری خوشبو میں گم ہو کر سب کچھ فراموش کر جاتا ہوں۔ مگر تمہارے جان لیوا ہجر نے معتصم چوہدری کو دنیا بھلا دی تھی۔ خود کی ذات سے لا تعلق کر دیا تھا۔ تمہارے بغیر ہر لمحہ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کسی صحرا میں بھٹک گیا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں چھو نہیں سکتا تھا۔ تمہارے لمس کو محسوس نہیں کر سکتا تھا تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے میرا وجود صحرا میں آگ سی تپش لیے جلتے سورج کی دھوپ تلے جھلس رہا ہو۔

تمہارے بن لمحہ بہ لمحہ اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ اگر ایک پل کہ دوری مزید ہمارے درمیان آتی تو۔۔۔ یقین کرو چوہدری کی جان میں نے اس ہجر کی آگ میں جل کر فنا ہو جانا تھا"۔۔۔ اپنے تشنہ لب حیات کے ہونٹوں پر رکھ کر شدت بھر لمس چھوڑتے لہجے میں جنون لیے سرگوشی کی۔

قطرہ قطرہ حیات کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارا۔ حیات کی مدھم ٹھنڈی سانسیں معتصم چوہدری کو اپنے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار سی محسوس ہوئیں

اپنے بے لگام ہوتے جذبات سے ڈر کر نرمی سے اپنے ہونٹ حیات کے ہونٹوں سے جدا کر کہ اپنا ماتھا حیات کے ماتھے سے ٹکا دیا

حیات کے چہرے پر اپنی آگ سی تپش لیے دکھتی سانسوں کو چھوڑتے مسکراتی مخمور نظروں سے حیات کو دیکھا انگھوٹھا حیات کے سرخ پڑتے ہونٹوں پر پھیر کر نرمی سے حیات کے ہونٹوں کی نمی کو اپنے ہونٹوں سے چن لیا نظریں حیات کے پھولے پھولے گلابی گالوں سے ہوتی بھرے بھرے یا قوتی لبوں پر آئی تو معتصم چوہدری کو گلے میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے

دل پھر سے ان نازک پنکھڑیوں کے نرم لمس کو محسوس کرنے کے لیے مچل گیا جس پر معتصم چوہدری نے بامشکل اپنے بے قرار دل کو ڈیپٹ کر ضبط کیا

Posted On Kitab Nagri

بے باک استحقاق بھری نظریں ہونٹوں سے ہوتی سفید شفاف گردن پر آئی جو مُعْتَصِمِ چوہدری کے شدت بھرے لمس کی وجہ سے لال ہو رہی تھی۔ جسے دیکھ ہمیشہ کی طرح مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنے ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا

گردن سے نظریں پھسلتی حیات کے بھرے بھرے وجود پر گئی تو مُعْتَصِمِ نے ایک جھٹکے میں حیات سے کمفرٹ ہٹایا

ہاتھ بڑھا کر نرمی سے حیات کے پیٹ کو چھو تو ایک انوکھا دلکش احساس رگ و پے میں سرایت کر گیا آنکھیں آلوہی چمک کے تحت چمکنے لگی

جھک کر نرمی سے اپنے ہونٹ حیات کے پیٹ پر مثبت کیے تو ناجانے کتنی دیر مُعْتَصِمِ چوہدری اس احساس کو چھو کر اپنی روح تک محسوس کرتا رہا

نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو با مشکل کھول کر ہاتھ بڑھا کر ریموٹ پکڑ کر لائٹس آف کی تو اوپر سے لے کر نیچے لاونج تک اندھیرا اچھا گیا

لاونج کی چھت پر لگا گولڈن فانوس اس اندھیرے میں جگمگا اٹھا۔ جس پر مُعْتَصِمِ نے ریموٹ کی مدد سے اس کی روشنی کم کی اور حیات کو اپنے مضبوط حصار میں قید کر کے آنکھیں موند لیں

اگلے دن حیات کی آنکھ کھلی تو خود کو ایک اجنبی جگہ پر پایا۔ گھبرا کر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو نظریں بیڈ کے دوسری جانب پڑی مُعْتَصِمِ چوہدری کی اجرک پر گئی

جسے آگے ہو کر حیات نے دونوں ہاتھوں سے تھام کے اپنے ہونٹوں سے لگایا

Posted On Kitab Nagri

کئی آنسو موتیوں کی طرح پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہہ گئے
"صم" نم لہجے میں محبت بھری سرگوشی سے مُعتصم چوہدری کو پکارا
مُعتصم کی چادر کو خود کے گرد لپیٹ کر کھڑی ہوئی

تو نظریں سامنے بنی خوبصورت سی گلاس ریلنگ پر گئی تو قدم اس کی جانب بڑھائے
ریلنگ کے پاس آئی تو نظریں نیچے اوپن کچن میں ایپرن پہنے کھانا بناتے مُعتصم چوہدری کی پیٹھ سے جا ٹکرائی
مُعتصم چوہدری کو دیکھ دل بے ساختہ دھڑکا

قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے۔ اس دوران دھڑکنیں بے ہنگم ہو کر شور مچانے لگ گئی تھیں۔ آنکھیں بار
بار نم ہو رہی تھی

کچن میں داخل ہو کر مُعتصم چوہدری کی پیٹھ پیچھے کھڑے ہو کر کشمکش سے انگلیاں چٹخانی شروع کر دی
ایک نظر مُعتصم چوہدری کی پیٹھ کو نم آنکھوں سے دیکھا

جو وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے۔ شرٹ کی آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے کھڑا تھا۔۔۔ حیات کو
یقین تھا کہ وہ سامنے سے دیکھنے پر جان لیوا حد تک ہنڈسم لگ رہا ہوگا

مُعتصم چوہدری کے متوجہ ناہونے پر حیات نے اپنے خشک پڑتے ہوئے نٹوں پر زبان پھیر کر سر مُعتصم چوہدری کی
پیٹھ سے ٹکا کر اپنا نازک حصار مُعتصم چوہدری کے گرد باندھ دیا

مُعتصم جو حیات کی نظروں کی تپش کو محسوس کر کہ ہی جان گیا تھا کہ وہ اوپر سے اسے دیکھ رہی ہے

مگر کوئی بھی رسپونس دیے بغیر اپنے کام میں مصروف رہا۔ حیات کا اپنی پشت پر آکر کھڑا ہونا وہ محسوس کر چکا

تھا

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ غصے سے اسے ڈانٹتا غصہ دیکھتا مگر اس سے پہلے ہی حیات نے اپنا حصار مُعْتَصِم چوہدری کے گرد باندھ دیا تھا

اپنی پشت کو گرم سیال سے بھیگتا محسوس کر کہ مُعْتَصِم نے ضبط سے جبرے بھنچے
بٹن پریس کر کہ الیکٹرک سٹو کو بند کیا اور گہری سانس فضا کے سپرد کی

"صم—مم—میں مجھے—نن—نہیں مم—مطلب مجھ سے ناراض ناہو"—ہوٹوں سے بے ربط جملے ادا کرتی
پھوٹ پھوٹ کر رونی لگی تو مُعْتَصِم چوہدری نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھنچ کر حیات کے اپنے گرد بندھے ہاتھوں
کو کھول کر رخ بدلا

"ہششش—رونا بند کرو حیات—کیونکہ تمہارا رونہ میرے غصے کو مزید بڑھائے گا—اسی لیے خاموش ہی رہو تو
بہتر ہے"—سخت لہجے میں ٹوک کر اپنی سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے حیات کو گھورا
اور پلٹ کر آلیٹ پلیٹ میں نکال کر ٹیبل پر رکھا

جبکہ مُعْتَصِم چوہدری کے اس قدر سخت اور سرد لہجے پر حیات ساکت سی اپنی جگہ کھڑی رہ گئی
ہوش میں تو تب آئی جب اپنی بازو کو آہنی گرفت میں قید پایا

مُعْتَصِم جو ٹیبل پر پلیٹ رکھ کر پلٹا ہی تھا حیات کو ننگے پاؤں دیکھ—ساتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے
ایک ہی جست میں حیات کے قریب پہنچ کر حیات کی بازو اپنی آہنی گرفت میں لے کر جھٹکے سے رخ اپنی جانب
کیا

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ حیات—ایک ہی بات سمجھ میں نہیں آتی—یا میری ہی کوئی بات تم سمجھنا نہیں
چاہتی—اوواب سمجھ آیا تمہیں تو تمہاری اس بیوقوف بہن کی باتیں سمجھ آتی ہو گی نا—فکر مت کرو—اپنا بچہ تم

Posted On Kitab Nagri

سے لے کر تمہیں تمہاری اسی عقل مند بہن کے پاس بھیج دوں گا۔ پھر چاہے ورلڈ ٹور کرتی پھرنا اس کے ساتھ
یا بھاڑ میں جانا میری بلا سے "۔ دے دے لہجے میں غرا کر کہا اور اپنے پیروں سے سلپر اتار کر حیات کے پاؤں
کے پاس رکھے

جبکہ حیات آنکھوں سے بھل بھل بہتے آنسوؤں سے تر چہرے پر حیرانگی اور تکلیف لیے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھ
رہی تھی

جس کے چہرے پر اس وقت خونخوار تاثرات سجے ہوئے تھے۔ چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ چکا تھا
"عقل تو پہلے تم میں نہیں تھی۔ اب کیا بہن کے ساتھ رہ کر سماعت سے بھی محروم ہو گئی ہو"۔ حیات کی

بازوؤں کو جھٹکا دیتا ہوئے کہا تو حیات نے ہچکیوں سے روتے سر جھکا دیا
کپکپاتے پاؤں کو آگے بڑھا کر مُعْتَصِمِ کی اتاری سلپر کو پہنا تو مُعْتَصِمِ نے حیات کو کرسی پر بٹھا کر کھانا اس کے
سامنے رکھا

حیات کو سر جھکائے روتے دیکھ مُعْتَصِمِ نے چیخ پٹکنے کے انداز میں پلیٹ میں رکھا۔ حیات کی چیئر کو دونوں
جانب سے تھام کر گھسیٹ کر اپنی طرف کھسکایا

اپنے ہاتھ میں چیز آلیٹ کا ٹکڑا پکڑ کر حیات کا منہ زبردستی کھول کر ٹھونسنے کے انداز میں ڈالا تو حیات نے شکوہ
کناں نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

جس نے حیات کے دیکھنے پر آبرو آچکائی تو حیات نے نظریں جھکادی
جوس کا گلاس زبردستی حیات کو پلا کر اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہوا

Posted On Kitab Nagri

"یہ میرا پیٹ ہاؤس ہے۔ کل غلطی اور جلد بازی میں تمہیں یہاں لے آیا۔ ابھی مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔ پھر تمہیں تمہاری بہن کے پاس چھوڑ دوں گا"۔۔۔۔۔ ٹشو سے اپنے ہاتھ صاف کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کر وہاں سے جانے لگا

حیات نے اپنے قریب سے گزرتے مُعتصم چوہدری کے ہاتھ کو تڑپ کر پکڑا جس پر مُعتصم رک تو گیا مگر پلٹ کر نہیں دیکھا

"مجھے نہیں فرق پڑتا میں کہا ہوں۔ مجھے صرف آپ کے ساتھ سے غرض ہے صم۔ مجھے کہی نہیں جانا۔ مجھ آپ کے پاس رہنا ہے۔ پلیز میرے ساتھ ایسا نہ کرے۔ میں آپ کو محسوس کرنا چاہتی ہوں صم۔ میں آپ کو چھو کر آپ کی موجودگی کے احساس کو اپنی روح میں اتارنا چاہتی ہوں۔

مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔ مم۔ میں نہیں رہ پاؤں گی آپ کے بغیر۔ میرا دم گھٹتا ہے صم۔ مم۔ میں مر جاؤں گی"۔۔۔ ساتھ مُعتصم چوہدری کے کسرتی بازو سے ٹکاتے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے التجائیہ لہجے میں کہا تو حیات کی آخری بات پر مُعتصم جھٹکے سے پلٹا حیات کے گرد نرمی سے اپنا حصار باندھ کر اسے بائیں جانب بنی سلیپ پر بٹھا کر اپنے دونوں ہاتھ اس کے گرد جمائے

اور سرد نظروں سے حیات کو دیکھا

جو اس افتاد پر بھونچکا کر مُعتصم چوہدری کے کالر کو دونوں ہاتھوں سے تھام چکی تھی

اور اب نظریں مُعتصم چوہدری کی شرٹ کے بٹنوں پر ٹکائے سو سو کر کہ رونے میں مصروف تھی

"حیات بی بی یہ چھوڑنے اور مرنے والی باتیں ناہی کرو تو بہتر ہے۔ کیونکہ یہ دونوں کام تم پانچ ماہ پہلے حویلی کی دہلیز کو پار کر کہ کر چکی ہو۔۔۔۔۔ میری محبت کا میری عزت کا جنازہ نکال کر آئی ہو تم۔ اب اگر تم نے اپنے ان

Posted On Kitab Nagri

خوبصورت ہونٹوں سے کوئی بکواس کی تو تمہیں سچ میں مار کر میں اس قصے کو ختم کر دوں گا۔ حیات کی تھوڑی اپنی دو انگلیوں میں دبوچتے غرا کر کہا تو حیات نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے مُعْتَصِم کو دیکھ نفی میں سر ہلایا "نن۔ نہیں صم۔ مم۔ میں نے ایسا کچھ نہیں۔"

"جسٹ شیٹ پور ماؤتھ مسسز مُعْتَصِم۔ ورنہ زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔ ننھی کا کی ہونا تم جسے کسی چیز کے بارے میں نہیں پتہ۔ شہر نہیں تھا کہ گھر والوں سے لڑائی ہوئی یا موڈ خراب ہو اتو کار کی چابیاں اٹھائی اور گھر سے جب چاہے نکل گئی اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ گاؤں تھا وہ ڈیم اٹ۔ لڑکی محرم کے بغیر گھر سے باہر جائے تو لوگ سو سوال کرتے ہیں اور تم نے کیا کیا منہ اٹھا کر اس پاگل عورت کے ساتھ آگئی۔"

تمہارا آنا میری محبت کو سوا لیہ نشان بنا آیا لوگوں کی نظروں میں۔ لوگوں کا کہنا تھا مُعْتَصِم چوہدری کی بیوی سچ جانتی تھی اسی لیے چھوڑ کر چلی گئی۔ اور کسی کا کہنا تھا کہ اپنی بہن کے ساتھ ہماری قید سے بھاگ گئی۔ اور کسی کا کہنا تھا کہ مُعْتَصِم چوہدری نے زبردستی شادی کی تھی اسی لیے تم گھر سے بھا۔" ابھی مُعْتَصِم چوہدری دھاڑتے ہوئے اپنا جملہ مکمل کرتا کہ حیات نے تڑپ کر اپنے نازک سو جھن زدہ ہاتھ مُعْتَصِم چوہدری کے ہونٹوں پر رکھ دیے

www.kitabnagri.com

"صم میں نہیں سن سکتی یہ سب۔ مر جاؤں گی۔ میرا خدا گواہ ہے میں نے کبھی آپ سے بے وفائی نہیں کی۔ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔ میں نے صرف آپ کو چاہا ہے۔ مم۔ میں نہیں آنا چاہتی تھی۔ ل۔ لیکن مجھے یقین تھا کہ آپ مجھے واپس لے جائیں گے۔ مجھے معاف کر دیں صم۔ اپ جو کہو گے مم۔ میں وہی کروں گی۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے صم۔۔۔ مجھے آپ کی پناہوں میں رہنا ہے۔ جہاں میں خود کو محفوظ سمجھتی ہوں۔ مجھے

Posted On Kitab Nagri

اسی قید میں رہنا ہے" --- معتصم چوہدری کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھر کر نم لہجے میں کہا تو حیات کے منہ سے بار بار مرنے والی بات سن کی معتصم چوہدری نے شعلہ بارنگا ہوں سے حیات کو گھورا جو معتصم چوہدری کی گھوریوں کو نظر انداز کرتی اپنے کپکپاتے ہونٹ معتصم کے ماتھے پر ثبت کر چکی تھی حیات کے لمس پر معتصم چوہدری کو اپنی روح تک سکون اترتا محسوس ہوا معتصم چوہدری نے جو بھی کہا وہ سچ تھا۔ مگر ایسا ہو سکتا تھا کہ وہ اپنی حیات کے کردار پر کوئی بات آنے دیتا اسی لیے وہ سب کو بتا چکا تھا کہ

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حیات کی بہن کے ساتھ دماغی مسئلہ ہے تو حیات اس کے علاج کے لیے اس کے ساتھ بیرون ملک گئی ہے اس بات پر ایمان شاہ نے گھور کر مُعْتَصِم کو دیکھا مگر یہاں پر واہ کسے تھی اور کہاں کے اس کے پاس وقت کم تھا اگر مزید دیر ہوتی تو وہ مکمل پاگل ہو سکتی تھی اسی لیے انہیں جانا پڑا مُعْتَصِم چوہدری وقتاً فوقتاً حیات کی لی گئی تصاویر حویلی کی ملازموں کے سامنے تحریم اور آر مین کو دیکھتا رہتا تھا جس کا مقصد ان لوگوں کو یہی بتانا تھا کہ مُعْتَصِم چوہدری حیات سے باخبر ہے اور باقی کا کام ملازمین کر دیتی تھی اس بات کو گاؤں میں پھیلا کر اور آنے سے پہلے مُعْتَصِم چوہدری پنچائیت میں یہ کہہ کر آیا تھا کہ اس کی بیوی کی اب طبیعت ٹھیک نہیں۔ اور وہ اپنی بہن کو سنبھال نہیں سکتی اسی لیے مُعْتَصِم کو وہاں جانا پڑ رہا ہے

www.kitabnagri.com

جس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا

سردار کی ساری ذمہ داری ایک بار پھر صلاح الدین صاحب پر آگئی تھی حیات کے ہونٹوں کے لمس پر مُعْتَصِم چوہدری نے نرمی سے حیات کی کمر کے گرد اپنا حصار باندھا مُعْتَصِم چوہدری کے چہرے کے دلکش نقوش کو شدت سے چھو کر حیات نے مُعْتَصِم چوہدری کے قریب ہونے کے احساس کو شدت سے اپنی روح میں اتارا

Posted On Kitab Nagri

ہونٹ مُعْتَصِم کی گھنی مونچھوں پر رکھے تو دل میں گدگدی سی ہوئی جبکہ مُعْتَصِم آنکھیں بند کیے حیات کے نرم ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں پر محسوس کرنے کے لیے بری طرح بے چین ہوا وہ چاہتا تھا حیات پیش قدمی کرے اور پھر مُعْتَصِم پوری شدت سے اسے خود میں چھپالے مگر حیات کے کسی بھی رد عمل کو محسوس نہ کر کہ مُعْتَصِم نے اپنی آنکھیں کھولی تو نظریں آنکھیں بند کیے اپنے ماتھے سے ماتھاٹکائے بیٹھی حیات پر گئی

جسے دیکھ مُعْتَصِم چوہدری نے اپنے دانت کچکائے

دل نے سرگوشی کی کہ ساری آنا کو بھاڑ میں جھونک کر ان نرم و نازک گلاب سی پنکھڑیوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لے۔ مگر دماغ نے سرعت سے اس بات کی نفی کی

دماغ نا کہا اگر ہمیشہ کے لیے خود کے قریب رکھنا ہے۔ مزید بیوقوفیوں سے بچانا ہے تو ناراضگی برقرار رکھو دل کی باتوں پر لعنت بھیج کر حیات کی کمر پر اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھا کر

حیات کو نیچے زمین پر کھڑا کیا

"اگر تمہارا میلو ڈرامہ ہو گیا ہو تو میں جاؤ۔ کیونکہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اسے تم پر ضائع کروں۔" حیات کے نچلے ہونٹ پر اپنا انگھوٹھا بری طرح سے ر ب کرتے سرد لہجے میں کہا

جس پر حیات نے نظریں جھکا کر اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھنے کی کوشش کی۔ حیات کے جھکے سر کو دیکھ مُعْتَصِم نے گہری نظر حیات کے بھرے بھرے سراپے پر ڈال کر حیات کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیا

اور قدم سیڑھیوں کے بائیں جانب بنے کمرے کی طرف بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

کبرڈ کے قریب آکر حیات کا ہاتھ چھوڑا۔ کبرڈ کے گلاس ڈور کو کھولا تو سامنے ہر رنگ اور ڈیزائن کے کپڑے دیکھ حیات کا منہ کھل گیا

ایک خوبصورت سی بلیو کلر کی سکرٹ جس کے اوپر بڑے بڑے پنک کلر کے گلاب کے پھول بنے ہوئے تھے۔
--- ساتھ وائٹ کلر کی لوز شرت نکال کر حیات کی جانب بڑھائی

جسے حیات نے کپکپاتے ہاتھوں سے تھاما۔ کبرڈ کو بند کر کے دوسری کبرڈ کی جانب قدم بڑھائے۔ جس کے کھلنے پر حیات نے حیرت سے دیکھا کیونکہ آنکھوں کے سامنے ہر کلر کی خوبصورت چادر اور مختلف کلر کے خوبصورت حجاب اور سکارف موجود تھے۔۔۔ معتصم نے پنک اور بلیو کلر کے امتزاج کا سکارف نکال کر حیات کو تھمایا۔ جسے حیات نے خاموشی سے تھام لیا

"بیس منٹ ہیں جلدی سے فریش ہو کر آؤ پھر مجھے جانا بھی ہے"۔۔۔ معتصم چوہدری کی بات پر حیات نے بری طرح اپنے لب کچلے

اب وہ اسے کیا بتاتی بیس منٹ میں تو اب بامشکل اس سے اپنے بال بھی نہیں واش کیے جاتے تھے
حیات کو بت بنا کھڑا دیکھ معتصم نے گھور کر حیات کو دیکھا

"مم۔۔۔ مجھے ٹائم لگے گا۔ ات۔۔۔ نی جلدی فریش نن۔۔۔ نہیں ہو جائے گا۔ نظریں جھکائے منمنا کر کہا تو معتصم نے چونک کر حیات کو دیکھا

اور پھر بات سمجھ آنے پر ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں انتظار کر رہا ہوں" — بے باک نظریں حیات کے سراپے پر ٹکائے سرد لہجے میں کہنے کی کوشش کی مگر لہجہ خود بخود بوجھل ہو گیا

اس سے پہلے حیات مُعْتَصِم کو دیکھتی مُعْتَصِم چوہدری جا کر بیڈ پر لیٹ گیا

تو حیات نے قدم واشروم کی جانب بڑھائے

ایک گھنٹہ ہونے کو آگیا تھا اب تو مُعْتَصِم چوہدری کو تشویش ہونے لگی

"حیات تم ٹھیک ہو۔ میں اندر آؤ کیا" — واشروم کے دروازے کو ناک کرتے فکر مند لہجے میں استفسار کیا

مگر جب حیات نے کوئی جواب نہ دیا تو مُعْتَصِم نے دروازہ کھولنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی حیات دروازہ کھول کر باہر آئی

چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ رہا تھا

ایک نظر مُعْتَصِم کو دیکھ قدم ڈرینگ ٹیبل کی جانب بڑھائے

کرسی پر بیٹھ کر اپنے بالوں سے ٹاول کھینچ کر نکالا اور زمین پر پھینک دیا

آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے تو مُعْتَصِم نے آگے بڑھ کر دوسرا ٹاول کبرڈ سے نکالا

اور حیات کی پشت پر آ کر بال خشک کرنے لگا

نظریں شیشے میں نظر آتے حیات کے دلکش سراپے پر ٹکی ہوئی تھیں

"مم۔ میں بہت موٹی ہوگی ہوں۔ مجھ سے اپنے بال ناکنگھی ہوتے ہاناواش ہوتے ہیں۔ میرے بازو دکھنے لگ جاتے ہیں" — چہرہ ہاتھوں میں چھپائے سسک کر کہا تو مُعْتَصِم نے حیات کے بال اچھے سے ڈرائے کر کہ

آگے بڑھ کر حیات کو اپنے حصار میں لے کر حیات کی پیٹھ سہلائی

Posted On Kitab Nagri

"میں ہوں نا۔ اپنی جند جان کے لیے۔ پھر کس بات کی فکر ہے۔ اس طرح سے رو کر کیوں مجھ پر اور میری معصوم بیٹی پر ظلم کر رہی ہو۔ تمہارے اس طرح سے رونے پر ہمیں گلی فیل ہوگا"۔ حیات کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے نرم لہجے میں کہا

مگر حیات رونے میں اس قدر مصروف تھی کہ معتصم چوہدری کے نرم لہجے کو محسوس نہ کر سکی جبکہ معتصم چوہدری لاکھ بے رخی دکھانے کی کوشش کرنے کے باوجود پل میں حیات کے آنسوؤں کے آگے پگھلا تھا۔ اپنے نرم رویے کا احساس ہوا تو خود کو ملامت کرتے حیات کو نرمی سے پیچھے کیا

چہرے پر سرد تاثرات سجائے برش پکڑ کر حیات کے بال سلجھائے حیات کو بانہوں میں اٹھائے اسے بیڈ پر لے جا کر نرمی سے لٹایا "ویسے تو یہاں ہیٹر وغیرہ ان ہے تمہیں ٹھنڈ نہیں لگے گی۔ مگر میں پھر بھی نہیں چاہتا کہ تم بیمار پڑو اور اس کا اثر میرے بچے پر ہو۔ اسی لیے کوٹ اتارنے کی کوشش بھی نہ کرنا۔ گرمی لگے تو ہیٹر آف کر لینا"۔ حیات کو

کوٹ پہناتے سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کر قدم ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھائے ہر جگہ دیکھنے پر بھی آئل نہ ملا تو اپنے چاکلیٹ براؤن بالوں میں ہاتھ پھیر کر پلٹ کر حیات کو دیکھا جو ہاتھ پیٹ پر رکھے آنکھیں موندیں بیڈ کی بیک سے ٹیک لگائیں بیٹھی تھی

پھر پلٹ کر لوٹ کر حیات کے قدموں میں بیٹھ گیا جس پر حیات نے چونک کر معتصم چوہدری کو دیکھا جو حیات کے دونوں پاؤں کو اپنی گود میں رکھے لوٹ کر ہاتھ پر نکال رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"صم۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔ مم۔ میں کر لوں گی"۔ معتصم چوہدری کو اپنے پاؤں کی مالش کرتے دیکھ حیات نے ہچکچاتے ہوئے اپنے پاؤں پیچھے کرنے کی کوشش کرتے منمنا کر کہا تو معتصم چوہدری نے خونخوار نظروں سے حیات کو گھورا

"میرے سامنے فضول کے ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں جیسے تمہیں پتہ نہیں کیا کر رہا ہوں۔ بیوی ہو میری تم۔ میری ذمہ داری۔ جب میری وجہ سے اس حال میں ہو تو مجھے موت نہیں پڑی کہ اپنی بیوی کو تکلیف میں دیکھ کر نظریں پھیر لوں۔ اور ناہی کوئی ایسی آنا ہے مجھ میں کہ اپنی بیوی کے پاؤں کو ہاتھ لگاؤں گا تو میری عزت کم ہو جائے گی۔ ہاں مگر اپنی بیوی کو تکلیف میں دیکھ کر۔ اپنی آنا اور ناراضگی کا جھنڈا بلند کیے اس سے نظریں پھیرو گا تو مجھے اپنے مرد اور عورت کا محافظ ہونے پر خود پر شک ضرور ہو گا۔ اپنے رب کے سامنے اور اپنی ماں کی کی گئی تربیت کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتا"۔ سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہتے حیات کو گھورا تو حیات نے

خشک پڑتے حلق کو تر کر کہ سرتکیے پر ٹکا کر آنکھیں موند لیں جبکہ معتصم چوہدری نے حیات کے سوجھن زدہ گلانی و سفید پاؤں کو دیکھ ایک نظر آنکھیں بند کی حیات کو دیکھا اور نا محسوس انداز میں جھک کر نرمی سے وہاں اپنا لمس چھوڑا

حیات کے پاؤں بیڈ پر رکھ کر اس کے قریب کھسک آیا

حیات کے سوجھن زدہ ہاتھ دیکھ ہونٹوں پر مسکراہٹ سی رینگ گئی

"میری گولو مولو سی سردارنی"۔ نظریں حیات کے سراپے پر ڈال کر مسکرا کر سرگوشی کی اور سر جھٹک کر

حیات کے ہاتھوں کی مالش کر کہ

Posted On Kitab Nagri

لوشن سائنڈ پر رکھ کر اٹھ کر قدم واشر روم کی جانب بڑھائے
باہر آ کر کبرڈ سے بلیک لوگ کوٹ نکال کر پہنا۔ شو زریک سے شو ز نکال کر پہنیں اور ایک نظر آنکھیں
موندیں لیٹی حیات کو دیکھا
"حیات میں جا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر میں ملازمہ آجائیں گی۔ اوپر جانے کی ضرورت نہیں میں آؤ گا تو اوپر چلے
گے۔ تب تک تم یہی آرام کرو"۔ اپنے موبائل پر میسج ٹائپ کرتے ہوئے بلند آواز میں کہا
تو حیات نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولی
"کہاں جا رہے ہیں آپ صم۔ میں نے کہا تھا نا کہ مت جائیں۔ تو پھر کیوں جا رہے ہیں"۔ معتصم چوہدری
کے قریب آ کر معتصم کے بازو کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامیں تڑپ کر کہا تو معتصم نے ناگوار نظروں سے
حیات کو دیکھا
"تمہاری اس عقل کی دیوی بہن کا دماغ ٹھکانے لگانے جا رہا ہوں۔ دل تو میرا یہ کر رہا ہے کہ اسے زندہ زمین
میں گاڑ دوں۔ معتصم چوہدری سے اس کی بیوی اور بچے کو دور کرنے کی ایسی سزا دوں کہ اس کی روح تک
کانپ جائے۔ مگر پھر مجھے اپنی بیوی یاد آ جاتی ہے۔
جسے پہلے ہی مجھ سے دور ہونے کا بہانہ چاہیے ہوتا ہے۔ اور دوسری میری بیٹی اسے میں خالہ کے رشتہ سے
محروم نہیں رکھنا چاہتا۔
مگر سزا دینا تو بنتا ہے نا"۔ حیات کے بال مٹھی میں دبوچ کر۔ حیات کے چہرے پر جھک کر اپنی آگ سی دکھتی
گرم سانسوں کو حیات کے چہرے پر چھوڑتے دے دے لہجے میں غرا کر کہا تو حیات نے بے اختیار نفی میں سر
ہلایا جس پر معتصم نے خونخوار نظروں سے حیات کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"حمایت کرنے کی کوشش بھی نا کرنا مسسز۔ تم تو خود شکر مناؤ کہ تمہاری اس کنڈیشن نے تمہاری بچت کروا دی۔ ورنہ ہوش تو میں تمہارے رات ہی ٹھکانے لگا چکا ہوتا۔ اور پھر اس وقت تم بہن کی حمایت کرنے کی بجائے شرم سے منہ چھپا رہی ہوتی"۔ زو معنی لہجے میں بے باک سرگوشی کرتے حیات کے بھرے بھرے سراپے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا

تو حیات کو معتصم چوہدری کی بے باک معنی خیز نظریں آہنگ وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی

"ملازمہ آئیں گی تو اس کے ساتھ بیک سائیڈ پر بنے لان میں تھوڑی واک کر لینا۔ میری بیوی کم پانڈہ زیادہ لگ رہی ہو"۔ حیات کے گول مٹول وجود پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تو خفت سے حیات کے چہرہ پل میں سرخ انار ہوا

کچھ دیر تو خاموش نظروں سے دیکھا اور پھر جھک کر اپنے لب حیات کے ماتھے پر مثبت کیے

"چوہدری کی جند جان سے چوہدری کی گول مٹول سی پانڈہ بن گئی ہو جانم۔ اور تمہارا یہ دلکش روپ میرے حواسوں پر بری طرح چھا رہا ہے"۔ حیات کے کان کی لو پر اپنا دہکتا لمس چھوڑتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی اور حیات کے کان کی لو کو دانتوں میں دبا کر چھوڑتا لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

جبکہ حیات نے اپنے خون چھلکاتے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں چھپالیا

عروب نے ایک نظر ارد گرد دوڑا۔ کر نظریں سامنے نظر آتے منظر پر ٹکادی

جہاں ایک شخص کار کا دروازہ کھول کر باہر کھڑا تھا۔۔۔ اور اس کے سامنے موجود شخص اس پر چلا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اپنی جیب سے خاکی رنگ کا لفافہ نکال کر کار کے دروازے کے قریب کھڑے شخص کو تھمایا تو وہ سر جھٹک کر اس لفافے کو لے کر کار میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گیا
اس شخص کے نکلتے دوسرے شخص نے موبائل نکال کر کسی کو فون کیا اور پلٹ کر قدم اندر کی جانب بڑھانے شروع کیے

تو عروب تیز قدموں سے اس کی جانب بڑھی

بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ کے اوپر لانگ بلیک کوٹ پہنے۔ چہرے ہر ماسک لگائے دے قدموں سے اس شخص کی جانب بڑھی

مگر اپنے پیچھے قدموں کی آواز سن کر پلٹی اس سے پہلے ہی گولی چلنے اور خود کو پیچھے سے کسی کے حصار میں قید پا کر ساکت رہ گئی

گولی کی آواز پر آگے بڑھتا شخص جھٹکے سے پلٹا۔ وہ شخص ابھی گولی چلاتا اس سے پہلے عروب نے اس کے سر کا نشانہ لے کر اسے ڈھیر کر دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جبکہ اپنے پیچھے چلی دو گولیوں کی آواز پر جھٹکے سے پلٹی تو ایک دیو قامت شخص کو دیکھ کھٹکی۔ جو براؤن پینٹ کے ساتھ چیک والی شرٹ کے اوپر لیڈر کی براؤن ہی

جیکٹ پہنے۔ ہاتھوں میں بلیک گلوز پہنے پوسٹل تھامیں۔ چہرے پر وولف کے نشان والا ماسک لگائے۔ خون چھلکاتی سرخ آنکھوں سے عروب کو گھورتے اپنے بازو سے بہتے خون ہر ہاتھ رکھے جھٹکے سے پلٹا

اور تیز قدم اپنی کار کی جانب بڑھائے

تبھی اپنے ارگرد ماسک سے چہرہ چھپائے چار پانچ آدمیوں کو ان لاشوں کی جانب بڑھتے دیکھ عروب چونکی

Posted On Kitab Nagri

اور بھاگنے کے انداز میں وائلڈ وولف کی جانب بڑھی

جو سنسان گلیوں سے نکلتا آگے کی جانب بڑھ رہا تھا

"مان—مجھے پتہ ہے یہ تم ہی ہو—پلیزر کو"—یمان شاہ کو اپنی کار کا دروازہ کھولتے دیکھ پیچھے سے چلا کر پکارا
اس سے پہلے یمان شاہ کار کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھتا عروب ایک ہی جست میں یمان کے قریب پہنچ کر اس
کا بازو تھام کر رخ اپنی جانب کیا

تو یمان شاہ نے شعلہ برساتی نگاہوں سے عروب کو دیکھا

"مان—تم کب آئے"—ہاتھ یمان شاہ کے ماسک کی جانب بڑھاتے نم لہجے میں کہا تو یمان شاہ نے جواب دینے
کی بجائے چہرے کا رخ پھیر لیا

عروب نے یمان شاہ کے ماسک کو اتار کر اپنی جیکٹ کی پاکٹ میں رکھا

اور اپنے سرد ہاتھ کو یمان شاہ کے گال پر رکھ کر کچھ کہنا چاہا مگر اس سے پہلے یمان شاہ لاوے کی طرح پھٹ پڑا

"ڈونٹ ٹچ میں ڈیم اٹ—ڈونٹ—اگر تم نے ایک مرتبہ پھر مجھے چھوا تو—تمہارے ہاتھ کاٹ کر تمہیں یہی

زندہ دفن کر جاؤں گا"—شیرسی دھاڑ لیے غراتے ہوئے کہا

تو عروب کے چہرے کا رنگ سرعت میں فق ہوا

"مم—میں توبہ—بس مان"—

"ہا ہا ہا یہ سب تمہیں سوٹ نہیں کرتا مس عروب—اوو سوری ایجنٹ گرے—تمہیں تو بنا قصور کے سزا دینا—

انسانوں کو کہڑے میں کھڑا کرنا—ان کے جذبات کا مزاق بنانا—ان کی محبت کی دھجیاں اڑانے کا شوق ہے—

Posted On Kitab Nagri

ناکہ ہم جیسے حوس پرستوں کے سامنے یو بے بس دکھنا تمہیں سوٹ نہیں کرتا"۔ عروب کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کودھکتے ہوئے چلا کر کہا

اور رخ بدل کر کار میں بیٹھنا چاہا

تبھی عروب سننجل کر یمان شاہ کی جانب بڑھی

"مان تمہیں گولی لگی ہے۔ دیکھو خون نکل رہا ہے۔ تم بعد میں غصہ کر لینا"۔ آگے بڑھ کر یمان شاہ کے بازو کو اپنی گرفت میں لیتے نم لہجے میں کہا

تو یمان شاہ نے جھٹکے میں اپنا بازو عروب کی گرفت سے آزاد کروایا

"سمجھ نہیں آرہی تمہیں۔ کیا بکواس کر رہا ہوں میں۔ چھو نامت مجھے۔ ورنہ جان سے مار دوں گا"۔ عروب کو کندھوں سے تھام کر کار سے لگاتے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا۔ تو یمان شاہ کے اس قدر شدید رد عمل پر عروب نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

کچھ پل تو یمان شاہ خاموشی سے عروب کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر عروب کو بازو سے کھینچ کر سائیڈ پر دھکا دیتے کار کا دروازہ کھولا

www.kitabnagri.com

مگر اس بار پھر عروب نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور یمان شاہ کے سامنے کھڑی ہوئی

تو عروب کی بار بار کی حرکت سے تنگ آ کر یمان شاہ کا پارہ پل میں ہائی ہوا

اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر عروب کے چہرے پر مارنا چاہا تو عروب نے سہمی نظروں سے یمان شاہ کے ہاتھ کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ آنکھیں سختی سے بند کر لی

Posted On Kitab Nagri

مگر لاکھ چاہنے کے باوجود جب ہاتھ ناٹھا سکا تو اپنے ہاتھ کا مکہ عروب کے پیچھے کار پر اتنی زور سے مارا کہ اس سناٹے میں ایک ارتعاش سا پیدا ہوا

ہاتھ سے ہوتی تکلیف بازو تک گئی تو رگ و پے میں شدید درد کی لہریں سرایت کر گئیں

کار پر لگنے والی ضرب کی آواز پر عروب نے آنکھیں کھولی تو خود پر جھکے گہرے گہرے سانس لے کر اپنے

اشتعال پر قابو پاتے میمان شاہ کے سرخ چہرے کو دیکھ گلے میں گلی سی ابھر کر معدوم ہوئی

پھر ہمت کر کہ میمان شاہ کے دونوں بازو کو تھام کر ایک جھٹکے میں رخ بدل کر میمان شاہ کو کار سے لگایا

اپنے پاؤں میمان شاہ کے پاؤں پر رکھ کر میمان شاہ کی جیکٹ کو مٹھیوں میں دبوچ کر اپنے لب میمان شاہ کے

مونچھوں تلے عنابی ہونٹوں پر رکھ کر شدت بھرا لمس چھوڑا

تو میمان شاہ ایک پل کے لیے اس افتاد پر ساکت سا ہو گیا

سکتے کے ٹوٹتے ہی میمان شاہ نے سختی سے عروب کو خود سے پیچھے کرنا چاہا جس پر عروب نے اپنی شدتوں میں

اضافہ کرتے — ہاتھ کا لر سے سرکتے میمان شاہ کی گردن کے گرد حائل ہوئے — اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں میں

میمان شاہ کے بالوں کو دبوچ کر میمان شاہ کی سانسوں میں بری طرح اپنی سانسیں الجھادی

میمان شاہ نے اپنی سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے خود پر جھکی عروب کے چہرے کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کیے

میمان شاہ کے لمس کو شدت سے محسوس کر رہی تھی

پہلے تو دماغ نے کہا کہ جھٹک دے — مگر محبت کے مارے اس دل کو یہ کہا قبول تھا

ہاتھ بڑھا کر عروب کی کمرے کے گرد اپنے بازو لپیٹ کر اسے خود میں بھنچا اور عروب کے شدت بھرے لمس

میں اپنی شدتیں اور جنون شامل کر دیا

Posted On Kitab Nagri

سنان سڑک کے کنارے۔ ہلکی ہلکی ہوتی برف باری میں وہ دونوں ایک دوسرے کے لمس میں کھوئے سب کچھ فراموش کر چکے تھے۔ ماحول میں چھائی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا

عروب کا تنفس بری طرح سے بگڑا تو ایمان شاہ سے جدا ہونے چاہا جس پر ایمان شاہ نے اپنی پکڑ عروب کے گرد اور مضبوط کر دی

پھر عروب کی بکھرتی سانسوں کو محسوس کر کہ ایک جھٹکے میں پیچھے ہٹا تو عروب نے گہرے سانس لیتے اپنا سر ایمان شاہ کے سینے پر ٹکا دیا

جبکہ ایمان نے اپنے گھنے ڈارک براؤن بالوں میں ہاتھ الجھا کر خود کے بہک جانے پر خود کو کوسا اور ایک نظر اپنے سینے سے لگی عروب کو دیکھ گہری سانس فضا کے سپرد کی

ایمان شاہ کو عروب زبردستی اپنے ساتھ لے کر آئی تھی
گھر میں حیات کو ناپا کر عروب کو یقین ہو گیا تھا کہ معتصم اسے لے جا چکا ہے

مگر اپنی شامت کا سوچ ہاتھ پاؤں بری طرح سے کپکپائے

مگر سر جھٹک کر فرسٹ ایڈ باکس لے کر لاونج میں آئی جہاں ایمان شاہ اپنی جیکٹ اتار اور شرٹ اتارے بلیک بنیان پہنے زخم کا معائنہ کر رہا تھا

ایمان شاہ کے قریب بیٹھ کر زخم کو دیکھنا چاہا مگر ایمان شاہ نے بری طرح سے عروب کے ہاتھ جھٹکے

Posted On Kitab Nagri

"اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں تمہارے قریب آ گیا تھا تو میری ناراضگی ختم ہو گئی ہے تو ایسا کچھ نہیں۔ پہلی بار اپنے دل کے آگے ہار کر تمہارے قریب آنے پر مجھے خود سے نفرت ہو رہی ہے۔ کہ کیوں اس قدر ذلیل ہونے کے بعد بھی میں تمہارے قریب آ گیا۔ یہ بات میری عزت نفس کو مجروح کر رہی ہے۔ اسی لیے مہربانی کرو اور مجھ سے دور رہو"۔ دے دے لہجے میں غرا کر کہا

اور فرسٹ ایڈ باکس جھپٹنے کے انداز میں عروب کے ہاتھوں سے چھین کر کمرے میں چلا گیا اپنی غلطی کے پچھتاوے اور یمان شاہ کی ناراضگی کا سوچ کر ناجانے کتنے آنسوؤں عروب کی پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہہ گئے

آنسو پونچھ کر روم کی جانب قدم بڑھائے تو یمان شاہ کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے اپنی پٹی کرتے دیکھا آگے بڑھ کر کبرڈ سے ایک براؤن بیگ نکالا اور نیچے رکھ کر اسے کھولا

"گولی بے شک چھو کر گزری ہے۔ مگر پھر بھی ہمیں احتیاط کرنی چاہیے۔ یہ ڈرپ اور انجیکشن تمہیں لگانا ہو گا مان"۔ یمان شاہ کے قریب آتے ٹیبل پر چیزیں رکھتے ہوئے کہا تو یمان شاہ نے گھور کر عروب کو دیکھا "ایک بات تمہارے اس تیس مار خان کے دماغ میں جاتی کیوں نہیں ہے کیا۔ نہیں چاہئے مجھے کوئی ہیپ۔ اور ناہی مجھے کوئی احتیاط کرنی ہے۔ اپنی سماجی خدمات کہی اور جا کر سر انجام دو"۔ طنزیہ لہجے میں کہہ کر سر جھٹک کر قدم باہر کی جانب بڑھانے چاہے تو عروب نے یمان شاہ کا ہاتھ تھام کر رخ اپنی جانب کیا "میں بس ناراض تھی۔ تم سے دور نہیں آنا چاہتی تھی۔ ایسا کچھ نہیں سوچا تھا میں نے۔ مجھے لگا تھا کہ تم اس طرح بتا دو گے۔ تم بتا دو گے کہ تم معتصم کے پارٹنر ہو۔ میں تو بس"۔

Posted On Kitab Nagri

عروب ابھی روتے ہوئے بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی یمان شاہ نے دونوں بازوؤں سے تھام کر عروب کو دیوار سے پن کیا

"تم تو کیا ہاں۔ ایک بار بھی مجھ سے پوچھا۔ مجھ سے سوال کیا۔ ارے مانتا ہوں میں اس بات کو کہ تم ایجنسی کی بندی ہو۔ نہیں بتا سکتی اپنی پہچان۔ مگر جب تم یہ جان گئی تھی کہ میرا کسی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں تھا تو پوچھتی مجھ سے عروب۔ میں نابتا تا تو پھر چاہے جو مرضی کرتی۔"

مگر نہیں تمہاری نظر میں تو میں آج بھی وہ اٹھارہ سال کا پاگل لڑکا ہوں نا۔ جس کی تمہاری نظروں میں کوئی اوقات ہی نہیں۔ جو تمہاری طرح آفیشلی کسی ایجنسی سے لنکڈ نہیں۔" دے دے لہجے میں غرا کر کہا تو عروب نے تڑپ کر یمان شاہ کو دیکھا

مگر یمان شاہ کی آنکھوں میں شکوے اور کرب دیکھ اپنی پلکیں جھکادی

"مم۔ مجھے پتہ ہے میں غلط ہوں۔ مگر مان خود کو سزا تو مت دو۔ مجھے جو سزا دو گے قبول ہے۔ مگر پلیز مجھے یہ

انجیکشن لگانے دو۔ پلیز مجھ پر احسان سمجھ کر ہی کرنے دو۔" منت بھرے نم لہجے میں کہا تو یمان شاہ پہلے تو

سرد نظروں سے عروب کو دیکھتا رہا
www.kitabnagri.com

پھر پلٹ کر جا کر بیڈ پر لیٹ گیا

جس سے عروب کو اپنے دل میں خوشی سے پھول کھلتے محسوس ہوئے

جلدی سے آگے بڑھ کر یمان شاہ کو انجیکشن لگا کر ڈرپ لگانا شروع کی تو یمان نے اپنی آنکھوں پر بازو رکھ لیا

جبکہ یمان شاہ کو ڈرپ لگا کر عروب نے نم نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا

یمان شاہ کی بکھری ہوئی حالت دیکھ دل میں ملال سا بڑھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

بیڈ کے بائیں جانب آکر ایمان شاہ کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تو ایمان نے سرخ شکوہ کناں نظروں سے عروب کی جانب دیکھا جس پر عروب کی آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی
ایمان شاہ نے اپنا بازو عروب کے گرد لپیٹا تو ایمان شاہ کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ ایمان شاہ کو انگاروں پر گھسیٹ چکی تھی

مگر سختی سے اپنے لب بھنچے عروب کو رونے دیا۔ جبکہ لاکھ روکنے کے باوجود ایک باغی آنسوں ایمان شاہ کی آنکھ سے نکلتا عروب کے بالوں میں جذب ہو گیا

ڈرپ کے ختم ہونے پر ایمان نے ہاتھ بڑھا کر اسے بند کر کے ہاتھ سے کنولہ کو نکالا اور کروٹ بدل کر اپنے سینے میں چہرہ چھپائے روتی عروب کو اپنے حصار میں لے کر آنکھیں موند لیں

صبح دس بجے کے قریب عروب کی آنکھ کھلی تو خود کو ایمان شاہ کے مضبوط حصار میں قید پایا اپنے دونوں ہاتھ ایمان شاہ کے سینے پر رکھ کر نظریں ایمان شاہ کے وجیہہ چہرے پر ٹکادی اپنی محرومی انگلیوں کے پوروں سے ایمان شاہ کی گھنی مڑی ہوئی پلکوں کو نرمی سے چھوا تو ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ رہینگئی

ایمان شاہ کے کسی بھی طرح کے کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کرنے پر عروب نے اپنے لب نرمی سے ایمان شاہ کی آنکھوں پر رکھ دیے

نرمی سے ایمان شاہ کے عنابی لبوں کو چھو کر ماتھا ایمان شاہ کے ماتھے سے ٹکادیا

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کبھی تم سے دور نہیں ہونا چاہا۔ نا آج نا ہی چار سال پہلے۔ مگر ہر بار مجھ سے ایسا کچھ ہو جاتا ہے کہ تم مجھ سے دور ہو جاتے ہو۔ مجھے معاف کر دو پلیز۔ مجھے تمہارے جنون کی اور محبت کی عادت ہے۔ میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی مان۔ میں نن۔ نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر۔ میں مر جاؤ گی مان"۔ آنکھیں موندیں ماتھا ایمان شاہ کے ماتھے سے ٹکائے نم لہجے میں سرگوشی کی

تو ایمان شاہ نے اپنی بھوری شہد رنگ آنکھیں کھول کر خود پر جھکی عروب کو دیکھا ہاتھ بڑھا کر عروب کے چہرے پر بکھرے بال پیچھے کیے

اپنا بازو عروب کی گردن پر لپیٹ کر عروب کو خود پر جھکایا کہ اس افتاد پر عروب نے ہٹ بڑا کر آنکھیں کھولی اپنے ہونٹوں کو ایمان شاہ کے ہونٹوں سے ایک انچ کے فاصلے پر دیکھ عروب نے اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کیا جبکہ ایمان شاہ ابھی بھی سنجیدہ نظروں سے عروب کو دیکھ رہا تھا

"پہلے تمہارے منہ سے مرنے کا سنتا تھا تو میری روح کانپ جاتی تھی۔ کیونکہ تب میری روح زندہ تھی۔ مگر اب ایسا کچھ نہیں ہوا۔ تمہارے ہونٹوں سے مرنے کا ذکر سن کر کوئی احساس نہیں جا گا مجھ میں۔ کوئی تکلیف۔ کوئی چہن نہیں ہوئی۔ کیونکہ عروب شاہ تم میری روح کو مار چکی ہو۔ مجھے جیتے جی مار دیا ہے تمہارے ہجر نے۔ میرے دل میں کوئی احساس نہیں اب۔ نامحبت و عشق کا۔ اور نا ہی کوئی گلہ شکوہ۔ اسی لیے معافی نا

مانگو۔ رشتہ نبھانا چاہتی ہو تو جیسے ابھی تک گھسیٹنا آ رہا ہے۔ ویسے ہی باقی زندگی بھی گزر جائے گی۔ میری طرف سے تم اپنے معاملات میں آج سے آزاد ہو"۔ سرد و سپاٹ لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہتے ایک گہری

نگاہ عروب کے فق پڑتے چہرے پر ڈال کر نرمی سے عروب کو خود سے پیچھے کر کہ واشر و م چلا گیا

جبکہ عروب اپنی جگہ ساکت و جامد سی بیٹھی رہ گئی

Posted On Kitab Nagri

آنسوؤں کا گولہ گلے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا تو اپنی جگہ سے اٹھ کر سرعت سے قدم کچن کی جانب بڑھائے جبکہ عروب کا کمرے سے باہر جانا محسوس کر کہ میمان شاہ نے اپنے بال مٹھیوں میں دبوچ کر واشر روم کے دروازے سے ٹیک لگالی

اپنے آنسوؤں پر بامشکل بندھ بندھ کر میمان شاہ کے لیے سوپ بننے کے لیے رکھا تبھی دروازے پر کھٹ پٹ کی آواز آئی تو کچن سے باہر نکلی مگر معتصم چوہدری کو دروازہ بند کر کہ اندر کی جانب بڑھتا دیکھ --- عروب نے سرعت سے پلٹ کر روم میں بند ہونا چاہا

مگر اس سے پہلے ہی معتصم چوہدری ایک جست میں عروب کے قریب پہنچا کمرے کی جانب بھاگتی عروب کا بازو دبوچ کر رخ اپنی جانب کیا عروب کی پتلی گردن کو اپنی آہنی گرفت میں لے کر اوپر کو اٹھایا تو عروب کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی "دل تو کر رہا ہے یہ ساری گولیاں تمہارے اس خالی دماغ میں اتار دوں۔ ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری میری بیوی پر پستل تاننے کی۔ اس کے آنسوؤں اور ہاتھ میں اٹھتے درد کو کیسے نظر انداز کیا تم نے جاہل عورت"۔ عروب کو صوفے پر دھکادے کر غراتے ہوئے کہا

سرخ پڑتے چہرے اور آنکھوں سے بھل بھل بہتے آنسوؤں کو بامشکل قابو پانے کی کوشش کرتے معتصم چوہدری کو دیکھ نفی میں سر ہلایا جو اپنی پستل نکال چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"اسی ہاتھ سے میری بیوی پر پستل تالی تھی نا" — دانت پیس کر غراتے ہوئے کہا تو عروب کو اپنی سانسیں خشک ہوتی محسوس ہوئی

گولی چلنے کی آواز پر عروب نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

"پاگل ہے چوہدری تو — بیوی ہے میری یہ — اگر تم حیات کو معاف کر سکتے ہو — تو عروب کو بھی کچھ کہنے کا حق نہیں ہے تمہیں" --- معتصم چوہدری کی پستل کا رخ صوفے کے دوسری جانب کرتے ہوئے چلا کر کہا

تو معتصم چوہدری نے خونخوار نظروں سے ایمان شاہ کو دیکھ اپنا ہاتھ جھٹکے سے ایمان شاہ کے ہاتھ سے چھڑوایا معتصم نے ایک قہر بھری نظر عروب پر ڈال لی تو ایمان شاہ عروب کی جانب بڑھا جو آنکھوں میں بے یقینی لیے معتصم چوہدری کو دیکھ رہی تھی

ایمان شاہ نے آگے بڑھ کر عروب کا بازو تھام کر اسے اٹھایا عروب کو اپنے حصار میں لے کر قدم کمرے کی جانب بڑھائے

"دماغ خراب ہے چوہدری کا — اور تمہیں بھی کیا ضرورت تھی اس کی بیوی کو ساتھ لانے کی — ہر کوئی ایمان شاہ نہیں ہے عروب جو دل کے ہاتھوں مجبور کر دل پر ہی وار کرنے والی کی ہر غلطی معاف کر دے" — عروب کی

گردن پر موجود معتصم چوہدری کی انگلیوں کے سرخ نشانات پر اپنی انگلیاں پھیرتے نرم لہجے میں کہا تو عروب کے ہونٹوں سے بے ساختہ سسکی نکلی --- سانس رکنے سے سرخ ہوا چہرہ رونے کے باعث مزید سرخ ہو گیا

آنسو موتیوں کی لڑیوں کی طرح مانند رخساروں پر بہنے لگے جنہیں دیکھ ایمان شاہ نے سختی سے اپنے جڑے بھینچ لیے

Posted On Kitab Nagri

عروب کو بیڈ پر بٹھا کر گھٹنے کے بل اس کے سامنے نیچے زمین پر بیٹھا
نظریں عروب کے جھکے سر سے ہوتی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں پر ان ٹھہریں
عروب کی تھوڑی کوانگلیوں میں تھام کر چہرہ اوپر کیا تو عروب نے شرمندگی سے آنکھیں سختی سے بند کر لی
مگر اپنی آنکھوں پر سلگتا لمس محسوس کر کہ عروب کی سانسیں پل کے لیے تھمی
"تم میری ہو تو تم پر ہر حق بھی صرف میرا ہے۔ میرے ہوتے کوئی بھی تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چاہے تم
مجھے جان سے بھی مار دو۔ تب بھی کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ تم سے سوال بھی کرے۔ وہ میرا اور تمہارا
معاملہ ہو گا۔ مگر اس بار تم نے حیات کو انوالو کر کہ غلط کیا جانا۔۔۔ اسنہ ایسا کچھ مت کرنا عرو۔" عروب
کے ماتھے پر نرمی سے اپنے لب رکھے اور کھڑے ہو کر عروب کو اپنے حصار میں لیا
عروب کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر یمان شاہ نے سختی سے اپنے لب بھنچے۔ عروب کی کمر سہلا کر اسے چپ
کروایا

اور پھر بنا عروب کی جانب دیکھے کمرے کا دروازہ بند کر تا باہر نکلتا چلا گیا جہاں معتصم چوہدری ٹانگ پر ٹانگ رکھے
صوفی کی پشت پر اپنے دونوں بازو پھیلائے
سنجیدہ چہرہ لیے بیٹھا تھا

"یہ بہت غلط حرکت تھی چوہدری میری بیوی ہے وہ۔ جب تم حیات کو معاف کر سکتے ہو۔ تو تمہیں کوئی حق
نہیں کہ تم میری بیوی سے ایسا سلوک کرو۔ میں لاکھ ناراض ہونے کے باوجود اسے سخت نظروں سے نہیں

Posted On Kitab Nagri

دیکھ پاتا۔ اسے لفظوں سے تکلیف دینے کا سوچتا ہوں تو نہیں کر پاتا تو تم نے کیسے اسے جسمانی تکلیف دینے کا سوچا۔

جب کہ تم جانتے ہو وہ لڑکی میرے جسم میں خون کی مانند سرایت کرتی ہے۔ میرے وجود کا حصہ ہے وہ۔ اس کی تکلیف مجھے اپنے دل و جان پر محسوس ہوتی ہے۔۔۔ دے دے لہجے میں چلا کر کہتے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارا تو معتصم چوہدری نے ناگوار نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا

"تم سے کس نے کہا میں نے حیات کو معاف کر دیا۔ اس کی غلطی کی سزا دے چکا ہوں میں۔ دماغ ٹھکانے سے کھسک گیا تھا۔ تین چار تھپڑ لگے ہیں۔ اب بالکل ٹھکانے پر ہے۔" سگریٹ سلگاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں سفید جھوٹ بولا تو یمان شاہ نے بامشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

"وہ تین چار تھپڑ شاید تمہیں لگے ہیں جو اس قدر دماغ گھما ہوا ہے۔۔۔" یمان شاہ کے طنزیہ لہجے پر معتصم چوہدری نے گھور کر اسے دیکھا

"بگو اس بند کرو۔ تمہیں لگ رہا ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں" بلاوجہ بھڑکتے ہوئے کہا تو یمان شاہ نے کندھے آچکا کر معتصم چوہدری کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا

"تم اور ہاتھ اٹھا لو وہ بھی حیات پر۔ یا تو تم نشے میں چوہدری یا تمہیں میں پاگل نظر آ رہا ہوں۔ جو شخص دشمن لڑکی پر ہاتھ نہیں اٹھاتا وہ بیوی پر ہاتھ اٹھائے گا۔ بیوی بھی وہ جو دل بن کر سینے میں دھڑکتی ہو۔ جس کی دوری پر معتصم چوہدری ڈریگو۔ اپنی ذات تک کو بھول جائیں۔ یمان شاہ نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو معتصم نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے

Posted On Kitab Nagri

ہوں کہ میری بیوی کو مجھ سے محبت ہے۔ وہ میری وفادار ہے۔ تھوڑی بیوقوف ہے۔ مگر ہے تو میری ہی نا۔
جب وہ میری تھوڑی سی ناراضگی اور غصے سے سدھر سکتی ہے۔ تو مجھے کیا ضرورت ہے بلاوجہ کی اکڑ دکھانے یا انا
کا مسئلہ بنانے کی۔

اسے لگتا ہے وہ سب جانتی ہے۔ مگر وہ کچھ نہیں جانتی۔ حالانکہ کے اپنے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتی۔
وہ خود کو میرے ماں باپ کا محتاج سمجھتی تھی۔ ان کے احسانوں کے تلے خود کو دبا ہوا سمجھتی تھی۔ وہ میرے
اور اپنے رشتے کو لے کر انسکیور تھی۔ اور اب بھی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ میں اس سے دو سال بڑے ہونے والا
تجربہ کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ سچ ہی کہتی ہے چوہدری۔

اس نے اپنی فیلڈ میں عورتوں کو شوہر کے تشدد ان کی حوس۔ اور بیوفائی کا نشانہ بنتے دیکھا ہے۔
اس کے اندر ڈر تھا۔ کہ کہی اگر میں ایک دن اپنی محبت سے مکر گیا۔ کبھی جو میرا دل اس سے بھر گیا۔ کبھی
اگر مجھے اپنی اور اس کی عمر کے فرق کا احساس ہونے لگا۔ وہ مجھ سے نہیں۔ ان سب باتوں کے سچ ہو جانے
سے فرار حاصل کر رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

اس کا بچپن محرومیوں میں گزرا ہے۔ حیات کے پاس تو سب مکمل تھا۔ وہ تو نور بیگم اور صلاح الدین کو ہی
اپنے والدین سمجھتی تھی۔ مگر عروب جانتی تھی کہ اس کے ماں باپ نہیں ہے۔ کسی رشتے دار نے اس کی ذمہ
داری نہیں لی۔

www.kitabnagri.com

وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس کی پرورش کرنے پر بابا کے خاندان والوں نے کتنے اعتراض کیے تھے۔۔۔
اور پھر وہ پرفیکٹ بنتی چلی گئی۔ اپنی خواہشات کا گلا گھوٹی وہ بنتی چلی گئی جس پر لوگ انگلی ناٹھا سکے۔ اس کے
کردار پر کوئی شک کی نگاہ نا ڈالے۔

وہ دنیا کی نظر میں پرفیکٹ بنتی بنتی اندر سے ٹوٹ کر بکھرتی چلی گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس عمر میں بچے نادانیاں کرتے تھے شرارتیں کرتے تھے۔ غلطیاں کرتے تھے وہ تب بھی مس پرفیکٹ بنی رہتی تھی۔ اگر انجانے میں اند چھپا بچپنا ظاہر ہو جاتا تھا تو خود کو کمرے میں بند کر کے سزا دیتی رہتی تھی۔ اپنی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو سدھارنے میں لگی رہتی تھی تاکہ لوگ اسے یہ ناکہہ سکے کہ بن ماں باپ کی بچی تھی اسی لیے بگڑ گئی۔

اور اس کی یہی بات مجھے غصہ دلاتی تھی۔ وہ منہ سے تو کہتی تھی کہ اسے دنیا کی پرواہ نہیں۔ مگر سب سے زیادہ اسے ہی دنیا کی پرواہ تھی۔ دنیا والوں کے لیے ہی تو پرفیکٹ بنتی تھی۔ ان کی باتوں سے ہی تو بچنا چاہتی تھی۔ اور اب اگر اس نے مجھ پر اپنا حق سمجھ کر ایک چھوٹی سے غلطی کر دی ہے تو تم کیا چاہتے ہو میں اسے سزا دے کر اس کے اندر چھپے بچپنے اور معصومیت کا گلا اپنے ہاتھوں سے دبا دوں۔

وہ بیوقوفیاں کریں۔ غلطیاں کرے مجھے فرق نہیں پڑتا۔ اگر میری محبت۔ میرے ہونے کا مان اس کے اندر چھپی ان حسرتوں کو پورا کرتا ہے تو میری جان بھی حاضر ہے اپنی بیوی کے لیے۔

اگر میری معافی۔ میرا اس کی غلطیوں کو نظر انداز کرنا اس کی انسکیورٹی کو ختم کرتا ہے نا تو قسم لے لو چوہدری میں اپنی بیوی کے دل میں چھپے ہر ڈر کو ختم کرنے کے لیے خود کو اس پر ہزار بار واردوں۔

ناراض ہوں اس سے۔ ایسا نہیں ہے کہ ناراض نہیں ہوں۔

لیکن اپنی ناراضگی سے اسے لفظوں کی مار مارنے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔ "معتصم چوہدری کی جانب کافی کا مگ بڑھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو یمان شاہ کی باتوں پر معتصم چوہدری نے گہری سانس بھر کر پچن کاؤنٹر سے ٹیک لگالی

Posted On Kitab Nagri

"ماں جی سے بات ہوئی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ ہمارے آتے ہی شادی کہ رسمیں شروع ہو جائیں گی۔ تو ایسا کرتا ہوں میں بھی پارٹی میں تمہارے ساتھ ہی چلتا ہوں جتنی جلدی ہو یہ کام ختم کر کہ پاکستان چلے۔ حیات کی کنڈیشن پہلے ہی ایسی ہے کہ وہ اتنا لمبا سفر نہیں کر سکتی۔ اسی لیے میں جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔"۔۔۔

سنگ میں خالی مگ رکھتے ہوئے کہا تو ایمان نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

"میں تب تک ساری ڈیٹیلز ایک بار خود چیک کر لیتا ہوں۔ پھر شام میں ملتے ہیں۔"۔۔۔ معتصم نے قدم باہر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو ایمان شاہ نے سر اثبات میں ہلایا

معتصم چوہدری کے باہر نکلنے کے بعد دروازہ لاک کر کہ قدم کمرے کی جانب بڑھائے

ایمان شاہ فل بلیک ڈنر سوٹ میں تیار لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا کب سے عروب کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا

معتصم چوہدری کے جانے کے بعد وہ عروب کو کھڑی کھری سناچکا تھا۔ ایمان شاہ کا کہنا تھا کہ اسے عروب سے کوئی سروکار نہیں۔ اس کی زندگی میں کیا ہوتا ہے۔ کیا نہیں ایمان شاہ۔ کو فرق نہیں پڑتا۔ معتصم سے بچانے کی یہی وجہ تھی کہ ایک دفعہ عروب شاہ نے اسے بچایا تھا

یہ اس کا ہی بدلہ تھا

اپنی باتوں پر عروب کے فق ہوتے چہرے سے بامشکل نظریں چرائی

عروب اپنی زندگی میں جو چاہے کریں ایمان شاہ کو اب اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"۔۔۔ سرد لہجے میں اپنی بات کہہ کر دوسرے کمرے میں جا کر بند ہو گیا تھا

اپنے آدمی سے اپنے لیے ڈریس منگووا کر وہ کب کار ایڈی ہو چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر عروب تھی کہ نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اپنی چین کو انگلیوں میں گھماتے

یمان شاہ نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا جو کہ ساڑھے آٹھ کے ہندسے کو کراس کر رہی تھی

جھنجھلاتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا کہ تبھی کلک کی آواز پر جھٹکے سے پلٹ کر دیکھا

تو کچھ پل کے لیے اپنی جگہ ساکت ہو گیا

بلڈ ریڈ کلر کی پاؤں کو چھوتی میکیسی جو پیچھے سے زمین پر پھیلی ہوئی تھیں۔ میکیسی پر ریڈ کلر کے ہی خوبصورت پرل

لگے ہوئے تھے۔۔۔ جو میکیسی کی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے۔

گھنے سیاہ بالوں کو اسٹریٹ کر کہ نیچے سے ہلکے کرل ڈال کر پشت پر کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ گرے گرین آنکھیں

سمو کی میک اپ کے باعث جان لیوا حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ گلابی بھرے بھرے ہونٹ اس وقت

بلڈ ریڈ لپ اسٹک سے سجے ہوئے تھے۔ اپنا دو آتشہ حسن لیے سہج سہج کر چلتی وہ یمان شاہ کے قریب بائیں

جانب موجود صوفہ کے پاس آئی

اپنے ہاتھ میں تھامے وائرٹ کوٹ کو صوفے کی پشت پر رکھا

اور اپنے گھنے سیاہ بالوں کو جوڑے میں لپیٹ کر کیچر میں جکڑا

تبھی یمان شاہ ٹرانس کی کیفیت میں عروب کی جانب پلٹا

نظریں عروب کی دودھیا گردن سے ہوتی تیلی سفید شفاف کمر پر آن رکی تو یمان شاہ کو اپنی سانسیں سینے میں

اٹکتی محسوس ہوئی

دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کے لیے مچلنے لگا۔ شہد رنگ آنکھوں میں پل میں خمار کی سرخی اتری

Posted On Kitab Nagri

"تم سب تیار رکھو۔ بس تھوڑی دیر میں پہنچنے والے ہیں"۔۔۔ عروب کی آواز پر یمان شاہ کا سکتہ ٹوٹا تو چونک کر ارد گرد نگاہ دوڑا کر اپنے سامنے پشت کیے کھڑی عروب کو دیکھا یہ سوچ کر کہ وہ اتنا سچ دھج کر اور اس طرح کا ڈریس پہن کر پارٹی میں جانے والی ہے یمان شاہ کا سارا خمار بھک ہوا

ایک ہی جست میں عروب کے قریب پہنچ کر۔۔۔ جھٹکے سے عروب کا بازو اپنی سخت گرفت میں لے کر رخ اپنی جانب کیا

"یہ کیا بیہودہ لباس پہنا ہوا ہے تم نے۔۔۔ کسی نمائش پر نہیں جا رہی تم۔ فوراً چینج کرو اسے"۔۔۔ دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا

تو عروب نے ایک ادا سے اپنی قاتل نگاہوں سے یمان شاہ کو دیکھا

کہ پل کے لیے یمان شاہ کو اپنا دل ان سبز میں کٹوروں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

دل کو بری طرح ڈپٹ کر سرد نظروں سے عروب کو دیکھا

"پارٹی میں جانا چاہتی ہو یا پھر سیدھا اوپر۔۔۔ کیونکہ اس حلیے میں تو میں تمہیں عزرائیل کو بھی نالے جانے دوں۔۔۔"

پارٹی تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔ اس سے پہلے میرا سارا ضبط جواب دے جائے۔۔۔ اس بیہودہ ڈریس کو اتار

پھینکو۔۔۔ اگر میرا دماغ گھما تو اسی سمیت آگ لگا دوں گا"۔۔۔۔۔ دانت کچکچا کر دھاڑتے ہوئے کہا

تو عروب نے اپنے دونوں ہاتھ یمان شاہ کی ٹائی پر رکھے تو یمان شاہ عروب کے اس قدر نارمل انداز پر ٹھٹکا

"تم نے ہی تو کہا تھا مان کہ میں آزاد ہوں۔۔۔ تمہیں مجھ سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔ میری زندگی میں جو بھی ہو

تمہیں اس سے فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ تو پھر اس طرح سے کیوں بیہو کر رہے ہو

Posted On Kitab Nagri

جیسے تمہیں میری ہر چھوٹی سے چھوٹی بات سے بھی فرق پڑتا ہے" — یمان شاہ کی ٹائی کو ڈھیلا کرتے شرٹ کے اوپری بٹن کھول کر یمان شاہ کی سرخ پڑتی آنکھوں میں جھانک کر سرگوشی کی اور اپنے لب یمان شاہ کے گلی کی ہڈی پر رکھ دیے

اپنی گردن پر عروب کے نرم ہونٹوں کا شدت بھرالمس محسوس کر یمان شاہ نے مٹھیاں بھینچ کر اپنے جذبات پر قابو پایا

عروب کے نرم ہونٹ گردن سے سرکتے کان کی لوپر آ کر ر کے تو یمان شاہ کو اپنا دل ہاتھوں سے نکلتا محسوس ہوا لاونج میں پھیلی معنی خیز خاموشی میں عروب کی محبت بھری سرگوشیاں اور یمان شاہ کی اپنے جذبات پر قابو پانے کے باعث تیز چلتی سانسوں کا شور رقص پیدا کر رہا تھا

تبھی یمان شاہ ایک جھٹکے میں پیچھے ہٹا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ایک نظر عروب کو دیکھا جو آنکھوں میں قربت کی سرخی لیے یمان شاہ کو ہی دیکھ رہی تھی

یمان شاہ نے آگے بڑھ کر عروب کا وائٹ کوٹ تھام کر زبردستی عروب کو پہنا کر۔ جوڑے میں بندھے بالوں کو پشت پر بکھیرا

www.kitabnagri.com

عروب کے سامنے آ کر سنجیدہ چہرہ لیے کوٹ کے سارے بٹن سامنے سے بند کیے

اپنی جیب سے ٹشو نکال کر عروب کے ہونٹوں پر لگی لالی کو صاف کیا۔ نظریں اس دوران عروب کی سرخ آنکھوں میں ڈوبی ہوئی تھی

یمان شاہ ہاتھ پیچھے ہٹاتا اس سے پہلے عروب نے یمان شاہ کے ہاتھوں سے ٹشو تھام کر اس کی گردن اور کان پر لگی لپ اسٹک کے نشان کو۔ صاف کیا

Posted On Kitab Nagri

لاونج میں چھائی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے سے ہمکلام ہوئی
"مجھے معاف نہیں کر سکتے کیا مان"۔

"تم یقین نہیں کر سکتی کیا مجھ پر"۔ شکوہ کنناہ نظروں سے سوال کیا تو عروب نے بری طرح اپنال ب کچلتے نظریں
جھکا دیں

"تمہیں کھودینے کا ڈر شاید کبھی میرے دل سے ختم ناہو۔ جن کے لیے محبت حد سے تجاوز کر جائیں۔ انہیں
کھودینے کے وسوسے دل میں اپنا ڈیرہ جمالیتے ہیں۔ جیسے محبت پر اختیار نہیں ہوتا۔ ویسے محبوب کو کھودینے
کے ڈر کے احساس پر بھی کوئی اختیار نہیں ہوتا"۔ اپنا سر یمان شاہ کے سینے سے ٹکاتے آنکھیں موندتے دل کی
دھڑکنوں نے شور برپا کیے

جنہیں سمجھتے یمان شاہ نے اپنا حصار عروب کے گرد نرمی سے باندھا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پارٹی میں ہر طرف رنگ و بو کا سماں تھا

اس قدر سردی اور برف باری کے باوجود ہوٹل کے اندر ٹھنڈا ہونے کے برابر تھی
یہ ایک مشہور بزنس مین کی پارٹی تھی جو بڑے پیمانے پر شاندار طریقے سے منائی جا رہی تھی
ہوٹل میں داخل ہونے سے پہلے ہی یمان شاہ کار سے اتر کر دوسری کار میں جا بیٹھا تاکہ
کسی کو عروب پر شک ناہو

یمان شاہ ہوٹل میں داخل ہو تو نظریں سیدھا عروب سے ٹکرائی

Posted On Kitab Nagri

جو اسی بزنس مین کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کرنے میں مصروف تھی جسے دیکھ ایمان شاہ نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر اپنے اشتعال پر قابو پانے کو کوشش کی یہ سوچ ذہن میں آتے ہی ایمان شاہ کو اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئیں محسوس ہوئی کہ عروب پچھلے پانچ ماہ سے اس شخص کو قابو کرنے میں لگی ہوئی تھیں

آگے بڑھ کر خالی ٹیبل کے پاس جا کر ایمان شاہ عروب کی جانب پشت کر کہ کھڑا ہو گیا مگر ایک نظر پیچھے مڑ کر عروب کو دیکھنا چاہا

جو اس شخص کو اپنا کوٹ اتارنے سے روک رہی تھی

یہ منظر دیکھتے ہی ایمان شاہ کا دماغ بھک سے اڑا

شہد رنگ آنکھوں میں پل میں وحشت اتر آئی

"ہے بیوٹی فل لیڈی۔۔۔ یہاں تو ٹھنڈا بالکل بھی نہیں ہے۔ اور تم جیسی ہوٹ بیوٹی کو ٹھنڈا لگ بھی کیسے سکتی

ہے۔۔۔ کم ان اسے اتارو۔۔۔ تاکہ میں تمہارے اس حسن کو دیکھ کر تمہیں بہتر طریقے سے خراج پیش کر سکو"۔۔۔

عروب کے کوٹ کے بٹن پر ہاتھ پھیرتے بے باک لہجے میں بوبی نے سرگوشی کی تو عروب نے اپنے خشک

پڑتے حلق کو تر کر کہ اپنی جانب بڑھتے ایمان شاہ کو دیکھا

آج سے پہلے عروب نے کبھی بوبی کو اس کی حد سے بڑھنے نہیں دیا تھا

مگر آج ناجانے وہ کیوں اس قدر بے باک ہو گیا تھا۔ شاید وہ زیادہ ڈرنک کر چکا تھا۔

ابھی ایمان شاہ آگے بڑھ کر بوبی کی دھلائی کرتا اس سے پہلے ہی بوبی کے پیچھے موجود بیک ڈور سے آتے معتصم

چوہدری نے ایمان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا تو ایمان شاہ نے چونک کر معتصم چوہدری کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"ناکر چوہدری۔ اس خبیث کی ہمت بھی کیسے ہوئی کہ میری عزت پر بری نگاہ ڈالنے کی"۔ دے دے لہجے میں شیر سی دھاڑ لیے غرا کر کہا تو معتصم ساتھ والے ٹیبل پر یمان شاہ کو زبردستی گھسیٹ کر لے آیا "ہم اپنے ملک کی حفاظت کے لیے عزت اور جان داؤ پر لگا کر ہی اس میدان پر اترتے ہیں۔ مگر ایک بات یاد رکھو یمان شاہ جو عزتوں کے رکھوالے ہوتے ہیں ان کی عزتوں پر آنچ بھی نہیں آتی۔ آزمائش شرط ہے۔ اور اسے تم آزمائش ہی سمجھو۔۔۔ میں عروب سے بے خبر نہیں تھا۔ اگر یہ شخص اسے غلطی سے بھی چھونے کی کوشش کرتا تو میں اس کے چھیترے کر کے کتوں کے آگے ناڈال دیتا"۔ معتصم چوہدری کے سرد لہجے پر یمان شاہ نے اپنی سرخ انگار ہوتی نظروں سے عروب کی جانب دیکھا

اور معتصم کو بازو سے پیچھے کر کے عروب کے ٹیبل کے قریب نامحسوس انداز میں اپنے ٹیبل کو کیا

اور پیٹھ کر کے بوبی کے بالکل پیچھے کھڑا ہو گیا تاکہ ان کی باتیں سن سکے

جبکہ معتصم چوہدری نے تاسف سے اور عروب نے مسکراہٹ روک کر یمان شاہ کو دیکھا

تبھی معتصم چوہدری نے نامحسوس انداز میں اپنے کان سے چھوٹی سی چپ نکال کر یمان شاہ کے کان میں لگائی تو

یمان نے چونک کر دیکھا

www.kitabnagri.com

اور سمجھ آنے پر خجالت سے بالوں میں ہاتھ پھیرا

"نوبوبی ڈار لنگ۔ ایم فائن۔ ویسے بھی تم ہی کہہ رہے ہو کہ میں بہت ہوٹ ہوں۔ اسی لیے میں نہیں چاہتی

کہ کوئی مجھے ٹچ کرے اور جل جائے"۔ ایک ادا سے اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا تو بوبی کا مکروہ قہقہہ گونجا

جبکہ یمان شاہ نے اپنے دانت پیس کر گردن موڑ کر عروب کو دیکھا جس نے یمان شاہ کے دیکھنے پر آنکھ ماری تو

یمان شاہ نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں

Posted On Kitab Nagri

"تم موقع تو دو۔ ہم جل کر راکھ ہونے کو بھی تیار ہیں"۔ بوبی نے اپنی انگلی عروب کی جیکٹ کے گلے میں پھنساتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا تو عروب نے ہڑبڑا کر دو قدم پیچھے لیے

"شیور ڈارلنگ تمہیں موقع ضرور دوں گی۔ کیونکہ میں تمہیں راکھ ہوتے دیکھنا چاہتی ہوں"۔ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے با مشکل مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ نے خونخوار نظروں سے مُعْتَصِم کو دیکھا جو یمان کے دیکھنے پر نظریں پھیر چکا تھا

"ڈارلنگ کی بچی تم گھر چلو زرا۔ تمہاری ہوٹنس اور بولڈنس کی آج خیر نہیں میرے ہاتھوں۔ ابھی کے ابھی اس چمگاڈر سے دور ہو جاؤ۔ ورنہ تمہارا یہی حشر بگاڑ دوں گا"۔ بلیوٹو تھ میں یمان شاہ کی چنگاڑتی ہوئی آواز گونجی تو عروب نے ہڑبڑا کر اپنے سامنے کھڑے یمان شاہ کو دیکھا

"ایک۔۔ ایکسیوزمی۔ میں آتی ہوں"۔ بوبی سے کہہ کر جلدی سے قدم ریسٹ روم کی جانب بڑھائے

تو عروب کو جاتے دیکھ بوبی نے معنی خیز نظروں سے عروب کی پیٹھ کو دیکھا

اور ارد گرد نگاہ دوڑا کر قدم عروب کی جانب بڑھائے

جسے دیکھ یمان شاہ بوبی کی جانب بڑھا

www.kitabnagri.com

بوبی نے آگے جا کر ارد گرد نگاہ دوڑائی مگر عروب کہی نظر نا آئی

تبھی اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کی محسوس کر کہ پلٹا تو چہرے پر ڈریگو کے سائن والا ماسک دیکھ ٹھٹھکا

تبھی یمان شاہ نے آگے بڑھ کر بوبی کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کی درگت بنانے شروع کر دی

اپنی پاکٹ سے تیز دھار خنجر نکال کر بوبی کے ہاتھ کو زمین پر رکھ کر بے دریغ وار اس میں کیے کہ ہاتھ میں جگہ

جگہ سوراخ ہو گئے جبکہ بوبی کے منہ پر فولڈ کر کہ اپنا گھٹنارکھ کر اس کی چیخوں کا گلا گھونٹ دیا

Posted On Kitab Nagri

"سالے ہمت کیسے ہوئی تیری اسے چھونے کی۔۔۔ یہ سزا صرف میری بیوی کے لباس کو چھونے کی تھی۔ سوچ اگر تو غلطی سے اس کے جسم کو چھوتا تو میں تیرے جسم میں کتنے چھید کرتا"۔۔۔ شیر سی دھاڑ لیے غرا کر کہا اور گھٹنا بوبی کے منہ سے ہٹایا۔۔۔ بوبی کے چیخنے سے پہلے ہی اس کی زبان ہاتھ میں پکڑ کر ایک ہی وار میں کاٹ ڈالی

"یہ میری بیوی سے گھٹیا الفاظ کہنے کے لیے"

جبکہ ریست روم کے دوسرے دروازے سے باہر آتی عروب یمان شاہ کے اس قدر وحشت ناک روپ کو دیکھ دھنگ رہ گئی

جواب بوبی کی آنکھوں میں اس خنجر سے بے دریغ وار کر رہا تھا

"اور یہ میری بیوی کو اپنی غلیظ نظروں سے دیکھنے کے لیے"۔۔۔ یمان شاہ کی دھاڑ پر عروب نے منہ پر ہاتھ رکھ کر پشت پیچھے موجود دیوار سے ٹکادی

تبھی وہاں روزی یمان شاہ کا پیچھا کرتی ہوئی آئی

مگر سامنے موجود منظر دیکھ کر ابھی وہ چیختی کی عروب ہوش میں آکر اس کی جانب بڑھی

روزی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی سخت گرفت میں لیا

اور قدم یمان شاہ کی جانب بڑھائے

جھک کر یمان شاہ کے ہاتھ سے خنجر زبردستی پکڑ کر روزی کی گردن پر رکھا

"چپ اگر ایک لفظ منہ سے نکالا تو ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گی تمہارا گلا کاٹنے میں"۔۔۔ عروب کے سرد لہجے پر

روزی نے جلدی سے سر اثبات میں ہلایا

تو عروب نے اس کی بازو کو جھٹکا دیا

Posted On Kitab Nagri

اپنی ٹانگ روزی کے ٹانگ میں اٹکا کر اسے کھینچا تو وہ منہ کے بل نیچے گری
جبکہ یمان شاہ سرد نظروں سے عروب کو دیکھ رہا تھا
"تو سفید باندری آہی گئی تم میرے ہاتھ۔ بہت شوق ہے تمہیں میرے شوہر پر ڈورے ڈالنے کا۔ اس دن
انہیں بانہوں کا ہار ہی میرے شوہر کی گردن میں ڈالا ہوا تھا نہ"۔۔۔۔ خنجر کی نوک روزی کے چہرے پر پھیرتے
سفاک لہجے میں کہا تو روزی نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا
"نن۔ نہیں مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہارے شوہر کو دیکھو گی بھی نہیں۔ میں کبھی پاکستان نن۔ نہیں آؤ گی۔
میں وعدہ کرتی ہوں"۔ روزی نے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے کہا
تو عروب نے ایک نظر روزی کو اور ایک نظر اپنے سر پر کھڑے یمان شاہ کو دیکھا
جو اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے لاپرواہی سے کھڑا تھا
عروب کے دیکھنے پر کندھے آچکائے
جیسے کہنا چاہ رہا ہو تمہارا اور اس کا معاملہ۔ جس ہر عروب نے دانت کچکا کر یمان شاہ کو دیکھا
"بی بی اب تمہیں دیکھے قابل چھوڑو گی تو پھر نا"۔ دانت پیس کر کہا اور ایک ہاتھ روزی کے ہونٹوں پر رکھ کر
خنجر روزی کی آنکھوں میں مارا تو روزی کی گھٹی گھٹی چینی گونج اٹھیں
جنہیں سن یمان شاہ جلدی سے نیچے بیٹھا اور روزی کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھنا چاہتا کہ آواز باہر نا جائے
جس پر عروب نے خونخوار نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا جو عروب کے دیکھنے پر اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"باہر میوزک لگا ہوا ہے۔ میں ہاتھ نا بھی رکھو۔ تو تمہاری اس سوکا لڈ فیک گرل فرینڈ کی چیخیں کوئی نہیں سن سکتا۔ اگر تمہیں ان چیخوں سے کوئی پر اہلم ہے تو باہر تشریف لے جاسکتے ہو"۔ عروب کے جلے کٹے انداز پر

یمان شاہ نے بامشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

اور کندھے آچکا کر ریٹ روم کی جانب بڑھ گیا

جبکہ عروب نے غصے سے یمان شاہ کی پشت کو دیکھا

اور پھر یمان شاہ پر آیا غصہ وحشت بن کر روزی ہر اترا

عروب اپنا کام کر کے کھڑی ہوئی تب تک یمان شاہ اپنے ہاتھ منہ جو خون سے رنگ چکے تھے انہیں صاف کر کے

باہر آیا

ایک نظر عروب کو دیکھا

اور دروازے کی جانب بڑھ کر باہر کھڑے اپنے آدمی کو بلایا

جو کہ ویٹر کی یونیفارم میں موجود تھا

باہر کھڑے ویٹرز نے یہی کہا تھا کہ اندر پانی کا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے

تو سبھی اوپر جا کر ریٹ روم یوز کر سکتے ہیں

اپنے آدمی کو سب ٹھکانے لگانے کا کہہ کر باہر آتی عروب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ارد گرد نگاہ دوڑائی کر قدم باہر

سیٹج کی جانب بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

"ماتک پاکستانی چلا گیا ہے۔ وہ اپنی نظروں کے سامنے سب کچھ کروانا چاہتا تھا۔ ہمارے جانے تک وہ سب کر چکا ہوتا اسی لیے۔ میں نے کرنل کو میسج کر دیا ہے۔ اور ڈیٹیلز بھی سینڈ کر دی ہیں۔ باقی وہ لوگ سنبھال لے گے۔" — معتصم کے کہنے پر یمان شاہ نے سر اثبات میں ہلایا

اور وہ دونوں واپس جا کر ریسٹ روم کا جائزہ لے کر آئے جب واپس آئیں تو یمان شاہ کو عروب کہی نادکھی "عرو۔ کہاں گئی۔ ابھی تو"۔۔۔ یمان شاہ نے ارد گرد نظریں گھماتے ہوئے فکر مندی سے کہا تو معتصم

چوہدری نے تاسف سے سر ہلایا

"جا چکی ہے وہ۔ ہم جب ریسٹ روم میں گئے تھے تبھی" — معتصم چوہدری کے جواب پر یمان شاہ نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا اور باہر کی جانب دوڑ لگائی

جبکہ معتصم نے اپنے موبائل میں موجود عروب کے میسج کو ڈیلیٹ کیا

جس میں لکھا ہوا تھا کہ وہ یمان کو منانا چاہتی ہے۔ — معتصم یمان سے پہلے عروب کا پارٹنر ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس کا ساتھ دے۔ اسی لیے وہ چاہتی ہے کہ وہ یمان کو کچھ دیر باتوں میں لگا کر آگے پیچھے ہوتا کہ وہ گھر جا

سکے۔" — عروب کے میسج کو ڈیلیٹ کر کہ معتصم چوہدری نے قدم ہوٹل کی سے باہر کی جانب بڑھائے

"اف اتنا ٹائم ہو گیا۔ اب تک تو میری گول مٹول پانڈی سو بھی گئی ہوگی" — تاسف سے سر ہلاتے گاڑی

پارکنگ سے نکال کر سڑک پر ڈالی

اور ایک نظر کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھا جو ایک کے ہندسے کو کراس کر رہی تھی

یمان شاہ جتنے غصے میں گھر آیا مگر گھر میں چھائی خاموشی کو محسوس کر کہ ٹھٹھکا

Posted On Kitab Nagri

نتھنوں سے بھینی بھینی پھولوں کی خوشبو ٹکرائی تو قدم بے ساختہ عروب کے کمرے کی جانب بڑھے
روم کا دروازہ کھولا تو نظریں پل کے لیے ٹھٹھک گئی
سارا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا
کمرے میں ہر طرف موم بتیاں جلی ہوئی تھیں
جبکہ کمرے دروازے سے لے کر پورے کمرے کا فرش پھولوں سے چھپا ہوا تھا
نظریں بیڈ پر گئی جہاں یلو کلر کا چھوٹا سا کیشن تھا جس پر رونے والا ایمو جی بنا ہوا تھا۔ اور بیڈ پر پھول کی پتیوں سے
ایم سوری جاناں — لکھا ہوا تھا
جسے دیکھ ایمان شاہ کا دل بے ساختہ دھڑکا
عروب کی نگاہ میں نظریں دوڑائیں تو وہ کہی نادکھی
اپنے پیچھے بند ہوتے دروازے کی آواز پر ایمان نے جھٹکے سے پلٹ کر عروب کو دیکھا
جہاں عروب ایمان شاہ کی خریدی گئی بلیک ساڑھی پہنے ایمان شاہ کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی
ساڑھی کے نیٹ کے پلو سے واضح ہوتی دودھیاں بدن کی رعنائیوں کو دیکھ ایمان شاہ کو اپنے حلق میں کانٹے سے
چھتے محسوس ہوئے
تبھی روم میں میوزک کی آواز گونجی اور عروب نے اپنے قدم ایمان شاہ کی جانب بڑھائے
تُو آج مینوں نیڑے نیڑے آئین دے 2x
سوہنیاں اپنے سانسوں سے اُتے
تُو مینوں تھوڑا حق تاجتالین دین

Posted On Kitab Nagri

تُو مینوں تھوڑا حق تاجتالین دین

یمان شاہ کی گردن میں اپنی بانہوں کو ہار ڈالتے گانے کے بول بولے تو یمان شاہ نے اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کر کے نظروں کو عروب کے دلکش سراپے سے پھیرنا چاہا جو کہ ناممکن سا تھا
نظریں ارد گرد سے بھٹکتی پھر عروب کے نقوش پر ان ٹھہری تو عروب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
ہاتھ بڑھا کر یمان شاہ کے کوٹ کو اتار کر نیچے پھینکا تو یمان شاہ نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ کر کھولیں

آنکھوں میں پل میں خمار اترتا تھا

یمان شاہ کے ہاتھوں کو تھام کر اپنی کمر میں رکھا تو جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی
مگر ہمت کر دو قدم کے فاصلے کو بھی ختم کر دیا

آج بانہاں وچ تُو مینوں پر لے

آج اپنا مینوں تُو کر لے

تُو آج دویں سانسواں

اک ہو لین دین

یمان شاہ کی آگ سی تپش لیے سانسوں میں سانس لیتے ہوئے کہا تو یمان شاہ کی گرفت عروب کی کمر پر مضبوط ہوئی

یمان شاہ کی انگلیاں عروب کو اپنی کمر میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

اپنے ہاتھ یمان شاہ کے بالوں میں الجھا کر ہونٹ یمان شاہ کے گال پر شدت سے ثبت کیے

کمرے کی فسوں خیز فضا میں میوزک کی آواز میں ان دونوں کی بے ہنگم ہوئی دھڑکنوں کا شور حشر برپا کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

میں من دی آمیری خطا سے
دے دیں جو وہ دینی تو سزاوے
او آج تیری بانہاں وچ رو لین دے
او کا دھار کھدا اے تو اولا
دل کہندا اے میں تینوں بولا
تو آج مینوں خود چے سما لین دے
یمان شاہ کی شہد رنگ آنکھوں میں اپنی گرے گرین آنکھوں کو گاڑھتے نم لہجے میں سرگوشی کی تو میوزک ختم
ہونے پر جیسے یمان شاہ کا سکتہ ٹوٹا
عروب کے بازو اپنی گردن سے ہٹا کر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا
جبکہ یمان شاہ کی اس قدر بے رخی پر عروب کا دل چاہا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر روئے
بیڈ سے ہر چیز نوچ کر نیچے پھینک کر۔ اوندھے میں بیڈ پر گر کر ہچکیوں سے زاروں قطار رونے لگی
تھوڑی دیر بعد اپنی کمر پر بوجھ محسوس کر کہ عروب کی ہچکیاں پل میں تھمی
اپنے کان کی لو پر دکھتی سانسوں کی تپش محسوس کر کہ ہتھیلیاں پسینے سے تر ہوئی
تو آج مینوں نیڑے نیڑے آ لین دیں
سوہنیے، اپنے حسن دے اتے
تھوڑا حق تاجتالین دیں
تو آج مینوں نیڑے نیڑے آ لین دیں

Posted On Kitab Nagri

عروب کے کان میں گھمبیر لہجے میں گانے کے بول کہہ کر

بننا عروب کو سمجھنے کا موقع دیے عروب کی کمر سے بالوں کی آبشار کو ہٹا کر ایک ہی جھٹکے میں کمر پر لگی ساڑھی ڈوریوں کو توڑ کر کندھوں سے شرٹ کو کھسکایا

عروب اس قدر شدت پر تڑپ کر پلٹی اس سے پہلے ہی یمان شاہ نے عروب کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں قید کر لیا

عروب کی کمر پر اپنا جان لیوا ہونٹوں کا لمس چھوڑتے۔ عروب کے نازک وجود کی نرم ہٹوں کو محسوس کرتے یمان شاہ پل میں بہکا تھا

عروب کی کمر کے بل پر اپنے ہونٹ شدت سے ثبت کر کہ دانتوں کا دباؤ ڈالا تو عروب یمان شاہ کے لمس پر تڑپ گئی

تجھی یمان شاہ نے عروب کی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹ کر اس کا رخ اپنی کیا

اپنی شرٹ اتار کر بیڈ پر عروب کے قریب پھینکی جبکہ عروب نے شرم و حیا سے جھکتی اپنی پلکوں کی بار کو با مشکل اٹھا کر یمان شاہ کی جانب دیکھا

مگر یمان شاہ کی بے باک نظروں میں ایک سیکنڈ سے زیادہ نا دیکھا گیا تو رخ بدلا چاہا جسے یمان شاہ نے عروب کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ناکام کر دیا

"ناجانا اب فرار ناممکن ہے۔ میرے جذبات بھڑکا کر تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب تو تمہیں میرے منہ زور جذبات کو اپنے نازک وجود پر جھیلنا ہی ہوگا"۔ گھمبیر لہجے میں سرگوشی کر کہ عروب کا پلو ایک جھٹکے میں کھینچ کر زمین بوس کیا

Posted On Kitab Nagri

اور اپنے تشنہ لب عروب کے پیٹ پر مثبت کیے تو عروب کے ہونٹوں سے بے ساختہ سسکی نکلی
عروب کے وجود سے اٹھتی محسوس کن خوشبو یمان شاہ کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہوئی
اپنی منمنائی کر کہ پیچھے ہٹا تو نظریں عروب کے خون چھلکاتے چہرے پر ان ٹھہری
تو ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبا کر اپنی مسکراہٹ روکی
عروب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اوپر کر کہ سر تکیے پر رکھا
"مجھے پتہ ہوتا میری ناراضگی اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ تم اسے اس طرح دور کرو گی۔ تو میں بہت پہلے تم سے
ناراض ہو جاتا"۔ شدت بھر ا لمس عروب کے چہرے پر جا بجا چھوڑتے مسکراتے ہوئے کہا تو عروب نے اپنے
دونوں ہاتھ یمان شاہ کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا
جس پر یمان شاہ نے سخت نظروں سے عروب کو دیکھا
"اب یہ ڈرامہ کس لیے۔ یہ سب کچھ تم نے مجھے منانے کے لیے ہی تو کیا تھا۔ اور ویسے بھی جو تمہیں مار جن
رخصتی کی وجہ سے دیا تھا اب وہ ختم۔ ماما سے رخصتی لے کر آیا ہوں"۔۔۔ عروب کے گلابی پھولے گال پر
اپنے دانت گاڑتے ناراضگی سے کہا تو عروب نے اپنے ہاتھ یمان شاہ کے سینے سے ہٹا دیے
عروب کی خود سپردگی محسوس کر کہ یمان شاہ کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی
"ایم سوری جاناں۔ بے شک تم جانتی تھی کہ مجھے ڈرگ دیا گیا ہے۔ لیکن میں پھر بھی اپنے اس بیہویر کے لیے
بہت شرمندہ ہوں۔ مگر آج اپنی محبت کی بارش میں تمہیں پور پور بھگو کر اس رات کی اذیت کو ہمیشہ کے لیے
ختم کر دوں گا۔ آج اس رات کے ایک ایک لمحے کو۔ تمہاری ہر بہکی بکھری سانسوں کو میں قطرہ قطرہ خود میں

Posted On Kitab Nagri

اتر تا ہوا محسوس کرنا چاہتا ہوں۔ سوچی کراں رکھنا"۔ بے باک لہجے میں سرگوشی کرتے پوری شدت سے
عروب کے سرخ ہونٹوں پر جھک گیا
عروب کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر انہیں سرکہ اوپر بیڈ پر پن کیے
عروب کی تیز چلتی سانسوں کو اپنی آگ سی مانند دکھتی سانسوں میں بری طرح الجھائے یمان شاہ جسم کی گہرائیوں
سے روح میں اترتا چلا گیا
یمان شاہ کی قربت میں پگھلتی عروب نے یمان شاہ کی بات بے باکیوں اور شدتوں پر یمان شاہ کے سینے میں پناہ
لینا چاہی جس پر یمان شاہ کا دلکش قہقہہ روم کی فضا میں گونجا
جبکہ کمرے میں جلتی موم بتیاں آہستہ آہستہ بجھنے لگیں

فنگر پرنٹ سے پینٹ ہاؤس کا ڈور کھول کر معتصم اندر آیا مگر لاونج میں چھائی اس قدر خاموشی وہ بھی حیات کے
ہوتے۔ معتصم چوہدری کو چونکنے پر مجبور کر گئی
"اب اگر اس لڑکی نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی تو اس کی خیر نہیں"۔ دانت پیستے قدم کمرے کی جانب
بڑھائے

ایک ہی جھٹکے میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے
حیات میڈم پیٹ پر ملازمہ کامو بائل رکھے۔ کانوں میں ہندفون لگائے۔ لیز کھاتی ڈرامہ دیکھنے میں محو تھی
جبکہ ملازمہ روم میں پڑے صوفے پر لیٹی اپنی نیند پوری کر رہی تھی
اپنے قریب کسی کی موجودگی کو محسوس کر کہ حیات نے جو نہی نظریں اٹھا کر بائیں جانب دیکھا تو دھک سے رہ گئی

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری چہرے پر خطرناک تاثرات سجائے۔ خونخوار نظروں سے حیات کو دیکھ رہا تھا
مُعْتَصِمِ کے گھور کر دیکھنے پر حیات ہڑبڑا کر اٹھی تو حیات کی اس حرکت پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے دانت پیس کر اس
بلا کو دیکھا

"ایلی"۔۔۔ غراتے ہوئے ملازمہ کو پکارا تو وہ ہڑبڑا کر نیند سے اٹھی۔ اپنے سامنے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھ بچاری
کے اوسان خطا ہو گئے

"گیٹ آؤٹ ان ون سیکنڈ"۔۔۔ سرد لہجے میں غرا کر کہا۔ جبکہ خونخوار نظریں حیات کے گھبرائے چہرے پر ٹکی
ہوئی تھیں

تبھی ایلی چار سو بیس کی سپیڈ میں وہاں سے بھاگی
مگر مُعْتَصِمِ چوہدری کے روکنے پر سہمی نظروں سے اسے دیکھا
مُعْتَصِمِ نے آگے بڑھ کر ایلی کا موبائل حیات سے جھٹپٹے کے انداز میں لیا اور ایلی کو پکڑا کر دروازہ اڑھٹے سے

بند کیا
جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے اس قدر شدید رد عمل پر حیات کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

تبھی بیڈ پر پیچھے کو ہاتھ ٹکا کر کھسکنا چاہا

جسے محسوس کر مُعْتَصِمِ ایک ہی جست میں حیات کے قریب گیا

اور دور ہوتی حیات کے پاؤں کو ہلکا سا جھٹکا دے کر نیچے کو کھسکایا

گھنے بادل کی طرح حیات پر جھک آیا۔ اپنے دونوں ہاتھ حیات کے اطراف میں رکھے تو حیات نے ہرنی کی مانند
سہمی نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب فضول چیزیں تم نے کھائیں ہیں" --- دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا اور ایک نظر بیڈ سے نیچے پڑی کولڈ ڈرنکس کے کینز جو کہ دس بارہ سے زیادہ ہی تھے --- پیزا کے خالی باکس --- لیز کے جانے کتنے ہی خالی پیکٹ --- اور ڈارک چاکلیٹ کے ریپر زدیکھ معتصم چوہدری کو غصے سے اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئیں محسوس ہوئی

تبھی اپنی شرٹ پر گرفت محسوس کر کہ معتصم نے رخ پھیر کر اپنے حصار میں قید حیات کو دیکھا جو نم نظروں سے معتصم چوہدری کو دیکھ رہی تھی

معتصم چوہدری کے دیکھنے پر اپنی سوسو کرتی ناک کو آگے ہو کر معتصم چوہدری کی شرٹ سے صاف کیا تو معتصم نے تاسف سے سر ہلایا

"اس ایلے نے بھی تو کھایا تھا میں نے اتنا کیلے تھوڑی کھالیا" --- منہ بسور کر شکوہ کناں لہجے میں کہا تو حیات کی اس قدر دیدہ دلیری پر معتصم چوہدری نے متاثر ہو کر آبرو آچکائی

"چوہدری کی جان جیسے میں تمہیں جانتا نہیں نا" --- حیات کے بالوں کی لٹ کو کان بچھے اڑتے طنزیہ لہجے میں چوٹ کی تو حیات نے خفیف سا مسکرا کر

معتصم چوہدری کو دیکھا

جبکہ معتصم کو جتنا غصہ حیات کے اس قدر الٹ پٹانگ چیزیں کھانے پر آیا تھا --- اب اس سے زیادہ پیار حیات کی معصوم شکایت اور حیات کے خوبصورت گلابی پھولے پھولے گالوں کو دیکھ کر آرہا تھا

حیات کے سرخ پڑتے ہونٹوں پر اپنا انگھوٹھا پھیرا

Posted On Kitab Nagri

"تھوڑا ایلی نے کھایا تھوڑا میں نے اور تھوڑا سا" --- معتصم چوہدری کی بڑھی ہوئی داڑھی کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتے مدھم لہجے میں کہہ کر فقرہ ادھورا چھوڑا تو معتصم چوہدری نے متبسم نگاہوں سے حیات کو دیکھا

"اور تھوڑا سا کس نے کھایا" --- حیات کے پھولے گالوں پر شدت سے اپنا لمس چھوڑتے بو جھل لہجے میں کہا تو حیات کے پہلے سے گلابی پڑتے گال معتصم چوہدری کی شدت پر دہک کر سرخ انار ہو گئے

"ہماری بیٹی نے۔ اب میں اور ایلی کھاتی۔ ہماری بیٹی بھوکی رہتی تو مجھے برا لگتا صم۔ پھر آپ نے ہی شکوہ کرنا تھا" --- معتصم چوہدری کی گردن میں چہرہ چھپائے ایک ہی سانس میں ساری بات بتائی تو معتصم چوہدری نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

حیات کا چہرہ اپنی گردن سے نکال کر اسے آرام سے تکیے پر لٹایا۔ اپنے شوز اتار کر حیات کے اوپر جھک آیا تو حیات نے اپنے دونوں ہاتھ معتصم چوہدری کے سینے پر رکھے جنہیں تھام کر معتصم چوہدری نے اپنے ہونٹوں سے لگا کر اپنی گردن کے گرد حائل کر دیا

"شکوہ تو مجھے اب بھی ہے۔ یہ چیزیں پتہ میری بیٹی کے لیے بالکل ٹھیک نہیں۔ صبح گیارہ بجے تمہیں چھوڑ کر گیا تھا۔ اب رات کا ایک بج رہا ہے۔ چوبیس گھنٹے بھی پورے نہیں ہوئے۔ اور ان گھنٹوں میں تم کتنی کولڈ ڈرنکس پی چکی ہو۔ کیوں میری بیٹی اور مجھ پر ظلم کر رہی ہوں چوہدری کی جان" --- ساتھ حیات کے ماتھے سے ٹکائے تاسف بھرے لہجے میں کہا تو حیات نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر معتصم چوہدری کو دیکھا

جس پر معتصم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی

Posted On Kitab Nagri

"اب تو کھالیے نا۔ آئندہ نہیں کھاؤ گی۔ لیکن صم میں نا کھاؤ تو میرے دل کو کچھ ہوتا ہے۔ میرا دل رونے کو کرتا ہے۔۔۔ پلیز تھوڑا سا کھانے دیا کریں نا۔ سچی آپ کے سامنے کھاؤں گی وہ بھی تھوڑا سا"۔۔۔۔۔

حیات کی اتنی فرمانبرداری پر پہلے تو معتصم چوہدری نے چونک کر حیات کو دیکھا مگر پھر حیات کو معصومیت سے فرمانبرداری کی پٹری سے اتر کر اپنے نادر خیالات بیان کرتے دیکھ معتصم چوہدری نے خونخوار نظروں سے حیات کو دیکھا

ایک جھٹکے سے پیچھے ہو کر اپنی ٹائی اتار کر بیڈ پر پھینکی۔ حیات کو گھورتے سر تاسف سے ہلایا اور قدم کبرڈ کی جانب بڑھائے

"میری تو کسی بکو اس کا اثر تم پر ہوتا ہی نہیں ہے نا۔ چاہے پیار سے کہو چاہے غصے سے کرنی تو حیات میڈم نے اپنی ہی مرضی ہے نا۔ غصے سے دانت پیس کر بلند آواز میں کہا اور دھاڑ سے دروازہ بند کرتا اور شروم میں گم ہو گیا حیات نے حیرت سے منہ کھولے ڈبڈبائی نظروں سے واشر روم کے بند دروازے کو دیکھا

اور پاس پڑا کشن اٹھا کر نیچے زمین پر پھینکا

"ناشکرے انسان۔۔۔۔۔ مان تو گئی تھی ان کی بات مگر انہیں تو بلاوجہ مجھ معصوم پر غصہ کرنے کا بہانا چاہیے۔ اور کونسا میں نے خود اپنی مرضی سے کھایا ہے۔ یہ تو ان کی ہی چٹخوری اولاد کو اتنا چسکا ہے۔ جسے پورا کرنے کے چکر میں۔ میں معصوم پھنس جاتی ہوں"۔ اپنے ناظر آنے والے آنسوؤں کو صاف کر کہ خالص بیویوں کی

طرح سارا الزام شوہر اور بچوں پر ڈال کر

ایک نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑی چاکلیٹ کو دیکھا

اور گہری سانس بھر کر چہرے کا رخ پھیر لیا

Posted On Kitab Nagri

دس منٹ بعد مُعْتَصِمِ فریش ہو کر باہر آیا تو حیات نے چور نظروں سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے مُعْتَصِمِ
چوہدری کو دیکھا

جو بلیک ٹراؤزر پہنے شرٹ لیس مرر کے آگے کھڑا۔ سنجیدہ چہرہ لیے اپنے بال خشک کرنے میں مصروف تھا
مُعْتَصِمِ چوہدری کی چوڑی پشت پر بنے ٹیٹو کو دیکھ حیات کا دل بے ساختہ دھڑکا نظریں ٹیٹو سے ہوتی مُعْتَصِمِ
چوہدری کے بالوں میں ٹاول چلاتے ہاتھوں سے سرکتی مضبوط کسرتی بازوؤں پر جاٹھہری جنہیں دیکھ حیات کو اپنا
حلق خشک ہوتا محسوس ہوا

تبھی مُعْتَصِمِ چوہدری ٹاول صوفی پر پھینک کر پلٹا تو حیات نے ہڑبڑا کر نظریں جھکالی
جسے جاننے کے باوجود بھی مُعْتَصِمِ چوہدری نے کوئی رسپونس نہیں دیا

مُعْتَصِمِ چوہدری روم کا دروازہ کھول باہر چلا گیا تو حیات نے بری طرح اپنے لب کچلے
اپنی ہتھیلیوں کو مسلتی ابھی وہ باہر جائے یا ناجائے کہ شش و پنج میں مبتلا ہی تھی کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کو کمرے میں
داخل ہوتا دیکھ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنی نظریں سرعت سے جھکالی

مگر ایک نظر میں وہ یہ دیکھ چکی تھی کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھ میں ٹرے موجود تھی

"دس منٹ ہیں تمہارے پاس۔ یہ سب فنش کرو۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا حیات"۔۔۔ سرد میں ایک
ایک لفظ پر زور دے کر کہا تو حیات نے نظریں اٹھا کر اپنے سامنے رکھی ٹرے کو دیکھا
جس میں ایک دودھ کا گلاس۔ اور ایک باؤل میں فروٹس کٹے ہوئے پڑے تھے

Posted On Kitab Nagri

"مگر صم۔ میرا پیٹ تو"۔ ابھی حیات بات مکمل کرتی کہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے ہاتھ سے ٹرے پیچھے کھسکا کر حیات کے سیاہ گھنے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا

"ایک فضول لفظ ناسنو میں۔ جہاں بات تمہاری آئے صحت کی یا حفاظت کی آئے گی۔ وہاں مجھ سے نرمی کی امید مت رکھنا حیات۔ میں تمہاری کنڈیشن کو اچھے سے سمجھتا ہوں۔ مگر اب تم میرا ضبط ناہی آزماؤں تو اچھا ہے۔ میں تمہاری ساری غلطیوں کو معاف کر سکتا ہوں۔ مگر تمہاری اپنی ذات یا ہمارے رشتے کے لیے ہوئی کسی لاپرواہی کو نہیں۔ پہلے ہی بہت رات ہو چکی ہو۔ جلدی سے فنش کرو اسے"۔ حیات کے چہرے پر جھکے اپنی گرم آگ سی تپش لیے دکھتی سانسوں کو حیات کے چہرے پر چھوڑتے سرد سپاٹ لہجے میں کہہ کر پیچھے ہوا تو حیات نے بے ساختہ اپنی رکی سانس کو بحال کیا

حیات کو اپنا چہرہ مُعْتَصِمِ چوہدری کی گرم سانسوں کی تپش سے جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا

مُعْتَصِمِ چوہدری کے پیچھے ہونے پر حیات نے جلدی سے ٹرے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی جانب کھسکائی اور کھانا شروع کر دیا

جبکہ حیات کو کھاتے دیکھ مُعْتَصِمِ نے گہری سانس فضا کے سپرد کی اور سرتکیے پر ٹکا کر اپنا بازو آنکھوں پر رکھ لیا

حیات نے ایک نظر تھکے تھکے سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

"صم"۔ محبت سے چور لہجے میں پکارا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر سرخ آنکھوں سے حیات کو دیکھا

جو ہاتھ میں فروٹ کا ٹکرا لیے مُعْتَصِمِ چوہدری کے قریب کھسک آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے ابھی تک کیوں کچھ نہیں کھایا۔ صبح بھی بس تھوڑا سا کھایا تھا"۔ حیات جانتی تھی کہ معتصم چوہدری کو ہیوی ناشتہ کرنے کی عادت ہے چاہے دن کو وہ لائٹ سا ہی کھائے مگر ناشتہ ہیوی ہی ہونا چاہیے ہیوی ناشتہ کرنے کے بعد چاہے رات ایک دو بجے تک بھی معتصم چوہدری کو کھیتوں میں بھی کام کرنا پڑے تو وہ تھکتا نہیں تھا

اور جب وہ ٹھیک سے ناشتہ نہیں کرتا تھا تو پھر ایسے ہی سارا دن ڈل رہتا تھا اور حیات کی نظر میں تو یہاں اسے کوئی کام بھی نہیں تھا تو وہ کیوں اس قدر تھکا ہوا تھا چہرے پر فکر مندی سجائے۔ گرے گرین آنکھوں میں آنسو لیے معتصم چوہدری سے شکوہ کیا معتصم چوہدری نے ہونٹ واہ کر کہ حیات کے ہاتھ سے فروٹ کھا کر تھوڑا آگے کو کھسک کر سر حیات کی گود میں رکھ لیا

"صم پہلے آٹھ کر کھائیں۔ پھر لیٹ جائیں گا۔ میں سچ میں بہت لا پرواہ ہوں۔ آپ صبح سے بھوکے ہیں اور مجھے احساس تک نہیں"۔ معتصم چوہدری کو زبردستی کندھوں سے تھام کر اٹھاتے ہوئے کہا جس پر معتصم چوہدری نے مسکراہٹ روکی۔ وہ نازک جان کہا اس دیو نما شخص کو اپنی جگہ سے ہلا سکتی تھی مگر یہاں بھی تو اپنی جند جان کا چوہدری ہی تھا۔ حیات کے اٹھانے پر اداکاری کرتے ہوئے اٹھا جیسے سارا کمال حیات کا ہی ہو

جبکہ حیات نے معتصم چوہدری کے دونوں ہاتھوں پر اپنا بایاں ہاتھ رکھ کر انہیں اپنی طرف سے لاک کیا اور باؤل میں موجود فروٹ زبردستی معتصم چوہدری کو کھلائے

Posted On Kitab Nagri

اپنا آدھا پیادودھ کا گلاس مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں سے زبردستی لگایا جسے مُعْتَصِمِ چوہدری نے مسکراہٹ روک کر ایک سانس میں ختم کیا

جبکہ حیات نے ٹرے میں برتن رکھ کر قدم بیڈ سے نیچے رکھے تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے ابرو اچکا کر حیات کو دیکھا جو بنا مُعْتَصِمِ چوہدری کی جانب دیکھے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی تھی مُعْتَصِمِ نے کبرڈ سے بلیک بنیان نکال کر پہنی اور قدم روم سے باہر کی جانب بڑھائے

مُعْتَصِمِ باہر آیا تو نظریں کچن کاؤنٹر پر سامان پھیلانے کھڑی حیات پر گئی جسے دیکھ مُعْتَصِمِ نے تاسف سے سر جھٹکا

"چوہدری کی جان جتنا تم نے کھلا دیا میرا پیٹ فل ہو گیا ہے۔ اور ویسے بھی اپنی جند جان کے جوٹھے دودھ کو پیا ہے۔ اب تو شاید مجھے ایک ہفتہ بھوک نا لگے۔ اتنی محبت اتنی مٹھاس جو تھی اس میں"۔ حیات کو پشت سے اپنے حصار میں لے کر حیات کے ہاتھوں سے بریڈ وغیرہ چھین کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے شریر لہجے میں کہا تو حیات نے گردن موڑ کر خفا نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

"آپ چاہتے ہیں کہ میں بری بیوی کہلاؤ۔ ویسے بھی مجھ لگ رہا آپ یہی ثابت کرنا چاہتے کہ آپ اچھے شوہر ہیں اور میں بری بیوی"۔ حیات کے نم لہجے پر مُعْتَصِمِ چوہدری کا دل کیا اپنا سر کسی دیوار میں مار لے "افف حیات میں نے ایسا کب کہا میری گول مٹول پانڈی۔ اگر اتنی ہی فکر ہے میری بھوک کی تو تم دوسرے طریقے سے بھی مٹا سکتی ہو۔ اس کے لیے تمہیں محنت بھی نہیں کرنی پڑے گی۔ بس خود کو میرے سپرد کرنا

Posted On Kitab Nagri

ہوگا"۔ حیات کے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں پر اپنا آنکھوٹھا پھیرتے بے باک لہجے میں معنی خیز سرگوشی کی تو

حیات کو لگا جیسے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو

"آپ وہاں بیٹھے میں کر لوں گی محنت"۔ اپنے لہجے کو سنجیدہ بناتے معتصم چوہدری کا حصار توڑتے ہوئے کہا تو معتصم چوہدری نے گہری سانس بھر کر حیات کو دیکھا اور ڈائنگ ٹیبل کے گرد پڑی کرسی کو حیات کے قریب کھسکا کر بیٹھ گیا

نظریں حیات کے گول مٹول وجود کے گرد گھومتی سو جھن زدہ پاؤں اور ہاتھوں پر اکر رکی تو معتصم چوہدری نے سختی سے اپنے لب بھنچے

معتصم چوہدری کو کبھی کبھی اپنا آپ خود غرض لگتا تھا۔ حیات کی محبت کبھی کبھی معتصم چوہدری کو خود غرض بنا دیتی تھی۔ حویلی میں حیات کا دیر رات جاگ کر معتصم کا انتظار کرنا اسے اچھا لگتا تھا۔ کمرے کا دروازہ

کھولتے نظریں حیات کے نیند میں ڈولتے وجود پر جاتی تو سارے دن کی تھکان دور ہوتی محسوس ہوتی۔ اسی لیے معتصم چوہدری نے کبھی حیات کو انتظار کرنے سے ٹوکا نہیں تھا۔ اس بات پہ شاید وہ کبھی حیات کو رعایت نہیں

دے سکتا تھا۔ گھر آتے ہی حیات کو دیکھنا معتصم چوہدری کے لیے ایک سکون کا باعث تھا۔ اور اپنا یہ سکون چھیننے کی اجازت وہ کبھی حیات کو نہیں دے سکتا تھا۔

معتصم چوہدری کی اتنی ٹرینگ تو تھی کہ وہ کئی دن بھوکا رہ سکتا تھا۔۔۔ مگر اس وجہ سے دن ڈل گزرتا تھا۔ چرچرا پن محسوس ہونے لگتا تھا۔ کیونکہ یہ بچپن کی عادت تھی جو خون میں رچ چکی تھی۔

مگر ابھی حیات کو اپنے لیے فکر مند دیکھ دل میں انوکھا سا احساس جاگا تھا

Posted On Kitab Nagri

حیات کے پلیٹ ٹیبل پر رکھنے پر معتصم نے چونک کر دیکھا
توپلیٹ میں سینڈوچ دیکھ ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ جبکہ حیات نے فریج سے ریشین سیلڈ نکال کر ٹیبل
پر رکھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va03357500595)

Posted On Kitab Nagri

اور دودھ نکال کر مُعْتَصِمِ چوہدری کے لیے چائے بننے کے لیے رکھ دی
چائے بنا کر حیات پلٹی تو گھور کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا جو چیئر سے ٹیک لگائے ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر رکھے
حیات کو دیکھنے میں مصروف تھا

"صم آپ نے ابھی تک کھایا نہیں انہیں۔ ٹھنڈے ہو گئے ہو گے"۔ غصے سے ناک پھلا کر کہا تو مُعْتَصِمِ
چوہدری کا دلکش قہقہہ گونجا

کر سی ٹیبل کر قریب کھینچ کر ہاتھ بڑھا کر حیات کو اپنی گود میں بٹھایا
"چوہدری کی جان تمہارا انتظار کر رہا تھا"۔ سینڈویچ اٹھا کر حیات کو زبردستی کھلا کر باقی اپنے منہ میں ڈالا تو حیات
نے منہ بسور کر مُعْتَصِمِ کو دیکھا

اپنے ہونٹوں پر لگی کریم کو محسوس کر کہ۔ جھک کر اپنے ہونٹ مُعْتَصِمِ چوہدری کی بنیان سے صاف کیے تو
مُعْتَصِمِ نے گھور کر حیات کو دیکھا

سینڈویچ حیات کی جانب پھر کیا تو حیات نے نفی میں سر ہلا کر
www.kitabnagri.com

اپنے دونوں بازو مُعْتَصِمِ چوہدری کی گردن کے گرد باندھ کر کندھے پر سر ٹکا دیا

"یہ آج اتنا لاڈ جتانے کی وجہ"۔ چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے مشکوک لہجے میں پوچھا تو حیات کے ہونٹوں پر
مسکراہٹ رینگ گئی

"میرے لاڈ۔ ناز نخرے آپ ہی تو اٹھاتے ہیں تو آپ سے ہی کروں گی نا" منہ بسور کر جواب دیا تو مُعْتَصِمِ نے
سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

"صم—وہ میں مطلب—آپ نے آپی کو کچھ کہا تو نن—نہیں نا—صم انہیں کچھ مت کہیے گا—م—میں پہلے ہی انہیں بہت ہرٹ کر چکی ہوں—آپ سے دور کرنے کی سزا میں نے ان سے ناراض رہ کر دی ہے—م—مجھے گلٹی فیل ہو رہا ہے—میں بہت پیار کرتی ہوں صم—ان سے—میں نے اپنے ماں باپ کو نہیں دیکھا—ان کی خوشبو اور لمس کو محسوس نہیں کیا—مگر جب وہ ہوتی ہیں تو مجھے ایسے لگتا ہے کہ میں اپنے ماں بابا کے پاس ہوں—

جب ماں جی اور بابا مجھے پیار کرتے تھے تو میں سوچتی تھی کہ میرے اپنے ماں بابا مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو گے—میرا دل کرتا تھا کہ میں ان کے پاس چلی جاؤں"—حیات کی بات پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے تڑپ کر حیات کو خود میں بھنچا

"ہشش—اگر ایسی بات دوبارہ کرنی ہے تو کوئی ضرورت نہیں ہے بات کرنے کی—اور کچھ نہیں کہا میں نے تمہاری بہن کو اس کا خبیث شوہر آگیا تھا"—پہلے تو مُعْتَصِمِ کا ارادہ حیات کو تنگ کرنے کا تھا مگر پھر حیات کے نم لہجے کو محسوس کر کہ اپنے ارادہ تبدیل کیا

حیات کو بانہوں میں اٹھائے قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے

حیات کو نرمی سے بیڈ پر لٹا کر—لائٹس آف کی—حیات کے قریب نیم دراز ہو کر حیات کو اپنے حصار میں لیا "تو پھر صبح آپی سے ملنے چلے"—حیات کی آواز پر مُعْتَصِمِ نے آنکھیں کھول کر حیات کو گھور کر دیکھا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کے گھورنے پر حیات نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹائی

"اففف بیوی یار تم اس چوہدری کو دیوانہ بنا کر چھوڑو گی"—حیات کی ناک کو نرمی سے چھو کر شدت بھرے لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تو خاموش فضا میں حیات کی مترنم ہنسی گونجی
جسے مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی روح تک محسوس کیا
"یہ لاڈ اسے لیے تھے نا"

"نہیں وہ تو مجھے آپ پر پیار آ رہا تھا" — حیات کی نیند میں ڈوبی آواز کو سن مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنے رگ و پے میں
سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا

حیات کو خود میں بھینچتے کھینچ کر دونوں پر کمفرٹر پھیلا یا اور آنکھیں موند کر تھوڑی حیات کے سر پر ٹکادی

انہیں پاکستان پندرہ دن ہو چکے تھے

اور اس دوران شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں

حیات اور عروب کو نور بیگم نے مایوں بٹھا دیا تھا

جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری اور ایمان شاہ کو حویلی میں داخل ہوتے دیکھ سمیر اور سیف ان کے روم تک چھوڑ کر آتے
تھے

www.kitabnagri.com

تاکہ وہ دونوں کوئی ہوشیاری نہ کریں

جس پر ایمان تو سمیر اور سیف ہر چڑھ دوڑتا تھا جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری بنا کوئی بحث کیے شرافت کا مظاہرہ کرتا تھا
مگر سب کے سونے کے بعد حیات سے ملنے کی کوشش ضرور کرتا تھا۔ جو کہ اب تک تو ناکام ہی ہوئی تھی
اس دوران مُعْتَصِمِ چوہدری کو پتہ چلا تھا کہ عاصم چوہدری شہر سے آ گیا ہے

ایمان شاہ نے جو اس کی درگت بنائی تھی اس میں عاصم چوہدری کی ٹانگ کی ہڈی بری طرح متاثر ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

ہسپتال سے علاج کے بعد وہ کچھ عرصہ شہر ہی رک گیا تھا
عاصم چوہدری کے ملازم نے آکر عاصم کا پیغام دیا تھا کہ وہ مُعْتَصِمِ چوہدری سے ملنا چاہتا ہے
اور ابھی مُعْتَصِمِ چوہدری ڈیرے میں بیٹھا عاصم چوہدری کا انتظار کر رہا تھا
رات کے نوبے تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے کوفت سے ڈیرے کے دروازے کو دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا
کہ تبھی ڈیرے کا دروازہ کھلا اور عاصم چوہدری

اپنی کار میں آتا ہوا دکھائی دیا
جسے دیکھ مُعْتَصِمِ دو برابر بسے بیٹھ گیا

"السلام و علیکم چوہدری" --- عاصم چوہدری نے مسکرا کر کہا

تو مُعْتَصِمِ نے ایک اچھتی نگاہ عاصم چوہدری پر ڈالی اور سر کے اشارے سے جواب دیا

اور نظروں کا رخ پھیر لیا جس پر عاصم چوہدری نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے

"چاچانے بات کی تھی مجھ سے۔ مجھے سمجھایا انہوں نے۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ تم نے میری بات کا
پردہ رکھا۔ میں شکر گزار ہوں تمہارا۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دو" عاصم چوہدری کی بات پر مُعْتَصِمِ نے

خونخوار نظروں سے عاصم چوہدری کو دیکھا

اور ایک جھٹکے میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

"پردہ تمہارا نہیں اپنی بیوی کی عزت رکھی تھی۔ کیونکہ مجھے یہ بات ہر گز گوارا نہیں تھی کہ کوئی شخص غلطی

سے بھی میری بیوی کا نام تم جیسے شخص سے جوڑے۔ اور رہی بات معافی کی میں تمہیں تمہاری غلطی کی سزا

Posted On Kitab Nagri

دے چکا ہوں۔ اس لیے معافی والا معاملہ وہی ختم ہو گیا تھا ہمارے درمیان۔ باقی تمہارا اور خدا کا معاملہ ہے۔"

-- سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا

اور قدم باہر کی جانب بڑھائے کہ عاصم چوہدری کی بات پر پلٹ کر سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا
"میں تمہاری جانب دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتا ہوں۔ مجھے امید" عاصم چوہدری ابھی اپنی بات مکمل کرتا اس

سے پہلے

ہی معتصم چوہدری دے دے لہجے میں غرایا

"ایک لفظ نہیں عاصم چوہدری۔ یہ بات دوبارہ غلطی سے بھی نا کرنا۔ میری بیوی پر غلط نگاہ ڈالنے والا چاہے زم
زم سے غسل کر کے یا فرشتہ بن کر آجائے۔ میری نظر میں وہ میری عزت کا مجرم ہی رہے گا۔ دوبارہ یہ بات

کی تو یہ نا ہو کہ میرا ضبط جواب دے جائے۔

اور میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں" --

عاصم چوہدری کو سرخ انگارا ہوتی نظروں سے گھور کر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے باہر نکلتا چلا گیا

www.kitabnagri.com

"یہ کیس پولیس اسٹیشن کے بارے میں ہے۔ حیرت کی بات ہے نا۔ جہاں مجرموں کو قید ہونا چاہیے انہیں

سزا ملنی چاہئے۔ اسی جگہ جرائم ہو رہے ہیں" -- وانلڈ وولف کے طنزیہ لہجے پر ڈریگونے سرد نظروں سے

اسے دیکھا

اور فائل کا کھول کر اس کے اوراق پر نگاہ دوڑائی

Posted On Kitab Nagri

اس کیس کے لیے ہمیں عروب کی مدد کی ضرورت پڑے گی۔ اور ابھی وہ مایوں بیٹھی ہے۔ اس کا وہاں سے رات کو نکلنا مشکل تو نہیں مگر نہیں چاہتا کہ وہ اپنے اتنے خوبصورت دنوں کو انجوائے نہ کر سکے۔ حیات اور وہ ایک ساتھ ٹائم سپینڈ کر رہی ہیں تو انہیں کرنے دو۔ شادی میں کچھ ہی دن رہ گئے ہیں۔ پھر تم عروب کو ہنی مون کا بہانہ کر کہ ویسے کے بعد نکل جانا۔

پھر یہ مشن وہی سے سٹارٹ کریں گے۔" معتصم نے فائلز بند کر کہ سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا جسے سمجھ کر یمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

"چوہدری یار کوئی جگاڑ لگا۔ اتنے دن ہو گئے عروب کو دیکھے۔ اتنی پابندیاں تو میں نے کبھی اپنے ماں باپ کی برداشت نہیں کی جتنی تیرے بھانجوں کی برداشت کر رہا ہوں۔

آج اگر وہ ظالم سماج بنے تو ان کی بینڈ بجا دینی میں نے۔" یمان شاہ نے دانت پستے ہوئے کہا تو معتصم نے تاسف سے سر جھٹکا

"بیوی کی طرح دماغ سے پیدل انسان ہو تم۔ دو منٹ میں ہونے والا کام تم پندرہ دن میں نہیں کر سکتے۔" معتصم نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ نے چونک کر دیکھا

"مطلب" یمان نے حیرت سے پوچھا تو معتصم چوہدری نے اپنی دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹکائی

"تمہیں پتہ لڑکیوں کی سہلیوں کو بہت خوشی ہوتی ہے جب ان کے جیبا ان کی سہلیوں کو تحفہ دے یا ان سے ملنے کے لیے ان سے مدد مانگے۔" معتصم چوہدری کے زومعنی لہجے پر یمان شاہ نے نا سمجھی سے دیکھا تو معتصم

چوہدری نے دانت کچکچائے

Posted On Kitab Nagri

"بیوقوف انسان تمہاری بیوی کی آج کل کیا سے بن رہی ہے۔ اسے لالچ دو۔ اپنی مظلومیت اور تڑپ کے رونے دھو۔ پانچ منٹ کی ملاقات سے ڈائریکٹ ایک رات تک کمرے میں رکنے کا انتظام کر دے گی۔ عروب کے ساتھ وہی ہوتی روم میں سب ہینڈل کر لے گی۔ اب جیا کو کیسے منانا ہے وہ تمہارا سر درد ہے۔"۔
مُعْتَصِمِ چوہدری نے کندھے آچکا کر کہا تو ایمان شاہ نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا

اور فائلز اٹھا کر تیز تیز قدم لیتا سیکرٹ روم کا دروازہ کھلتا باہر چلا گیا
ایمان شاہ کے جانے کے بعد مُعْتَصِمِ چوہدری نے لیپ ٹاپ ان کیا
لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کیا تو حیات کے روم کا منظر واضح ہوا

جہاں آرمین حیات کو کہہ رہی تھی کہ آج وہ تحریم آپا کے ساتھ سونے والی ہیں
ان کی طبیعت ٹھیک نہیں اور وہ نہیں چاہتی کہ حیات ڈسٹرب ہو

جس پر حیات نے مسکرا کر انہیں جانے کا کہا۔ تو وہ حیات کو پیار کر کہ دروازہ بند کر کہ باہر چلی گئی
جسے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کی آنکھوں میں چمک دوڑ گئی

www.kitabnagri.com

مگر کمر میں داخل ہوتی ملازمہ کو دیکھ
ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے

حیات نے ملازمہ کو نیچے بستر لگانے کا کہا تو وہ کمر ڈسٹ سے بستر نکال کر حیات کے قریب نیچے زمین پر لگا کر لیٹ گئی
جسے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری نے غصے سے حیات کو گھور کر دیکھا

"کوئی بات نہیں چوہدری کی جان۔ جتنی احتیاط کرنی ہے کر لو۔ میں بھی دیکھتا ہوں آج مجھے کون روک سکتا
ہے۔"۔۔۔ نظریں حیات کے خوبصورت چہرے پر ٹکائے سرگوشی کی

Posted On Kitab Nagri

ٹیبیل سے اپنا والٹ—چابیاں—اور فائل اٹھا کر قدم باہر کی جانب بڑھائے

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں—چلے آئیں میں آپ کو روم میں چھوڑ کر آتا ہوں"—یمان شاہ جو برآمدے میں کھڑا جیسا کا انتظار کر رہا تھا

سمیر کے اچانک سے نمودار ہونے پر سخت بدمزہ ہوا

"ولایتی چوزے—اپنی چونچ بند رکھ—جتنی تو مجھ پر نظر رکھ رہا ہے نا پچو تیرا ٹائم آنے دے—تجھ پر صرف نظر ہی نہیں رکھو گا—پہلے تمہیں چارپانچ رکھ کر اپنا بدلہ لوں گا—اور پھر تمہارے ارد گرد دس دس گارڈز کھڑے کروں گا—تاکہ تمہیں دیکھنا تو دور تم سوچ بھی ناسکو—اور اب میرے راستے سے پیچھے ہٹو"—یمان میں نے دے دے لہجے میں دانت پیس کر کہا

تو سمیر نے بیتسی کی نمائش کی

"آئی لائیک اٹ—آپ جب ایسے بولتے ہیں مجھے اچھے لگتے ہیں—مگر وہ کیا ہے نا آپ کا یہ اچھا لگنا بھی کسی کام کا نہیں—میری نانو کا آڈر ہے کہ آپ پر سخت نگاہ رکھنی ہے"—سمیر نے بیتسی کی نمائش کرتے ہوئے کہا تو یمان شاہ کا دل چاہا اس مصیبت کا گلا دبا دے—

"تو ٹھیک ہے نانو کا آڈر مانتے ساتھ میرا ڈر بھی لکھ لو—بھوک لگی ہے مجھے جیانیچے کا ویٹ کر رہا ہوں—مگر تمہارا زیادہ دل کر رہا ہے تو تم کھانے کو دے دو"—یمان میں نے دانت پیس کر کہا

مگر سمیر کوئی جواب دیتا اس سے پہلے جیاجو برآمدے کے بائیں جانب عروب کے ساتھ تھی کمرے سے باہر آئی

Posted On Kitab Nagri

یمان شاہ کو سمیر پر برہم ہوتے دیکھ۔ ایک ہی جست میں ان کے قریب پہنچی
"آپ آئیں میرے ساتھ مان ماموں میں آپ کو کھانا دیتی ہوں"۔ سمیر کو پیچھے کر کے یمان شاہ سے مخاطب ہو
کر کہا تو

یمان شاہ نے گھور کر سمیر کو دیکھا

اور جیسا کہ ہاتھ تھام کر تیز تیز قدم لیتا کچن میں داخل ہوا

"جیا بچے۔ اپنے ماموں کا کام کرو گی"۔ جیا کو فریج سے اٹا نکالتا دیکھ

یمان شاہ ڈائریکٹ مدعے کی بات پر آیا تو جیا نے اپنی مسکراہٹ روکی

"مجھے پتہ ہے کہ آپ عرب ممانی سے ملنا چاہتے ہیں۔ مگر اس کے لیے آپ کو رشوت دینی ہو گی"۔ جیا کی

بات پر یمان شاہ کو تو جیسے مراد پوری ہو گئی

"ہاں بولو ماموں کی چھوٹی جان کیا چاہیے۔ تم دل کھول کر ڈیمانڈ کرو۔ بس آج رات کے لیے اپنے جن نما

کزن کو آگے پیچھے کر دو"۔ یمان شاہ نے پر جوش لہجے میں کہا تو جیا نے اپنا رخ یمان شاہ کی جانب کیا

"شادی کے بعد جب آپ لوگ ہنی مون پر جائیں گے تو آپ معتصم ماموں کو منائیں گے کہ وہ ہم لوگوں کو

ناران کاغان اور کشمیر جانے دیں۔۔۔ جب سے آئیں ہیں ہم لوگ ماموں نے گاؤں سے باہر نہیں جانے دیا"۔

جیا نے منہ بسور کر نم لہجے میں کہا

تو یمان شاہ نے جھٹ اثبات میں سر ہلایا

"بس اتنی سی بات۔ ڈن۔ تمہارے اس جلا د ماموں کو منانا میرا کال ہے۔ تم بس راستہ صاف کر دو"۔ یمان

شاہ نے منت بھرے لہجے میں کہا تو جیا نے اثبات میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

"آپ ٹھہرے میں آتی ہوں" — یمان شاہ کو رکنے کا بول کر جیا کچن سے باہر گئی
تو یمان شاہ بے چینی سے جیا کی واپسی کا انتظار کرنے لگا
تقریباً پندرہ منٹ بعد جیا آئی تو یمان شاہ بے چینی سے اس کی جانب بڑھا
"ہو اجان — کہاں گیا سمیر" — یمان شاہ نے ایک ہی سانس میں پوچھا تو جیا نے مسکرا کر اسے دیکھا
"آپ کے ساتھ ہوئی ڈیل بڑھا چڑھا کر اسے سنائی ہے — اب آپ بے فکری سے اپنی بیگم کے پاس جاسکتے
ہیں — کوئی نہیں روکے گا آپ کو" — جیا نے مسکراتے ہوئے بتایا تو یمان شاہ کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی
جیا کی بات سنے بغیر لمبے لمبے ڈنگ بڑھتا کچن سے باہر آیا
ارد گرد نگاہ دوڑا کر عروب کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا
اور ایک ہی جھٹکے میں اسے کھولتا اندر داخل ہو گیا

عروب جو تھوڑی دیر پہلے نیا کر آئی تھی — اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے بال ڈرائے کر رہی تھی کہ
دھاڑ کی آواز پر دروازے کھلنے پر حیرت سے پلٹی
مگر اپنے سامنے شوخ نظروں سے یمان شاہ کو خود کو تکتا پا کر ہڑبڑا گئی
"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں مان — حج — جائیں یہاں سے — جیا یا آیا آجائیں گی" — آہنی جانب بڑھتے یمان شاہ
کو دیکھ کر سخت لہجے میں کہا جسے ان سنا کرتے یمان شاہ ایک ہی جست میں عروب کے قریب پہنچا
ابھی عروب اپنا بچاؤ کرتی اس سے پہلے ہی یمان شاہ نے بھاگتی عروب کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا
تو عروب کٹی ہوئی ڈال کی طرح یمان شاہ کے کشادہ سینے سے آٹکرانی

Posted On Kitab Nagri

"ظالم بیوی شوہر کا کوئی احساس نہیں۔ شوہر کی بجائے اس ظالم سماج کا ساتھ دے رہی ہو"۔ عروب کے چہرے پر چپکے گیلے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کر کے عروب کی کمر پر دونوں ہاتھ باندھ کر شکوہ کناں لہجے میں سرگوشی کی تو یمان شاہ کی گرم سانسوں کی تپش کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے عروب نے بے ساختہ اپنی نظریں جھکائی یمان شاہ کی انگلیوں کو سختی سے اپنی کمر میں دھنستسرا محسوس کر کے عروب نے ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا "تُو آج مینوں نیڑے نیڑے آ لین دین"۔ یمان شاہ نے شوخ لہجے میں گانے گا کر ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا

تو عروب نے سخت نظروں سے یمان شاہ کو گھور کر۔ اپنے دونوں ہاتھ یمان شاہ کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے دھکیلا

"مجھے پتہ تھا۔ آپ کے سامنے ہوگی۔ تو اسی بات پر چھیرتے رہے گے۔ اسی کیے چپ چاپ مان گئی میں اتنے دن پہلے مایوں بیٹھنے پر۔ مگر آپ کی سوئی وہی اٹکی ہوئی ہیں"۔ عروب نے قدرے جھنجھلا کر کہا اور پلٹ کر جانا چاہا مگر یمان شاہ نے اپنا بازو آگے بڑھا کر عروب کی کمر کے گرد لپیٹا

اور ایک ہی جھٹکے میں عروب کا رخ اپنی جانب کر کے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا "تنگ تو نہیں کر رہا۔ فرمائش کر رہا ہوں۔ میرے قریب آ کر پھر جو یہ ہجر لے آتی ہونا۔ ظلم کرتی ہو مجھ پر"۔ اپنے تشنہ آگ سی مانند دہکتے ہونٹوں کا لمس عروب کی گردن پر جا بجا چھوڑتے بو جھل لہجے میں کہا تو عروب نے تڑپ کر دونوں ہاتھوں میں یمان شاہ کے کرتے کو دبوچا

Posted On Kitab Nagri

عروب کو بانہوں میں بھر کر قدم بیڈ کی جانب بڑھائے تو یمان شاہ کے اردائے جان کر عروب کی جان لبوں پر آئی

"مان پلیز نہیں—جیا آجائے گی"—خود پر جھکتے یمان شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر التجائیہ لہجے میں کہا تو یمان شاہ نے خمار آلود نظروں سے عروب کی جانب دیکھا

"ہششش—میری پاگل بیوی—تمہارا شوہر سب انتظام کر کہ آیا ہے—اور میں نے کتنی بار کہا ہے فضول کا لیکچر نادیا کرو—مجھ سے صرف پیار بھری باتیں کیا کرو جب میں تمہارے قریب ہوں—اگر وہ نہیں کر سکتی تو مجھے عملاً پیار کا مظاہرہ کرنے دیا کرو"—عروب کو ڈپٹنے کے انداز میں کہہ کر اپنا کرتا اتار کر دور اچھالا اور گھنے بادل کی طرح عروب ہر جھک آیا

عروب کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر انہیں تکیے سے لگایا عروب کے چہرے پر اپنے لمس کی بارش کرتا—یمان شاہ اپنے جنون کے آگے پل میں عروب کو بے بس کر گیا یمان شاہ کے شدت بھرے لمس پر گھبرا کر عروب نے اپنی بانہوں کو حصار یمان شاہ کے گرد باندھا—عروب کی پیش قدمی پر یمان شاہ کے ہونٹوں پر تبسم بکھر گیا

اپنے ہونٹوں کی گرفت میں عروب کے نازک پنکھڑیوں جیسے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں کو قید کر کہ پوری شدت سے ان پر اپنا لمس چھوڑنے لگا—عروب کی سانسوں کی خوشبو کو خود میں قطرہ قطرہ اتارتے یمان شاہ سب کچھ فراموش کر بیٹھا تھا

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور رقص پیدا کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"ہمارے پاس یہی لمحے ہیں عرو۔ اور ان میں تمہیں میں اپنی روح میں بسالینا چاہتا ہوں۔ اور نشہ بن کر تمہارے رگوں میں سرایت کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ اگر میں نار ہو تو میری محبت اور میرا جنون تمہارے وجود میں میرے ہونے کا پتہ دے۔"

اور اگر اس مشن کے دوران ہم دونوں ہی نار ہے تو۔ ہماری محبت مر کر بھی زندہ رہے۔" اپنے سینے میں چہرہ چھپائے لیٹی عروب کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے سرگوشی کی تو عروب نے بری طرح اپنے لب کچلے اس بات پر چاہے عروب کی روح تڑپ گئی تھی مگر وہ اس کی حقیقت سے انکار بھی تو نہیں کر سکتی تھی "میری دعا ہیں مان۔ اگر اللہ شہادت کے لیے تمہیں چنے تو۔ مجھے بھی تمہارے ساتھ ہی اس رتبے سے نوازے۔ کیونکہ تمہارے بغیر جیتے جی نہیں مرنا چاہتی میں۔ گھٹ گھٹ کر زندگی جی کر اس خدا کی نعمت کی ناشکری نہیں کرنا چاہتی۔"

میری زندگی میں سارے رنگ۔ ساری خوشیاں۔ صرف تمہارے ہونے سے ہی ہیں مان۔ اس زندگی کے ہونے کا احساس مجھے تمہاری روح میں اتر کا ہوا ہے۔ تمہارے بغیر اس بے جان اور کھوکھلے وجود کا کیا کروں گی میں۔ میری روح اور سانسیں تو تم میں بسی ہوئی ہیں۔" ایمان شاہ کے سینے پر اپنی مخروٹی انگلیوں کو پھیرتے نم لہجے میں کہا

تو ایمان شاہ کے ہونٹوں پر بے بس سی مسکراہٹ رہینگئی عروب کو اپنی بانہوں کے حصار میں مضبوطی سے قید کیے کروٹ بدل کر رخ عروب کی جانب کیا تو عروب نے مسکرا کر ایمان شاہ کو دیکھا

عروب کے چہرے پر اپنی قربت کے بکھرے رنگ دیکھ کر دل بے ساختہ دھڑکا

Posted On Kitab Nagri

"تم بہت عزیز ہو عرو۔ تمہارا ساتھ ہر گزرالمحہ مجھے جینے کا احساس دلاتا ہے۔ میرے رگ و پے میں سکون اور سرشاری بھر دیتا ہے۔ مگر اب لگ رہا ہے اپنی محبت و جنون کے ہاتھوں مجبور کر کر غلط کر دیا تمہارے ساتھ۔ کاش تمہیں اپنے ساتھ اس بندھن میں ناباندھتا۔ یا اس رشتے کو آگے نابڑھاتا۔ تو میرے مرنے کے بعد تمہیں زیادہ تکلیف تو ناہوتی۔

مگر کیا کروں یا۔ دل سالابہت خود غرض ہے۔ ساری حقیقتوں کو جاننے کے بعد نظر انداز کر کہ تمہیں خود سے جوڑ لیا۔

اب ڈر لگ رہا ہے۔ خود کے مرنے سے نہیں۔ تمہارے تنہا ہو جانے سے۔ اور اگر اس دوران تمہیں کچھ ہو گیا۔ میں تو بے موت مر جاؤ گا۔ نظریں عروب کے چہرے پر ٹکائے دل نے چیخ کر کہا تو یمان شاہ نے دل کی آواز پر سختی سے آنکھیں میچی

اپنے چہرے پر نرم گرم ہاتھوں کو لمس محسوس کر کہ جھٹ سے آنکھیں کھولیں تو عروب نے آگے بڑھ کر یمان شاہ کے ماتھے پر اپنا نرم لمس چھوڑا

پیچھے ہو کر کمفر ٹر کندھوں کے گرد اچھے سے لپیٹا اور اپنا بایاں ہاتھ یمان شاہ کے دائیں گال پر رکھا

"تم بہت غلط سوچ رہے ہو۔ تمہارا میرے ساتھ رشتہ بنانا۔ مجھے اتنی محبت دینا۔ میرے نام کے ساتھ اپنے نام کو جوڑنا۔ یہ سب کر کہ تم نے میری ادھوری ذات کو مکمل کیا ہے۔ اور موت کا تو دن پہلے سے ہی مقرر ہے نا۔ ہمیں رب کی رضا میں راضی ہی ہونا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور ویسے بھی جب لوگ آرمی میں جاتے ہیں تو وہ اس بات کو اچھے سے جانتے ہیں کہ ضرورت آنے پر انہیں خود کو اس ملک پر قربان کرنا ہے۔ تو کیا جب انہیں پتہ چلتا ہے کہ اگلے مشن پر شاید وہ اپنی زندگی کی بازی ہار جائیں تو کیا اس ڈر کی وجہ سے وہ زندگی میں رشتے نہیں بناتے۔ یا ان سے لا تعلق ہو جاتے ہیں۔۔۔

آرمی آفیسر ہو۔ پولیس آفیسر یا پائلٹ ان سب کی جاب ایسی ہی ہے جس میں زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ شادی نہیں کرتے اس ڈر سے۔ جس کے نصیب میں جو آزمائش لکھی ہے اس سے انسان کو اس سے گزرنا ہی ہے مان۔ پیچھے ہٹنے سے بہتر ہے کہ ہم اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس آزمائش میں سرخرو کرے۔ ہمیں ایک ساتھ کامیاب کر کہ اس مشن سے نکالے۔ نکال کر چاہے اپنے پاس بلا لے یا واپس گھر والوں کے پاس بھیج دے۔۔۔۔۔ سنجیدہ لہجے میں ایمان شاہ کو حوصلہ دیتے آخر میں شرارتی لہجے میں کہہ کر اپنی ناک ایمان شاہ کی ناک سے ٹکرائی تو ایمان شاہ نے پر سکون ہو کر مسکرا کر عروب کو دیکھا عروب کی کمر پر بازو لپیٹ کر اسے خود میں بھیج لیا

"کبھی کبھی کام کا لیکچر بھی دے لیتی ہو"۔ چہرہ عروب کی گردن میں چھپا کر بو جھل لہجے میں کہا تو عروب کی مترنم ہنسی گونجی

www.kitabnagri.com

جسے محسوس کر کہ ایمان شاہ نے سکون سے آنکھیں موند لیں

اپنا حصار ایمان شاہ کے گرد باندھ عروب نے گہری سانس بھر کر آنکھیں موند کر گال ایمان شاہ کے سر سے ٹکا دیا ڈر تو عروب شاہ کو بھی لگ رہا تھا۔ مگر وہ اس مقام پر ہمت نہیں ہاری سکتی تھی۔ وہ بھی تب جب اس مشن کے لیے اس کا ہونا اس قدر اہم ہو

Posted On Kitab Nagri

سیف کی نگرانی میں مُعْتَصِمِ چوہدری اپنے کمرے میں آیا تو سیف مسکرا کر دروازے سے پلٹ گیا
جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے سر جھٹکا

کمرے میں داخل ہوتے قدم کھڑکی کی جانب بڑھائے

کھڑکی کھول کر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو باغیچے میں کسی کو ناپا کر مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہینگ گئی
گھر والے تو نوبے تک سو جاتے تھے

بس یہ دو شیطان ہی تھے جو نور بیگم کے دیے گئے اڈر کو پورا کرنے کے لیے جب تک میمان اور مُعْتَصِمِ روم میں
چلے نا جاتے سوتے نہیں تھے

ایک دن مُعْتَصِمِ چوہدری رات تین بجے کمرے سے باہر نکلا تو سامنے موجود میمان شاہ کے کمرے کے باہر سیف کو
چیر پر بیٹھے دیکھ ٹھٹھکا

جبکہ سیف سکون سے ہاتھ میں موبائل تھا میں

ٹانگیں سامنے ٹیبل پر رکھے موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھا
مُعْتَصِمِ چوہدری کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ نانو کو میمان شاہ اور مُعْتَصِمِ چوہدری پر بالکل یقین نہیں اس لیے

انہوں نے کہا ہے جب تک شادی نہیں ہوتی

سیف ان کے کمرے کے باہر رات کو پہرہ دیا کرے گا

پھر چاہے دن کو سوتا رہے

اپنے بھانجے کی اس بکو اس پر مُعْتَصِمِ چوہدری کا دل کیا اس کا گلہ اپنے ہاتھوں سے دبا دے

مگر اپنے اشتعال پر بامشکل قابو پا کر دھاڑ سے دروازہ بند کر کہ

Posted On Kitab Nagri

واپس کمرے میں چلا گیا

مُعْتَصِم نے نیچے باغیچے میں اتر کر حیات کے کمرے کی کھڑکی کا جائزہ لیا
ملازمہ کو رشوت دے کر وہ صبح ہی حیات کی کھڑکی کی چٹخنی خراب کروا چکا تھا
اسی لیے ہاتھ لگاتے ہی کھڑکی کھلتی چلی گئی

جسے دیکھ مُعْتَصِم چوہدری کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رہینگ گئی

کمرے میں۔ داخل ہوا تو لیمپ کی مدہم روشنی میں نظریں حیات کے خوبصورت چہرے پر جا ٹھہری
پہلے قدم ملازمہ کی جانب بڑھائے۔ ملازمہ کو اٹھا کر کمرے سے باہر بھیجا

مُعْتَصِم چوہدری کے سنجیدہ لہجے اور ماتھے پر بل دیکھ ملازمہ ایک پل میں وہاں سے نودو گیارہ ہوئی

آگے بڑھ کر حیات کے کمرے کو لاک کیا۔ اور پلٹ کر مضبوط قدم لیتا حیات کی جانب آیا

"چوہدری کی جند جان۔ میری نیندیں اڑا ایسے سکون سے کیسے سو سکتی ہو"۔ حیات کے قریب نیم دراز ہو کر

کہنیوں کے بل حیات کے چہرے پر جھک کر بو جھل لہجے میں شکوہ کیا

مگر حیات گہری نیند میں سویا دیکھ گہری سانس بھری

حیات کے چہرے پر جھک کر نرمی سے اپنا لمس حیات کے ماتھے اور آنکھوں پر چھوڑا

پچھے ہو کر سرتکیے پر رکھا۔ نظریں اوپر چھت پر ٹکا کر اپنے گھنے چاکلیٹ براؤن بالوں میں انگلیاں پھیری

ایک نظر حیات کو دیکھ اٹھ کر اپنا کرتا اتار کر دور اچھالا

اور کروٹ کے بل رخ حیات کی جانب کیا

اپنے پیٹ پر رکھے حیات کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اچھے کمفرٹ دونوں پر لپیٹا

Posted On Kitab Nagri

چہرہ حیات کی گردن میں چھپا کر حیات کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارا
دل تھا کہ حیات کی قربت کے لیے مچل رہا تھا۔ مگر حیات کی گہری نیند کا احساس کرتے مُعتصم چوہدری نے
اپنے بے لگام ہوتے جذبات پر با مشکل قابو پایا۔ حیات کو نرمی سے اپنے حصار میں لے کر آنکھیں موند لیں

اپنے چہرے پر نظروں کی تپش محسوس کر کہ حیات نے آنکھیں کھولیں

تو خود کو مُعتصم چوہدری کے مضبوط حصار میں قید پایا

مُعتصم چوہدری کو اپنی جانب محویت سے تکتا دیکھ حیات نے مسکرا کر مُعتصم چوہدری کو دیکھا

"کس قدر گہری نیند سوئی ہو کچھ اندازہ ہے۔ میں رات سے انتظار کر رہا ہوں۔ شاید اب میری بیوی کو مجھ پر
رحم آجائے اور اٹھ کر معصوم شوہر پر نظر کرم کر دے۔ مگر نہیں آج کل تو میڈم میرا چین و سکون قبضے میں
کیے۔ نیندیں پوی کرنے میں مصروف ہے۔" حیات کے پھولے پھولے گالوں کو نرمی سے چھو کر شکوہ کناں
لہجے میں کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو حیات نے مسکرا کر سر مُعتصم چوہدری کے سینے سے ٹکادیا

"نیند پوری نہیں ہوئی کیا" حیات کو خود میں بھینچتے۔ اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں حیات کے بالوں میں نرمی
سے پھیرتے محبت سے پوچھا تو حیات نے نفی میں سر ہلایا

"نیند نہیں آئی تو مجھے میرا سکون لٹاؤ بیوی۔ جسے اپنے قبضے میں کیے بیٹھی ہو۔" حیات کا سر نرمی سے تکیے پر
رکھ کر اس پر گہری گھٹا کی طرح جھک آیا

Posted On Kitab Nagri

حیات نے اپنی گرے گرین آنکھیں جو نیند کے ڈوروں سے مزین سرخ ہو رہی تھی اٹھا کر مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری کی گرم جھلسا دینے والی سانسوں میں دھنستی محسوس ہو رہی تھی اپنے دونوں بازو مُعْتَصِمِ چوہدری کی گردن کے گرد لپیٹے تو مُعْتَصِمِ چوہدری حیات کے چہرے پر جھک آیا نرمی اور محبت سے حیات کے چہرے کے دلکش نقوش کو چھوتے مُعْتَصِمِ چوہدری حیات کے نرم لمس کو محسوس کرتا مدہوش ہونے لگا

اپنے دونوں ہاتھ حیات کی کمر کے گرد لپیٹ کر حیات کو سختی سے خود میں بھینچا "چوہدری کی جان جلدی سے میری پاس آ جاؤ۔ تاکہ میں تمہیں ان سب سے چرا کر کہی دور لے جاؤں۔" جہاں صرف میری حیات ہو اور اس کا چوہدری۔۔۔۔۔ جہاں دنیا کی ہر فکر سے آزاد ہو کر میں تمہیں ہمیشہ اپنی پناہوں میں قید رکھوں۔ قید تو تم ابھی بھی ہو۔ میرے دل میں۔ لیکن تمہارا صرف دل میں ہونا اس دل اور روح کو تمہاری ذرا سی دوری پر بے چین کر دیتا ہے۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم ہر لمحہ دل کے ساتھ میری پناہوں میں بھی قید ہو۔ تاکہ تمہارے لمس اور خوشبو کو محسوس کر کہ میرا دل اور روح سکون میں رہے۔۔۔۔۔ حیات کی مدہم چلتی سانسوں میں سانس لیتے شدت بھرے لہجے میں کہا تو ایک پل کے لیے مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدت پر حیات بھی ساکت ہوئی "تو پھر آپ کمائے گے کب۔ اور۔ ہم کھائیں گا کہا سے۔" حیات کے پر سوچ لہجے پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے چونک کر دیکھا

حیات کی بات سمجھ آتے سارا خمار بھک سے اڑا اپنی بانہوں میں لیٹی اپنی بیوی کو دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کا دل کیا دوکان کے نیچے لگا دے جو اپنی بھوک کی طبیعت کی وجہ سے اس کے سارے موڈ کا ستیاناس کر چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

تھپڑ تو چوہدری اپنی جان کو لگا نہیں سکتا تھا۔ مگر غصے سے جھک کر حیات کے نرم و ملائم گلاب کی پنکھڑیوں جیسے
ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں قید کر گیا

پوری شدت سے حیات کے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑتے۔ پل میں حیات کا تنفس بری طرح سے بگاڑ گیا تھا۔

وہ جو اتنے دنوں سے نرمی برتے ہوئے تھا۔۔ حیات کی بات پر پل میں غائب ہوئی تھی

قطرہ قطرہ حیات کی سانسوں کو خود میں انڈیلتے اپنے جلتے دل کو قرار پہنچانے کی کوشش کی

مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدت اپنے نازک ہونٹوں پر سہتے جب حیات نڈھال ہوئی تو اپنے نازک ہاتھوں کے مکے

مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے پر مارنے شروع کیے

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے حیات کی کلائیاں اپنی سخت گرفت میں لے کر تکیے سے ڈکادی

معنی خیز خاموشی کا دورانیہ بھرنے لگا تو جب مُعْتَصِمِ چوہدری کو لگا حیات سانس نہیں لے پائے گی تو نرمی سے پیچھا

ہٹا

جبکہ حیات کی آنکھیں مُعْتَصِمِ چوہدری کی اس بے رحمی پر پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

سینے پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس لیتے شکوہ کناں نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

جواب مسکراتی نظروں سے حیات کو دیکھتے بے باک انداز میں اپنے نچلے ہونٹ پر انگھوٹھا پھیر رہا تھا

ماتھے پر بکھرے چاکلیٹ براؤن بال۔ آنکھوں میں نیند اور قریب کا خماریے۔ ہونٹوں پر جان لیوا

مسکراہٹ سجائے وہ حیات کو جان لیوا حد تک ہنڈسم لگا۔ مگر مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدت یاد کر کہ حیات نے

چہرے کا رخ پھیر لیا

Posted On Kitab Nagri

"میں تو اس سے کام چلا لوں گا۔ تم اپنا انتظام کر سکتی ہو۔ اگر کوئی مدد چاہئے ہوگی تو بندہ دل و جان سے حاضر ہے۔" حیات کے ہونٹوں کی نمی کو نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چنتے ہوئے بے باک لہجے میں کہا تو معتصم چوہدری کی بات پر حیات کا چہرہ خون چھلکانے جیسے ہو گیا

"پہلے تو آپ مجھے میسنے لگتے تھے۔۔۔ مگر اب تو مجھے سب سے بڑے ٹھکر کی لگنے لگے ہیں۔" حیات نے منہ بسور کر کہا تو معتصم چوہدری نے گھور کر اسے دیکھا

"کیا بولا ہے پھر سے بولنا ذرا۔ مجھے سنائی نہیں دیا۔" معتصم چوہدری نے سخت لہجے میں کہا تو حیات نے گھبرا کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا

"کک۔ کچھ نن۔ نہیں میں آپ کو کیا کہہ سکتی ہوں۔" معتصم نے حیات کے چہرے سے زبردستی ہاتھ ہٹائے تو حیات نے منمنا کر کہا جس پر معتصم چوہدری نے با مشکل اپنی مسکراہٹ روکی

"تم چوہدری کی جند جان ہو۔ تو مجھے تم اپنا جند ماہی بنا لو۔ کیسا۔ یا کچھ اور سوچتے ہیں۔ جیسے حیات کا جانم۔ تم مجھے جانم۔ یا میرے صم۔ صم تو میں تمہارا ہوں ہی۔ کچھ یونیک سا ہونا چاہیے۔ جس سے تم مجھے پکارو۔"

-- اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی حیات کے چہرے پر ٹریس کرتے پر سوچ لہجے میں کہا

"م۔ میں صم ہی کہوں گی۔ اور کچھ نہیں۔" حیات نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں کو تر کر کہ کہا۔ وہ معتصم چوہدری کے سامنے چاہے محبت کے مظاہرے کر لیتی تھی

کیونکہ وہ اس کا شوہر تھا محرم تھا

مگر وہ معتصم چوہدری کی طرح کسی کے سامنے اس جند ماہی نہیں بلا سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ وہ جب پاکستان آئیں تھے تب مُعْتَصِمِ سب کے سامنے چوہدری کی جان اور چوہدری کی جند جان کہہ کر ہی مخاطب کر رہا تھا

وہ اتنے نارمل طریقے سے بات کرتے ہوئے پکارتا تھا کہ جیسے وہ ساری عمر سے حیات کو ایسے ہی پکارتا تھا نور بیگم یا آپالوگوں نے کچھ کہا تو نہیں تھا مگر ان کے ہونٹوں میں دبی دبی مسکراہٹ محسوس کر کہ حیات کو بلاوجہ کی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی

کیونکہ گاؤں میں ایسے پیار کے کھلم کھلا مظاہرے تو کسی نے نہیں کیے تھے --- اور اب اگر کوئی کر رہا تھا تو وہ تھا گاؤں کا سلجھا شریف --- سمجھدار سر پنچ

جسے دیکھ لوگوں سے زیادہ حیات کو حیرت ہوتی تھی

"چلو ابھی مُعْتَصِمِ کہہ لو جب میری بیٹی آجائے گی تب آیت کے پاپا اب ٹھیک ہے نا" حیات کی ناک دباتے ہوئے مسکرا کر کہا تو حیات نے منہ بسور کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

"جب تک میرے پاس نہیں آجاتی اپنا اور میری بیٹی کا خیال رکھنا۔ کوئی لاپرواہی مت کرنا۔ جب تم میرے پاس آ جاؤ گی تب میں خود تمہارا خیال رکھ لوں گا۔ میری نظریں تو ہر وقت تم پر ہے۔ مگر میں بالکل نہیں چاہتا کہ تم خود سے لاپرواہی برتوں" حیات کے ماتھے کو نرمی سے چھو کر پیچھے ہوتے ہوئے کہا تو حیات نے اثبات میں سر ہلایا

"میں چاہتا ہوں میری محبت تمہیں مضبوط بنائے نا کہ کمزور۔ میری اولاد اور تم۔ اور تم سے جڑی میری عزت۔ تمہارے پاس امانت ہے۔ اس کی حفاظت کرنا تم پر فرض ہے حیات۔ میں رہو یا نار ہو۔ تمہیں اسی عزت اور مان سے جینا ہے جیسے میرے ہوتے ہوئی جی رہی ہو۔ ویسے ہی بہادری سے ہر چیز کا مقابلہ کرنا ہے

Posted On Kitab Nagri

جیسے میرے ہوتے عاصم چوہدری کا کیا تھا۔ حالات جو بھی ہونا تم خود دنیا کے سامنے جھکو گی نا ہی میری اولاد کو جھکنے دو گی۔ میری دعا ہے اللہ مجھے بیٹی جیسی رحمت دے۔ مگر جو اس رب کی رضا ہوئی مجھے قبول ہو گی۔ مگر مجھ سے وعدہ کرو حیات بیٹی ہو یا بیٹا تم ان کے خوابوں کے رستے میں نہیں آؤ گی۔ چاہے وہ جتنا بھی مشکل رستہ کیوں نا ہو۔

کیونکہ تمہارا صم اچھے سے جانتا ہے کہ اس کا خون۔ اس کے جسم کا حصہ صرف خدا اور حق کے رستے پر ہی چلے گا۔ کبھی بھی ان کے ارادوں کو کمزور نا کرنا۔ بلکہ ان کا قدم قدم پر ساتھ دینا"۔۔۔۔۔

کچھ یاد آنے پر پلٹ کر حیات کی جانب آتے بیڈ پر بیٹھی حیات کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے ایک جذب کے عالم میں کہا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری کے لہجے پر حیات کا دل بے ساختہ دھڑکا
آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئیں

"صم۔ پلیز ایسی باتیں مت کریں۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے"۔ ہچکیوں سے روتے ہوئے چلا کر کہا
تو مُعْتَصِمِ نے جھک کر حیات کے کپکپاتے ہونٹوں کو نرمی سے چھوا

"میں تمہیں ہر تکلیف سے بچانے کے لیے مضبوط کر رہا ہوں جاناں۔ جو حوصلہ اور جو ڈھارس تمہارے ارادوں کو اپنے چوہدری کے الفاظ یاد کر کہ ملے گی وہ دنیا کے کسی بھی شخص کے حوصلے سے نہیں ملے گی۔ کبھی اداس ہونے لگو یا نا امید ہونے لگو تو رب کی طرف رجوع کرنا۔ اپنی تکلیف اس سے بیان کرنا۔ وہ تمہیں کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اور پھر مجھے یاد کرنا۔ میرے ان الفاظوں کو یاد کرنا۔ اپنے چوہدری کی شدتوں اور

Posted On Kitab Nagri

دیوانوں جیسی محبت کو یاد کرنا— زندگی اتنی ہی حسین اور رنگین لگے گی جیسے میرے ساتھ تھی— پھر تم ان سب رنگوں کو میرے بیٹی کی زندگی میں بھر دینا—

میں جہاں بھی گیا— صرف تمہارا ہی رہو گا— صرف تمہیں ہی چاہوں گا— تمہارے پاس آنے کے لیے دن رات ہجر کی آگ میں تڑپو گا— اور اگر انتظار میرے نصیب میں ہوا تو— قیامت کے دن تک تمہارا انتظار کر لوں گا— ویسے بھی لوگ کہتے ہیں— انتظار ایک عمر مانگتا ہے— حیات کے آنسوؤں سے بھگے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے سنجیدہ لہجے میں کہا تو حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا نفی میں سر ہلاتے وہ ہچکیوں سے رونے لگی تو مُعْتَصِمِ نے نرمی سے حیات کو اپنے حصار میں لے کر اس کی پیٹھ تھپتھپائی

اس سے پہلے حیات شکوہ یا کوئی سوال کرتی مُعْتَصِمِ چوہدری نے اسے بیڈ پر لٹا کر بنا حیات کی سنے جھٹکے سے کھڑکی کھولتا وہاں سے باہر نکلتا چلا گیا جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے الفاظ کو یاد کرتی حیات بلک بلک کر رونے لگی

www.kitabnagri.com

مُعْتَصِمِ چوہدری اپنے سامنے پڑی کیسز کی فائلز دیکھ رہا تھا جو کہ اب تک سولو نہیں ہوئے تھے

ان کے پیچھے وجہ کیا تھی کسی کو نہیں پتہ تھی

بس پولیس کا کہنا تھا کہ انہیں اس کیس میں کوئی پروگیس شو نہیں ہوئی— ناکوئی ثبوت تھے ناگواہ— ناہی کسی پر شک تو انہوں نے ان بے بنیاد کیسز کو بند کر دیا

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ ان کے پاس ان سے زیادہ اہم کیسز تھے
کچھ ان میں ایسی لڑکیوں کے کیسز تھے جو پانچ چھ ماہ کی سزا کی قید میں جیل آئیں
مگر قید کے بعد کہا گئی کسی کو کوئی خبر نہیں تھی۔

جب کہ پولیس والوں کا کہنا تھا کہ وہ اپنی سزا مکمل کر کہ یہاں سے چلی گئیں ہیں آگے ان کا سردرد نہیں
ابھی مُعْتَصِمِ فائلز ریڈ کرتا اپنی ہی سوچ میں گم تھا کہ سیکرٹ روم کا دروازہ کھلنے پر سامنے دیکھا

جہاں ایمان شاہ وانلڈ وولف کے گیٹ اپ میں سنجیدہ چہرہ لیے آرہا تھا

ہاتھ میں تھاما اپنا ماسک ٹیبل پر پڑکا اور گلو ز اتار کر بھی پکٹنے کے انداز میں رکھے

جبکہ سفید شرٹ خون سے لت پت تھی

"کیا ہوا --- اپنا پسندیدہ کام --- مجرموں کو ان کے انجام تک پہنچا کر آرہے ہو پھر بھی یہ منہ لٹکایا ہوا ہے" ---

فائل بند کر کہ سائیڈ پر رکھتے استفسار کیا تو

ایمان شاہ نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو مسلا اور کرسی پر بیٹھ کر اپنی دونوں کہنیاں سامنے ٹیبل پر ٹکائی

جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے بغور ایمان شاہ کے پریشان چہرے کو دیکھا

"اتنے سکون سے بیٹھے ہو مطلب اریٹیکل نہیں پڑھا۔ اور نا ہی نیوز دیکھی ہے"۔ ایمان شاہ کے سر سراتے

لہجے پر مُعْتَصِمِ نے کوفت سے اسے دیکھا

"یہ سٹار پلس کی عورتوں کی طرح سسپنس کریٹ کرنے کی عادت تمہیں کہا سے لگ گئی ہے۔ یہاں سو کام ہے

مجھے اور تم سسپنس پھیلانے بیٹھے گئے ہو"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے کرخت لہجے پر ایمان شاہ نے گہری سانس فضا

کے سپرد کی

Posted On Kitab Nagri

"سنیئر رپورٹر آصف چودھری نے ڈان میں 25 فروری کو کو آر ٹیکل شائع کیا ہے

اس آر ٹیکل کا ٹائپک پنچاب کی لاپتہ بیٹیاں کہاں ہیں۔۔۔ ہے۔۔۔

اور یہ معاملہ آر ٹیکل کے بعد نیوز میں بھی ہائی لائٹ ہو رہا ہے۔۔۔ آر ٹیکل اور پنچاب پولیس کے اعداد و شمار کے

مطابق صوبہ پنچاب میں تین ہزار، پانچ سو اکتتر۔ لڑکیاں اور خواتین لاپتہ ہیں۔۔۔

پولیس ریکارڈ میں لڑکیوں اور خواتین کی حالت کو بازیافت قرار دیا گیا ہے۔۔۔

کیونکہ لڑکیوں کے والدین اور پولیس کو گزشتہ چار سال میں مبینہ طور پر طور پر اغواء ہونے والی

خواتین کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے۔۔۔

رپورٹ میں 2017 سے جنوری 2022 کے درمیان پنچاب کے 36 اضلاع سے 585،40 خواتین کو اغواء

کرنے کا اعداد و شمار کیا گیا ہے۔۔۔

پولیس نے ان میں سے 37،140 کو بازیاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔۔۔

انہوں نے ان لڑکیوں کے مجرموں کو گرفتار بھی کیا تھا۔۔۔ جن کی تعداد 53،400 کی تھی۔۔۔ جبکہ 120،74

اب بھی فرار ہیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

پولیس والوں کی نااہلی کی وجہ سے ان کے پاس اس بات کا کوئی ریکارڈ بھی موجود نہیں کہ ان افراد میں سے

کتنوں کو سزا ہوئی۔۔۔ یا ان کے خلاف کونسے مقدمات ہیں۔۔۔

سپریم کورٹ میں آج کل ثوبیہ نامی خاتون کا کیس چل رہا ہے۔۔۔ جس کی تفسیش کے دوران سرگودھا پولیس کو

پنچاب سے بیس عرتوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر ان کے لواحقین کا پتہ نہیں چل سکا۔۔۔ اور وہ لاشیں ابھی مردہ خانے میں نامعلوم پہنچان لیے ہوئے پڑی ہیں۔

پولیس نے ریسرچ آپریشن شروع کیا تھا اور اس کے لیے ریاستی اداروں سے مدد کی اپیل بھی کی ہے۔ مگر ابھی تک کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔

اب تم ہی بتاؤ یہ بات سن کر میں کیسے پر سکون نظر آؤں۔ میرے ملک کی ماں بہن۔ معصوم بیٹیاں۔ اپنے ہی ملک۔ اپنے ہی محافظوں کے درمیان رہنے کے باوجود بھی ان درندوں کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور بچارے ماں باپ عزت کی وجہ سے یا کچھ ظالم لوگ اپنی غیرت کو بچانے کی خاطر انہیں دنیا کی نظر میں مردہ قرار دے چکے ہیں۔

میں انہیں واپس ڈھونڈ بھی لاؤں تو مجھے بتاؤ ڈر گیو کے کیا یہ معاشرہ انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ انہیں قبول کر لے گا۔

کیا لوگ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ بے قصور تھے ان پر اپنے سوالوں اور طنز کے تیر چلانے سے گریز کریں گے۔

www.kitabnagri.com

میں سوچتا ہوں اگر وہ وہاں سے آزاد بھی ہو جائے تو کیا ہو گا۔ ایک جہنم سے نکلے گی تو دوسری جہنم ان کے لیے تیار ہوگی۔ جہاں انہیں زندگی بھر لوگوں کے طعنوں۔ نفرت بھری نگاہوں کا سامنا کرنا ہو گا۔

جہاں انہیں لوگ افسوس بھری نگاہوں سے دیکھے گے۔ میرا دل اس تکلیف کو سوچ کر مجھے پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم جانتے ہو لاسٹ کیس میں جو بچی بازیاب کروائی تھی۔ ہمارے سامنے تو اس کے پیرنٹس نے اسے گھر رکھ لیا تھا۔

مگر ہمارے جانے کے بعد اسے تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ اگر میں بروقت نا پہنچتا تو وہ اسے قتل کر دیتے۔ اب تو میں انہیں ان درندوں سے بچا کر ان کے گھر والوں کے پاس چھوڑتے ہوئے بھی ڈر رہا ہوں۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ ان کے گمشدہ ہونے پر افسوس کروں۔ یا ان کے واپس آکر اپنے گھر والوں کے ملنے کے بعد والی زندگی پر۔" ایمان شاہ کے کرب بھرے لہجے پر معتصم چوہدری نے اپنی پیشانی مسلی

"ان کی حفاظت کرنا اور انہیں آزاد کروا کر عزت بھری زندگی دینا ہمارا فرض ہے ایمان شاہ۔ اور تم کیسے لوگوں کے بارے میں سوچ کر اس قدر مایوس ہو سکتے ہو۔ جانتے نہیں ہو کیا عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔"

لوگ کیا کہتے ہیں معاشرہ کس طرح چل رہا ہے۔ معاشرے کے کیا اصول ہے۔ ہمیں انہیں نہیں سوچنا ان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ ہمیں اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنا ہے ان کے احکام کو ماننا ہے۔ حضرت عمر رضہ کے انصاف کو قائم کرنا ہے۔

www.kitabnagri.com

اور تم جانتے ہو ایمان شاہ جھوٹ یا ظلم کتنا بھی غالب اجائے جیت ہمیشہ ایمان والوں کی۔ رب کی راہ پر چلنے والوں اور سچ کی ہوتی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضہ کا قول ہے کہ:- جو ریاستیں مجرموں پر رحم کرتی ہیں وہاں کے لوگ بڑے بے رحمی سے مرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور تم فکر مت کرو مجرم جو بھی ہو گا مُعْتَصِمِ چوہدری اسے سزا دیے بغیر سکون کی سانس نہیں لے گا۔ جب تک ان کی سانسوں میں بے سکونی اور زہرنا بھر دیا۔ مجھے چین نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی نہیں اپنائے گا تو اپنائے۔ رازق اور مالک تو رب ہے۔ وہ رب جو پتھروں کے اندر رزق پہنچاتا ہے۔ وہ رب جو سمندر کی تہہ کہ اندر اپنی بے زبان مخلوق کو رزق دیتا ہے۔ وہ انہیں کیسے بے آسرا چھوڑ سکتا ہے۔

تم بس تیاری پکڑو۔ انجام لکھنے والا وہ رب بہت رحیم ہے۔ وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ایمان شاہ۔

آزمائش دیتا ہے۔ اور آزمائش تو مومن بندوں پر ہی آتی ہے۔ حق اور سچ بولنے والوں کو ان آزمائشوں سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ اور یہ آزمائشیں ہی ہمیں مضبوط بناتی ہیں۔۔۔

اب میں تمہارے منہ سے کوئی مایوسی کی بات ناسنو۔

اور جا کر حلیہ دوست کرو۔ حویلی میں مہندی کی رسم ہے۔ ہم لوگوں کو جانے کی اجازت نہیں تو کیا ہوا۔۔۔

حق تو ہے نا۔۔۔۔۔ سنجیدہ لہجے میں ایک جذب کے عالم میں ایمان شاہ کو حوصلہ دیا

اور آخر میں اسے پر سکون کرنے کے لیے شوخ لہجے میں کہا تو ایمان شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"ویسے مجھے نہیں پتہ تھا۔ کہ بھابھی کہ ساتھ تم بھی سٹار پلس کے ڈرامے دیکھنے لگے ہو"۔ ایمان شاہ کی بات اور قہقہہ لگانے پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا

"مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ بہت جلد تم عروب کی طرح روتے دھوتے میرے پاس آنا شروع کر دو گے"۔

مُعْتَصِمِ چوہدری نے دل جلادینے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے طنز کیا تو ایمان شاہ نے گھور کر اسے دیکھا

"میری بیوی بہت بہادر ہے چوہدری۔ رونے دھونے والوں میں سے نہیں۔ اسی لیے اپنا منہ بند رکھو"۔

ایمان شاہ کے چلا کر کہنے پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اور پھر سیکرٹ روم میں مُعْتَصِمِ چوہدری کا دلکش قہقہہ گونجا

جسے سن کر یمان شاہ کو اپنا خون جلتا ہوا محسوس ہوا

"واہ بھی تم تو زن مرید بن گئے پورے کے پورے۔ اب یہ وانڈو وولف والی عادات کی جگہ تم میں آہستہ آہستہ سعادت مند شوہروں والی خوبیاں جنم لے رہی ہیں" مُعْتَصِمِ چوہدری نے ایک بار پھر طنز کیا تو یمان شاہ نے خونخوار نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

"میری چھوڑو میں تو ایک عام سا بندہ ہوں۔ جب ایک آئی ایس آئی آفیسر۔ دی ڈریگو۔ اپنی بیوی کے لیے چوروں والی حرکتیں کر سکتا ہے۔ کھڑکیاں پھلانگتا۔ ملازمہ کو رشوت دے کر لاک خراب کروا سکتا ہے۔ اپنے عہدے اور رتبے کی فکر نہیں کرتا بلکہ ایک ٹین ایج لڑکے جیسے حرکتیں کر سکتا ہے۔ تو ہم معصوم لوگ اتنا کر بھی لے تو کیا ہے"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کو آگے لگاتے طنزیہ لہجے میں کہا

تو یمان شاہ کی بات پر مُعْتَصِمِ چوہدری بھرے ہوئے شیر کی طرح اپنی جگہ سے اٹھا اور اتنی زور سے ٹیبل پر ہاتھ

مارے کے ایک دفعہ یمان شاہ بھی دہل گیا

"اگر تم نے اپنی عورتوں کی طرح چلتی گز بھر لمبی زبان کو قابو نہیں کیا تو یمان شاہ تمہاری ہڈی پسلی توڑ کر اس

زبان کو کاٹ کر تمہارے ہاتھ میں رکھ دوں گا"۔۔۔۔۔ دے دے لہجے میں غرا کر کہا تو یمان شاہ نے کوفت سے

آنکھیں گھمائیں

"میں تو جیسے تمہیں پھولوں کے ہار پہناؤں گا۔ میں بھی تمہارا سارا کھاتا کھول کر حیات کے آگے رکھ دوں گا۔

کہ تمہاری آج تک کتنی گرل فرینڈز رہ چکی ہیں۔۔۔۔۔ وہ بھی ثبوتوں کے ساتھ۔ بے شک سچ میں اور تم ہی جانتے

ہو کہ وہ تمہارے کیس کا حصہ تھیں سچ کچھ نہیں تھا۔ اور تم تو اپنی صفائی بھی پیش نہیں کر سکو گے۔ عروب کو

Posted On Kitab Nagri

میرے بارے میں پتہ لگنے کا ایک تو فائدہ ضرور ہوا مجھے کہ اب مجھے اس بات کی کوئی ٹینشن نہیں" --- ایمان شاہ نے سگریٹ سلگاتے --- قہقہہ لگا کر طنزیہ نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھتے ہوئے کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی

"ہاہاشوق سے کرنا --- مگر یہ نا بھولنا کہ تم میرے انڈر کام کرتے ہو --- کس بات کو کس طرح کا کے خلاف کر کہ چال کو الٹنا ہے مُعْتَصِمِ چوہدری تم سے بہتر جانتا ہے --- تمہیں پتہ ہے ایک کہانی میری ماں مجھے سناتی تھی ---

وہ کہتی تھی کہ بلی شیر کی خالہ ہے --- بلی نے شیر کو ہر چیز سکھائی --- مگر ایک دفعہ جب شیر سب سیکھ گیا تو اس نے سوچا وہ بلی کو کھا جائے --- بلی کو کھانے کی نیت سے شیر نے بلی ہر حملہ کر دیا --- مگر بلی خود کو بچاتی درخت پر چڑھ گئی --- مگر شیر لاکھ کوشش کے باوجود درخت پر چڑھ ناسکا --- تو اس نے غصے سے بلی سے پوچھا کہ اس نے یہ کیوں اسے نہیں سکھایا تو بلی نے ہنس کر کہا --- کیا کہا --- شٹ وہ مجھے بھول گیا --- بلی والا تو میں بھول گیا --- مگر میں تمہیں اپنے والا بتاتا ہوں ---

میں نے تمہیں سب کچھ سکھایا ہے ایمان شاہ مگر تم پھر بھی میرا مقابلہ نہیں کر سکتے --- اسی کیے یہ کوشش بالکل مت کرنا" --- ایمان شاہ کا کندھا تھپتھپاتے --- ایمان کی انگلیوں سے سگریٹ لے کر سلگاتے ہوئے کہا تو ایمان

شاہ نے دانت پیس کر اس انسان نما جلا د کو دیکھا جبکہ مُعْتَصِمِ ایمان شاہ کو آنکھ ونک کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

"میں بالکل اچھی نہیں لگ رہی۔ سب نے مجھے ڈھول کہنا ہے۔ میں نہیں جا رہی"۔۔۔ نم لہجے میں کہتے ایک نظر آئینے میں اپنے دلکش سراپے کو دیکھا

اور نچ کلر کی خوبصورت فراک جس پر گولڈن کام ہوا تھا۔ ہاتھوں میں گجرے پہنے۔ کانوں میں گلاب کے پھولوں سے بنائے گے ایئر رنگ اور ماتھے پر موتیوں کے پھولوں سے بنی خوبصورت بندیا لگائے۔ میک آپ کے نام پر تحریم آپا نے لائٹ سے پنک لپ اسٹک لگائی تھی حیات کے ہونٹوں پر

چہرہ ممتا کے نور سے چمک رہا تھا۔ گلابی پھولے گال دیکھ حیات کی نظریں بے ساختہ اپنے ہاتھوں پر گئیں تو کانوں میں معتصم چوہدری کا جملہ گونجا۔ میری گول مٹول سی پانڈی۔ معتصم چوہدری کے بارے میں سوچتے

حیات کو اپنے گلے میں آنسوؤں کا ایک گولہ سا پھنستا محسوس ہوا

اس ستمگر کی باتیں یاد کر کہ حیات کی راتوں کی نیند اڑ چکی تھی۔ وہ جو پہلے حیات کی تکلیف کا سوچ کر تڑپ اٹھتا تھا۔ اب اپنے لفظوں کی مار مار کر ایک بار بھی پلٹ کر نا آیا تھا۔

حیات نے مایوں کو بھاڑ میں بھیج کر ضد کر کہ کمرے سے باہر نکلنا شروع کر دیا تھا۔ کہ جانے وہ کب گھر آئے۔ اور حیات اس سے بات کر سکے۔ معتصم چوہدری سے ان باتوں کو کرنے کا مقصد پوچھ سکے

مگر وہ سنگ دل شخص اس رات کا گیا واپس پلٹ کر حویلی نہیں آیا تھا۔ یہ بات اسے جیسا سے پتہ چلی تھی کہ

صلاح الدین صاحب اسے فون کرتے رہے ہیں مگر وہ گاؤں سے باہر گیا ہوا ہے

جسے سن حیات کے دل میں سو سو سے پیدا ہو رہے تھے

حیات کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا

مگر عروب اور تحریم آپا نے زبردستی اسے یہ جوڑا پہننے پر مجبور کیا

Posted On Kitab Nagri

یہ ڈریس مُعْتَصِمِ چوہدری نے حیات کے لیے بھیجا تھا۔ جس سے صرف تحریم اور جیاہی واقف تھی
مُعْتَصِمِ چوہدری نے تحریم آپا سے حیات سے ملنے کے لیے کہا تھا تھا

جس پر پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا

مگر مُعْتَصِمِ چوہدری کے لہجے میں تڑپ اور التجا محسوس کر کہ وہ مان گئی تھی

اور اپنے بھائی کی دھمکی سن کر بھی ہنس دی

جو کہہ رہا تھا کہ وہ خود بھی مل سکتا تھا

مگر وہ بنا کسی ٹینشن کے سکون سے حیات سے ملنا چاہتا ہے

آپ لوگ باہر سب کو سنبھال لیجئے گا تا کہ میں سکون سے حیات سے مل سکوں

اسی لیے تحریم اور جیا حیات کو آئینے میں خود کو تکتے دیکھ خاموشی سے باہر چلی گئی تھی

اپنے ارگرد بکھرتی مخصوص خوشبو کو محسوس کر کہ پلکوں کی باڑ توڑتا ایک باغی آنسو حیات کے گال پر بہہ گیا

مُعْتَصِمِ چوہدری نے نرمی سے حیات کو پیچھے سے اپنے حصار میں لے کر تھوڑی حیات کے کندھے پر ٹکادی

نظریں سامنے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس پر گئی

www.kitabnagri.com

جو کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کی زندگی کے مکمل ہونے کی گواہی دے رہا تھا

اتنے مکمل عکس کو دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری نے دل میں بے ساختہ ماشاء اللہ بولا

جبکہ حیات اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھتی سر جھکائے کھڑی تھی

جبکہ حیات کے کپکپاتے جسم کو محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنے جبرے سختی سے بھنج لیے

Posted On Kitab Nagri

"صم کی جان—ناراض ہو"—مجت سے چور لہجے میں سرگوشی کی اور اپنے لب حیات کی کان کی لوپر رکھے تو حیات نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کا گلہ گھونٹا جسے دیکھ مُعتصم چوہدری نے تڑپ کر حیات کا رخ اپنی جانب کیا اس سے پہلے مُعتصم چوہدری کچھ کہتا کہ حیات پھری ہوئی شیرنی کی طرح مُعتصم چوہدری پر چڑھ دوڑی "آپ صم—بہت برے ہیں—آپ کو میری کوئی پرواہ نہیں—آپ کو مجھ سے کوئی محبت نہیں ہے—آپ کے الفاظوں سے مجھے کتنی تکلیف ہوئی کچھ اندازہ ہے آپ کو—میرا دل لہولہان کیا ہے آپ کے الفاظوں نے—مجھے سوال کرنے تک کا موقع نہیں دیا—اور چلے گئے—اور جا کر پلٹ کر اب واپس آرہے ہیں—میں کس حال میں ہوں کس تکلیف سے گزر رہی ہوں آپ کو زرا اندازہ نہیں—مجھ سے ایک بار بات بھی نہیں کی صم—جبکہ آپ جانتے ہیں لینڈ لائن سے صرف میں ہی آپ کو کال کرتی ہوں—مگر پھر بھی آپ نے میری کال نہیں اٹھائی—

ہر لمحہ آپ کا مجھ سے دور جانے کا خیال میری روح کو کچلو لے لگا تا رہا ہے—مجھے انا جسم بے جان ہوتا محسوس ہوا ہے—

www.kitabnagri.com

جب یہی سب کرنا تھا—مجھے ایسے ہی بے رخی کی مار مارنا تھا تو مجھے اپنی محبتوں کا عادی کیوں بنایا—مجھے کیوں اپنے ہاتھ کا چھالہ بنائے رکھا—کیوں مجھے اتنی محبت کی کہ میرے جینے کی وجہ ہی یہی محبت بن گئی"—پھوٹ پھوٹ کر روتے—مُعتصم چوہدری کے سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے وار کرتے چلا کر کہا تو مُعتصم چپ چاپ حیات کے وار سہتا خاموش مگر گہری نظروں سے حیات کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہا تھا جو غصے اور چلانے کے باعث خطرناک حد تک سرخ پرچکا تھا

Posted On Kitab Nagri

حیات کا سانس بری طرح بکھرتا اور اسے ہانپتے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری نے حیات کے چلتے ہاتھوں کو تھام کر نرمی سے اپنے سینے میں بھینچ لیا

"آئی لو یو چوہدری کی جان — آئی لو یو اینکینڈیشنلی — میرا مقصد تمہیں مضبوط بنانا تھا نا کہ تکلیف دینا — مگر میں انجانے میں تمہیں ہرٹ کر چکا ہوں — پلیز اپنے چوہدری کو معاف کر دو — تم سے دور کہا جاؤ گا یار — تمہارے بنا یہ دنیا کہاں ہے اس چوہدری کو — تمہارے جینے کی وجہ اگر میری محبت ہے تو میرے جینے کی وجہ تم سے محبت کرنا ہے — معاف کرو اپنے چوہدری کو" — حیات کے سسکیاں بھرتے وجود کو خود میں چھپاتے بو جھل لہجے میں سرگوشی کرتے

حیات کو بانہوں میں بھر کر بیڈ کا رخ کیا

حیات کو بیڈ پر بٹھا کر پانی کا گلاس اٹھا کر حیات کے ہونٹوں سے لگایا

جسے حیات نے بری طرح جھٹک کر چہرے کا رخ پھیر لیا

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے سختی سے اپنے جبرے بھینچے

حیات کا چہرہ نرمی سے اپنی جانب کر کہ پھر سے گلاس حیات کے ہونٹوں کی جانب کیا تو حیات نے اس دفعہ

مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھوں سے گلاس جھپٹ کر نیچے فرش پر پھینکا

تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے حیات کی اس حرکت پر سخت نظروں سے حیات کو دیکھا

"نہیں چاہیے مجھے آپ کی ہمدردی — آپ کے بغیر اس سے زیادہ روئی ہوں میں — تب تو کسی نے مجھے نہیں

دیکھا نا کسی نے پانی ہلایا — آپ کے جانے کے بعد اتنی مضبوط ہو گئی تھی کہ رو کر خود چپ کر جاتی تھی — اس

Posted On Kitab Nagri

پانی کی ضرورت نہیں پڑتی تھی مجھے "حیات کے چلا کر کہنے پر معتصم نے اپنی سرخ پڑتی آنکھوں کو ایک لمحے کے لیے بند کر کہ کھولا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"کیوں روئی تھی تم۔ مر گیا تھا کیا میں۔ سایوں بیٹھی تھی ناتم۔ تو گھر آ کر کیا کرتا میں۔ اس فضول ڈرامے کی کہا ضرورت تھی"۔ معتصم چوہدری کے سردوسپاٹ لہجے پر حیات نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے معتصم چوہدری کو دیکھا

"ویسے بھی اگر میرے ہوتے تم روتی تو میں بیوقوفوں کی طرح پانی نادیتا تمہیں بلکہ اس طرح تمہاری اعلیٰ سانسوں کو خود میں قید کر لیتا"۔۔۔ حیات کے چہرے پر جھک کے سرد لہجے میں کہہ کر ایک دم سے بنا حیات کو سمجھنے کا موقع دیے حیات کے ہونٹوں پر جھک آیا

جبکہ اس اچانک افتاد پر حیات حق دق سی خود ہر جھکے معتصم چوہدری کو دیکھ رہی تھی جو آنکھیں بند کیے حیات کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے۔ اپنی تشنگی مٹانے میں مصروف تھا اپنی منمائی کر کہ معتصم چوہدری پیچھے ہٹا تو نظریں حیات کے خفا چہرے پر گئی

"غصے کی جگہ خفگی نے لے لی۔ مطلب میری موٹو کی ناراضگی ختم۔ پہلے پتہ ہوتا تو اتنا ٹائم لڑائی میں ضائع ہی نا ہوتا آتے ہی تمہیں کس"۔ ابھی معتصم چوہدری اپنی بات مکمل کرتا کہ حیات نے گھبرا کر اپنا ہاتھ معتصم

www.kitabnagri.com

چوہدری کے ہونٹوں پر رکھ دیا

گال حیا کی لالی اور معتصم چوہدری کی گرم سانسوں کی تپش سے دہک اٹھے تھے

"زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اب بھی ناراض ہوں"۔ حیات نے منہ بسور کر کہا تو معتصم

چوہدری نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

"چلو تھوڑا سا اتنے میں مان گئی ہو۔ باقی کل منالوں گا"۔ حیات کے ہاتھوں پر محبت سے اپنا لمس چھوڑتے

ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

توحیات نے نظریں جھکا کر اپنے ہاتھوں کو تھا میں مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھوں پر ٹکا دیں
"میری پانڈی فکر مت کرو ایسی کوئی بات نہیں۔ بس تمہارے چوہدری کا دماغ خراب تھا۔ ایسے ہی بکو اس کر
دی۔ تم اپنی بہن کے ساتھ مل کر اپنے ان دنوں کو اچھے سے انجوائے کرو۔ میری کسی فضول بات کو خود پر
سوار کرنے کی ضرورت نہیں۔ سمجھ رہی ہوں ناحیات میں کیا کہہ رہا ہوں۔ آپا لوگ چلے جائے گے۔ پھر پتہ
نہیں کب آئیں تم سب کے ساتھ انجوائے کرو۔ میں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔ اور ہمیشہ تمہارے پاس ہی
رہوں گا۔"۔۔۔ حیات کے گال کو اپنے آنکھوٹے سے سہلاتے محبت بھرے لہجے میں کہا تو حیات نے اپنے لب
کچلتے سر اثبات میں ہلا دیا

جسے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری نے جھک کر اپنا لمس حیات کے ماتھے پر چھوڑا
حیات کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ سے دباؤ ڈال کر مسکراتی نظروں سے دیکھتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا
جبکہ حیات اپنے ہاتھوں پر اب بھی مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہر تپش ہاتھوں کے لمس کو محسوس کر رہی تھی
"آپ کیسے اتنی بڑی بات کو فضول کہہ سکتے ہیں۔ پہلے اتنی آسانی سے کہہ دی اور اب اسے فضول کہہ رہے
ہیں۔ میں کیسے نظر انداز کر دوں۔ اور خوشیاں منانے بیٹھ جاؤں صم۔ جبکہ میرا دل آپ کی فکر میں ہلکان ہو
رہا ہے۔"۔۔۔ نم لہجے میں سرگوشی کرتے اپنے ہاتھوں سے گجرے اتار کر نیچے زمین پر پھینک دیے
جبکہ آنکھوں سے بھل بھل بہتے آنسو چہرے کو بھگو چکے تھے

حیات تحریم آپا کے کہنے پر تھوڑی دیر رسم کرنے تو گئی تھی
مگر پھر طبیعت خرابی کا بہانہ کر کہ اندر چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

وہ معتصم کی بات کا مان نہیں توڑنا چاہتی تھی۔ اگر وہ چاہتا تھا کہ وہ ان چیزوں کا حصہ بنے تو وہ بن گئی تھی مگر خوش ہونے پر اس کا اختیار نہیں تھا مگر عروب کی رسم ابھی جاری تھی سب سے بڑا جھٹکا تو عروب کو تباہ لگا

جب گاؤں والیوں نے اس سے پوچھا کہ وہ اب پاگل تو نہیں علاج ٹھیک سے ہو گیا تب عروب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے شائستہ بیگم کو دیکھا جس پر انہوں نے عروب کو معتصم چوہدری کی حرکت کے بارے میں بتایا تو عروب خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئی

مہندی کی رسم کا انتظام حویلی کے صحن میں خوبصورتی سے کیا گیا تھا مگر مردوں کے لیے الگ سے انتظام ڈیرے پر کیا گیا تھا جبکہ سمیر اور سیف حویلی کے باہر بیٹھے آتے جاتے لوگوں پر نظر رکھ رہے تھے بقول ان کے کہ ڈیرے پر بیٹھے بزرگوں کے ساتھ ساتھ انہیں وہاں کے جانوروں سے بھی ڈر لگتا ہے سمیر موبائل پر گیم کھیل رہا تھا جب نظر سامنے آٹھی تو ٹھٹک کر سمیر نے دیکھا

ایک عورت عبایا پہنے۔ چہرے پر نقاب کیے سہج سہج کر چلتی ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہوئے آرہی تھی جو بات سمیر کو چونکانے والی تھی وہ تھی اس عورت کی ہائیٹ جو کہ چھ فٹ تک تھی۔ جبکہ گاؤں کی دوسری عورتیں نظریں جھکائے ناک کی سیدھ میں چلتی حویلی داخل ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

جب کہ یہ عورت بے شرموں کی طرح ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہوئے ارہی تھی

"ماموں جان سے مار دیں گے سمیر۔ عورتوں پر گندی نظر ڈالنے سے منع کیا ہے انہوں نے"۔ سیف نے دانت پیس کر سمیر کے کان میں کہا تو سمیر نے چونک کر اس کی جانب دیکھا

"گندی نہیں شاک والی نظر ہے۔ یہ عورت دیکھی۔ میرا مطلب کتنی عجیب ہے نا"۔ سمیر نے سرگوشی میں کہا تبھی پاس سے گزرتے ایمان شاہ نے جو کہ عورت کا گیٹ اپ لیے ہوئے تھا

حویلی کے گیٹ کے باہر کرسی پر بیٹھے سمیر کی آنکھوں میں اپنی انگلیاں ماری جس پر سمیر تکلیف سے اچھل پڑا

"ہمارے ہاں عورتوں پر گندی نظر ڈالنے والی کی آنکھیں ایسی ہی پھوڑی جاتی ہے"۔۔۔۔ خالص زنانہ آواز نکالتے غصے سے کہا اور جھپاک سے حویلی میں داخل ہو گیا

جبکہ سمیر تکلیف سے چلاتا اپنی آنکھیں لے کر وہی بیٹھ گیا

جبکہ سمیر کے چلانے پر سیف کے ہاتھ پاؤں پھول گئے

معتصم کے گارڈ نے آگے بڑھ کر سمیر کو اٹھایا اور اسے چیخ چیخ کر روتے دیکھ گاڑی میں ڈال کر دوسرے سیکورٹی گارڈ کے ساتھ ہاسپٹل بھیج دیا

www.kitabnagri.com

کیونکہ جب سے وہ یہاں آئے تھے حویلی کے علاوہ پورے گاؤں کو اندازہ ہو گیا تھا

کہ مچھر کے کاٹنے پر بھی جب تک انہیں ہاسپٹل نہیں لے جایا جاتا تھا

تب تک ان کی چیخیں بند نہیں ہوتی تھی

ایمان شاہ جیسے ہی سٹیج کے قریب آیا تو عروب کو دیکھتے ہی ساکت سا ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

جو مہندی کے پیلے جوڑے میں — پھولوں کی جیولری پہنے — گالوں اور بازوؤں پر لگے ابٹن میں چمک رہی تھی — جسے دیکھ یمان شاہ نے اپنے ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا

"میرا سر سوں کا پھول" — سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہہ کر با مشکل اپنا تہتہ لگایا اور ارد گرد نگاہ دوڑائی تو عورتوں کو کھانے میں مصروف دیکھا

نور بیگم — شائستہ بیگم — آپالوگ مہمانوں کو کھانا سرو کرنے میں ملازماؤں کو گائیڈ کر رہی تھی جبکہ جیا ایک سائیڈ پر کھڑی اپنی سیلفیاں لینے میں مصروف تھی تبھی یمان شاہ آنکھوں میں چمک لیے عروب کی جانب بڑھا جو نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی

عروب کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ارد گرد نگاہ دوڑائی

جبکہ ایک عورت کو اپنے سامنے یوں بیٹھا دیکھ عروب ابھی انہیں ٹوکتی کی

یمان شاہ نے چہرہ اٹھا کر عروب کی طرف دیکھا تو عروب دھک سے رہ گئی

"مان" — سرگوشی میں یمان شاہ کو پکارا تو یمان شاہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا

مہندی کی پلیٹ سے مہندی اٹھا کر عروب کی ہتھیلی پر رکھے پتے پر رکھی — جبکہ مسکراتی نظریں عروب کے چہرے پر لگی ہوئی تھیں

اور عروب پلکیں جھپکائیں بغیر اپنے دیوانے کو دیکھ رہی تھی

ہنسی بھی آرہی تھی مگر یمان شاہ کی محبت دیکھ خود پر ناز بھی ہو رہا تھا —

مٹھائی کا ٹکرا عروب کے ہونٹوں پر رکھا تو عروب نے ہونٹ واہ کیے

Posted On Kitab Nagri

جبکہ یمان شاہ نے اپنے آنکھوٹھے کے پوروں سے عروب کے گلابی پڑتے ہونٹوں کو سہلایا تو عروب کے چہرے میں پل میں گلال بکھرا

گھبرا کر ارد گرد نگاہ دوڑائی مگر کسی کو اپنی جانب متوجہ ناپا کر یمان شاہ کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے عروب کو ہی دیکھ رہا تھا

اپنے ہاتھوں میں ابٹن لگا کر عروب کے بازوؤں پر لگانا شروع کیا تو عروب کو اپنے جسم میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی

ابھی یمان شاہ کوئی اور حرکت کرتا نور بیگم کو سٹیج کی جانب آتا دیکھ

جلدی سے اٹھ کر عروب کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر نقاب سمیت اپنے لب عروب کے ماتھے پر رکھے "بہت شدت سے تمہارا انتظار ہے مسسز۔۔" بوجھل میں سرگوشی کی اور

نور بیگم کے آنے سے پہلے تیز تیز قدم لیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا "ہائے کیسی عورت ہے میں کھانے کے لیے پوچھنے آئی اور وہ ایسے ہی چلی گئی" نور بیگم نے تاسف سے

عروب سے کہا جبکہ ان کی بات پر عروب کا جھکا سر مزید جھکتا چلا گیا چونکہ نکاح اور رخصتی سادگی سے پہلے ہو چکی تھی۔ اور اب یہ سب تو خاندانی رسموں کو پورا کرنے کے لیے کیا جا رہا تھا

پہلے تو سب بڑوں نے دوبار ابارات اور رخصتی کا پلین کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر معتصم چوہدری نے مہندی کی رات سب سے بات کر کہ بارات اور رخصتی وغیرہ سے منع کر کہ ڈائریکٹ ولیمہ کرنے کا کہا

جس پر صلاح الدین صاحب پہلے تو بھڑک اٹھے۔ مگر پھر مکرم شاہ اور نور بیگم نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں تو وہ بھی راضی ہو گئے

مگر معتصم چوہدری کی ہٹ دھرمی پر انہیں کافی تاؤ آ رہا تھا

لال حویلی کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا۔ ہر طرف گلاب اور موتیے کے پھولوں کی خوشبو بکھری ہوئی تھیں۔ چلوڑ کیوں دلہنوں کو باہر لے آؤ۔ صلاح الدین صاحب پہلے بہت غصہ ہے کہ شام کا فنکشن رکھ لیا۔ گاؤں والے نے اپنے گھر بھی جانا۔ دلہنوں کو تو چھوڑو یہ دہسیں صاحب بھی ابھی تک نہیں آئے۔۔۔۔۔ تحریم نے ماتھے پر ہاتھ مارتے جیسا سے کہا

جو منہ بسورے ان کی باتیں سن رہی تھی

پنک کلر کی گھٹنوں کو چھوتی فراک پہنے۔ جس پر گولڈن کام ہوا تھا۔ براؤن لمبے بالوں کو اسٹریٹ کر کہ کمر پر کھلا چھوڑے۔ لائٹ میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"ہاں تو پارٹی میک اپ تھوڑی ہو رہا ان دونوں کا۔ برائیڈز ہیں اور ان پر اتنا ٹائم ہی لگتا ہے۔ اور حیات مامی تو روئے جا رہی تھی۔ اتنی مشکلوں سے ان کا میک اپ ہوا ہے"۔ جیانی نے منہ بسور کر کہا تو تحریم نے گھور کر اپنی بیٹی کو دیکھا

"ٹھیک ہے اب ہٹو بیچھے۔ مجھے دیکھنے دو کہ کتنا ٹائم اور لگے کا باہر سب انتظار کر رہے ہیں"۔ تحریم نے جیانی کو دروازے سے ہٹاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"نن۔ نہیں آپ نہیں جاسکتی عروب مامی کا کہنا ہے۔ وہ جب بالکل ریڈی ہو جائیں تو تب ہی انہیں دیکھا جائے۔ اس سے پہلے کوئی بھی دونوں دلہنوں کو نہیں دیکھ سکتا"۔ جیانے اپنے دونوں بازو دروازے کے گرد پھیلاتے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو تحریم آپانے اسے گھور کر دیکھا

"بس دس منٹ اور لگے گے۔ آپ جائیں میں لے کر آرہی ہوں ان دونوں کو"۔ جیانے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے کہا تو تحریم اسے غصے سے دیکھ کر وہاں سے چلی گئی

اپنی ماں کو جاتا دیکھ جیا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو سہکت سی رہ گئیں

وہ دونوں بہنیں عروس لباس پہنے پور پور سچی آسمان سے اتری حوریں ہی لگ رہی تھیں

ڈیپ ریڈ کلر کے کامدار لہنگے میں۔ ہاتھوں پر بھر بھر کر مُعْتَصِم چوہدری کے نام کی مہندی لگائے۔ بیش قیمتی جیولری سے آراستہ۔ نفاست سے کیے گئے خوبصورت میک اپ اور خاص طور پر ہونٹوں پر مُعْتَصِم چوہدری کی فیورٹ کلر کر بلیڈ ریڈ لپ اسٹک لگائے۔ اپنے بھرے بھرے وجود کے ساتھ جیا کو تو سچ میں وہ کوئی پری ہی لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جیا کو وہ بالکل مُعْتَصِم چوہدری کی ٹکڑی لگی۔ مُعْتَصِم چوہدری اگر یونانی حسن کا دیوتا اور شہزادوں سی ان بان رکھنے والا تھا تو حیات چوہدری بھی آسمان سے اتری کوئی نازک سی پری ہی تھی جیا کی نظر میں

جبکہ میرون کامدار عروس لباس زیب تن کیے۔ ہاتھوں میں یمان شاہ کے نام کی مہندی لگائے۔ پور پور سچی عروب شاہ بھی مقابل کو چاروں خانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ گرے گرین آنکھیں یمان شاہ کی محبت کی چمک لیے ہوئے تھیں

ہونٹوں پر یمان شاہ کا رد عمل سوچ کر مسکراہٹ سچی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"ماشاء اللہ مامی آپ دونوں تو بہت بہت خوبصورت لگ رہی ہیں"۔ جیانے آگے بڑھ کر چمیر پر بیٹھی حیات کو گلے لگاتے ہوئے کہا

تو حیات نے بامشکل مسکرانے کی کوشش کی

دل نا جانے کیوں اس قدر گھبراہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔ نظریں معتصم چوہدری کو اپنے سامنے دیکھنے کے لیے تڑپ رہی تھی

آپ تو کمال لگ رہی ہیں۔ اج تو پکا ایمان ماموں بری طرح آپ ہر فدا ہونے والے ہیں"۔ عروب کے گلے لگتے مسکرا کر کہا تو عروب کا مدھم دکش قہقہہ گونجا

ایمان شاہ کی محبت۔ اس کے ساتھ کی خوشی عروب شاہ کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی

اللہ آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔ اور ہر بری نظر سے بچائے"۔ عروب اور حیات کا ہاتھ تھامتے سچے دل سے کہا تو حیات نے بے ساختہ امین کہا

جیانے آگے بڑھ کر ریڈ کلر نیٹ کے دوپٹے۔ جس پر گولڈن کلر کے گوٹے سے معتصم کی دلہن اور ایک پر ایمان کی دلہن لکھا ہوا تھا

www.kitabnagri.com

حیات اور عروب پر وہ دوپٹہ ڈال کر گھونگٹ نکالا

تبھی دروازے پر دستک ہوئی تو جیانے جا کر دروازہ کھولا

جہاں ارم مسکراتی ہوئی کھڑی تھی

"میری دوست تیار ہو گئی"۔ ارم نے خوشی سے پوچھا تو جیانے اثبات میں سر ہلا کر اسے اندر آنے کا اشارہ کیا

Posted On Kitab Nagri

"ہائے میں صدقے جاؤں۔۔۔ ماشا اللہ مری دوست کتنی پیاری لگ رہی ہے۔ اور آپ بھی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ مگر میری حیات تو پھر میری دوست ہے نا۔۔۔۔۔ حیات کو گلے لگاتے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا تو ایک خوبصورت مسکراہٹ حیات کے ہونٹوں پر رینگ گئی

تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ ارم کی طرف دیکھ کر حیات نے مدھم آواز میں کہا جو بلیو اور گلابی امتزاج کے فرائڈ پہنے۔ لائٹ میں آپ کیے۔ بالوں کی فرنیچ چٹیا کیے۔۔۔ سچ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

چلو جی میری پیاری دلہنوں آپ کے میاں لوگ آگئے ہیں اور اب باہر آپ دونوں کا بے صبری سے انتظار ہو رہا ہے۔۔۔ جیانیے موبائل پر سیف کا میسج دیکھ کر کہا تو ارم نے آگے بڑھ کر حیات کو کرسی سے تھام کر کھڑا کیا جیاعروب کی جانب بڑھی اور عروب کا ہاتھ تھام کر باہر کی جانب قدم بڑھائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دلہنوں کو باہر آتا دیکھ

نور بیگم اور تحریم حیات کی جانب بڑھی۔۔۔ آرمین اور شائستہ بیگم عروب کی جانب بڑھی حویلی میں مردوں کا داخلہ تو ممنوع تھا۔ پھر چاہے وہ صلاح الدین صاحب کے رشتے دار تھے یا معتصم چوہدری کے دوست

مکرم شاہ اور صلاح الدین صاحب کے علاوہ اگر حویلی میں کوئی مرد تھے تو وہ تھے لڑکے نماں لڑکیاں سمیر اور سیف جو کہ گاؤں کی عورتوں کی نظر میں عورتوں سے بھی نازک مزاج اور شرمیلے تھے

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری نے تو انہیں وہاں سے بھگانے کی بہت کوشش کی مگر گاؤں کی بزرگ اور بڑی عمر کی عورتوں انہیں گھیر کر بیٹھی رہی

کوئی انہیں اپنا بیٹا بنا رہی تھی اور کوئی بیٹی۔ اور وہ دونوں بھی مُعْتَصِمِ چوہدری کے بقول انتہا کے بے شرم تھے جو بیٹی بننے کا سن کر ایسے شرماتے کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کو بھی دیکھ کر شک ہوتا کہ یہ واقع اس کے بھانجے ہیں یا بھانجیاں

نور بیگم اور تحریم آپا کا ہاتھ پکڑ کر جیسے جیسے حیات آگے بڑھ رہی تھی ویسے ویسے ہی دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی

گھبراہٹ کے مارے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے

پلکوں کی جھالراٹھا کر گھونگٹ کی اوٹ سے سامنے دیکھا تو دھک سے رہ گئی

بلیک کلر کہ شیر وانی پہنے۔۔۔ چھ فٹ سے نکلتا قد۔۔۔ سنجیدہ چہرہ مگر آنکھوں میں خوشی کی چمک لیے۔ اپنی

مردانہ وجاہت سے ماحول پر چھایا مُعْتَصِمِ چوہدری پل میں حیات کا دل دھڑکا گیا

مُعْتَصِمِ کا ارادہ پینٹ کوٹ پہننے کا تھا پھر وہی دیسی مائیں اور بہنیں۔۔۔ نور بیگم کا کہنا تھا کہ وہ شیر وانی میں مُعْتَصِمِ

چوہدری کو دلہا بنا دیکھنا چاہتی ہیں ابھی مُعْتَصِمِ کوئی بہانہ کرتا اس سے پہلے ہی تحریم اور آرمین نے سامنے شیر وانی

رکھ دی جسے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری گہری سانس بھر کر رہ گیا

مُعْتَصِمِ چوہدری کی جسم سے آراہوتی نظریں محسوس کر کہ حیات کی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہوئی تو پاؤں آگے

بڑھنے سے انکاری ہونے لگے

مگر اپنے کپکپاتے جسم کو وہ بامشکل گھیسٹ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ سیٹج سے پانچ قدم دور ہی تھے کہ مُعْتَصِمِ چوہدری مغرورانہ چال چلتا سیٹج سے نیچے اتر کر حیات کی جانب بڑھا

جسے دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کی کزنز — سمیر سیف اور جیانے ہوٹنگ کی تو نور بیگم نے گھور کر انہیں دیکھا مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی چوڑی ہتھیلی حیات کے آگے پھیلانی تو حیات نے تحریم اور نور بیگم کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا جسے محسوس کر کہ نور بیگم نے حیات کا ہاتھ زبردستی مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھ میں پکڑ لیا مگر حیات کی حرکت مُعْتَصِمِ چوہدری کی آنکھوں سے مخفی نہیں رہ سکی۔ جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے

مُعْتَصِمِ کو پہلے ہی حیات ہر بہت غصہ تھا کہ وہ کل کیوں رسم میں نہیں بیٹھی جب وہ سمجھا گیا تھا تو اسے سمجھنا چاہئے تھا نا۔ خود کو بھی تکلیف دے رہی تھی اور مُعْتَصِمِ چوہدری کا دل بھی جلا رہی تھی حیات کے ہاتھ کو سختی سے دبوچے پلٹ کر سیٹج کی جانب قدم بڑھائے اپنے ہاتھ پر مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھ کی سخت گرفت محسوس کر کہ حیات کو اپنی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

www.kitabnagri.com

حیات کو صوفے پر بیٹھا کر تھوڑے سے فاصلے پر خود سنجیدہ چہرہ لیے بیٹھ گیا

تو حیات کا دل اس فاصلے پر تڑپ گیا

ہاں وہ چاہتی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے بے باکی کا مظاہرہ نہ کرے مگر ابھی مُعْتَصِمِ چوہدری کی ناراضگی محسوس کر کہ پہلے سے تڑپتے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا ہو

Posted On Kitab Nagri

نظریں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی جہاں مُعْتَصِم چوہدری کا نام پورے حق سے لکھے مُعْتَصِم چوہدری کے نام پر ٹکائے اپنے آنسوؤں پر بامشکل بندھ باندھا

جبکہ اپنی طرف آتی اپنی زندگی— اپنی بچپن کی محبت— اپنی زندگی کے کل حاصل کو دیکھ یمان شاہ کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی— دل ایک عجیب سے احساس کے تحت دھڑکا اٹھا

یمان شاہ بلیو پیٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے— براؤن بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے— کھڑی مغرور ناک— عنابی لب جو مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے— شہد رنگ آنکھیں جو محبت کو پالینے کی خوشی کے احساس سے چمک رہی تھیں— عروب کے گھونگھٹ میں قید چہرے پر ٹکائے

ایک ٹرانس کی کیفیت میں سیٹج سے اتر کر عروب کی جانب بڑھا

یمان شاہ کو دیکھ آرمین بیگم اور شائستہ بیگم بے ساختہ رکی

جبکہ یمان شاہ ناک کی سیدھ میں ٹرانس سی کیفیت میں عروب کے سامنے آکر کھڑا ہوا

یمان شاہ کی جزبے لٹاتی نظریں خود پر پا کر عروب نے اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کیا

تبھی یمان شاہ نے کسی کو بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر عروب کا گھونگھٹ پلٹ دیا— عروب کا چہرہ اپنے ہاتھوں

کے پیالے میں بھر کر اپنے لب عروب کے ماتھے پر رکھے

یمان شاہ کی اس اچانک حرکت پر عروب اپنی جگہ پل کے لیے ساکت ہو گئی

آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئی— پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی جانب جزبے لٹاتی نظروں سے دیکھتے یمان شاہ کو

دیکھا

جبکہ ارد گرد کھڑی گاؤں کی کچھ عورتوں نے اس کھلے عام محبت کے مظاہرے پر منہ پر ہاتھ رکھ لیے

Posted On Kitab Nagri

جبکہ کچھ کی دبی دبی ہنسی گونجی تو نور بیگم اور شائستہ بیگم نے دانت کچکا کر اس بے شرم کو دیکھا "پتر تیری ہی ہے۔ ہم کہی لے کر نہیں بھاگ رہے"۔ نور بیگم کی آواز پر یمان شاہ نے چونک کر انہیں دیکھا اور پھر اپنی بے اختیاری پر شرمندہ سی ہنسی ہستے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ارد گرد نگاہ دوڑائی اور ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبا کر سرخ چہرہ لیے خود کو گھورتی عروب کو دیکھا

بے شرموں کی طرح دانت نکالتے عروب کا ہاتھ زبردستی پکڑتے سیٹج کی جانب قدم بڑھائے عروب کو صوفے پر بٹھا کر خود چپکنے کے انداز میں ساتھ بیٹھا تو عروب نے سخت نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا جو بالوں میں ہاتھ پھیرتا انہیں سیٹ کرتے عروب کی گھوریوں کو نظر انداز کر رہا تھا جب عروب نے گھورنا بند نہیں کیا تو یمان شاہ نے بنا دیکھے ہاتھ بڑھا کر گھونگٹ پھر سے عروب کے چہرے پر پلٹ دیا

جسے دیکھ معتصم چوہدری نے اپنی مسکراہٹ چھپائی جبکہ عروب نے دانت پیس کر یمان شاہ کو دیکھ سر جھٹکا معتصم نے ایک نظر سر جھٹکائے بیٹھی حیات کے سکتے وجود پر ڈال کر سختی سے اپنے لب بھنچے نامحسوس انداز میں تھوڑے سے فاصلے کو سمیٹ کر حیات کے قریب ہوا

اپنا بایاں ہاتھ صوفے کی پشت پر پھیلا کر حیات کو اپنے حصار میں لیا جبکہ اپنا دائیں ہاتھ میں حیات کے ہاتھ کو تھام کر اپنے ہونے کا احساس دلایا

"ہشش۔ رونا بند کرو حیات۔ ورنہ میں یہاں ہی تمہارے ہوش ٹھکانے لگا دوں گا۔ تمہیں یا کسی کو کوئی مسئلہ ہوا تو وہ میرا سر درد نہیں ہے۔ یمان شاہ اگر بے باک ہے تو میں تمہارے معاملے میں جنونی اور ہر حد کو پار کرنے والا ہوں۔ میں بے باک نہیں بے باکی کی ہر حد کو پار کرنے والا ہوں۔ تم کیوں میرا یہ روپ سب کے

Posted On Kitab Nagri

سامنے دیکھنا چاہتی ہو" — معتصم چوہدری کی سر دوسپاٹ آواز حیات کو اپنے قریب سنائی دی تو حیات کو اپنی
سانسیں رکتی محسوس ہوئی

اپنے ہاتھوں پر لمحہ بہ لمحہ بڑھتی معتصم چوہدری کی گرفت کو محسوس کر کہ حیات نے بامشکل سر اثبات میں ہلایا
تو معتصم چوہدری نے اپنا ہاتھ صوفے کی پشت سے ہٹا کر بائیں ہاتھ سے حیات کے ہاتھ کو تھام کر اپنے تھائی پر
رکھ لیا

معتصم چوہدری کی جان لیوا قربت اور اس بے باکی پر حیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی
تبھی وہاں دودھ پلائی کی رسم شروع ہوئی جو تحریم اور آرمین نے کی تھی
جبکہ میمان شاہ کی رسم جیا اور ارم نے کی تھی

جس پر دونوں نے بنا چوں چر اکیسے پیسے نکال کر ان کی ہتھیلی پر رکھ دیے تھے
کھانا کھانے کے بعد مہمان جانا شروع ہوئے تو معتصم نے سب سے پہلے حیات کو روم میں بھیجا کیوں کہ وہ تھک
چکی تھی

اور معتصم چوہدری جانتا تھا کہ دلہنیں جتنی جلدی کمروں میں جائے گی اتنی جلدی یہ سب غائب ہو گے — کیونکہ
آج معتصم چوہدری کوئی بھی لمحہ فضول باتوں میں نہیں ضائع کرنا چاہتا تھا
وہ جلد از جلد اپنی حیات کے پاس پہنچ کر اسے خود میں چھپانا چاہتا تھا

عروب کو بھی جب شائستہ بیگم وہاں سے لے گئی تو معتصم چوہدری نے مسکرا کر ارد گرد نگاہ دوڑائی
ابھی وہ اٹھ کر اندر کی جانب بڑھتا کی موبائل پر آنے والی کال کو دیکھ رک گیا
کال اٹھا کر معتصم چوہدری سائنڈ پر گیا تو میمان شاہ نے قدم اندر کی جانب بڑھا دیے

Posted On Kitab Nagri

ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے آنے والے لمحات کو سوچتے۔ حیات کی ناراضگی اور شکوے کو سوچتے
معتصم چوہدری سیڑھیے چڑھ کر جیسے ہی اوپر پہنچا
تو آگے کا منظر دیکھ ٹھٹھک کر رکا

پل میں آنکھوں میں غصے کی سرخی اتری۔ ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے
کیونکہ سامنے حیات میڈم اپنے دونوں ہاتھ کمر پر لٹکائے۔ عروسی لباس میں پور پور سچی جیا اور ارم کے ساتھ مل
کر ایمان شاہ کا راستہ روکنے کھڑی تھی

"مان بھائی میں اکلوتی سالی ہوں۔ آپ کی میرے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتے آپ"۔ حیات کے منہ بسور کر
کہا تو ایمان شاہ نے بیچارگی سے اس معصوم کے ساتھ کھڑی دوسری دو چڑیلوں کو دیکھا
"اکلوتی ہے مانتا ہوں۔ مگر اس وقت اکیلی نہیں دو دو پارٹنر ساتھ کھڑے ہیں آپ کے۔ میں بالکل نہیں دے

رہا کچھ"۔ ایمان نے آنکھیں چھوٹی کر کہ تینوں کو گھورتے ہوئے کہا
اس سے پہلے جیا لوگ کوئی بار کرتی کہ معتصم چوہدری کی سخت آواز وہاں گونجی
جسے سن حیات نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

جبکہ جیا اور ارم نے با مشکل مسکرانے کی کوشش کرتے معتصم چوہدری کو دیکھا
دماغ خراب ہے تم دونوں کا خود تو پاگلوں والی حرکتیں کر رہی ہو۔ ساتھ اسے بھی ملا لیا۔ پتہ ہے نا اس کی
طبیعت کا اس لیے جلدی بھیجتا میں نے کہ آرام کرنے کی بجائے۔ یہ حرکتیں شروع کر دو۔ تم دونوں ایک

Posted On Kitab Nagri

سیکنڈ میں یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں۔" حیات کے کپکپاتے وجود پر نظریں

گاڑھے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا

تو حیات نے بے ساختہ جھرجھری لی

اس سے پہلے جیا اور ارم بھاگتی یمان شاہ نے انہیں روک کر

جیب سے مسکراتے ہوئے چھوٹی سی نیلے رنگ کی دو ڈبیاں پکڑائیں

جس میں گولڈ کے خوبصورت ایرنگز تھے ---

میں تو مزاق کر رہا تھا۔ مگر مجھے نہیں پتہ تھا کہ چوہدری جلا داجائے گا۔ جیا اور ارم کو ڈبیاں تھمتے ہوئے کہا تو ان

دونوں نے خوشی سے مسکرا کر یمان شاہ کو دیکھا

اس سے پہلے معتصم چوہدری پھر سے انہیں ڈانٹتا جیا اور ارم وہاں سے بھاگنا ہی بہتر سمجھا

جبکہ حیات نظریں جھکائے زمین کو گھورنے میں مصروف تھی

آپ نے مجھے کچھ نہیں دیا یمان بھائی۔ حیات نے ڈبڈبائی نظروں سے یمان شاہ کو دیکھتے نم لہجے میں کہا تو یمان

شاہ نے مسکرا کر حیات کو دیکھا

www.kitabnagri.com

میں نے سوچا اپنی پیاری سی بہن پلس بھا بھی کو اپنی بیگم کے ساتھ شاپنگ پر لے کر جاؤں گا۔ تاکہ وہ اپنی پسند کا

کچھ لے لیں۔ مگر ابھی بھی خالی ہاتھ نہیں جانے دوں گا آفٹر آل اس وقت میری سالی سامنے کھڑی ہے۔

یمان شاہ نے مسکرا کر کہا

اور کوٹ کی اندرونی جیب سے نیو موبائل نکالا جس کے گرڈپنک کلر کاربین لگا ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

یہ میری طرف سے۔ اس کا باکس وغیرہ سب کچھ میرے پاس پڑا ہے۔ وہ صبح دے دوں گا۔ کیونکہ باکس پاکٹ میں فٹ نہیں آتا تھا اسی لیے۔ حیات کی جانب موبائل بڑھاتے ہوئے کہا حیات کی تو جیسے مانو برسوں پرانی مراد پوری ہو گئی ہو

تھینک یو سوچ بھائی۔ یو آر دی ورلڈ بیسٹ بھائی۔ لو ہو۔۔۔ ہائے میرا اپنا موبائل۔ معتصم چوہدری کی ذات کو یکسر نظر انداز کرتے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا

تو مجھے اجازت ہے اب۔ ایمان شاہ کے پوچھنے پر حیات نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے سے پیچھے ہٹ گئی تو ایمان شاہ نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول کر قدم اندر رکھے

حیات جو اشتیاق سے اپنا موبائل آن کر کہ دیکھتی ارد گرد کو فراموش کر چکی تھی خود پر سلگتی نظروں کی تپش محسوس کر کہ سامنے دیکھا تو دھک سے رہ گئی

جہاں معتصم چوہدری اپنے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے خونخوار نظروں سے حیات کو دیکھ رہا تھا

معتصم چوہدری کو دیکھ حیات کو اپنے گلے میں گلی سی ابھر کر معدوم ہوتی محسوس ہوئی

تبھی معتصم چوہدری مضبوط قدم لیتا حیات کی جانب بڑھا۔ جس ہر حیات نے بے ساختہ قدم پیچھے لیے تو ایمان شاہ کے روم کے بند دروازے سے جا ٹکرائی

معتصم نے سخت نظروں سے حیات کو گھورتے اپنی بانہوں میں اٹھایا تو حیات نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

حیات کو لا کر نرمی سے بیڈ پر بٹھا کر حیات کے پاؤں جوتے سے آزاد کیے
پاؤں پر سو جھن اور سرخی دیکھ معتصم چوہدری نے

Posted On Kitab Nagri

سختی سے اپنے لب بھنچے

مجھ سے تو کبھی ایسے اظہار محبت آج تک نہیں کیا۔ جیسے اس کل کے بنے بھائی سے کیا ہے۔ سرد نظروں سے حیات کو گھورتے ہوئے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو حیات نے سہمی نظروں سے مُعتصم چوہدری کو دیکھا انہوں نے مجھے گفٹ دیا ہے تو بس خوشی میں منہ سے نکل گیا۔ نظریں اپنے ہاتھوں پر ٹکائے منمننا کر کہا تو مُعتصم نے کینہ تو ز نظروں سے حیات کو گھورا

اس خبیث شخص نے معمولی سامو بائبل دیا تو خوشی برداشت سے باہر ہو رہی ہے۔ اور میں نے تو اپنا آپ تمہیں دے دیا ہے۔ مگر میرے لیے تو ایک لفظ نہیں نکلتا اس سے زبان سے۔ مُعتصم چوہدری نے انگارے چباتے ہوئے کہا تو حیات نے اپنے سر کو جھکا لیا

کھڑے ہو کر شیر وانی اتار کر صوفے پر اچھالی

کرتے کے بازو کہنیوں تک فولڈ کر کہ ایک گہری نگاہ حیات کے جھکے سر پر ڈال کر قدم و اشروم کی جانب بڑھائے حیات نے نظریں اٹھا کر و اشروم کے کھلے دروازے کو دیکھا جہاں مُعتصم چوہدری ابھی غائب ہوا تھا بری طرح اپنے لب کچلتے فرار کا راستہ سوچا جب کچھ سمجھنا آیا تو گھونگھٹ نکال کر نظریں جھکا کر بیٹھ گئی ہاتھ پاؤں مُعتصم چوہدری کے غصے کا سوچ کر بری طرح کپکپانے لگے تبھی مُعتصم چوہدری ہاتھ میں منی ٹاول تھامے باہر آیا تو حیات کو دیکھ گہری سانس فضا کے سپرد کی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر حیات کا پاؤں اپنے گھٹنے پر رکھا

Posted On Kitab Nagri

تو حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا اور اپنا پاؤں چھڑوانا چاہا جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی گرفت سخت کر دی

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں حیات کی چوڑیوں اور پاؤں میں پہنی پائل کا خوبصورت ساز گونج رہا تھا نیم گرم پانی سے بھگوئے ٹاول سے حیات کے دونوں پاؤں اچھے سے صاف کر کے واشروم کا رخ کیا مُعْتَصِمِ باہر آیا تو حیات کو ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھے دیکھ اپنی گھڑی اتار کر سائٹڈ پر رکھی اور قدم حیات کی جانب بڑھائے

بنا حیات کو سمجھنے کا موقع دے حیات کو بانہوں میں بھر کر قدم ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھائے حیات کو ٹیبل پر بٹھا کر اپنے دونوں ہاتھ حیات کے ارد گرد ڈٹکائے "تمہیں پتہ ہے حیات کہ تمہیں اس طرح خود کے لیے پور پور سچے دیکھنا میری کتنی بڑی خواہش تھی۔ تمہیں آپنی بیوی بنانا۔ یہ میری محبت کا حق تھا کہ میں اس محبت کو ایک حلال رشتے کا نام دوں۔ مگر تمہیں اس روپ میں دیکھنا میرا حق تھا۔ تمہیں زرا بھی میری تڑپ کا اندازہ نہیں ہے جاناں کے اپنے اس حق کے لیے مُعْتَصِمِ چوہدری کتنا تڑپا ہے۔"

نظریں حیات کے مہندی سے سچے کپکپاتے ہاتھوں پر ٹکائے بو جھل لہجے میں شکوہ کیا تو حیات نے بری طرح اپنے لب کچل ڈالے

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حیات کو گہری نظروں سے دیکھتے معتصم چوہدری نے گو نگھٹ پلٹا تو کچھ پل کے لیے ساکت سا رہ گیا
نظریں ماتھے پر لگی بندیاں سے ہوتی گرے گرین آنکھوں پر ان ٹھہری جو اس وقت جھکی ہوئی تھیں۔ لمبی
خمدار پلکوں سے سرکتی نظریں ناک میں پہنی نتھ پرر کی تو معتصم چوہدری کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا۔
آنکھوں میں خمدار کی سرخی اتری اور گلے میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے

Posted On Kitab Nagri

نظریں کپکپاتے سرخ ہونٹوں پر آئی تو مُعْتَصِمِ چوہدری بے بس ہوتا حیات کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتا
حیات کے چہرے پر جھکا

شدت بھرا لمس حیات کے پھولے گالوں پر ثبت کرتے حیات کو خود میں بھینچ لیا

جبکہ مُعْتَصِمِ چوہدری کی سخت گرفت پر حیات کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا

مُعْتَصِمِ چوہدری نے پیچھے ہو کر نرمی سے حیات کے سر سے لہنگے کا دوپٹہ اور گھونگٹ اتار کر صوفے پر اچھالا

جبکہ نظریں اس دوران حیات کے ہولے ہولے کپکپاتے وجود پر ٹکی ہوئی تھیں

ہاتھ حیات کی پشت پر لے جا کر جوڑے میں بندھے بالوں کو کھول کر پشت پر بکھیرا تو حیات نے ٹیبل کے

کناروں کو سختی سے تھام لیا

اپنے چہرے اور گردن پر مُعْتَصِمِ چوہدری کی سانسوں کی تپش محسوس کر کہ جان لبوں پر محسوس ہوئی

حیات کے ماتھے سے بندیاں اتار کر اپنا سلگتا لمس وہاں چھوڑا تو حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کا کالر دبوچا

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی

حیات کی انگلیوں کو ہونٹوں سے چھو کر آنکھوٹھیاں اتار کر ٹیبل پر رکھی

اپنا دایاں بازو حیات کی گردن کے گرد لپیٹ کر اپنا دہکتا لمس حیات کے کان کی لو پر چھوڑا — گلے میں پہنے

خوبصورت ڈائمنڈ کے ہار کو اتار کر سائیڈ پر رکھا تو نظریں سرخ ہوتی گردن پر گئی

میرے لیے سجناسنورنا اگر تمہارے لیے معمولی سی بھی تکلیف کا باعث بنتا ہے تو قسم لے لو میں یہ خواہش کبھی

دوبارہ نہیں کروں گا — میرے لیے تو تم سادگی میں بھی اس قدر دلکش اور خوبصورت ہو کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کو

تمہارے علاوہ کچھ دکھتا ہی نہیں — تمہارے علاوہ دنیا کی کوئی خوبصورتی آنکھوں کو بھاتی ہی نہیں — حیات کی

Posted On Kitab Nagri

گردن پر پڑے سرخ نشانوں کو اپنے آنکھوٹے سے سہلاتے ہوئے کہا تو حیات نے نم نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

"بہت غصہ تھا تم پر کہ کل کیوں رسم چھوڑ کر چلی گئی۔ کیوں رو کر خود کو تکلیف دے رہی ہو۔ کیوں آج میرے ہاتھ بڑھانے پر تم نے انکار کرنے کی کوشش کی۔ تم سے ناراض ہونے تمہیں سزا دینے کا سوچ کر بیٹھا تھا۔ مگر جب خود کو تمہاری جگہ رکھ کر سوچا تو میری روح تک کانپ گئی۔ تم اگر مجھ سے دور جانے کا کہو۔ اپنے بعد صبر کرنے اور مضبوط بننے کا کہو۔ تو آئی سوئیر چوہدری کی جان میں اس بات پر تمہارا گلہ اپنے ہاتھوں سے دبا دیتا"۔ حیات کی نم آنکھوں کو نرمی سے چھو کر شدت بھرے لہجے میں کہا

کانوں سے ائیر رنگز اتار کر سائیڈ پر رکھے۔ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں حیات کی انگلیوں سے الجھا کر ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیے

"تم وہ واحد ہستی ہو جس کے لیے اور جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری صبر نہیں کر سکتا۔ کچھ چیزوں پر کبھی صبر نہیں آتا۔ لوگ جو کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے نصیب میں نہیں تھا اسی لیے نہیں ملا تو میرا ماننا ہے کہ جب وہ لوگ کسی سے محبت کرتے ہیں یا کسی چیز کے لیے محنت کرتے ہیں تو ان کے دل میں کہی نا کہی یہ بات ضرور ہوتی ہے کہ یہ نا ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ یہ تو نصیب کی بات ہے۔ ان کا دل اور ضمیر جانتا ہوتا ہے کہ وہ اس بات پر صبر کر لے گے۔ اور پھر وہ محبت یا چیز کسی بے صبرے کا نصیب بن جاتی ہے۔"

کیونکہ جس سے آپ کو سچی محبت ہو یا جس چیز کے لیے آپ کے دل میں تڑپ ہو۔ ان کے ہچھڑ جانے یا ناملنے پر کبھی صبر نہیں آتا۔ پھر کوئی حوصلہ کوئی دلا سہ کام نہیں آتا۔

Posted On Kitab Nagri

جو لوگ کہتے ہیں ہم محبوب کی خوشی میں خوش ہے تو جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ عاشق ہو اور محبوب کو کسی اور کے پاس دیکھ کر خوش ہو جائیں۔ یہ تو ناممکن ہے۔ محبوب کو کسی اور کے ساتھ تصور کرنا بھی سہانہ روح ہوتا ہے کجا کے کسی اور کے ساتھ خوش دیکھا۔

میں جتنا بھی مضبوط کیوں ناہو جاؤں تمہیں کھونے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ تمہیں تکلیف پہنچانے تم سے بے رخی برتنے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں ---

تم سمجھ رہی ہو نا حیات۔ بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔

میری محبت کا ہر لفظ اور محبت بھرا لمس صرف تمہارے لیے ہے۔ میرا دل اور وجود تمہاری ملکیت ہے۔ میں کبھی ناراض ہو بھی جاؤں تو پورے حق سے میرے قریب آنا اور مجھے اپنی ذات میں گم کر کے سب کچھ بھولنے پر مجبور کر دینا۔

جیسے ابھی کر رہی ہو۔" حیات کے گال سے اپنی گال رب کرتے خمار آلود لہجے میں سرگوشی کی

اپنے چہرے پر معتصم چوہدری کی داڑھی کی چھبن اور گرم سانسوں کی تپش محسوس کر کے حیات نے اپنی

بانہوں کو معتصم چوہدری کی گردن کے گرد لپیٹ لیا

www.kitabnagri.com

"آپ کک۔ کہی جائیں گے تو نن۔ نہیں مجھے چھوڑ کر صم۔"

آپ کی باتوں نے مجھے ڈرا دیا تھا۔ مگر آپ بھی سن لے بعد میں مت کہیے گا کہ بتایا نہیں۔ اگر کہی گئے تو میں

وہ سب کچھ کروں گی جس پر آپ کو غصہ آتا تھا۔ جس سے آپ منع کرتے تھے۔ بال بھی کھلے چھوڑوں گی

اور دوپٹہ بھی گلے میں لوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

اور املی چورن چپس سب کچھ کھاؤں گی۔ اور آپ کی بیٹی کا خیال بھی نہیں رکھو گی۔ اب تو یمان بھائی نے موبائل بھی دے دیا ہے۔ دن رات اسے استعمال کروں گی"۔ حیات نے منہ بسور کر کہا تو معتصم چوہدری نے با مشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی

حیات کو اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور خود گہری گھٹا کی طرح حیات پر جھک آیا ناک سے نتھ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور اپنا سلگتا لمس حیات کی ناک پر رکھا "مجھے پتہ ہے تم ایسا کچھ بھی نہیں کروں گی چوہدری کی جان اسی لیے یہ فصول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں۔" حیات کی ناک کو دباتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا تو حیات نے منہ بسور کر معتصم چوہدری کو دیکھا "اچھا چھوڑو یہ بتاؤ۔ نام سوچا میرے لیے۔ میں نے تو بہت سے اور سوچ لیے ہیں۔ جیسے اس ریڈ جوڑے میں پوری اسٹریمری لگ رہی ہو۔ دل کر رہا ہے ایک ہی بار میں ساری کو کھا جاؤں"۔ حیات کے پھولے پھولے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا تو حیات نے با مشکل اپنے گال معتصم چوہدری کی جارحانہ گرفت سے چھڑوا کر سہلائے

"جی بالکل میں نے بھی سوچے ہیں۔ ہٹلر۔ جلاد۔ سفید بھوت۔ میرا خون چوسنے والا ویمپائر۔ راکشس" حیات نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو معتصم چوہدری نے گھور کر حیات کو دیکھا

"اور تمہیں پتہ ہے یہ جن کے نام تم گن رہی ہو وہ کس قدر خطرناک ہوتے ہیں۔ اور اندازہ بھی ہے کہ یہ ویمپائر کس طرح خون پیتے ہیں۔ یا بس نام ہی سنا ہے۔ چلو اب تم اتنے خوبصورت القابات سے نواز ہی چکی ہو تو سب کا انٹرو کروادیتا ہوں تم سے"۔ حیات کے نچلے ہونٹ پر اپنا انگوٹھا پھیرتے سر سر اتے لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تو حیات نے گھبرا کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

جو پر اسرار آنکھوں سے حیات کو دیکھتا

ایک جھٹکے میں حیات کی کلائیوں کو اپنی سخت گرفت میں لے کر تکیے پر لگا کر حیات کے ہونٹوں پر جھکا تھا

مُعْتَصِمِ چوہدری کی جارحانہ گرفت ہر حیات بس پھر پھرا کر رہ گئی

ابھی مُعْتَصِمِ چوہدری ان نازک گلاب سی پنکھڑیوں کو محسوس بھی نہیں کر پایا تھا کہ موبائل پر ہوتی رنگ کر سن

جھٹکے سے حیات سے پیچھے ہٹا

اپنے کرتے کی جیب سے موبائل نکال کر کان سے لگا تا ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا

جبکہ حیات حق دق سی اس سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

مُعْتَصِمِ چوہدری کو گئے کافی وقت گزر گیا تو حیات پریشانی سے بیڈ سے نیچے اتری

ڈریسنگ روم کا دروازاناک کیا مگر کوئی جواب نا آیا

پانچ منٹ بعد درواز ا کھلا تو اپنے سامنے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا جو

ریڈ چیک والی شرٹ جس پر بلیک کلر کی لائنز بنی ہوئی تھی — ساتھ بلیک پینٹ اور بلیک ہی لیدر کی جیکٹ پہنے

کھڑا تھا جسے یکے حیات ٹھٹھی

مُعْتَصِمِ چوہدری کی پیٹھ پر بیگ دیکھ حیات کا دل بے ساختہ دھڑکا

"کک — ہاں جا رہے ہیں آپ صم — یہ بیگ کیوں لیا ہے آپ نے" — آگے بڑھ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کا کالر تھام

کر ہذیبانی انداز میں چلاتے ہوئے کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

Posted On Kitab Nagri

"میرے فرینڈ کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے حیات۔ اسے ضرورت ہے میری۔ جلد لوٹ آؤ گا"۔ حیات کو کندھوں سے تھام کر نرم لہجے میں کہا تو حیات نے بری طرح مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہاتھ جھٹکے جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے جبرے بھینچ کر اپنے اشتعال پر قابو پایا۔۔۔

صرف آپ تو اس کے دوست نہیں ہو گے۔ آپ کا جانا اس قدر ضروری نہیں ہے صم۔ مجھے ضرورت ہے آپ کی۔ مجھے چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں۔ اپنے کسی گارڈ کو بھیج دے۔ مگر پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائے۔ آج نہیں صم۔ میرا دل پہلے ہی بہت سے وسوسوں کا شکار ہے۔ آج مت جائے۔ کل چلے جائیں گا۔ میں نہیں رو کو گی۔ مگر مجھے آج چھوڑ کر مت جائیں"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے سینے پر سر ٹکائے سسکیوں سے روتے ہوئے کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے ایک بے بس کرب بھری نگاہ اپنے سینے سے لگی اپنی زندگی کو دیکھا

"تم تو میری بہادر شیرنی ہونا۔ اپنے صم کو سمجھتی بھی ہونا۔ مجھے سمجھو یا میرا جانا بہت ضروری ہے۔ اس نے مجھ سے مدد مانگی ہے۔ دیکھو ناماں جی بھی تو کہتی ہے جو مدد مانگے اسے انکارنا کرو ہر ممکن طریقے سے اس کی مدد کرنے کی کوشش کرو۔ میں جلد لوٹ آؤں گا"۔ حیات کو کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کرتے بہلاتے

ہوئے نرم لہجے میں کہا تو حیات نے شکوہ کناں نم نظروں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

جو حیات کے دیکھنے پر نظریں چراتا سائیڈ سے گزرتا آگے بڑھ گیا تھا

اگر ایک پل بھی مُعْتَصِمِ چوہدری وہاں رکتا تو اسے یقین تھا کہ وہ حیات کے آگے جھک جاتا۔ شاید وہ جانا پاتا

"صم۔"۔ محبت سے چور لہجے میں پکارا تو مُعْتَصِمِ چوہدری کے قدم بے ساختہ رکے

تبھی حیات نے آگے بڑھ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کے بازو کو تھام کر رخ اپنی جانب کیا

Posted On Kitab Nagri

اپنے پاؤں مُعْتَصِمِ چوہدری کے پاؤں پر رکھ کر بازو مُعْتَصِمِ چوہدری کی گردن کے گرد حائل کر کہ اپنے ہونٹ
مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر ثبت کر دیے

حیات کی اس حرکت پر مُعْتَصِمِ چوہدری ساکت سا ہو گیا۔ دل اتنی زور سے دھڑکا کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کو اس کی
گونج اپنے کانوں میں سنائی دی

اپنے ہونٹوں پر حیات کے نرم ہونٹوں کا گرم نم لمس اور بالوں میں سکون پہنچاتی حیات کی ریختی انگلیوں کا لمس
محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ چوہدری کو حیات کو چھوڑ کر جانا جان لیوا ثابت ہو رہا تھا

"میرے پاس رہے صم پلینز۔ مت جائیں۔ آج رات میری مان لیں۔ میری پہلی اور آخری خواہش سمجھ
کر۔ میں آپ کو محسوس کرنا چاہتی ہوں صم۔ نا جائے پلینز"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کی تھوڑی پر سر ٹکائے نم لہجے
میں سرگوشی کی تو مُعْتَصِمِ نے تڑپ کر حیات کو دیکھا

"آج کے لیے مجھے معاف کر دو صم کی جان۔ اس کے بعد ہر رات اور دن کا آغاز تمہاری قربت میں ہی ہو گا۔
میرا انتظار کرنا"۔ حیات کو خود سے زبردستی پیچھے کرتے ایک گہری نگاہ حیات کے بلکتے وجود پر ڈال کر

کمرے کا دروازہ کھول کر وہاں سے نکلتا چلا گیا
www.kitabnagri.com

جبکہ حیات ساکت نظروں سے خود سے دور جاتے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھتی رہ گئی
آنکھوں سے نا جانے کتنے موتی بے مول ہر کر خسار پر بہہ گئے
حیات ٹرانس سی کیفیت میں آگے بڑھی

دروازہ بند کر کہ اپنا سر دروازے سے ٹکراتی نیچے بیٹھتی چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

یمان شاہ جیسے ہی روم میں داخل ہوا نظریں
آئینے کے سامنے کھڑی عروب پر گئی جو اپنی جیولری اتار کر پٹخنے کے انداز میں ٹیبل پر رکھ رہی تھی
جسے دیکھ یمان شاہ نے بامشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی
کیونکہ آج پھر جب عورتیں سیٹج پر عروب کو پیار دینے آئی تو
وہ یمان شاہ کو بہت اچھے حکیموں کا بتا کر گئیں کہ وہ پاگل پن کا۔ بہت اچھے سے علاج کرتے ہیں اگر کبھی بیوی کو
دوڑھ پڑے تو ان کے پاس لے جانا۔

عورتوں کی بات پر یمان شاہ نے چہرے پر مسکنت تاری کر کہ اثبات میں سر ہلایا
جبکہ خود کو لوگوں کی نظروں میں پاگل سمجھ کر عروب کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی
"اف بیوی کیا توڑنے کا ارادہ ہے۔ ویسے میں نے ابھی تک تمہیں بتایا نہیں کہ تم کس قدر خوبصورت لگ رہی
ہوں"۔ عروب کو پشت سے اپنے حصار میں لے کر بو جھل لہجے میں کہا تو عروب نے اپنی دائیں کہنی یمان شاہ
کے پیٹ میں ماری تو یمان کراہ کر پیچھے ہٹا

"تمہیں زرا شرم نہیں آئی یمان شاہ۔ تمہارے سامنے وہ عورتیں مجھے پاگل بول رہی تھیں۔ اور تم معصوم
شکل بنائے۔۔۔ ہمدردیاں بٹور رہے تھے"۔ یمان شاہ کے بال مٹھی میں دبوچتے ہوئے کہا تو یمان شاہ کا قہقہہ
روم کی فضا میں گونجا

اپنا کوٹ اتار کر نیچے پھینکا اور شرٹ کے اوپری بٹن کھول کر بنا عروب کو سنبھلنے کا موقع دیے عروب کی کمر میں
بازولپیٹ کر اسے سامنے دیوار سے پن کیا

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا تم پاگل نہیں ہو میری محبت میں — تمہیں دل و دماغ میں بسا کر میں تو اپنے تمام حوش و حواس کھو چکا ہوں — اپنے دل و دماغ میں تمہیں رکھ کر لاک لگا چکا ہوں — اب کچھ اور سوچنا سمجھنا نہیں چاہتا میں" —

عروب کے گال پر اپنی ناک ٹریس کرتے گھمبیر لہجے میں کہا تو عروب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رنگ گئی

"مجھے لگا تھا کہ آج پھر میں روم میں جاؤں گا تو تم وہ بولڈ سی ساڑھی پہن کر گانا لگائے بیٹھی ہو گی — مگر یہاں تو کچھ اور ہی ہو رہا تھا — شرم نہیں آئی شوہر کا حق مارتے ہوئے" — یمان شاہ نے بو جھل لہجے میں سرگوشی کی تو عروب نے اپنی خمار آلود نظروں سے خود پر جھکے یمان شاہ کو دیکھا

اور شوہر کو شرم نہیں آئی دوست کے ساتھ مل کر گاؤں بھر میں بیوی کو پاگل کہتے ہوئے — یمان شاہ کی گردن کے گرد بازو حائل کرتے شکوہ کناں لہجے میں کہا

تو یمان شاہ نے جھک کر چہرہ عروب کی گردن میں چھپا کر گہری سانس بھر کر عروب کی خوشبو کو انہیل کیا

تو عروب کو لگا جیسے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو

مجھے بھی تو گاؤں والے عاشق دیوانہ کہہ رہے نا جو ایک پاگل کی محبت میں دیوانہ ہوا جا رہا ہے — میں نے تو عملی مظاہرہ بھی سب کے سامنے کیا ہے کہ میں کس قدر پاگل ہوں اپنی بیوی کے ہیچھے" — لب عروب کی تھوڑی پر رکھ کر گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو شرم و حیا سے عروب کے چہرے پر گلال بکھر گیا

گھنی پلکیں حیا کے بوجھ سے چہرے پر جھک گئی

اتنی خاموش خاموش شرمائی لجائی سی معصوم بیویوں کی طرح ریکیٹ کر رہی ہو — سب ٹھیک ہے نا — کوئی لیکچر ریڈی نہیں کیا — آج کا تو ٹاپک بھی کافی ہاٹ تھا — اگر لیکچر دیتی بھی تو میں خاموشی سے سن لیتا" — سنجیدہ لہجے میں کہہ کر ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبا کر عروب کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"تم— تم ہو ہی نہیں کسی لائق مان— تمہیں ویسے ہی عزت راس نہیں"—دانت کچکا کر یمان شاہ کو گھورتے ہوئے کہا تو روم کی فسوں خیز فضا میں یمان شاہ کا دلکش قہقہہ گونجا

عروب کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنے کندھے پر اٹھایا تو عروب اس افتاد پر بھونچکا رہ گئی ابھی وہ سنبھلی بھی نا تھی جب یمان شاہ نے پھولوں سے سجے بیڈ پر پٹکنے کے انداز میں لٹایا اور اپنے دونوں ہاتھ عروب کے اطراف میں رکھ کر جھک آیا

دوپٹے کے بغیر عروب کا سجا سنوارا روپ یمان شاہ کے دل میں حشر برپا کر رہا تھا— اپنا دو آتشہ بہکا دینے والا حسن لیے عروب شاہ اپنی سرخ نظروں سے یمان شاہ کو گھور رہی تھی جسے دیکھتا یمان شاہ لمحے میں بہکا تھا ایسے لک— کیوں دیکھ رہے ہو— تم ڈرار ہے ہو مم— مجھے مان"— یمان شاہ کو خود کو ٹکلی باندھے دیوانہ وار دیکھتے عروب کا سانس خشک ہوا

تبھی یمان شاہ نے عروب کے پاؤں پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیری تو عروب کو اپنے پورے وجود میں سرد لہریں سرایت کرتی محسوس ہوئی

عروب پاؤں چھرواتی اس سے پہلے ہی یمان شاہ نے عروب کے پاؤں کو جھٹکا دے کر نیچے کو کھسکایا اور عروب کے چہرے پر جھک آیا

اپنا پر تپش دکھتا لمس عروب کے چہرے پر جا بجا چھوڑتے یمان شاہ بہکنے لگا روم کی پر فسوں فضا میں معنی خیز خاموشی رقص کرنے لگی

کمرے میں عروب کی تیز ہوتی سانسوں اور یمان شاہ کی مدھم سرگوشیوں سے فضا میں خوبصورت رقص پیدا ہو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ دونوں جذبات کی رو میں بہہ کر ایک دوسرے میں گم ہوتے ایمان شاہ کے موبائل پر کال آنے لگی جسے نظر انداز کرتے ایمان شاہ عروب کے ہونٹوں پر جھکتا مگر مسلسل آتی کال پر بد مزہ ہوتے پیچھے ہٹا نظریں عروب کے گہرے سانس بھرتے وجود پر ٹکائے فون نکال کر کان سے لگایا

مگر اگلی جانب سے جو خبر موصول ہوئی اسے سن ایمان شاہ کی آنکھوں میں پل میں خون اترا

ایمان شاہ کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ عروب اپنا بکھر اہلیہ درست کر کہ ایمان شاہ کے روبرو کھڑی ہوئی اور پریشان نظروں سے ایمان شاہ کو دیکھا

تم چیخ کر لو عروب۔ مجھے کچھ ای میلز دیکھنی ہے۔ فون بند کر کہ عروب کا گال تھپتھپاتے نرم لہجے میں کہا تو عروب نے چونک کر ایمان شاہ کو دیکھا

سب ٹھیک ہے نا۔ کوئی مسئلہ ہوا ہے کیا"۔ عروب نے فکر مندی سے استفسار کیا تو ایمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

تم چیخ کر آؤ پھر بتاتا ہوں۔

عروب بیس منٹ بعد چیخ کر کہ آئی تو ایمان شاہ کو لپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتے ایمان شاہ کے قریب آ کر بیٹھی

دو لڑکیوں اور ایک دس سال کی بچی کی لاش ملی ہے۔ جنہیں بری طرح اپنی حوس کا نشانہ بنایا گیا ہے

سب سے اہم چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ یہ دونوں عورتیں کچھ دن پہلے اپنی سزا پوری کر کہ جیل سے باہر آئی تھیں

اور یہ دس سال کی بچی کو دوکان سے چیز اٹھانے کی وجہ سے دکاندار نے پولیس کے حوالے کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِم چلا گیا ہے۔ اب ہمیں صبح ہنی مون کے بہانے یہاں سے جلد از جلد نکلنا ہے۔ یمان شاہ نے سکریں پر چلتی ان تینوں لاشوں کی پکس عروب کو دکھاتے ہوئے کہا تو عروب نے اثبات میں سر ہلایا

حیات وہ تو مُعْتَصِم سے پہلے ہی ناراض ہے۔ میں نے اس کی ناراضگی محسوس کی تھی مگر پوچھا نہیں کیونکہ مجھے شک تھا کہ مُعْتَصِم نے کوئی بات کی ہوگی اور وہ غائب بھی تھا اتنے دن سے۔ لیکن اب تو حیات اور ناراض ہوگی۔ اس کی طبیعت بھی خراب تھی۔ عروب نے بری طرح اپنے لب کھلتے دھیمے لہجے میں کہا

میں نے بات کی تھی چوہدری سے کہ جب حیات اس بارے میں نہیں جانتی تو وہ کوشش کرے کہ دن میں ہی کیسیز کو سولو کرنے کی۔ رات والا کوئی معاملہ ہو تو میں چلا جایا کروں گا۔ تاکہ حیات کے دل میں کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ ایک دو بار تو کام ہو سکتا ہے مگر ہر دوسرے دن وہ جائے گا تو حیات ناچاہتے ہوئے بھی سوچے گی۔ مگر وہ بھی کیا کرے اس کا جانا آج بہت ضروری تھا۔ اگر میں وہاں جا سکتا تو چلا جاتا۔ مگر اس سے سارا پلین خراب ہو جاتا۔ یمان شاہ نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا

فکر مت کرو مان سب ٹھیک ہو جائے گا۔ حیات کو سنبھالنا مشکل ہے مگر ماں جی ہے نا۔ اور ہم بھی انشاء اللہ جلد لوٹ آئیں گے۔ یمان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرم لہجے میں کہا تو یمان شاہ نے عروب کو دیکھ محض سر ہلانے پر اکتفا کیا

یہ اس بندے کی کاڈیٹا ہے۔ موبائل نمبر سے تم اسے ٹریس کرنے کی کوشش کرو۔ اگر ہیک کر کہ کچھ پتہ چل سکتا ہے تو وہ کر لو۔ عروب کی جانب اپنا لپ ٹاپ کرتے ہوئے کہا تو عروب نے سر اثبات میں ہلایا

صبح کے پانچ بجے تک وہ دونوں ان لوگوں کا ڈیٹا اور ان کی انفارمیشن ہیک کرنے لگے رہے

Posted On Kitab Nagri

چلو فریش ہو جاؤ پھر ہم نکلتے ہیں۔۔۔ عروب کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لیتے ایمان شاہ نے کہا ابھی عروب اٹھ کر جاتی اس سے پہلے ایمان شاہ نے عروب کی کلائی تھام کر رخ اپنی جانب کی تھکن اور نیند سے سرخ پڑتی آنکھیں دیکھ ایمان شاہ نے سختی سے اپنے لب بھنچے عروب کی آنکھوں کو نرمی سے چھو کر عروب کو اپنے سینے میں بھینچ لیا خاموشی سے ایک دوسرے کو محسوس کرتے نا جانے کتنی ہی لمحے اس معنی خیز خاموشی میں سرک گئے عروب کی آنکھیں نم ہوئی تو ایمان شاہ نے نرمی سے تھام کر اپنے روبرو کیا نیکسٹ ٹائم مجھے سر پر اتر دو تو ریڈ ساڑھی پہننا۔۔۔ ریڈ وچ بننا۔۔۔ ویسپائر میں بن جاؤں گا۔۔۔ عروب کی گال نرمی سے سہلاتے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عروب نے گھور کر ایمان شاہ کو دیکھا جس نے عروب کے گھورنے پر مدھم قہقہہ لگا کر عروب کو پھر سے اپنے سینے میں چھپا لیا جبکہ آنے والے حالات کا سوچتے عروب نے اپنی گرفت ایمان شاہ کے گرد مضبوط کر دی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج انہیں اس مشن پر کام کرتے دو ماہ گزر چکے تھے۔۔۔ ان دو ماہ میں ڈریگو اور اس کی ٹیم نے دن رات ایک کر دیے تھے۔۔۔ انہیں نا کھانے کا ہوش تھا اور نا ہی سونے کا عروب اور ایمان شاہ روپ بدل کر مختلف لوکل ایریاز میں گھوم پھر کر لوگوں کی نظروں میں آ رہے تھے ایمان شاہ ایک آوارہ کاشی نامی لڑکے کا رول کر رہا تھا جو ہر گھٹیا سے گھٹیا جگہ اور لوگوں میں بیٹھ کر پولیس کی نظر میں آنے کی کوشش میں تھا۔۔۔ جبکہ عروب بڑی بڑی دکانوں سے چیزیں چوری کرتی لوگوں کی نظروں میں آنے کی کوشش کر رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

تاکہ اس کے خلاف زیادہ سے زیادہ ثبوت ہو اور اسے حوالات سے سینٹرل جیل تک لے جایا جائے جبکہ مُعتصم چوہدری پولیس اسٹیشن کے باہر چائے کا سٹال لگا کر آفیسر ز اور آنے جانے والے ملزموں پر نظر رکھ رہا تھا

اس کے باقی ساتھی مشکوک لوگوں کا ڈیٹا نکال کر انہیں بے نقاب کرنے کا انتظام کر رہے تھے یہ منظر بلیک روم کا تھا جہاں مُعتصم چوہدری عام سٹال والے کے حساب سے لباس پہنے بیٹھا تھا سفید رنگ کا پرانا سا لباس جس کا رنگ پھیکا پر چکا تھا۔ شہد رنگ بالوں کو سیاہ کیا گیا تھا۔ گلے میں مفلر پہنے۔۔۔ سفید رنگت کو میک اپ کی مدد سے گندمی رنگ میں ڈھالا گیا تھا۔ ہیزل ہنی آنکھیں سیاہ لینسنز کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں

جبکہ مُعتصم چوہدری کے سامنے ٹیبل کے دوسری جانب ایمان شاہ ایک آوارہ لڑکے کے گیٹ اپ میں۔۔۔ جینز کے ساتھ بلیو شرٹ پہنے جس کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے کالر کندھوں سے کھسکا کر کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ شرٹ کے نیچے سفید گھسی بنیان۔ اور براؤن بالوں کا جیل سے ایک نا سمجھ آنے والا سٹائل بنایا گیا تھا۔۔۔ جبکہ ایمان شاہ کے ساتھ عروب جو کہ کالے رنگ کے کرتے کے ساتھ بلیک ہی جینز کی پینٹ پہنے بالوں کی چٹیاں بنائیں گلے میں گلانی سکارف لیے۔ گرے گرین آنکھوں میں سنجیدگی سموئے مُعتصم چوہدری کی بات سن رہی تھی

"آج شام چھ بجے کے بعد تم گراؤنڈ کی بیک سائیڈ پر بنے ڈھابے پر جو اکھیلنے جاؤ گے۔ تمہارے وہاں پہنچنے کے تقریباً بیس منٹ بعد میرا بندہ پولیس کو تمہاری مخبری کرے گا۔ اور پھر تمہیں پولیس وہاں سے حراست میں لے گی۔ مُعتصم نے ایمان شاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

اور تم عروب شام کے بعد کسی بھی وقت گراؤنڈ کے قریب کسی بھی دوکان میں گھس جانا۔ میرا آدمی تمہارے پیچھے ہی ہو گا۔ وہاں جا کر تم نے چوری کرنی ہے۔ اور اس طرح سے کرنی ہے کہ کچھ لوگ تمہیں کرتے ہوئے دیکھ لے۔ میرا آدمی وہاں شور مچائے گا اور پولیس کو بلائے گا۔ مگر یہ چوری تب کرنی ہے جب تم لوگوں کو اطلاع مل جائے کہ ایمان شاہ کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ اس سے یہ ہو گا کہ ایمان اور عروب کو ایک ہی پولیس اسٹیشن کے جایا جائے گا۔

وہاں جا کر تم لوگوں کا ریکارڈ نکالا جائے گا۔ عروب کو تو وہ اسی چوری کی بنیاد پر ہی سینٹرل جیل بھیج دے گے۔ اس بات سے ہم اچھے سے واقف ہیں۔ معتصم چوہدری کی اس بات کا پس منظر سمجھ کر ایمان شاہ نے اپنی مٹھیاں بھینچی

ایمان شاہ کو شاید وہ کچھ دن ہی حوالات میں رکھ کر چھوڑ دیں۔ مگر اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ ایمان ہمیں اندر کی معلومات دیتا رہے گا۔ عروب کو کون لے کر گئے۔ حوالات میں کون کون سا پولیس آفیسر رات کے وقت آتا ہے۔ لڑکیوں کو کیوں لایا جاتا ہے۔ اور کیوں کسی تحقیق کے بنا نہیں سینٹرل جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ اور اگر ایمان شاہ کو بھی کسی وجہ سے سینٹرل جیل بھیج دیا گیا تو ہمارے لیے فائدہ مند ہو گا یہ۔ کیونکہ ابھی تو ہمارا مشن ان لڑکیوں کے بارے میں جاننا ہے۔ مگر اس طرح ہم سینٹرل جیل میں قید سزا کاٹتے ان بے قصور جوان مردوں۔ لڑکوں کی بھی مدد کر سکے گے۔

ابھی معتصم چوہدری اپنی بات کر ہی رہا تھا کہ عروب اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی وہاں سے اٹھتی باہر نکلتی چلی گئی جس پر معتصم چوہدری نے ایک بے بس نگاہ ایمان شاہ کے فکر مند چہرے پر ڈالی جہاں فکر کی پرچھائیاں واضح ہو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

عروب کی پریگنسی کا انہیں اس کیس کے ایک ماہ بعد پتہ چلا تھا
وہ اس کیس میں اس قدر آگے بڑھ چکے تھے کہ وہ اب عروب کو نکال نہیں سکتے تھے
ورنہ سب کچھ پھر سے شروع کرنا پڑتا۔ یا وہ عروب کے بغیر کرتے تو انہیں سارا پلین چینج کرنا پڑتا
مُعْتَصِم چوہدری اس وقت بے بسی کے دہانے پر کھڑا تھا
ایک طرف بیوی تھی جس کا نواں مہینہ چل رہا تھا۔ اپنی مصروفیت کے باعث وہ ایک بار بھی حیات سے بات
نہیں کر پایا۔ اسے دیکھ نہیں سکا۔۔۔
یمان شاہ سے اسے خبر ملی تھی کہ آپالوگ واپس چلے گئے ہیں
حیات کی طبیعت بھی ناساز رہتی ہے
جس پر مُعْتَصِم چوہدری بے بسی سے جبرے بھنچ کر رہ گیا
اور اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ عروب کو اس مشن سے وہ نکالتا تو اسے ایک لیڈی آفیسر کی ضرورت
پڑنی تھی۔ پہلے اسے اس مشن کے لیے ٹرین کرنا اور پھر اگلے دو ماہ اسے لوگوں کی نظروں میں لانے میں لگتے
جس پر وہ لوگ وقت ضائع نہیں کر سکتے تھے
مُعْتَصِم چوہدری نے ڈھکے چھپے لفظوں میں یمان شاہ سے بات بھی کی تھی کہ عروب اس کی بیوی ہے پہلا حق
یمان شاہ کا ہے
اگر وہ نہیں چاہتا کہ عروب اس سب کا حصہ بنے تو وہ کوئی اور پلین بنا لیتے ہیں
مگر یمان شاہ کا کہنا تھا کہ وہ اپنی خوشی کے لیے۔ خود کو اور اپنی بیوی بچے کو تکلیف سے بچانے کے لیے اپنے ملک
کی بہن بیٹیوں کی عزت داؤ پر نہیں لگا سکتا

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنے بچے اور بیوی سے محبت ہے ان کی فکر بھی ہے۔ مگر وہ اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہو سکتا
یمان شاہ کا کہنا تھا حفاظت کرنے والا رب ہے۔ یہاں بھی عروب کی حفاظت وہی کرے گا۔ اور گھر پر بھی۔
یہ خوشی اگر ہمارے نصیب میں ہوئی تو وہ ضرور ہمیں نوازے گا۔ جس پر معتصم محض سر ہلا کر رہ گیا
"باقی کی معلومات تم لوگوں کے وہاں پہنچتے تم لوگوں کو ملتی رہے گی۔ ابھی میں نکلتا ہوں۔ تم عروب کو لے کر
آجانا"۔ معتصم نے کھڑے ہوتے کان میں چپ لگا کر ایکٹیوٹ کرتے ہوئے کہا تو یمان شاہ نے چونک کر
معتصم کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا

"یہ چیپ تم اور عروب لگا لینا۔ تم لوگوں کی لوکیشن ہمارے سسٹم سے کنیکٹ ہو جائے گی۔ اور یہ کیمرہ ہے۔
عروب کے لاکٹ میں کیمرہ تو تم نے پہلے سے ہی فٹ کیا ہے۔ مگر جیسے وہاں لوگ ہو گے مجھے یقین ہے وہ
لاکٹ چھین لے گے۔ یہ کیمرہ عروب کی شرٹ پر لگا دینا"۔ چھوٹا سا بلیک باکس جس میں چیپ اور کیمرہ اور
دوسری ڈیوائسز موجود تھی یمان شاہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو یمان شاہ نے باکس تھام کر سر اثبات میں ہلایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

یمان شاہ پر ایک سنجیدہ نگاہ ڈال کر مُعْتَصِمِ چوہدری وہاں سے نکلتا چلا گیا
یمان شاہ ابھی عروب کی خبر لینے باہر جاتا کہ اتنے میں دروازے کھلنے کی آواز پر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا
پلٹ کر اپنی جانب بڑھتی عروب کو دیکھ سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ
نظریں عروب کے مرجھائے چہرے پر گئی تو یمان شاہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی
جبکہ عروب نے مسکراتی نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا

"ایم سوری۔ مجھے ٹائم لگ گیا۔ ڈریگو چلا گیا"۔ عروب نے قریب آتے شرمندگی سے کہا تو یمان شاہ نے
عروب کو گھور کر دیکھا

اور آگے بڑھ کر بنا عروب کو سمجھنے کا موقع دے عروب کو اپنے حصار میں قید کر لیا
اپنے دونوں بازو عروب کے کندھوں کے گرد مضبوطی سے باندھ کر عروب کو خود میں بھینچ لیا

Posted On Kitab Nagri

"تم ٹھیک ہو۔ بربک فاسٹ کیا۔ اور میڈیسن لی نا"۔ عرب کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے فکر سے استفسار کیا تو عرب نے مسکرا کر یمان شاہ کو دیکھا

"میں بالکل ٹھیک ہوں مان۔ تم بلاوجہ اتنا پریشان مت ہوا کرو۔ بربک فاسٹ کر لیا تھا میں نے۔ مگر میڈیسن کھانے کا میرا بالکل بھی دل نہیں۔ ان کی سمیل سے دو مٹ ہوتی ہے مجھے"۔ منہ بسور کر کہتے سر یمان شاہ کے سینے پر رکھ کر یمان شاہ کی گھوریوں سے بچنے کی ناکام سی کوشش کی

یمان شاہ نے عرب کی کمر کے گرد بازو لپیٹ کر اسے اپنے حصار میں لیا اور قدم ٹیبل کی جانب بڑھائے عرب کو ٹیبل پر بٹھا کر اس کے چہرے پر جھک آیا

"پہلے تم میری محبت تھی۔ میرا جنون تھی۔ پھر بیوی بنی۔ پھر ہمراز بنی۔ مگر اب میرا فخر ہو تم۔

یہ بات میرا خون بڑھا دیتی ہے جب میں سوچتا ہوں کہ میری بیوی ایک محافظ ہے۔

وہ اپنے ملک و قوم کے لیے مرٹنے والوں میں سے ہے۔

لیکن یہ سب جاننے کے باوجود بھی مجھ میں ہمت نہیں ہے عرب۔ کہ میں تمہیں کسی مشکل میں دیکھ سکوں۔ اور اب تو"۔ عرب کے ماتھے سے ماتھاٹکائے نرم لہجے میں کہتے آخر میں فقرہ چھوڑا تو عرب نے بے بسی سے

یمان شاہ کی جانب دیکھا

جو نم نظروں سے عرب کے چہرے کو دیکھتا اپنے ہاتھ کی پشت اس کے پہلو پر پھیر رہا تھا

"آئی وانا فیل مائے بی بی۔ میں اس احساس کو تمہارے ساتھ مل کر محسوس کرنا چاہتا ہوں اس خوشی کو جینا چاہتا

ہوں عرب۔ مگر پہلے ہمارا ملک اور اس کی بیٹیاں"۔ اپنا شدت بھرالمس عرب کے ماتھے پر رکھتے محبت سے

چور لہجے میں کہا تو عرب نے مسکرا کر اپنے دونوں بازو یمان شاہ کی گردن کے گرد حائل کر دیے

Posted On Kitab Nagri

"اس مشن پر ہو مگر یہ یاد رکھو تم ہر حال میں صرف میرے ہو۔ دیکھ رہی تھی کل میں۔ جب اس دکاندار کی دکان سے سگریٹ خرید رہے تھے اور وہ لڑکی تمہیں لائن کروا رہی تھی۔ اور نواب صاحب اسے دیکھ کر سائل پاس کر رہے تھے"۔ عروب نے منہ بنا کر ایک ایک لفظ چبا کر کہا جیسے دانتوں تلے وہی لڑکی ہو جس پر یمان شاہ کا دلکش قہقہہ گونجا تو عروب نے گھور کر یمان شاہ کو دیکھا

"میں تو مریض عشق ہوں جانا۔ مریض کو مرض کہا بھولتا ہے۔۔"

جب جب میرا یہ دل بے چین ہوتا ہے۔ جب جب اس میں درد کی ٹھیسیں اٹھتی ہے تب تب مجھے اپنا مرض یاد آتا ہے۔ چہرہ عروب کی گردن میں چھپاتے خمار آلود لہجے میں کہا تو عروب نے اپنی گرفت یمان شاہ کے گرد مضبوط کی

ٹیبیل پر پیچھے کو جھکتے۔ وہ یمان شاہ کے دہکتے لبوں کا لمس اپنی گردن پر جا بجا محسوس کرنے لگی جس پر عروب کے مرجھائے چہرے پر لالیاں بکھر گئی۔ یمان شاہ کی قربت۔۔۔ محبت اور مان بھرے الفاظ پر چہرے پر زندگی کے رنگ بکھر گئے

"تو اس مرض کا طبیب کون ہے۔ اور علاج کیا ہے"۔ یمان شاہ کے گھنے بالوں میں ہاتھ الجھا کر چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے بو جھل لہجے میں سرگوشی کی تو یمان شاہ نے اپنی سرخی مائل ہوتی آنکھوں کو عروب کی قربت کا خمار لیے سرخ آنکھوں میں گاڑ دیا

"مرض عشق۔ درد ہجر۔ طبیب میری محبوب بیوی۔ شفا قربت۔ سکون تمہارا ساتھ۔ راحت تمہارے جسم کی گہرائیوں سے روح تک اتر جانا۔ چین تمہیں خود میں چھپا لینا"۔ عروب کے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے خمار آلود لہجے میں شدت سے کہا تو عروب کا مدھم زندگی سے بھرپور قہقہہ روم کی فضا میں گونجا

Posted On Kitab Nagri

جس پر یمان شاہ نے مسکراتے ہوئے سر جھٹک کر اپنے حصار میں قید اپنی جان سے عزیز بیوی کو دیکھا
"شاعر بننے کی کوشش کر رہے ہو" — یمان شاہ کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو انگلیوں سے سلجھاتے ہوئے کہا تو
یمان شاہ نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا

جھک کر اپنے لب عرب کے پہلو میں۔ رکھے تو عرب کو اپنے پورے وجود میں سنسناہٹ محسوس ہوئی
تڑپ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے یمان شاہ کے کندھوں کو دو بچا

"شاعر تو محبت میں گرفتار ہوتے ہی بن گیا تھا۔ اب تو باپ بننے کا انتظار ہے" — اپنے ہاتھ کی پشت عرب کے
پہلو پر پھیرتے ہوئے کہا تو عرب نے یمان شاہ کے ہاتھ کو تھام کر اپنی انگلیاں یمان شاہ کی انگلیوں سے الجھادی
"میں وعدہ کرتی ہوں مان — میں اپنے بچے کی حفاظت کرنے کی پوری کوشش کروں گی — تم اس طرح سے ہر
وقت میری فکر میں مبتلا مت رہو — تمہیں اپنی فکر میں۔ ہلاکان ہوتے دیکھ مجھے گلٹی فیل ہوتا ہے" — یمان شاہ
کے دائیں گال پر اپنا ہاتھ رکھتے التجائیہ لہجے میں کہا تو یمان شاہ نے گھور کر عرب کو دیکھا
عرب کا ہاتھ تھام کر اس کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھے

"میری بیوی ہو تم — میری عزت میرے وجود کا حصہ ہو تم — کیسے تمہاری فکرنا کروں — تم چاہے میری
نظروں کے سامنے صحیح سلامت بھی ہو تو تب بھی میرا دل تمہاری فکر میں مبتلا رہتا ہے — کہی تمہیں کچھ ہونا
جائے — تمہاری طبیعت خراب نا ہو — تم پر کوئی مصیبت نا آئے — تمہیں کوئی تکلیف نا پہنچے — میرے دل و
دماغ ہر لمحہ تمہاری فکر میں مبتلا رہتا ہے — اور اب تو تم مجھ سے دور بھی ہوگی — نجانے کتنے دنوں کے لیے —
نجانے کب تمہیں دیکھ سکوں گا — تمہیں سن سکوں گا — پتہ نہیں کب تمہیں محسوس کر سکوں گا —
یہ ساری سوچیں میرے دماغ کو برے طرح جکڑے ہوئی ہیں —

Posted On Kitab Nagri

سانس لیتا ہوں تو وہ سانس مجھے اپنے سینے میں چھتی محسوس ہوتی ہے۔ تمہارے بن ایک خالی پن سا محسوس ہوتا ہے۔ تم۔ تمہاری سانسیں میری سانسوں کی ضرورت بن چکی ہیں۔ تمہاری لت لگ گئی ہے۔ کسی جان لیو نشے کی مانند۔۔۔ اور ہر نشے سے جان لیوالت عشق اور محبوب کی لت ہے۔

اور جب کسی نشے کی لت لگ جائے تو مدہوش ہونے کے لیے اس کی مقدار بڑھانی پڑھتی ہے۔ "عروب کے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں پر انگھوٹھا پھیرتے بہکے لہجے میں سرگوشی کی تو عروب کو اپنے حلق میں کانٹے چھتے محسوس ہوئے

خشک پڑتے ہونٹوں کو تر کر کہ پلکوں کی جھال اٹھا کر خود پر جھکے ایمان شاہ کو دیکھا

"میری ہمت و حوصلہ بننے کے لیے۔ مجھے اتنی عزت اور محبت دینے کے لیے۔ مجھے مان بخشنے کے لیے۔

میرے غلط ہونے کے باوجود بھی مجھے معاف کرنے کے لیے۔ تھینک یومان۔

میں نے جو بھی غلطیاں پاسٹ میں کی جو بھی تکلیف اپنے الفاظ اور حرکتوں سے تمہیں دی میں وہ سب دوبارہ کبھی

نہیں کروں گی۔ آئی پر اس۔ بٹ پلیز تم مجھے ایسے ہی محبت کرتے رہنا۔ مجھے ہمیشہ ایسے ہی چاہنا۔ مجھے

تمہاری عادت ہو گئی ہے مان۔ تمہارے بغیر سب کچھ بے معنی ہے۔" کروٹ بدل کر ایمان شاہ کے چہرے پر

جھکتے نم لہجے میں کہا تو ایمان شاہ نے اپنا ایک بازو عروب کی کمر کے گرد لپیٹا جبکہ دوسرا

عروب کے بالوں میں الجھا کر عروب کا چہرہ مزید اپنے چہرے پر جھکایا۔۔ اپنی بہکتی آگ سی مانند دہکتی سانسوں

کو عروب کی سانسوں سے الجھا دیا

Posted On Kitab Nagri

ایک دوسرے کے لمس میں کھوئے۔ خود کو محسوس کرتے نجانے کتنی ہی لمحے اس معنی خیز خاموشی میں سرک گئے

کمرے میں موبائل کی چنگاڑتی آواز گونجی تو یمان شاہ نے نرمی سے عروب کو خود سے جدا کیا تو عروب گہرے گہرے سانس بھرتی سر یمان شاہ کے سینے پر ٹکا گی

یمان شاہ نے دائیں ہاتھ سے موبائل نکال کر کان سے لگایا

جبکہ بائیں ہاتھ سے عروب کی پشت کو سہلایا

"ہمم۔ ٹھیک ہے۔ دس بجے تک وہ شاپ کھلے گی۔ میں ساڑھے دس تک پہنچ جاؤں گا۔ نہیں ایجنٹ گرے

تین چار بجے تک اپنی لوکیشن پر آئے گی۔ ہاں ٹھیک ہے۔ میں تھوڑی دیر تک نکلتا ہوں"۔ یمان شاہ نے

بات ختم کر کہ موبائل پاکٹ میں رکھا اور عروب کو کندھوں سے تھام کر اٹھایا

اور خود ٹیبل سے اٹھ کر عروب کو چیئر پر بٹھایا

عروب کے گردن سے بال ہٹا کر وہاں اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا تو عروب نے تڑپ کر پلٹنا چاہا جس پر یمان شاہ

نے اپنے دونوں ہاتھ عروب کے کندھوں پر رکھ کر اسے روکا

باکس سے چیپ نکال کر عروب کی گردن میں انسٹال کی تو عروب نے ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبا کر اس درد کو

برداشت کیا

تمہاری شرٹ پر کوئی بٹن لگا ہے کیا۔ یمان نے منی کیمرہ نکالتے ہوئے کہا تو عروب نے چونک کر اپنی شرٹ کو

دیکھ نفی میں سر ہلایا

میں چیخ کر آتی ہوں۔ عروب نے اٹھتے ہوئے کہا تو یمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

تو عروب بلیک روم سے نکل کر اپنے کیمین کی جانب بڑھی
وہاں موجود اپنے بیگ سے شارٹ فرائز نکالی جس کے آگے گلے پر دو بٹن لگے ہوئے تھے
چینج کر کہ واپس آئی تو تب تک ایمان شاہ اپنی شرٹ پر کیمرہ لگا چکا تھا
اگر وہاں تمہیں کپڑے چینج کرنے پڑے تو یہ کیمرہ اسی طرح ان پر سیٹ کر لینا جیسے میں کر رہا ہوں" — عروب
کے بٹن کے پیچھے کیمرہ سیٹ کرتے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عروب نے منہ بسور کر ایمان شاہ کو دیکھا
میں ایک ہیکر ہوں مان — ان چیزوں کے بارے میں بہت اچھے سے جانتی ہوں — عروب کے منہ بنا کر کہنے پر
ایمان شاہ نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا
ہیکر ہوگی تم ڈریگو کی ٹیم کی — مگر میں یہ بات اپنی بیوی سے کہہ رہا ہوں — تم جتنی بڑی بھی تیس مار ہی کیوں نا
ہو — میں پھر بھی تمہیں سمجھانا اور تمہاری حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں —
اپنا بہت خیال رکھنا عرو — میں فرض کے ہاتھوں مجبور نا ہوتا تو تمہیں کہی دور لے جاتا — رب اور حق کی راہ پر
چل نکلا ہوں — واپسی کا تو سوال ہی نہیں ہے — قربانیوں کی راہگز رہے اور شہادت کی منزل ہے —
میری دعا ہے اللہ ہمیں کامیاب کرے" — عروب کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے نرم لہجے میں کہا
مجھے پہلے کچھ کام ہے وہاں سے میں گراؤنڈ کی طرف نکلو گا — تم تین چار بجے تک وہاں آنا — تب تک ریست
کو — میں ٹیم کو کام سمجھا چکا ہوں — ٹائم سے پہلے نکلنے کی ضرورت نہیں" — عروب کو تنبیہ لہجے میں کہہ کر
اپنی ضرورت کا سامان پاکٹس اور شوز میں رکھا
عروب کو اپنے حصار میں لے کر کچھ پل خاموشی سے محسوس کیا

Posted On Kitab Nagri

"تم بھی اپنا بہت خیال رکھنا مان۔ اگر وہ لوگ مجھے سینٹرل جیل یا کہی اور بھی لے جانے لگے تو پلینز تم ٹیپر لوز مت کرنا۔ جیسے وہ لوگ کر رہے ہو انہیں کرنے دینا۔ خود کو بلا وجہ کسی مصیبت میں مت ڈالنا"۔ چہرہ ایمان شاہ کی گردن میں چھپائے نم لہجے میں کہا تو ایمان نے سختی سے اپنے جڑے بھنچے عروب کو نرمی سے خود سے جدا کر کہ قدم باہر کی جانب بڑھانے چاہے مگر عروب کے ہاتھ کی سخت گرفت اپنے ہاتھ پر محسوس کر کہ گہری سانس بھری

"تم نے جواب نہیں دیا مان۔ تم کچھ بھی ایسا ویسا نہیں کرو گے۔ جیسا ڈریگونی نے کہا ہے ہم ویسا ہی کرے گے۔ تم خود کو"۔ عروب نے جھنجھلاتے ہوئے کہنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی ایمان شاہ نے عروب کو ٹوک دیا "ہشش۔۔۔ جاننا میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا۔ جب میں جانتا ہی نہیں کہ میں کیا ر ایکٹ کروں گا تو تمہیں کیا بتاؤں۔ خود کو مشکل میں ڈالنا یا نا ڈالنا یہ میرا سر درد ہے۔ اس بارے میں لیکچر دے کر میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں۔ آل ریڈی آج کل ویسے ہی بہت خراب ہے"۔ عروب کو سخت نظروں سے گھورتے سرد لہجے میں اپنی بات کہہ کر عروب کا گال تھپتھپا کر وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ عروب نے بے بس سی نگاہ خود سے دور جاتے ایمان شاہ کی پشت پر ڈالی

بابا آپ نے جانا نہیں آج پنچائیت پر۔ حیات نے اپنے بھرے بھرے وجود کو معتصم چوہدری کی اجرک سے ڈھانپتے پلنگ پر بیٹھے ہوئے حیرت سے استفسار کیا

جون کی سخت گرمیوں کا موسم تھا۔ اس وقت وہ سب حویلی کے برآمدے میں بیٹھے باہر صحن کی جانب دیکھ رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

جہاں صبح سات بجے ہی دھوپ ہر سواپنے پر پھیلا چکی تھی
چھوٹی چھوٹی خوبصورت چڑیاں حویلی کے صحن میں گھوم رہی تھیں
حیات کے سوال کرنے پر نور بیگم نے اپنی چہیتی جان سے عزیز بیٹی کو دیکھا
جو مُعتصم چوہدری کے جانے کے بعد بالکل سنجیدہ ہو گئی تھی
ناکسی سے کوئی شکوہ کیا ناشکایت۔ بس خاموشی کی چادر خود پر اوڑھ لی تھی
گاؤں کے قانون کے مطابق عورتوں کے مسائل سرینچ کی بیوی کو دیکھنے ہوتے تھے
نور بیگم نے تو لاکھ حیات کو منع کیا مگر وہ اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر اپنی ساری ذمہ داریاں سنبھال چکی تھی
نور بیگم اور صلاح الدین صاحب نے منت تک حیات کی کی تھی کہ اسے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں مگر اس
نے کسی کی ناسنی
مگر نور بیگم جانتی تھی کہ وہ اندر سے کس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے
لیکن اس سب کے باوجود حیات کے چہرے پر ممتا کا نور اس کے چہرے پر لالیاں بکھیرے رکھتا تھا
جسے دیکھ نور بیگم خوش ہوتی رہتی تھی
مُعتصم سے نور بیگم بے حد خفا تھی۔ اگر ذکر حیات نے نہیں کیا تھا تو نور بیگم نے بھی مُعتصم کا ذکر کرنا ضروری
نہیں سمجھا تھا

"میری شہزادی بیٹی بھول گئی۔ آج ڈاکٹر نے تاریخ دی تھی نا۔ شام تک ہاسپٹل جانا ہے"۔ صلاح الدین
صاحب کی بجائے نور بیگم نے جواب دیا تو
حیات کے چہرے پر سایہ سالہرا گیا

Posted On Kitab Nagri

گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکتا محسوس ہوا مگر جبراً مسکرا کر نور بیگم کو دیکھ اثبات میں سر ہلایا تبھی حیات کے ہاتھ میں موجود موبائل پر رنگ ہوئی تو حیات نے چونک کر دیکھا موبائل سکرین پر "جانم" — لکھا دیکھ آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی اسے نہیں پتہ تھا کہ کب مُعْتَصِم چوہدری نے اپنا نمبر موبائل میں سیو کیا — یا ایمان شاہ نے ہی سیو کر کے دیا تھا مگر موبائل میں موجود اس اکلوتے نمبر کو حیات نجانے کتنی بار ڈائل کر چکی تھی — مگر ہر بار یہ نمبر بند ہی ملا تھا — نجانے راتوں کو سسکتے کتنی دیر وہ واٹس ایپ پر اس نمبر پر لگی ڈی پی کو تکتی رہتی تھی

کال اٹینڈ کر کے حیات نے موبائل صلاح الدین صاحب کی جانب بڑھا کر اپنا رخ بدل لیا جبکہ نور بیگم سمجھ گئی تھی کہ کس کا فون ہے — اور اب ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مُعْتَصِم چوہدری سامنے ہو اور وہ اس کی درگت بنا دے

"السلام وعلیکم چوہدری کی جان" — موبائل سے گونجتی مُعْتَصِم چوہدری کی جذبوں سے چور آواز سن کر ایک لمحے کو صلاح الدین صاحب تو گڑ بڑا گئے

www.kitabnagri.com

"وعلیکم السلام ماں باپ کی جان کے عذاب — یاد آگئی بیوی کی — میں تو کہتا ہوں یہ احسان کرنے کی بھی کیا ضرورت تھی — مر رہی ہے وہ یہاں تو مرنے دو — جب دوسروں کے آسرے پر چھوڑ کر جا ہی چکے ہو — بزدلوں کی طرح منہ چھپائے بیٹھے ہو — تو اس احسان کی ضرورت کیا ہے" — صلاح الدین صاحب کے گرجنے پر مُعْتَصِم نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے

سب سے زیادہ تاؤ تو حیات کی حرکت پر آیا جس نے کال اٹینڈ کر کے صلاح الدین صاحب کو دے دی تھی

Posted On Kitab Nagri

اور صلاح الدین صاحب کی حیات کے مرنے کی بات پر مُعْتَصِم نے مٹھیاں بھینچ کر اپنے اشتعال پر قابو پانے کی
بامشکل کوشش کی

"بابا میرے دوست کا ایکسڈنٹ ہوا تھا۔ کومہ میں ہے وہ۔ اسے کیسے اکیلا"۔ مُعْتَصِم ابھی بات مکمل کرتا مگر
اس سے پہلے ہی صلاح الدین صاحب گرج اٹھے

"بھاڑ میں گیا تمہارا دوست۔ گھر والے نہیں ہے کیا اس کے۔ اگر اتنی ہی فکر تھی دوست کی تو یہاں لے
آتے۔ کیا ہم اس کی خدمت ناکرتے۔ علاج ناکرواتے۔ ہمیں بیوقوف سمجھ رکھا ہے تم بچوں نے۔ میرا
دماغ خراب تھا جو اپنی معصوم بچی کا تم جیسے لاپرواہ اور بے حس شخص سے نکاح کروادیا۔
میری بات کان کھول کر سن لو مُعْتَصِم چوہدری۔ اگر ایک ہفتے میں واپس نالوٹے۔ تو حیات کو طلاق دے
دینا۔ اپنی بیٹی کو تم جیسے شخص کے پیچھے خوار ہوتا نہیں دیکھ سکتے ہم۔ اپنی اولاد چاہئے ہوئی تو لے جانا۔ ورنہ
مجھ پر بوجھ نہیں ہوگی۔"

جب بیوی کی پرواہ نہیں۔ وہ کس حال میں ہے۔ اپنی ہونے والی اولاد کی فکر نہیں۔ تو اپنے مطلب کے لیے
رشتہ رکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ تم نا آنا چاہو تو بے شک نا آؤ۔ اپنا پتہ بتا دو میں خود طلاق کے پیپر بھیج دوں
گا"۔ صلاح الدین صاحب کا آگ اگلتا لہجہ۔ ان کے ایک ایک لفظ سے مُعْتَصِم کو اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی
ہوئیں محسوس ہو رہی تھی

جبکہ حیات کو ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے تیز دھار چھڑی اس کے وجود کے ٹکڑے کر ڈالے ہو
مُعْتَصِم چوہدری سے لاکھ ناراضگی صحیح مگر جدا ہونے کا تو وہ مر کر بھی نہیں سوچ سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

اپنے جسم میں اٹھتی درد کی ٹھیسوں کو با مشکل برداشت کرتے حیات نے صلاح الدین صاحب کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا

میری بیوی سے بات کروائے بابا۔ میں آپ کی ان باتوں میں سے کسی کا جواب نہیں دینا چاہتا۔ مجھے صرف حیات سے بات کرنی ہی۔" معتصم چوہدری کے دو ٹوک انداز پر انہوں نے گھور کر موبائل کو دیکھا

اور ایک نظر حیات کے پسینے سے تر چہرے کو۔ حیات کی آنکھوں میں ڈر کی پر چھائیاں دیکھ صلاح الدین صاحب غصے سے موبائل پلنگ پر رکھ کر وہاں سے نکلتے چلے گئے

انہیں حیات کی حالت دیکھ جس قدر معتصم پر غصہ تھا۔ ان کا دل تو واقع یہی چاہ رہا تھا کہ اپنی بیٹی کو روز روز کی تکلیف سے ایک بار ہی نجات دلا دیں

حیات تو انہیں معتصم چوہدری سے زیادہ عزیز تھی۔ اور اپنی بیٹی کو تکلیف میں صلاح الدین صاحب کیسے دیکھ سکتے تھے

"اس۔ لام و علیکم"۔ حیات کی نم آواز موبائل میں گونجی تو معتصم چوہدری کو اپنے جلتے دل پر ٹھنڈی پھواری محسوس ہوئی

www.kitabnagri.com

"کیسی ہو صم کی جان"۔ محبت سے چور لہجے میں استفسار کر کہ ایک نظر پولیس اسٹیشن کی جانب پلٹ کر دیکھا ارد گرد کسی کو اپنی جانب متوجہ ناپا کر حیات کے جواب کا انتظار کیا مگر دوسری جانب مسلسل خاموشی پر معتصم نے گہری سانس بھری

"آپ سے مطلب معتصم چوہدری۔ آپ نبھائے اپنی دوستیاں۔ آپ کے بس یہی تو فرانس ہیں۔ یا

دوستیوں کی آڑ میں مجھ سے بھاگ رہے ہیں۔ مجھ سے ہی بھاگ رہے ہو گے یقیناً۔ اتنی آسانی سے حاصل جو

Posted On Kitab Nagri

ہوگئی تھی۔ محبت بھی کرنے لگی تھی۔ آپ کی ہر بات پر سر جھکانے لگ گئی تھی۔ آپ کامیاب ہو گئے تھے اپنے رنگ میں ڈھالنے میں۔ تو پھر شاید دل بھر گیا ہو گا۔ سوچا ہو گا حیات شاہ تو بہت آسان ہدف تھی۔ ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ بانہوں میں آسمانی۔ اب جان چھڑاوانے کے لیے کچھ تو کرنا ہی تھا نا۔ اور اب تو خوش بھی بہت ہو گے بابا تو آپ کے حق میں بات کر گئے ہیں۔

بابا نے تو میری بیٹی آپ کو دینے کی بات کی ہے۔ مگر میری بات کان کھول کر سن لے۔ یہ صرف میری اولاد ہے۔ پچھلے نو مہینوں سے میں نے ہر تکلیف چپ چاپ برداشت کی ہے۔ میری اولاد پر آپ کا کوئی حق نہیں۔ آپ جہاں ہے وہی خوش رہے۔ اگر آپ آنا چاہتے ہیں تو میں یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جانا چاہوں گی۔

مجھے آپ سے اور آپ کی محبت سے نا اب کوئی مطلب ہے نا غرض۔ مجھ سے بھاگنے کے لیے اپنے ماں باپ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ واپس آجائیں میں چلی جاؤں گی۔ حیات کے سرد سپاٹ لہجے میں کہے گئے ایک ایک لفظ سے ^{معتصم} کو اپنا دل لہو لہان ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ آنکھیں پل میں سرخ انگارا ہوئی جیسے ابھی ان میں سے خون چھلک پڑے گا۔ ہاتھوں اور ماتھے کی رگیں تن کر واضح ہونے لگی

"مطلب تو تمہارے سارے مجھ سے ہی ہے چوہدری کی جان۔ اور ایسے کیسے تمہیں کہی جانے دے سکتا ہوں۔ دل بھرے نا بھرے طلب ضرور بڑھ گئی ہے تمہاری۔ اور تم بیوی ہو میری اور بہت بہتر جانتی ہو گی کہ میری طلب کیسے پوری ہوتی ہے۔ تمہیں مجھ سے کوئی غرض اور مطلب چاہے نا ہو۔ مجھے تو غرض بھی تم سے اور طلب بھی تمہاری ہی ہے۔ جو فتور تمہارے دماغ میں بھرا ہوا ہے اسے جتنی جلدی ہو سکے نکال باہر

Posted On Kitab Nagri

کرو۔ ورنہ میں واپس آکر جس طرح تمہارے اس دماغ کو ٹھکانے پر لاؤں گا تمہیں میرا طریقہ پسند نہیں آئے گا۔ رہی دل بھرنے کی بات۔ دل بھر بھی جائے۔ اپنی طلب تو میں ساری زندگی تم سے ہی پوری کروں گا۔ اور اب تم میری بیٹی کو بیچ میں لے ہی آئی ہو تو مجھے بھی بتا دو میری بیٹی کیا مانگے سے لائی تھی۔ یا کسی ایپ سے انسٹال کی تھی۔

میری بیٹی کو مجھ سے دور کرنے کی بات کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔ پاس نہیں تھا مگر ہر وقت اپنی بیٹی کے لیے تڑپا ہوں میں۔ تم تو ماں ہو پاس تھی اس کے اسے محسوس کر سکتی تھی۔ مگر جو عذاب اس دوری پر میں نے برداشت کیا ہے تمہیں اس کا اندازہ تک نہیں مسسز معتصم چوہدری۔ اسندہ اگر فضول گوئی کی تو بیچ میں جان سے مار دوں گا۔۔۔۔۔ دے دے لہجے میں غرا کر کہا اور اپنی جانب آتے کانٹیل کو دیکھ موبائل بند کر کہ اسٹال پر پڑے برتنوں کے پیچھے چھپا دیا

جبکہ حیات حق دق سی موبائل سے معتصم چوہدری کی چنگاڑتی آواز کو سن رہی تھی

"یہ امیر لوگوں کو بھی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ ایک شادی ماں باپ کی پسند سے رچا لیتے ہیں۔ دوسری اپنی پسند سے رچا کر چھپا لیتے ہیں۔ یہی حال مجھے اپنے سر بیچ کا لگ رہا ہے۔ لگتا ہے انہوں نے شہر میں بیاہ رچایا ہو گا۔ اب تو ویسے بھی حیات بی بی ٹھیک نہیں رہتی تو مجھے لگتا وہ اپنی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے ہو گے"۔ ملازمہ کی چند دن پہلے کی آواز حیات کے کانوں میں گونجی تو حیات کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی

"نہیں تو ایسا کچھ نہیں۔ حیات بی بی سے پسند کی شادی کی تھی چوہدری صاحب نے۔ ابھی اتنی جلدی تھوڑی وہ کسی اور سے محبت کرنے لگے ہو گے"۔ دوسری ملازمہ نے مزاق اڑاتے ہوئے نفی کی

Posted On Kitab Nagri

"لو بھلا کیا پتہ حیات بی بی دوسری بیوی ہو۔۔۔ شہر تو وہ پہلے بھی مہینوں مہینوں جا کر رہتے تھے۔ اور جتنی اکڑ اور غرور وہ شادی سے پہلے حیات بی بی کو دکھاتے تھے۔۔۔ اب کیوں ان کے ناز نخرے اٹھاتے اس حال میں مجھے تو لگتا اسی لیے چلے گئے"۔۔۔ ملازموں کی گونجتی آوازوں سے حیات کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے نور بیگم حیات کو معتصم سے بات کرتا دیکھ خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی تھی اور ملازمہ کو بھی اشارے سے بھیج دیا تھا

اب برآمدے میں پڑے پلنگ پر درد سے بے حال ہوتی حیات اکیلی تھی "ماں جیسی۔۔۔ صم"۔۔۔ حیات نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتی درد سے دوہری ہوتی چلائی تو نور بیگم جو اپنے کمرے میں بیٹھی تھی

ہڑبڑا کر باہر کی جانب بڑھی

حیات کو پلنگ پر درد سے بلبلا تے دیکھ انہیں اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی ملازمہ کو صلاح الدین صاحب کو فون کرنے کا کہتے انہوں نے حیات کو جلدی سے سنبھالا

www.kitabnagri.com

یمان شاہ نے اپنے ارد گرد نگاہ دوڑا کر جگہ کا جائزہ لیا

اور اپنے ساتھ بیٹھے تین لڑکوں کی جانب دیکھا

جو ہاتھ میں شراب سے بھر اگلاس تھا میں تاش کھینے میں مصروف تھے

تبھی یمان شاہ کو اپنے کان میں لگی چیپ سے مخصوص پیغام موصول ہوا تو یمان شاہ اٹھ کر ڈھابے کی جانب بڑھا

اور اندر داخل ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

اس کا مقصد یہی تھا کہ جب پولیس آئے تو یمان ایسے ظاہر کر سکے کہ اس سے بھاگا نہیں گیا کیونکہ اگر وہ باہر ہوتا تو بھاگنا کافی آسان تھا وہ بھی تب جب وہ نشے میں نہیں تھا ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ پولیس وہاں چھاپہ مار چکی تھی ڈھابے میں بیٹھے لوگ اس افتاد پر بھونچکارہ گئے تھے یمان شاہ کے ساتھ دو اور لوگ بھی گرفتار ہوئے

ابھی پولیس وہاں سے نکلتی کہ انہیں کسی لڑکی کو پکڑنے کی اطلاع ملی تو انہوں نے گاڑی گراؤنڈ کے دوسری جانب کے رستے پر ڈال دی

یمان شاہ جو بے صبری سے عروب کا انتظار کر رہا تھا ایک کانسیٹیل کو عروب کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹنے کے انداز میں لاتے دیکھ — اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئیں محسوس ہوئی

جگہ عروب مسلسل اس کانسیٹیل سے بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی عروب کو گاڑی میں پٹکنے کے انداز میں پھینکا تو عروب نے خونخوار نظروں سے کانسیٹیل کو دیکھا جو مسکرا کر عروب کو دیکھ رہا تھا

یمان شاہ نے خون چھلکاتی آنکھوں سے اسے گھور کر آگے ہوا

"لڑکی پیچھے ہو مجھے یہاں بیٹھنا ہے — دل متلارہا ہے میرا — کوئی کانڈ ہو گیا تو مجھے کچھ نا کہے" — یمان شاہ نے عروب کو پیچھے ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عروب سر ہلا کر پیچھے بیٹھ گئی اور یمان شاہ اس کے ساتھ

بیٹھ گیا

Posted On Kitab Nagri

اس طرح سے کہ عروب اس کا نسیبیل کی غلیظ نظروں سے چھپ کر یمان شاہ کے حصار میں ہو گئی جبکہ سامنے بیٹھے دونوں شخص نشے میں دھت بیہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ یمان شاہ خونخوار نظروں سے سامنے بیٹھے کا نسیبیل کو دیکھ رہا تھا

پولیس اسٹیشن لا کر عروب کو یمان شاہ کے سامنے والے لاک اپ میں بند کر دیا گیا تھا جبکہ یمان اور اس کے ساتھ دو ساتھیوں کو ایک ساتھ بند کیا گیا تھا رات کے دس بجے پولیس اسٹیشن میں اس وقت خاموشی چھائی ہوئی تھی عروب کو سامنے دیوار سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے بیٹھے دیکھ یمان شاہ نے بے بسی سے اپنے لب بھنجے تبھی وہاں موجود ایک کا نسیبیل ارد گرد دیکھتے عروب کے لاک اپ کی جانب بڑھا عروب کے لاک اپ کو کھول کر اندر داخل ہوا تو عروب نے چونک کر اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو آنکھوں میں حوس لیے عروب کو سر تا پاؤں گھور کر دیکھ رہا تھا "نظر کمزور ہے تو چشمہ لگاؤ۔ مگر مجھے گھورنا بند کرو گھٹیا انسان" عروب نے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو اس کا نسیبیل کا چہرے کا رنگ سرعت سے بدلا

نیچے جھک کر عروب کے بال اپنی مٹھی میں دبوچے

"زبان کو لگام ڈال لڑکی۔ ورنہ جو حشر تیرا ہو گا۔ روح تک کانپ جائے گی۔ اب چل بیان ریکارڈ کرنا ہے

تیرا" عروب کے چہرے پر چلا کر کہا اور عروب کو بازو سے تھام کر زبردستی اٹھایا

جبکہ سامنے یہ سب دیکھتے یمان شاہ کو اپنے خون میں شرارے پھوٹتے محسوس ہوئے

Posted On Kitab Nagri

تبھی سامنے کرسی پر انسپیکٹر آکر بیٹھا

عروب کے خوبصورت چہرے کو دیکھ انسپیکٹر کی آنکھوں میں در آنے والی حوس دیکھ عروب نے سر جھٹکا جبکہ دوسری جانب یہ سب دیکھتے معتصم چوہدری کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس شخص کی آنکھیں نوچ لے "بی بی ریکارڈنگ لکھو ایسا ہے تمہارا پہلے بھی بہت بار یہ چوری کرتی دیکھی گئی ہو۔ اسی لیے جھوٹ بولنے کی بجائے سچ سچ بتاؤ کہ کب سے یہ کام کر رہی ہو۔ اور کون کون شامل ہے تمہارے گروہ میں"۔ انسپیکٹر کی سرد آواز پر عروب نے طنزیہ نظروں سے دیکھا

"لو لوگ ایوے ہی پولیس والوں کو ہڈ حرام۔ نمک حرام اور ذلیل کمینے کہتے ہیں۔ مگر یہاں تو تم لوگوں نے اتنی جلدی میرا سا رڈیٹا نکلو الیا۔ ایک بار باہر نکل جاؤں تو سب کو اپنے قابل افسران کا ضرور بتاؤں گی"۔ عروب کی بات پر پیچھے کھڑے کانسٹیبل نے آگے بڑھ کر عروب کے بال اپنی مٹھی میں دبوچے تو عروب کے ہونٹوں سے درد بھری سسکی نکلی

بکو اس کرنے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ ابھی کھال ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔ جو بھی ہے سچ بتاؤ۔ بیان ریکارڈ کرنا ہے۔ وقت برباد کرنے کی ضرورت نہیں"۔ سامنے لگے کیمرے کا لحاظ کرتے کانسٹیبل کو عروب کے بال چھوڑنے کا اشارہ کر کہ سخت لہجے میں کہا

وقت تم میرا برباد کر رہے ہو آفیسر۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ جو بھی کیا اپنا پیٹ پالنے کے لیے کیا ہے۔ جب حکومت ہمیں ہمارے حقوق نہیں دے گی تو ہم یہی کرے گے نا"۔ عروب کے چلا کر کہنے پر کانسٹیبل نے تمسخر اڑاتی نظروں سے عروب کو دیکھا

اور آگے کوچھک کر انسپیکٹر سے مخاطب ہوا

Posted On Kitab Nagri

"بہت گرم مال ہے صاحب۔ اور حکومتی حقوق کے علاوہ اور بھی بہت سے حقوق لوگوں سے وصول کر چکی ہے یہ معصوم نظر آنے والی چڑیا۔ پیٹ سے ہے۔ اور جتنا ڈیٹا نکلوایا ہے۔ اس کے مطابق شادی نہیں ہوئی اس کی۔ ناجانے کس کا گناہ لیے پھر رہی ہے۔ دوبار آتے ہی گند پھیلایا ہے اس نے۔ پورا یقین ہے مجھے کہ پیٹ سے ہے بچہ بھی ناجائز ہی ہو گا۔ اس طرح کی کوڑے کرکٹ کے ڈھیر سے اٹھ کر آنے والی یہی حرکت کر سکتی۔ آگے پیچھے بھی کوئی نہیں۔ ہمارا کام آسان ہے"۔ وہ کانسیبل بنا کسی ڈر کے مسکراتے ہوئے عرب کو غلیظ نظروں سے دیکھتے انسپکٹر سے بات کر رہا تھا

جس پر اس انسپکٹر نے حوس بھری نظروں سے عرب کو دیکھا
ایسی بات ہے تو تم کل شام کا انتظام کرو۔ جیل نہیں اپنی خاص جگہ لے کر جانا بنتا ہے اس خوبصورت مال کو"۔
خباثت سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

تو ان کی غلیظ گھٹیاں باتیں سن کر یمان شاہ اور ^{مُعتصم} چوہدری کو اپنے وجود میں انگارے پھوٹتے محسوس ہوئے
جبکہ اپنی اولاد کے لیے اس قدر گھٹیاں الفاظ سن کر عرب کا دل کیا سب کچھ بھاڑ میں جھونک کر ان کی زبان
گدی سے کھینچ لے

www.kitabnagri.com

انسپکٹر نے رجسٹر کھول کر کچھ سطریں لکھی۔ اور عرب پر گہری نگاہ ڈال کر وہاں سے نکلتا چلا گیا
اس سے پہلے کانسیبل عرب کو پھر سے ہاتھ لگاتا عرب جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی اور قدم باہر کی جانب
بڑھائے

یہ منظر پرائیویٹ روم کا تھا جہاں صبح فجر کے وقت خاموشی چھائی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

آذان کی آواز پر صلاح الدین صاحب نے حیات کے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا
حیات اور پنچی کو گہری نیند میں دیکھ وہ پلٹ کر نور بیگم کے پاس آئے

حیات اور پنچی سو رہی ہیں۔ میں نماز پڑھ آتا ہوں۔ آپ بھی یہاں پر سیر روم وہاں نماز پڑھ لے۔ اندر جانے
کی ضرورت نہیں۔ حیات اور پنچی کی نیند خراب ہو جائے گی۔ میں نماز پڑھ کر کچھ کھانے کے لیے بھی لیتا آؤ
گا۔ پھر حیات کو اٹھائیں گا۔" صلاح الدین صاحب نے آہستہ آواز میں کہا تو نور بیگم نے سر اثبات میں ہلایا
اور کرسی سے اٹھ کر قدم دائیں جانب پر سیر روم کی جانب بڑھائے جبکہ صلاح الدین صاحب بائیں جانب سے
باہر نکلتے چلے گئے

صلاح الدین صاحب کو نکلتا دیکھ معتصم چوہدری تیز قدموں سے کوریڈور سے گزرتا حیات کے روم میں داخل
ہوا

معتصم چوہدری نے جیسے ہی روم میں قدم رکھا تو روم میں پھیلی حیات کی خوشبو کو محسوس کر کہ رگ و پے میں

سکون سراپت کرتا محسوس ہوا
www.kitabnagri.com

ایک نظر بے بی کاٹ کو دیکھ مضبوط قدم لیتا حیات کی جانب بڑھا

دل کی دھڑکنیں بے ساختہ ہی تیز ہوئی تھیں

حیات کے کینولہ لگے ہاتھ کو تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا

"میری جند جان۔ حیات۔"۔۔۔ محبت سے چور لہجے میں حیات کے کان کی لو پر لب رکھ کر سرگوشی کی تو اپنے کان

پر سلگتا لمس محسوس کر کہ حیات نے کسمکسا کر آنکھیں کھولی

تو نظروں کے سامنے معتصم چوہدری کا چہرہ لہرایا

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں نیند کا خمار لیے۔۔ بے یقینی سے خود پر جھکے مُعتصم چوہدری کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے نجانے کتنے آنسو حیات کی پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہ گئے

جنہیں آگے بڑھ کر مُعتصم چوہدری نے اپنے ہونٹوں سے محبت سے چن لیا

"مجھے مکمل کرنے کے لیے شکریہ زندگی۔ اتنے انمول تحفے کے لیے شکریہ۔ آج تو تم جان بھی مانگ لو۔ یہ

چوہدری افق نہیں کرے گا"۔ حیات کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے محبت سے کہا

اور وہ جو سوچے بیٹھی تھی کہ مُعتصم چوہدری قریب آئے گا تو اسے دھتکار دے گی۔ اس سے رخ پھیر لے

گی۔ مُعتصم چوہدری کو اپنی بے رخی سے تکلیف دے گی۔ مگر آج پورے دو ماہ اور کچھ دن بعد اپنے سامنے یوں اچانک اس ستمگر کو دیکھ سب دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی وہ مُعتصم

چوہدری کے ہاتھ کو جھٹکنا سکی تو بے بسی سے چہرے کا رخ بدل لیا

"جج۔ جائے یہاں سے صم۔ مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔ میں پہلے ہی بہت مشکل سے اپنی عادتوں کو

بدلنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ کوئی ضرورت نہیں اپنی جھوٹی دودن کی محبت دکھا کر میری عادتوں کو خراب

کرنے کی۔ آپ کے بغیر رہنے کی عادت ہو رہی ہے مجھے۔ تو مہربانی کر کہ چلے جائے یہاں سے"۔ نم لہجے

میں چلا کر کہا تو مُعتصم چوہدری نے غصے سے حیات کو گھور کر دیکھا

ایک بازو حیات کی کمر کے گرد لپیٹ کر حیات کو بیڈ پر دوسری جانب آگے کو کھسکایا

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور دوسرا بازو حیات کی گردن کے گرد لپیٹ کر اس پر جھک آیا

”ہشش۔۔۔ شکل تو اب یہی دیکھنی ہے عمر بھر تمہیں چوہدری کی جان۔ اس لیے فضول کے ڈانگ مارنے کی

ضرورت نہیں۔ اور رہی بات عادت کی تو میری عادت کبھی نہیں چھوٹنے والی۔ میں یونہی تمہارے دل و دماغ

سے ہوتے رگ رگ میں بس جانا چاہتا ہوں۔ تمہاری ہر آتی جاتی سانس میں شامل ہو جانا چاہتا ہوں۔ تم مجھے

Posted On Kitab Nagri

بھلانے کی کوشش کروں گی اتنی شدت سے تمہاری یادوں کا حصہ بن جاؤں گا"۔ حیات کے گلابی پھولے گال پر ناک ٹریس کرتے بوجھل لہجے میں سرگوشی کی توحیات نے تڑپ کر مُعتصم چوہدری کو دیکھا

"آپ اپنی دھونس جمانے آئے ہے کیا"۔ حیات نے منہ بسور کر کہا تو مُعتصم چوہدری نے شدت بھرا لمس حیات کے ہونٹوں پر چھوڑا

"نہیں اپنی طلب پوری کرنے۔۔۔ تشنگی بڑھ گئی تھی تو بس تمہاری سانسوں کو پینے کی طلب کھینچ لائی یہاں تک"۔ حیات کی مدھم سانسوں میں سانس بھرتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی توحیات کو اپنے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹا محسوس ہوا

مُعتصم چوہدری کی بے باک سرگوشی پر پلکیں حیا کے بوجھ سے چہرے پر جھک گئی جنہیں دیکھ کر مُعتصم چوہدری کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"میں ناراض ہوں"۔

"میں منالوں گا"۔ حیات کے ہاتھ کو سینے پر دل کے مقام پر رکھتے ہوئے سرگوشی میں جواب دیا

"مجھ سے زیادہ اپنے دوست عزیز ہیں"۔ نم لہجے میں شکوہ کیا تو مُعتصم نے تڑپ کر حیات کو خود میں بھیج لیا

"سراسر جھوٹ ہے یہ۔۔۔ تم سے زیادہ عزیز کچھ نہیں۔۔۔ اس چوہدری کو اپنی سانسوں سے زیادہ جینے کے لیے حیات چوہدری ضروری ہے"۔ حیات کی گردن میں چہرہ چھپائے محبت سے لبریز لہجے میں سرگوشی کی توحیات نے سسکتے ہوئے اپنے دونوں بازو مُعتصم چوہدری کی گردن کے گرد حائل کیے

"تو مجھے چھوڑ کر کیوں چلے جاتے ہیں۔۔۔ کیوں مجھے خود سے دور کر کہ تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔ مجھ میں آپ جتنا حوصلہ نہیں ہے۔۔۔ میں ایک عام سی لڑکی ہوں۔۔۔ ایک عام سی بیوی کی طرح سوچنے اور چاہنے والی۔۔۔ مجھے اس

Posted On Kitab Nagri

طرح سے مت آزمائیں صم۔ مجھ میں حوصلہ نہیں "حیات کے رو کر کہنے پر مُعتصم چوہدری نے اسے مزید خود میں بھیج لیا

"چوہدری کی جان بس آخری بار۔ اب پلٹ کر آؤ گا تو کہی نہیں جاؤں گا۔ صرف تمہارا بن کر رہوں گا۔ تمہارے قریب بہت قریب رہوں گا۔ مُعتصم چوہدری کی بیوی عام نہیں ہے۔ وہ بہت خاص ہے۔ اس کی چاہت بہت انمول ہے۔ اور اس کا حوصلہ بھی بلند ہونا چاہیے۔ بس میرا تھوڑا سا انتظار کر لو۔ میں لوٹ آؤں گا۔ تمہارے سارے سوالات کے جواب بھی دوں گا"۔ حیات کا چہرہ اپنے روبرو کرتے التجائیہ لہجے میں کہا

تو مُعتصم چوہدری کے پھر سے جانے کی بات سن حیات نے غصے سے مُعتصم چوہدری کو دیکھا اور چہرے کا رخ بدل لیا

مگر گرفت مُعتصم چوہدری کی گردن کے گرد مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ناراض ہوا بھی بھی"۔

آپ اسی لائق ہے صم"۔

تو پھر تم چاہتی ہو اپنی بیٹی کو دیکھے بغیر چلا جاؤں"۔ لہجے میں بیچارگی سموئے کہا تو حیات نے خونخوار نظروں سے مُعتصم کو دیکھا

اپنی مرضی کے مالک ہے۔ جو مرضی کرے "مُعتصم چوہدری کی گردن سے اپنے ہاتھ نکالتے ہوئے غصے سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"اپنی مرضی تو میں بس تم پر چلاتا ہوں۔ تم ناراض ہو تو میں کیسے اپنی بیٹی کو دیکھ سکتا ہوں۔ ناراضگی ختم کر کے اجازت دو تاکہ میں اپنی بیٹی کو دیکھ لوں۔ مجھے پورا یقین ہے تم یہ حق مجھ سے نہیں چھینوں گی۔" حیات کے چہرے پر جھکتے نرم لہجے میں کہا تو حیات نے خود کو پیچھے کھسکانا چاہا جسے مُعْتَصِم نے ناکام بنا دیا

دیکھ لے آپ نہیں ہوں ناراض میں۔ حیات کے منمنا کر کہنے پر مُعْتَصِم چوہدری کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

ایک ہی جست میں بے بی کاٹ کے پاس پہنچ کر اپنی چھوٹی سی بیٹی کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر چٹا چٹ چوم ڈالا گول مٹول چھوٹی سی بچی جس کے پھولے پھولے گلانی گال دیکھ مُعْتَصِم چوہدری کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا "ماشاء اللہ۔ چوہدری قربان اپنی چھوٹی سی جان پر۔ حیات دیکھو یہ تو بالکل میرے جیسی ہے۔ اس کے بال۔ میری گڑیا کا چہرہ سب میرے جیسا ہے۔" خوشی سے لبریز لہجے میں حیات کے قریب بیٹھ کر اپنی بیٹی کے چہرے کے ایک ایک نقش کو محبت سے چھوتے ہوئے کہا تو حیات نے مسکرا کر مُعْتَصِم چوہدری کی گود میں منہ بناتی اپنی بیٹی کو دیکھا

جو مُعْتَصِم چوہدری کے جارحانہ پیار پر منہ بسور کر آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی بچی نے آنکھیں کھولیں تو مُعْتَصِم چوہدری تو نہال ہی ہو گیا

"صدقے جاؤں۔ میری ننھی سی جان کی آنکھیں تو میری حیات جیسی ہیں۔" بچی کی آنکھوں کو نرمی سے چھوتے کہا

بچی ٹکر ٹکر کرتی خود پر جھکے اپنے باپ کو دیکھتی اور کبھی باپ کے دائیں جانب بیٹھی اپنی ماں کو

Posted On Kitab Nagri

وہ بچی بالکل مُعتصم چوہدری کی کاربن کاپی تھی۔ جب سے پیدا ہوئی تھی ایک بار بھی نہیں روئی جس پر نور بیگم نے بتایا کہ مُعتصم چوہدری بھی اپنے بچپن میں نہیں روتا تھا۔ وہ کافی خاموش طبیعت کا مالک تھا اپنی بیٹی کو دیکھ حیات کو یقین ہو گیا کہ اس کی بیٹی نے صرف نقوش ہی نہیں عادات بھی باپ سے چرائی تھی مُعتصم نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھا کر حیات کو اپنے حصار میں لیا تو حیات نے اپنا سر مُعتصم چوہدری کے سینے سے ٹکا دیا

"مجھ پر یا میری محبت پر شک مت کرنا حیات۔ واپس لوٹ آؤ تو تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ بس میری واپسی تک مجھ پر اور میری وفا پر یقین رکھنا۔ بابا نے اور تم نے جو کل بات کی وہ اتنی چھوٹی نہیں تھی کہ اسے درگزر کر دیتا۔ لیکن غلطی میری بھی تھی اسی لیے خاموش ہو گیا۔ اور اپنی آیت کی آنے کی خوشی میں تمہیں معاف بھی کر دیا۔ دو بار ایسی گھٹیا بات سوچی بھی تو یاد رکھنا وہ میری برداشت کا آخری دن ہو گا۔"۔۔۔ سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو حیات نے چہرہ مُعتصم چوہدری کے سینے میں چھپا لیا

حیات کے بالوں میں اپنا ہاتھ الجھا کر چہرہ اپنے سامنے کیا کچھ دیر تو خاموشی سے حیات کی بند آنکھوں اور لرزتے ہونٹوں کو دیکھتا رہا ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا جو ٹکڑے ٹکڑے مسکرا کر اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی آیت کے گرد بازو اچھے سے لپیٹ کر اسے اپنے سینے سے لگایا

اور رخ بدل کر حیات کے ہونٹوں پر جھک آیا اپنے ہونٹوں پر مُعتصم چوہدری کی شدتوں کو محسوس کر کہ حیات نے اپنے دونوں بازو مُعتصم چوہدری کے گرد حائل کر دیے تھے

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدتوں میں ساتھ دیتے حیاتِ مُعْتَصِمِ چوہدری کی محبت میں موم کی طرح پگھلی تھی
حیات کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خود میں اندھیلے مُعْتَصِمِ چوہدری سب کچھ فراموش کر چکا تھا
روم کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا
ان فسوں خیز لمحو کو آیت کی کھلکھانے کی آواز نے توڑا
آیت کی آواز پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے نرمی سے حیات کو خود سے پیچھے کیا تو حیات گہرے سانس بھرتی سر مُعْتَصِمِ
چوہدری کے سینے سے ٹکا چکی تھی

"بابا کی پرنس کس بات پر خوش ہو رہی ہے۔ بابا کی جان تو بہت پیاری ہے۔" آیت کو اپنی بانہوں میں
جھلاتے ہوئے کہا تو مُعْتَصِمِ کی بات تو اس بچی کو سمجھنا آئی
مگر خود سے باتیں کرتا دیکھ آیت کی کھلکھائیں روم میں گونجی تو مُعْتَصِمِ نے اسے خود میں بھیج لیا
آیت کے ماتھے پر پیار کر کے اسے حیات کی گود میں دیا

حیات کی چونکہ نارمل ڈیلیوری تھی۔ اسی لیے وہ خود کو ایزی فیل کر رہی تھی
آیت کو گود میں تھام کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

"اپنا اور میری بیٹی کا خیال رکھنا۔ جلد لوٹ آؤ گا۔" حیات کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا تو
حیات نے نم نظروں سے مُعْتَصِمِ کو دیکھا

جس پر مُعْتَصِمِ نے جھک کر اپنے لب حیات کے ماتھے پر مثبت کیے

اپنی بیٹی کو پیار کر کے قدم روم سے باہر کی جانب بڑھائے
مُعْتَصِمِ باہر آیا تو نور بیگم کو کرسی پر بیٹھا دیکھ ٹھٹھک کر رکا

Posted On Kitab Nagri

نور بیگم نے تیز نظروں سے مُعْتَصِم کو دیکھ چہرے کا رخ بدلاتا تو مُعْتَصِم نے آگے بڑھ کر زبردستی انہیں اپنے حصار میں لیا

"معاف کر دے ماں۔ مجبوری ہے میری۔ آپ اور حیات اگر نہیں سمجھے گی۔ میرا ساتھ نہیں دے گی تو کون دے گا۔ مجھ سے ناراض ہو کر مجھے کمزور مت بنائے"۔ نور بیگم کے کندھے پر سر ٹکائے نم لہجے میں کہا تو نور بیگم نے تڑپ کر اپنے جوان شیر جیسے بیٹے کو دیکھا

"مجھے نہیں پتہ مُعْتَصِم پتر تو کیا کرتا پھر رہا ہے۔ مگر میری دعا ہے اللہ تیری حفاظت کرے۔ تجھے کبھی اپنی راہ سے غافل نا ہونے دے۔ جو بھی تیرے مسائل ہیں انہیں جلد نبٹا کر لوٹ آ۔ پہلے حیات ہماری ذمہ داری تھی۔ مگر وہ اب تیری بیوی تیری ذمہ داری ہے۔"

ہم اسے جتنا بھی پیار دے جتنا بھی خیال رکھے۔ مگر عورت کو سکون اپنے سر کے سائیں کو دیکھ کر ہی ملتا ہے۔ اپنا دکھ درد تکلیف وہ اپنے سر کے سائیں کے ساتھ ہی بانٹتی ہے۔ جب سے تجھ سے بیاہ ہوا ہے۔ وہ مجھے تنگ کرنے کو تیری شکایتیں کرتی تھی۔ مگر کبھی بھی میاں بیوی کی بات نہیں بتائی۔ تمہارا سلوک کیسا ہے۔ تیری کونسی بات بری لگی۔ تو گیا تو وہ کتنی تکلیف میں۔ اس نے ایک لفظ نہیں کہا۔

ہمیں اس کی نظروں میں گنہگار مت بنانا۔ اب جا رہا ہے تو جلد لوٹ آئی ورنہ سردار صاحب تو پہلے ہی بہت خفا"۔ نور بیگم نے دو ٹوک لہجے میں کہا تو مُعْتَصِم چوہدری نے اثبات میں سر ہلایا

دروازے پر لگے چھوٹے سے مرر سے اندر دیکھا

تو نظریں حیات کے ہاتھوں میں اپنی چھوٹی سی بیٹی سے ہوتی حیات کے چہرے پر ان ٹھہری جہاں اب صرف تکلیف ہی تکلیف تھی

Posted On Kitab Nagri

اپنے جبرے بھنچ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا
جبکہ نور بیگم نے خود سے دور جاتے اپنے بیٹے کو دیکھا
اور اٹھ کر قدم حیات کے کمرے کی جانب بڑھائے

صبح کے پانچ بجے کے قریب عروب کو اپنی طبیعت خراب ہوتی محسوس ہوئی تو آٹھ کر سلاخوں کے قریب آئی
دائیں جانب کرسی پر اسی کانسٹیبل کو دیکھ عروب کا حلق تک کڑوا ہو گیا
اس سے پہلے عروب پلٹی وہ کانسٹیبل عروب کو دیکھ چکا تھا
اسی لیے ایک ہی جست میں سلاخوں کے قریب پہنچا
کیا مسئلہ ہے چھو کری۔ کیوں چین نہیں ہے۔ کانسٹیبل کی آواز پر یمان شاہ نے اپنی آنکھیں کھول کر سامنے
دیکھا

تو پیشانی پر بے شمار بل نمودار ہوئے
مجھے واشروم جانا ہے۔ میرا دل بھی خراب ہو رہا ہے۔ عروب نے سرد لہجے میں کہا تو کانسٹیبل نے ایک نگاہ
ارد گرد دوڑائی

اور ایک گہری نظر عروب کے وجود پر ڈالی
اور آگے بھر کر تالا کھولا

تو عروب باہر آئی۔ عروب کی نظریں سامنے اٹھی تو یمان شاہ کی سرخ انگارا ہوتی آنکھوں میں دیکھ جھر جھری
سی آئی

Posted On Kitab Nagri

نظریں چرا کر قدم آگے بڑھائے
تو وہ کانٹیل بھی لاک لگا تا عروب کے پیچھے چلا
تبھی یمان شاہ جلدی سی آٹھ کر سلاخوں کے قریب آیا
اپنی جیب سے باریک سی تار نکال کر اسے دو تین بل دیے اور تالے میں ڈال کر ایک دو بار گھمایا
تو تالا کھل گیا

تالے کے کھلتے ہی یمان شاہ نے باہر آ کر تالا دو بار اسے لگایا
اور دائیں جانب آ کر ارد گرد نگاہ دوڑائی
ٹیل پر سر رکھے آفیسر اور کرسی پر بیٹھے نیند سے جھولتے کانٹیل کو دیکھ
جلدی سے عروب جس طرف گئی تھی اسی طرف بڑھا

"کیا ہو گا اگر اس بار ان افسران سے پہلے ہم اس گڑ کی ڈلی کو چکھ لے۔ اتنی وفاداری کا اتنا حق تو بنتا ہے۔"
اپنے پیچھے کانٹیل کی آواز سن کر عروب جھٹکے سے پلٹی
یہ جگہ حوالات کے پیچھے بنی چھوٹی سی راہداری کی تھی جہاں اپنے سامنے چار چھوٹے سے واشروم بنے تھے
چھت کے بیچوں بیچ لگے زرد بلب کی روشنی میں نظر آتے کانٹیل کی وحشی شکل دیکھ عروب کے رگ و پے میں
غصے کی لہر سرایت کر گئی

ابھی کانٹیل آگے بڑھ کر عروب پر جھپٹتا عروب ایک ہی جست میں سائیڈ پر ہوئی اور آگے کو گرتے
کانٹیل کی بازو پکڑ کر اسے زور سے دیوار میں مارا

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کانٹیل کی چیخ گو نجی حیات نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس چیخ کا گلا گھونٹا
"لعنتی خبیث انسان --- نکالتی ہوں آج تمہاری ساری حوس --- یہ دماغ میں جو گند بھرا ہے نا۔ اسی طرح نکلے
گا"۔ کانٹیل کے سر کو دیوار پر بے دریغ مارتے چلا کر کہا تو اس کانٹیل نے با مشکل اپنا سر عروب کی پکڑ سے
چھڑوا کر عروب کو پیچھے دھکا دیا

جس کے باعث عروب لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی
پیچھے بنے سنک سے ٹکرائی

اس عمل سے عروب کو اپنے پیٹ میں درد کی ٹھیسیں اٹھتی محسوس ہوئی۔ آنکھوں کے آگے ایک دم سے
اندھیرا چھا گیا

خون سے ترچہرہ۔ آنکھوں میں حوس اور وحشت لیے وہ عروب کی جانب بڑھا تو عروب کو اس گھٹیا شخص سے
گھن آئی۔ اپنی جانب بڑھتے اس شخص کو دیکھ عروب نے خود میں ہمت جمع کر کے اٹھنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی
باہر سے آتے ایمان شاہ نے اسے دھنک کے رکھ دیا

اپنی بیلٹ کے اندر لگی معمولی سی نظر آنے والی وائر کو نکال کر اس کانٹیل کی گردن کے گرد لپیٹا تو اس کی گردن
ایک طرف کو لڑھک گئی

جبکہ ایمان شاہ مسلسل اس وائر پر دباؤ ڈالتا اسے گردن کے اندر گہرا کیے جا رہا تھا

جسے دیکھ عروب کو متلی سی محسوس ہوئی تو ایمان شاہ کو با مشکل اس شخص سے پیچھے کر کے باہر آئی

"مان تم جاؤں یہاں سے۔ تمہارا یہاں سے جانا ہی بہتر ہے۔ مجھے تو شام تک ہی یہ لوگ یہاں سے کسی اور جگہ
شفٹ کریں گے۔۔۔ اسی لیے تم جاؤ۔ تمہارا کام تو ویسے بھی ہو گیا نا۔ کانٹیل۔ گاڑی اور آفیسر کے روم

Posted On Kitab Nagri

کے باہر تم چیپ لگا چکے ہو تو اب جاؤ تم یہاں سے" — یمان شاہ کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے نرم لہجے میں کہا تو یمان شاہ نے گھور کر عروب کو دیکھا

"بھاڑ میں گیا سب — آئی ڈونٹ کئیر ڈیم اٹ — مجھے صرف تمہاری پرواہ ہے — تمہیں چھوڑ کر کیسے چلا جاؤں — مرنا جاؤں اس سے بہتر" — دے دے لہجے میں غرا کر کہا تو عروب نے نم نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا

"ایجنٹ وانلڈ وولف یہ جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا وقت ہے — آپ نے جو چیپ یہاں انسٹال کی ہیں — اس سے ہمیں بہت سی معلومات مل چکی ہیں ---

پلین میں کچھ رد و بدل آیا ہے آپ جتنی جلدی ہو سکے وہاں سے نکلے — اب ہمیں بس ایجنٹ گرے کی لوکیشن ٹریس کرنی ہے جہاں انہیں لے جایا جائے گا — آپ پانچ منٹ میں وہاں سے نکلے — باہر بیک سائیڈ پر ہمارا بندہ کھڑا ہے — اس کے ساتھ ایس ایچ او کو فولو کرنا ہے — ہمیں یقین ہے اسے فولو کرتے آپ اسی جگہ پہنچے گے جہاں ایجنٹ گرے کو لے جایا جائے گا" — اپنے کان میں گونجتی آواز پر یمان شاہ نے آگے بڑھ کر عروب کو خود میں بھیج لیا

www.kitabnagri.com

"تم ٹھیک ہونا — کہی چوٹ تو نہیں لگی — بس کچھ دیر اور پھر میں کبھی تمہیں اس طرح کی کسی بھی چیز کا حصہ بننے کی اجازت نہیں دوں گا" — عروب کے چہرے پر اپنا لمس چھوڑتے محبت بھرے لہجے میں کہا پلٹ کر اندر جا کر کانسٹیبل کا چابیوں والا گھچھا اٹھایا

عروب کو لاک کر کہ ارد گرد نگاہ دوڑائی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

باہر آیا تو پولیس کی گاڑیاں دیکھ ان کی اوٹ میں ہوتا چھپ چھپا کر دیوار پھلانگ کر نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

اور کچھ ہی دیر میں پولیس اسٹیشن میں کانسٹیبل کی لاش دیکھ بھونچال آگیا

عروب کو اگلے دن وہ لوگ جیل سے فارم ہاؤس کے آئے تھے
عروب کو کمرے میں چھوڑ کر وہ شخص باہر چلا گیا تو عروب نے ارد گرد نگاہ دوڑا کر جگہ کا جائزہ لینا چاہا
کمرے میں ایک میٹس کے علاوہ کچھ بھی موجود نہ تھا۔ ناکمرے میں کھڑکی تھی اور ناہی کوئی روشن دان جس
سے دن یارات کا اندازہ ہو سکتا

بھوک اور پیاس سے برا حال تھا۔ پیٹ میں اٹھتی درد کی ٹھیسیں کسی انہونی کی نشاندہی کر رہی تھی
دل بار بار جس بات کی نفی کر رہا تھا دماغ چیخ چیخ کر اپنے ہونے والے نقصان کا بتا رہا تھا
جس پر عروب بری طرح سر جھٹک کر ان سوچوں سے فرار حاصل کرنے کی کوشش کرتی۔
ایک طرف اپنے وجود میں پلٹی جان کی فکر تھی تو دوسری جانب اپنے ملک کی بیٹیوں کی عزت کی فکر تھی۔
اور جب ان کے بارے میں سوچتی تو اپنی تکلیف ان کے آگے خاک برابر بھی نالگتی۔
جبکہ دوسری جانب معتصم اپنی ٹیم کے ساتھ پلین ڈسکس کرتا
جلد یہاں پہنچنے والا تھا۔

جبکہ یمان شاہ کو ایس ایچ او کے پیچھا کرنے پر اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ عروب کی لوکیشن پر ہی جانے والا ہے
"عروب تم ٹھیک ہو۔ کوئی مسئلہ تو نہیں۔ طبیعت ٹھیک ہے نا"۔ کان میں لگی چیپ نما بلوٹو تھ سے یمان شاہ
کی گھمبیر آواز گونجی تو عروب کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی
ہاتھ اپنے پیٹ پر آکر رکا تو اس احساس کو محسوس کر کہ ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

عروب کی تیز چلتی سانسوں اور اسے خود پر ضبط کرتا محسوس کر کہ یمان شاہ کو اپنے گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹکتا محسوس ہوا

ابھی یمان شاہ کچھ کہتا اس سے پہلے عروب کی نم آواز گونجی جسے سن یمان شاہ کا دل تڑپ گیا "میں ٹھیک ہوں مان۔ مگر مم۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ مم۔ میں اسے نہیں کھونا چاہتی مان۔ مم۔ میں کیوں تمہیں مکمل خوشی نہیں دے پاتی۔ تمہیں جب اس کے بارے میں معلوم ہوا تھا۔ تب تم نے کہا تھا کہ تم مجھے اس خوشی پر خود میں بھیج لینا چاہتے ہو۔ تم دنیا کو چیخ چیخ کر بتانا چاہتے ہو کہ تم باپ بننے والے ہو۔ میں نے اس دن سے س مشن کے ختم ہونے کا انتظار کیا ہے کہ میں تم مجھے خود میں چھپا لو۔ میں اپنی وجہ سے تمہارے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھنا چاہتی تھی۔ میں نے جھوٹ کہا تھا کہ مجھے تم جیسا بیٹا نہیں چاہیے۔ مجھ تم جیسا ہی بیٹا چاہئے تھا مان۔ بالکل تمہارے جیسا"۔۔۔ عروب کا ایک ایک لفظ یمان شاہ کو ایک کاری ضرب کی طرح اپنے دل پر لگتا محسوس ہوا

مگر جب بولا تو اس کا جواب ایک جان چھڑکنے والے شوہر نہیں۔ جان قربان کرنے والے سولجر کا تھا "ایجنٹ گرے۔ آپ ایک وقت مشن پر ہیں۔ ہمیں اور اس ملک کو آپ سے بہت سی توقعات ہیں۔ یہ وقت کمزور پڑنے کا نہیں بہادری سے اس سب کا سامنا کرنے کا ہے۔۔"

You are a soldier – remember that you have the burden of honoring the daughters of your country on your shoulders – it is your duty to fulfill the responsibility that is on your shoulders – prepare to be a martyr or a conqueror – instead of worrying about those who have not yet come to this

Posted On Kitab Nagri

لوگ اتنی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ بندہ آرمی میں گیا چلا ہے تو مغرور ہو گیا ہے۔ اس میں ایڈیٹیوڈ اور ایگو آگئی ہے۔

مگر کوئی یہ نہیں جانتا کہ اس مقام تک پہنچنے کے لیے کس کس طرح کی افیت نہیں سہنی پڑتی۔ دن رات محنت کرنی پڑتی ہے۔ گھر سے دور سرحدوں پر یاسیاچن کی خون کو جمادینی والی سردی میں ملک کی جب حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ تب دل کے سارے جذبات بھی اسی ٹھنڈ میں جم جاتے ہیں۔۔۔

محافظ بننے کے لیے کبھی کبھی بے حس بننا ضروری ہو جاتا ہے۔ اپنی محبتوں اور رشتوں سے کنارہ کرنا پڑتا ہے۔

ہاتھ میں بندوق تھا میں جب سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہوتے ہیں تب صرف دل دشمن کے معاملے میں ہی سخت نہیں ہوتا بلکہ اپنے جذبات پر بھی سختی اختیار کیے ہوتا ہے۔

گھر کی یاد ستائے تو اپنی بائیس کروڑ کی عوام کو سامنے رکھ کر ان کی حفاظت کا سوچ کر یاد سے نظریں چرا لیتے ہیں۔

دشمن کے سامنے جب کھڑے ہوتے ہیں تو اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ وہ گھر والوں کی اکلوتی اولاد ہیں۔ یا یہ کہ گھر میں بہن بیٹھی ہے جس کی شادی کرنی ہے۔ یا بوڑھے ماں باپ کا وہی سہارا ہے۔

اپنے جسم سے بہتے خون کو دیکھ یہ نہیں سوچتے کہ ان کے بعد چھوٹے چھوٹے بچوں کا کیا ہو گا۔ بیوی پر کیا گزرے گی۔ تب بھی دل میں دشمن کو جہنم واصل کرنے اور شہادت کا جذبہ ہوتا ہے۔

اپنے خون کے آخری قطرے تک حق کے لیے لڑتے رہنا کا جذبہ ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جب سارے جذبے اور وفا میں ملک کی عزت اور جان سے جڑ جائے تو خود کے لیے ایسے شعلیں ہونا ہی پڑتا ہے۔

"ایجنٹ وولف ایس ایچ او کی کیا لوکیشن ہے" ڈریگو کی آواز گونجی تو ایمان شاہ نے اپنی آگ برساتی نظروں سے سامنے دیکھا

"ایس ایچ او پہلے گھر آیا تھا۔ وہاں سے نکل کر کچھ فاصلے پر کھڑے اوٹو میں بیٹھا۔ وہاں سے نکل کر شہر سے باہر کی جانب گیا۔ وہاں آٹو سے اتر کر ایک گودام میں داخل ہوا۔ اور چار بندوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر فارم ہاؤس کی جانب آ رہا ہے" ایمان شاہ کے بتانے پر ڈریگو نے سر اثبات میں ہلایا

"ایجنٹ گرے۔ اس فارم ہاؤس کے گیٹ پر چار گاڑی ہیں۔ باقی ان کے ساتھی جن میں سے تین لان میں۔ پندرہ کے قریب آمد موجود ہیں۔ ہم بس کچھ ہی دیر میں پہنچنے والے ہیں۔ تب تک آپ یہی رہے گی۔ جب تک آپ کو انسٹرکشن نہیں دی جائے گی۔ آپ یہاں سے ہلے گی بھی نہیں" ڈریگو کے سخت لہجے پر

عروب نے جی میں جواب دیا

کہ تبھی روم کا دروازہ اڑا کر آواز میں جھکا تو ایک شیطان صفت انسان ایک لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے روم میں لایا اور اسے میٹرس پر پٹکنے کے انداز میں گرایا

لڑکی کی چیخ کے ساتھ عروب کی چیخ بے ساختہ تھی

جبکہ وہ آدمی ایک گہری نظر عروب پر ڈال کر دروازہ بند کرتا چلا گیا

جبکہ عروب پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی

جس جسم زخموں سے چور تھا

Posted On Kitab Nagri

چہرے پر نیلوں اور تشدر کے نشان واضح تھے --- دائیں آنکھ سوجھ کر چہرہ کا الگ ہی حصہ لگ رہی تھی۔
ہونٹ پھٹے ہوئے تھے --- جن سے خون رس رہا تھا۔ جسم پر وجود لباس پھٹے ہو تھا۔
اور جہاں جہاں سے جسم عیاں ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی جانور نے گوشت کے ٹکڑے کو نوچ لیا ہو
گردن اور چہرے پر دانتوں کے نشان دیکھ کر عرب کا دل تڑپ اٹھا
جبکہ لڑکی کی بائیں آنکھ سے بہتے آنسو اس کی کنپٹی میں جذب ہو رہے تھے ---
لڑکی نے زخمی مسکراہٹ سجا کر عرب کی جانب دیکھا تو عرب کو اپنا سانس سینے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا
ایسی حالت وہ کسی لڑکی کی پہلی بار تو نہیں دیکھ رہی تھی۔ اپنی فیلڈ میں وہ لڑکیوں کی اس سے بھی بدتر ادھیڑی
ہوئی لاشیں دیکھ چکی تھی۔ مگر اس بار نجانے کیوں دل کراہ اٹھا تھا
آگے بڑھ کر لڑکی کے آنسو اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے صاف کیے
تجھی لڑکی نے بولنے کی کوشش کی تو منہ سے بہتہ خون گردن میں جذب ہونے لگا
"انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم فکر نہ کرو"۔ عرب نے نم لہجے میں کہا مگر
لڑکی کے گلے سے عجیب آوازیں نکلی تو عرب نے اس کی بات سمجھنے کی خاطر کان اس کے ہونٹوں کے قریب
کیا

"مم۔ مجھے مار دو"۔ لڑکی کے منہ سے ادا ہونے والی الفاظ سن عرب کا جسم پل کے لیے ساکت ہو گیا
جبکہ دوسری جانب یہ سب دیکھتے معتصم چوہدری نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے
"ایجنٹ گرے بی ریڈی۔ کمرے سے باہر احتیاط سے نکل کر۔ کچن یا لاونج میں فروٹ باسکٹ سے چھڑی
اٹھائے۔ اور فارم ہاؤس کی تلاشی لے کر بیسمنٹ تک پہنچے۔ یا تو راستہ یہاں کہ ماسٹر روم میں ہو گا یا کوئی اور

Posted On Kitab Nagri

راستہ ہو گا۔ جو راستے میں آئے اسے گراتی جائے۔ اور ان کے ہتھیاروں سے اپنی حفاظت کرنے کی کوشش کرے۔ ورنہ دوسرا آپشن یہ ہے کہ صرف بیسمنٹ میں جا کر ہمارا انتظار کریں۔" ڈریگو کی آواز سن کر عروب نے یس سر کہہ کر ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا اور جلدی سے دروازے کی جانب بڑھی۔ دروازہ کھول کر عروب نے ارد گرد دیکھا تو کمرے کے باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو دائیں اور بائیں جانب جاتی تھی۔ دائیں جانب دیکھا تو صرف گھپ اندھیرا ہی تھا۔ جبکہ بائیں جانب نظر لاونچ میں پڑے صوفوں پر گئی جسے دیکھ کر عروب جلدی سے بائیں جانب بڑھی۔ باہر آئی تو لاونچ میں کسی کو بھی ناپا کر اوپن کچن میں جا کر وہاں سے چھڑی اٹھا کر اپنی شرٹ میں چھپائی اور جلدی سی قدم راہداری کی جانب بڑھائے۔ واپس آ کر اندھیری جگہ کی جانب قدم بڑھائے۔ وہاں داخل ہو کر ارد گرد نگاہ دوڑائی مگر وہاں اندھیرے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ہاتھوں سے ٹٹول کر لائٹ اون کی تو نظریں ایک خستہ حال کمرے سے ٹکرائی جس کی دیواروں کا رنگ بالکل خراب ہو چکا تھا۔ کمرے کے بیچوں بیچ سیمنٹ کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ جبکہ ایک سائڈ مختلف قسم کے رنگ پڑے ہوئے تھے۔ عروب نے ارد گرد دیواروں کو ٹٹول کر راستہ تلاش کرنا چاہا تو

Posted On Kitab Nagri

ایک دیوار پر ناک کرتے ہوئے چونکی کیونکہ اس دیوار سے آتی آواز دوسری دیواروں سے مختلف تھی
ارد گرد دیواروں کو چھ کر دھکا لگا کر اسے ہٹانے کی کوشش تو بالآخر
دیوار کے نچلے حصے پر نوک کرنے پر جب آواز زیادہ محسوس ہوئی تو اسی جگہ ٹھوکر رسید کی
تو وہ دروازہ کھلتا چلا گیا

وہ اس وقت فارم ہاؤس کی بیک سائیڈ پر کھڑے تھے
ڈریگو چہرے پر بلیک ماسک لگائے۔ بلیک ہی فل یونیفارم پہنے کھڑا لیپ ٹاپ پر نظر آتے فارم ہاؤس کے
اندرونی نقشے کو دیکھ رہا تھا
اپنی ٹیم کو سب کچھ سمجھا کر اپنی جانب آتے ایمان شاہ کو دیکھ لیپ ٹاپ بند کر کہ بیگ میں رکھا
ڈریگو کی ٹیم کے صرف چند لوگ تھے کیونکہ ڈریگو کا کہنا تھا کہ اگر اس مشن کے درمیان اسے کچھ ہو جاتا ہے تو
اس کی ٹیم کے باقی لوگ اس کے مشن کو جاری رکھے گے۔
جبکہ باقی ٹیم میں آرمی آفیسرز تھے
جس میں تین کیپٹن۔ دو میجر۔ اور دو ہی لیفٹیننٹ شامل تھے
ڈریگو نے اپنی ٹیم کا ایک بندہ اپنے ساتھ جبکہ دوائلڈ وولف کی ٹیم میں دیا۔ دو کیپٹن ایک میجر اور ایک ہی
لیفٹیننٹ وائلڈ وولف کے ساتھ تھا۔
جبکہ ایک کیپٹن۔ ایک میجر اور ایک ہی لیفٹیننٹ ڈریگو کے ساتھ تھا
ہم فرنٹ سائیڈ سے اٹیک کریں گے۔۔۔ جبکہ وائلڈ وولف اور اس کے ساتھی بیک سائیڈ سے اٹیک کریں گے

Posted On Kitab Nagri

ڈریگو کے کہنے پر ان سب نے سمجھنے کے انداز میں سر اثبات میں ہلایا تو ڈریگو نے ایک نظر ان سب پر ڈالی اور سب ایک دائرے کی شکل میں کھڑے ہوئے تو ڈریگو کی آواز گونجی

"ہم سب یہ بات اچھے سے جانتے ہیں کہ اس وقت ہمارے لیے سب سے زیادہ ضروری کیا ہے۔ اس فارم ہاؤس میں صرف وہ انسان نماد رندے ہی نہیں ہماری بہن بیٹیاں۔ ہمارے ملک و قوم کی عزتیں بھی موجود ہیں۔ جنہیں باحفاظت باہر لانا ہمارا سب سے اہم مقصد ہے۔ دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کا مقابلہ کرنا ہے۔"

جس راستے پر ہم چل نکلے ہیں وہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں موت کو دیکھ کر ڈرنا نہیں۔ بلکہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی آخری سانس تک دشمن کا نام و نشان ختم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہمارے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہیں مگر سامنے صرف دو راستے ہیں۔ دشمن کو شکست دے کر کامیابی حاصل کرنا۔ یا اس ملک کے نام پر شہید ہو کر شہادت کا اعزاز حاصل کر کہ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنا۔ تو کیا آپ سب اس کے لیے تیار ہیں" ڈریگو کی پر جوش آواز پر وہاں موجود سب نے بلند آواز میں سر کہا "نعرہ تکبیر" ڈریگو کے پر جوش آواز میں لگائے گئے نعرے پر سب نے یک زبان جواب دیا "اللہ اکبر" ---

اور قدم اپنی اپنی مقرر کردہ سمتوں کی جانب بڑھائے ڈریگو اپنی ٹیم کے ساتھ آگے بڑھا تو گیٹ پر کھڑے گارڈز انہیں دیکھ کر الرٹ ہوئے مگر اس سے پہلے ہی ڈریگو اور اس کی ٹیم ان پر وار کرتی انہیں جہنم رسید کرتی آگے بڑھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

اس دوران ڈریگو اور اس کی ٹیم کے کچھ لوگ بھی زخمی ہوئے مگر وہ اپنی زخموں کی پرواہ کیے بغیر آگے بڑھتے گئے

وائٹڈ وولف بیک سائیڈ سے اندر داخل ہوا تو ٹیم کو پیچھے رکنے کا اشارہ کرتا دبو قدموں سے آگے بڑھنے لگا جو بھی شخص سامنے نظر آتا اسی خاموشی سے موت کی نیند سلا کر گھسیٹ کر پیچھے لے آتا اس کا مقصد یہ تھا کہ انہیں لگے کہ حملہ صرف سامنے سے ہوا ہے

عروب دروازہ کھول کر جیسے ہی داخل ہوئی تو

اندر کا منظر دیکھ کر لرزا اٹھی

اندر کا منظر دیکھ کر عروب کو اندازہ ہوا کہ قیامت کیوں کر ضروری ہے۔ کیونکہ خدا ان لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ اور واقعہ ہی یہ درندے عذاب کے ہی مستحق ہیں

کمرے نماہال میں لکڑی کی بڑی بڑی تین ٹیبلز پڑی تھیں

جن پر اور باقی زمین پر تقریباً ہر ہی عمر کی بچی لڑکی اور عورت موجود تھی۔

پھٹے پرانوں لباسوں میں زخموں سے چورہ تڑپ رہی تھی

ان کی دبی دبی سسکیاں اور چیخیں سن کر عروب کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہو رہے تھے

ایک پل کے لیے تو سارے حواس ہی مفلوج ہو گئے تھے ---

شل ہوتے دماغ کے ساتھ وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ پہلے کس کی جانب بڑھے۔ ناہتھیار تھا کہ ان کی حفاظت کر سکے۔ نا کوئی چادر تھی کہ ان کے جسموں کو ڈھانپ سکے۔

نظریں ارد گرد گھومتی آٹھ نو سال کی بچی ہر جا کر ٹھہری تو عروب کو اپنا کلیجہ منہ کو آتا محسوس ہوا تڑپ کر اس بچی کی جانب بڑھی اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا۔ کچھ یاد نہیں تھا کہ اسے کیا کرنا تھا۔ کیوں تھی یہاں موجود بس جو دکھ رہا تھا وہ ناقابل برداشت تھا۔ عروب کو اپنا دل پھٹتے ہوا محسوس ہو رہا تھا

"یا اللہ رحم کر ان معصوموں پر۔ تو تو بڑا رحم کرنا والا پاک رب ہے۔ میں تیری گنہگار اور ناشکری بندی مجھے معاف کر دے۔ مجھے اتنا حوصلہ سے کہ اُن درندوں کو ناصرف ختم کر سکوں بلکہ ان معصوموں کو باخیر و عافیت یہاں سے نکال سکوں۔ انہیں کسی اور آزمائش میں نا ڈالنا میرے رب۔ میرا ان سے کوئی رشتہ نہیں۔ مگر انہیں اس حالت میں دیکھ میرا دل پھٹ رہا ہے۔ تو نجانے ان کے ماں باپ کے دلوں پر کیا بیت رہی ہو گی۔"

نم لہجے میں سرگوشی سے بھی کم آواز میں دعا کر کہ اس بچی کو چہرہ اپنے روبرو کیا

ارد گرد نگاہ دوڑائی تو وہاں پانی نام کی کوئی چیز نظر نا آئی

جبکہ بچیوں کے پاؤں اور ہاتھوں کو رسیوں سے جکڑا ہوا تھا

کچھ تو نیم بیہوشی میں رو رہی تھی اور کچھ ہوش و خرد سے بیگانہ لیٹی ہوئی تھی

جنہیں دیکھ عروب نے سختی سے اپنے لب بھینچے

چلو تو تھ کے ذریعے ڈریگو اور وائلڈ وولف سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جو کہ نہیں ہو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

عروب نے آٹھ کر باہر جانے کا سوچا مگر بیسمنٹ کے دوسرے دروازے کے باہر قدموں کی چاپ سن کر
ارد گرد نگاہ دوڑائی

چھپنے کی کوئی خاص جگہ تو تھی نہیں مگر پھر بھی آگے بڑھ کر ٹیبل کے پیچھے ہو گئی

بھاگو یہاں سے باہر آرمی والوں نے اٹیک کر دیا ہے۔ اور وہ لڑکی بھی کمرے میں موجود نہیں۔ ایس ایچ اوجو
ٹیبل پر پڑے گلاسوں میں شراب انڈیل رہا تھا

اپنے آدمی کی آواز پر ایک جھٹکے میں اپنی جگہ سے اٹھا

جبکہ اس کے ساتھ ہی اس کے غنڈے نما ساتھی۔ اور اے ایس پی اور انسپکٹر بھی کھڑا ہو گیا۔

"گالی *** نکلی کسی ایجنسی کی بندی۔ بکو اس کی بھی تھی کہ تھوڑا صبر رکھو۔ اچھے سے معلومات نکلوا لو۔

ابھی کل وہ چھو کڑا قتل کر کہ جیل سے نکلا تھا۔ مگر میری یہاں سالانہ کون ہے۔ مزے لینے تھے لے لو

مزے۔ تصویر دیکھ کر پاگل ہوئے پڑے تھے۔۔۔

لگا گئی واٹ ہماری۔ اب میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔ اپنے آدمیوں کو فون کرو کہ جلدی پہنچے۔ اور تب تک

بیسمنٹ میں چلو۔ جو مرتا ہے باہر مرنے دو۔ بیسمنٹ کا دروازہ اندر سے ایک بار لاک ہو جائے تو باہر سے کھلنا

ناممکن ہے۔ اب چلو جلدی وہاں۔ ایک بار وہ لڑکی میرے ہاتھ آجائیں چمڑی ادھیر دوں گا"۔۔۔ اے ایس

پی دھاڑا تو باقی سب بھی غصے سے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے

اے ایس پی کے آگے بڑھنے پر وہ سب بھی بیسمنٹ کی جانب بڑھے

Posted On Kitab Nagri

دروازا کھلنے سے پہلے عروب دروازے کی اوٹ میں ہو گئی
جیسے ہی دروازہ کھلا تو سب سے پہلے ایس ایچ او داخل ہوا
جس پر عروب نے وار کر کہ اسے اپنے شکنجے میں لے کر چھری اس کی شہہ رگ پر رکھ دی
جسے دیکھ باقی سب چونک گئے

"ہتھیار پھینکو سب کے سب اور ہاتھ اوپر کر کہ کھڑے ہو جاؤ" — عروب کے دھاڑنے پر ان سب نے دانت
کچکا کر اسے دیکھا

عروب کو بس یہ ڈر تھا کہ کبھی وہ ان معصوموں کو نشانہ بنا جائے اور اگلے ہی لمحے وہی ہو جس کا عروب کو ڈر تھا
اور بیسمنٹ میں چیخ و پکار گونج اٹھی جب اے ایس پی نے اپنی گن سے سامنے پڑی لڑکی کے جسم کو گولیوں سے
چھانی کر ڈالا

جسے دیکھ عروب کا پورا وجود کپکپا اٹھا

"اب تو سالی یہ چھری ہٹائے گی — یا میں ان باقیوں کو بھی اوپر بھیجو" —

اے ایس پی کی بات سن کر عروب نے چھری نیچے پھینکی

مگر وہ جانتی تھی مار تو وہ اسے دے گے ہی

مگر اگر مقابلہ نہ کیا تو جان کے ساتھ عزت بھی جائے گی

جو عروب ایمان شاہ کو منظور نہیں تھا

وہ ایمان شاہ کی عزت تھی — ایمان شاہ کی امانت کی حفاظت کرنے کے لیے عروب شاہ کسی بھی حد سے گزر سکتی
تھی

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے ایس ایچ او کو سامنے کھڑے لوگوں پر دھکا دیا
اور ایک ہی جست میں آگے بڑھ کر ایک آدمی پر وار کر کہ اس کے ہاتھ سے گن چینی
بنا نہیں سمجھنے کا موقع دے

انسپکٹر اور اس کے ساتھ کھڑے دو غنڈوں کو سیکنڈ میں جہنم واصل کیا
عروب اے ایس پی کا نشانہ لیتی مگر اس سے پہلے ہی گن کی گولیاں ختم ہو گئی
ابھی عروب کچھ اور کرتی اے ایس پی کی گن سے نکلتی دو گولیاں عروب کے پیٹ سے آر پار ہوئی
ہاتھ میں تھامی گن زمین بوس ہوئی تھی

ابھی لڑکھڑا کر گرتی کہ اے ایس پی اپنے گرے ہوئے بندے کی لاش سے گزر تاغصے سے بل کھاتا آگے بڑھا
"اے سالی مر نہیں سکتی تو— تیری اس چال کا حساب لینا ہے میں نے سود سمیت— آنکھیں بند نہیں کرنی—
ایک بار ان لوگوں کو جانے دے پھر تیری چمری ادھیرتا ہوں"— عروب کو گرنے سے پہلے بالوں سے پکڑ کر
اپنے سامنے کھڑا کر کہ

اپنی ٹانگ کو پیچھے کو فولڈ کر کہ گھٹنا عروب کی گولیاں لگے زخم پر مارا
تو بیسمنٹ میں چھائے موت سے سکوت میں عروب کی دلہوز چینی گونج اٹھی

عروب کو زمین پر پھینک کر اس کے چہرے اور پیٹ پر ٹھوکروں کی بارش کی تو عروب کی چینی اس ظلم پر حلق
میں ہی دم توڑ گئی

دروازے لاک کر دو ان کے آنے کا انتظار کر رہے ہو— اے ایس پی کے دھاڑنے پر اس کے ساتھی ہڑ بڑا کر
آگے بڑھے

Posted On Kitab Nagri

جبکہ عروب کے منہ سے بہتا خون فرش پر گرنے لگا
پیٹ سے بھل بھل بہتا خون زمین کو اپنے رنگ میں رنگتا چلا گیا
بند ہوتی آنکھوں۔ رکتی سانسوں اور دھڑکنوں کے درمیان دل اور روح نے تڑپ کر ایک آخری بار۔ مرنے
سے پہلے آخری بار ایمان شاہ کو شدت سے دیکھنے کی خواہش کی تھی
وہ ایمان شاہ جو عروب شاہ کی روح میں بستا تھا۔ وہ ایمان شاہ جس کی محبت عروب شاہ کی رگ رگ میں بس چکی
تھی۔ وہ ایمان شاہ جس کے ساتھ عروب شاہ نے عشق کی منزلوں کو طہ کرنا تھا
۔ وہ ایمان شاہ جو عروب شاہ پر مرتا تھا۔ وہ ایمان شاہ جو عروب کو دیکھ کر ہی تو جیتا تھا۔ وہ ایمان شاہ جو اپنی ہر
تکلیف کو نظر انداز کر کہ عروب شاہ کو خود میں چھپا لیتا تھا۔ اور آج عروب شاہ کا دل چیخ چیخ کر اسے پکار رہا
تھا۔ آج اس کا پور پور تکلیف میں تھا اور وہ چاہتی تھی ایک آخری بار ایمان شاہ اسے اپنی آغوش میں چھپالے۔
وہ ایمان شاہ جو عروب کا ہراز تھا۔ عروب شاہ کا مان اور غرور تھا۔ جس کی ہر غرض سے پاک محبت عروب شاہ
کو معتبر کرتی تھی۔ جو اپنی بے پناہ محبتوں کا تاج عروب شاہ کے سر پر سجا چکا تھا۔
آج عروب اپنے ایمان شاہ کو دیکھنا چاہتی تھی ایک آخری بار جس ایمان شاہ کے دل پر حکمرانی کرتی تھی اسی کے
سینے پر سر رکھ کر مرنا چاہتی تھی
"مم۔۔۔ راب۔۔۔ چہ۔۔۔ مم۔۔۔ مان۔۔۔" ایک ہچکی آئی تو دو درد بھرے الفاظ کے ساتھ منہ سے بھل بھل خون بہنے
لگا
آنکھوں میں تڑپ لیے نظریں دروازے پر ٹکی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

ڈریگولان اور راستے میں آتے بندوں کو گراتا آگے بڑھ رہا تھا
وانلڈ وولف کو اندر جاتے دیکھ ڈریگو نے چھت کارخ کیا
کیونکہ باہر ان کے اور بندے بھی آچکے تھے
وانلڈ وولف اور اس کی ٹیم جیسے ہی لاونج میں آئی وہاں کوئی نہیں تھا
کمرے کی تلاشی لیتے جیسے ہی وائلڈ وولف ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے لگا
مگر وہاں پڑی لڑکی کو دیکھ اپنی ٹیم کو ہاتھ کے اشارے سے ہی باہر روکا
پلٹ کر ساتھ والے کمرے میں جا کر بیڈ سے چادر کھینچ کر اتاری اور تیز قدموں سے چلتا اس کمرے میں آیا
اس لڑکی کے گرد چادر اچھے سے لپیٹ کر اپنی ٹیم کو ایمبولینس بھیجنے کا میسج کیا
اپنے ساتھ موجود ایک ساتھی کو لڑکی کی حفاظت کے لیے روم کے دروازے کے باہر چھوڑ کر
باقی ٹیم کے ساتھ قدم اندر کی جانب بڑھائے
وہ لوگ جیسے ہی اس روم میں داخل ہوئے تو وائلڈ وولف نے بنا وقت ضائع کیے سیکرٹ دروازہ کھولا
کیونکہ وہ میپ کو بہت اچھے طریقے سے دیکھ چکا تھا
اگر دروازہ اس طرف تھا تو مطلب یہی دیوار ہوگی
دروازے کے کھلتے ہی وائلڈ وولف اور اس کی ٹیم اندھا دھند فائرنگ کرتی آگے بڑھ رہی تھی
عروب جس کی آنکھیں یمان شاہ کو دیکھنے کے لیے تڑپ رہی تھی یمان شاہ کو دشمنوں کو جہنم رسید کرتے بنا کر کے
آگے بڑھتے دیکھ ہونٹوں پر زخمی سی مسکراہٹ رینگ گئی

Posted On Kitab Nagri

تبھی ایک گولی یمان شاہ کے بازو کو چیرتی ہوئی گزری جس پر یمان شاہ نے سختی سے اپنے جبرے بھنچے اور ثابت قدمی سے آگے بڑھتا رہا

ایس ایچ او کے علاوہ سب کو جہنم واصل کر کہ یمان شاہ کی ٹیم جلدی سے ان بچیوں کو آزاد کرنے میں مصروف ہو گئی

"کہاں ہو عرو تم۔ ڈیم اٹ جان لینی ہے کیا میری۔ تم ایک بار سامنے آؤ اپنی ساری تڑپ کسی کا لحاظ کیے بغیر تم میں نا اتار دی میرا نام بھی یمان شاہ نے۔ کچھ بول کیوں نہیں رہی۔ میری آواز نہیں آرہی کیا عرو۔ تنگ مت کرو میں پاگل ہو جاؤ گا یار"۔ کان میں لگی بلوٹو تھ پر عروب سے بات کرنے کی کوشش کرتے یمان شاہ نے تڑپ کر کہا

اپنے بازو سے بہتے خون کی پرواہ کیے بغیر وہ ایک کونے میں کھڑا عروب کی آواز سننے کے لیے تڑپ رہا تھا عروب کے جواب نادینے پر سختی سے جبرے بھنچ کر اپنے اشتعال پر قابو پایا دل کو اس کے اس قدر بے چین اور تڑپنے ہر لعنت ملامت کر کہ آگے بڑھ کر ان بچیوں کو رسیوں سے آزاد کرنا شروع کیا

www.kitabnagri.com

اٹھ کر قدم ٹیبل کے دوسری جانب بڑھائے تو اگلا منظر دیکھ یمان شاہ کے قدم بری طرح لڑکھڑائے وہ لوگ آتے ہی پہلے دروازے کے قریب پڑی بچیوں کی جانب متوجہ ہو چکے تھے اس طرف تو کوئی ابھی آیا ہی نہیں تھا

عروب کو خون میں لت پت دیکھ یمان شاہ کو اپنا سانس رکنا محسوس ہوا قدموں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا

Posted On Kitab Nagri

تو گھٹنوں کے بل زمین پر گرا

اپنے سامنے اپنی زندگی کو یوں خون میں لت پت دیکھ ایمان شاہ کا دل جیسے دھڑکنہ ہی بھول گیا

ساکت آنکھیں عروب کے ارد گرد پھیلے خون سے ہوتی

عروب کے چہرے پر جار کی جہاں زخموں کے نشان موجود تھے

ان سے رستہ خون دیکھ ایمان شاہ کو لگا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

زخمی عروب شاہ تھی -- مگر دردیمان شاہ کو اپنے سینے میں اٹھتا محسوس ہو رہا تھا -- خون عروب شاہ کا بہہ رہا تھا جبکہ جان ایمان شاہ کو جان اپنی نکلتی محسوس ہو رہی تھی دنیا کی ہر چیز اس وقت ایمان شاہ کے لیے ساکت ہو چکی تھی -- ناسانس محسوس ہو رہی تھی -- اور ناراد گرد کی ہوش تھی -- بس ایسا محسوس ہو رہا تھا

کہ دنیا ختم ہو چکی ہے -- اور یہ جو نظر آرہا ہے یہ قیامت کا منظر ہے ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے پاؤں تلے سے ایک ہی جھٹکے میں زمین کھینچ کر ایمان شاہ کو منہ کے بل گرا دیا ہو اور اب وہ زمین میں ہی دھنستا جا رہا تھا -- جہاں ارد گرد صرف وحشتیں تھی -- خاموشی میں گونجتے موت کے سناٹے تھے

ڈریگو اور اس کی ٹیم چھت پر کھڑی ان دشمنوں کا مقابلہ کر رہی تھی مسئلہ یہ تھا کہ وہ اب بیک سائیڈ سے آئے تھے اور درختوں کے پیچھے چھپ کر وار کر رہے تھے ڈریگو کی ٹیم ایک طرف سے سب کلئیر کرتی تو وہ دوسری جانب سے نکل آتے مگر اب سب کو جہنم واصل کر کہ ڈریگو نے اپنی ٹیم کو کلئیر کا اشارہ کیا قدم نیچے کی جانب بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

جہاں اب باہر آرمی کی گاڑیاں اچکی تھیں بچیوں کو مُعتصم چوہدری کے اور فینچ میں بنے سیکرٹ ہاسپٹل لے جایا جا رہا تھا

وہ دنیا کی نظر میں تو ایک عام سا اور فینچ تھا

مگر وہاں اس کی بیسمنٹ میں سیکرٹ ہاسپٹل تھا

جہاں کسی مشن میں زخمی ہونے کے بعد ڈریگیا اس کی ٹیم علاج کے لیے آتی تھی

یا اپنے کسی مجرم کو زخمی حالت میں وہاں لے جایا جاتا تھا

جبکہ سیکرٹ ہاسپٹل کے علاوہ بلیک روم اور مُعتصم چوہدری کا پرسنل روم بھی وہی تھا

تیز تیز قدم لیتے مُعتصم چوہدری جیسے ہی نیچے آیا نظر غیر ارادی طور پر کرنل کی جانب اٹھی

جو کہ بیک سائیڈ اور فرنٹ کی درمیان موجود راہداری میں کھڑے تھے

بیک سائیڈ کے دروازے کی اوٹ میں کسی کو محسوس کر کہ مُعتصم تیز قدم لیتا کرنل کی جانب آیا

ابھی دوسری جانب موجود شخص کرنل کا نشانہ لیا تو مُعتصم نے جھٹکے سے کرنل کو پیچھے دھکا دیا

تو اس شخص کی چلائی گولی مُعتصم چوہدری کے سینے سے سینکڈ میں آر پار ہوئی

مگر گرنے سے پہلے مُعتصم نے اس پر گولی چلائی مگر دوسری جانب سے ایک ساتھ دو فائر کیے گئے

جس میں سے ایک مُعتصم چوہدری کے دائیں جانب کنپٹی کو چھوتا ہوا گزرا

اور دوسرا مُعتصم کو بچاتے میجر کے بازو میں لگا

"چوہدری" — بیان شاہ کی درد بھری دھاڑ وہاں گونجی تو سب ایک لمحے کے لیے اس بپھرے شیر کو دیکھ گھبرا

گئے

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ کرنل صاحب نے عروب کو ہاسپٹل بھیج کر یمان شاہ کو زبردستی یہاں روک لیا تھا ایک جانب اپنی جان سے عزیز بیوی تھی۔ تو دوسری جانب جان چھڑکنے والا دوست تھا۔ اور جو چیز اس وقت سب پر سب پر بھاری تھی وہ تھی ڈیوٹی

فرض کے آگے مجبور ہوتے یمان شاہ کو دنیا میں خود سے زیادہ بے بس انسان کوئی نہیں لگ رہا تھا وہ جتنا مرضی چلایا۔ جھپٹایا مگر اس کی ایک ناچلی

عروب کو۔۔۔ مُعْتَصِم چوہدری کو کہاں لے جایا گیا اسے اس بارے میں کوئی خبر نادی گی مُعْتَصِم چوہدری کو یمان شاہ نے اپنے کندھوں پر اٹھا کر ایسبو لینس میں ڈالا مگر اس کے بعد وہ کہاں گیا اسے کچھ خبر نہیں تھی

دیوانوں کی طرح وہ سیف ہاؤس اور جہاں جہاں مُعْتَصِم چوہدری ہو سکتا تھا دیکھ آیا تھا مگر ناعروب کی خبر ملی تھی نا مُعْتَصِم چوہدری کی

Kitab Nagri

&-----

"مجھے کچھ نہیں سمجھنا۔ ناہی کچھ سننا ہے۔ مجھے میری بیوی چاہئے۔ میرا دوست کہاں ہے۔ میں اس مشن کو کمپلیٹ کر چکا ہوں۔ آپ کے روکنے پر میں نے دوسرا سوال نہیں کیا۔ پہلے فرض کو نبھایا تھا۔ اور آپ لوگوں نے میری بیوی کو غائب کر دیا۔۔۔ اگر آپ لوگوں نے اس بارنا بتایا تو میں قسم کھا رہا ہوں میں سب کچھ جلا کر رکھ کر دوں گا۔"

پھر اس آگ کی لپیٹ میں چاہے جو مرضی آئے۔۔۔ ٹیبیل ہر دونوں ہاتھ مارتے چلا کر کہا تو میٹنگ روم میں بیٹھے بریگیڈیئر اور کرنل نے اسے تاسف بھری نظروں سے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"بیہیونگ مین۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ اپنی بیوی اور دوست کے لیے فکر مند ہیں۔ مگر یاد رکھیے وہ ہمارے ہی آفیسرز ہیں۔ اور ہمیں آپ سے زیادہ ان کی فکر ہے۔"

اور اس مشن کو پورا کر کہ آپ نے ہم پر احسان نہیں کیا۔ اس ملک میں رہتے ہیں یہاں کا کھاتے ہیں۔ آپ کا فرض تھا۔

آپ کی بیوی اور دوست تو صرف زخمی ہے اس فیلڈ میں آنے والوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے ساتھیوں کو اور اپنوں کو مرتے دیکھا ہے۔

یہ جو آپ کے دائیں جانب کرنل صاحب بیٹھے ہیں نا۔

ان کے والد سرحد کی حفاظت کرتے شہید ہوئے تھے۔۔۔ جس پر ان کی والدہ نے دل چھوٹا نہیں کیا۔ بلکہ انہیں بھی اس فوج کا حصہ بنایا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کا اکلوتا بھائی سینے پر دشمن کی آٹھ گولیاں کھا کر شہید ہو گیا۔

مگر سلام اس ماں کو جس نے اس بات پر بھی افسانہ کی۔ انہی کرنل صاحب کا اکلوتا بیٹا اسی فیلڈ میں آیا اور شہادت کا رتبہ حاصل کر کہ والد کا نام بلند کر گیا۔

تب یہ ان ڈیوٹی تھے۔۔۔ مگر اکلوتے بیٹے کی موت کی خبر سن کر دل پر پتھر رکھ کر دو لفظ حوصلے کہہ کر فون رکھ دیا۔ اور خود مر مٹنے کے لیے مشن سر انجام دیتے رہیں۔۔۔

آپ کی تو بیوی ہے یمان شاہ۔ یہاں پانچ پانچ ماہ کی چھٹی کے بعد اپنی شادی پر جانے کی تیاریاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ گھر میں شادیانے بچ رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر اس گھر میں ڈولی کی جگہ شہید کا جنازہ جاتا ہے۔

مگر تب بھی وہ ماں شکوہ نہیں کرتی۔ بلکہ فخر سے اپنے بیٹے کو رخصت کرتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہم فوجی ہے یمان شاہ۔ ہم اپنے ملک اور اس کے سبز ہلالی پرچم کو بلند رکھنے کے لیے قربانیاں دینی ہوتی ہیں۔ ہمیں پرچم میں چمکتے چاند اور ستارے کی روشنی کو برقرار رکھنا ہے۔ ہم اگر ان چھوٹی موٹی باتوں پر چیخنے چلانے اور تڑپنے لگی جائے تو عام عوام میں حوصلہ کہاں سے آئے گا۔ آپ ڈریگو کی ٹیم کے بندے تھے۔۔۔ مگر اب ہم آپ کو ایک پراپر ایڈیٹور بنٹیٹی دینا چاہتے ہیں۔ آج سے آپ میجر یمان شاہ ہیں۔ آپ کو کل پی ایم اے جانا ہے۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا مشن آپ کے لیے تیار ہے۔ واپسی پر آپ کو بیوی اور دوست دونوں مل جائیں گے۔" بریگیڈیئر کے سخت لہجے پر یمان شاہ بالکل خاموش ہو گیا

جیسے طوفاں کے بعد سمندر میں ٹھہراؤ آجاتا ہے بالکل ویسے ہی بریگیڈیئر صاحب کا فون رنگ ہوا تو انہوں نے یس کر کہ کان سے لگایا جبکہ یمان شاہ کی چھٹی حس نے اشارہ کیا کہ یہ فون معتصم اور عروب کے بارے میں ہی ہو گا اور بالکل ویسا ہی ہو فون کے بند ہونے پر بریگیڈیئر یمان شاہ کی جانب متوجہ ہوا "پوروائف از آؤٹ آف ڈینجر بٹ شی لوسٹ ہر چائلڈ۔ اینڈ ڈریگواز سٹل ان ڈینجر۔ اسی لیے اسے یہاں سے شفٹ کر رہے ہیں"۔ بریگیڈیئر کا ایک ایک لفظ یمان شاہ کو پگھلے ہوئے سیسے کی مانند اپنے کانوں میں رستہ محسوس ہوا

Posted On Kitab Nagri

"میرا بیٹا ہو گا تو اس کا نام کبیر یمان شاہ رکھوں گی۔ جس کی آنکھوں کا کلر میری آنکھوں جیسا ہو گا۔ اور آئی لیشیز اور آنکھیں بھی موٹی موٹی تمہارے جیسی ہو گی"۔۔۔ یمان میں کے سینے پر تھوڑی ٹکائے یمان شاہ کے چہرے پر اپنی مخروطی انگلیوں کو پھیرتے عروب نے کہا

تو یمان شاہ نے مسکرا کر عروب کی کمر کے گرد گرفت سخت کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا

وہ دونوں اس وقت یمان شاہ کے آفس میں موجود تھے

وہ اپنے کیس میں ہوئی ایپڈیٹ معتصم چوہدری سے ڈسکس کرنے آئے تھے
جس کے بعد معتصم تو چلا گیا

مگر یمان شاہ عروب کو زبردستی اپنے آفس میں لا کر اپنے حصار میں قید کیے ہوئے تھا

"میری بیٹی ہو گی۔ بہت پیاری اور کیوٹ سی۔ میں اسے بالکل ایک شہزادی بنا کر رکھوں گا۔ اسے کبھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا"۔۔۔ عروب کی ناک کو نرمی سے چھو کر شدت سے کہا تو عروب نے منہ

بسور کر یمان شاہ کو دیکھا

"مجال ہے کبھی جو تم میری بات مان جاؤ۔ کبھی میری ہاں میں ہاں ملا دو۔ دیکھنے والوں کو لگتا ہے جیسے بہت ہی

کوئی بیوی کا حکم بجالانے والا بندہ ہے۔ بیوی کی ہر بات پر سر جھکانے والا ہے۔۔۔

جبکہ یہاں تو حقیقت ہی کچھ اور ہے نواب صاحب کا بس چلے تو سانس بھی اپنی مرضی سے لینے دے"۔۔۔ عروب

نے منہ بسور کر کہا تو یمان شاہ کا مدھم تہتہہ آفس کی فضا میں گونجا

کروٹ بدل کر عروب کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لے کر اپنے ہونٹ عروب کی گردن پر رکھے

Posted On Kitab Nagri

"ناشکری لڑکی ہر بات تو تمہاری مانتا ہوں۔ کبھی تمہاری بات سے انکار کیا"۔ عروب کے ہونٹوں پر شدت بھرا لمس چھوڑا تو عروب نے حیرت سے یمان شاہ کو دیکھا

"کک۔ کب مانی ہے میری بات۔ کب انکار نہیں کیا"۔ عروب نے بے یقینی لیے پوچھا تو یمان شاہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

"جب بھی تم نے مجھے خود کے قریب بلایا میں آیا ہوں نا۔ جب بھی تم نے مجھے بہکایا میں نے کمپلینٹ کرنے کی بجائے کہ ایک آفیسر مجھ جیسے معصوم شہری کو بہکا رہی ہے۔ میں بہک کر تمہاری وجود میں کھو گیا۔ تمہاری اٹکتی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کر کہ تمہیں بچایا ہے کتنی بار"۔ عروب کے ہونٹوں پر بے باک جسارتیں کرتے بے باک لہجے میں سرگوشی کی تو عروب کا دل کیا یمان شاہ کا سر پھاڑ دے اس سے پہلے

عروب کچھ کرتی یمان شاہ عروب پر جھکتا اسے خود میں قید کرتا چلا گیا

"بد تمیز۔ لوفر۔ دو نمبر انسان۔۔۔ میرا بیٹا ہو گا اور وہ بالکل بھی تم جیسے شخص پر تو بالکل نہیں جائے گا"۔

عروب نے اپنی شرٹ ٹھیک کرتے ہوئے دبے دبے لہجے میں چلا کر کہا
توصوفے پر اپنے دونوں ہاتھ سرتلے باندھ کر شرٹ لیس لیٹے یمان شاہ نے بے باک نظروں سے عروب کے تپتے چہرے کو دیکھا

"میری معصوم بلی۔ تم یونہی میرے پاس رہو۔ تو پھر صرف ایک کیادل کھول کر بچے پیدا کرے گے"۔
عروب کی کمر کو اپنی گرفت میں لیتے عروب کو خود پر جھکاتے ہوئے کہا تو عروب نے دانت کچکچا کر یمان شاہ کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"ایک کیا سو بھی ہوئے تو مجھے قبول ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی تم جیسا ٹھہر کی ناہو" عروب اپنی بات مکمل کر کہ اٹھتی اس سے پہلے ہی یمان شاہ نے عروب کا ہاتھ تھام کر اسے صوفے پر لٹایا اور خود اس پر جھک آیا

"سوڈن میری جان۔ چلو اسی خوشی پھر پیار کرتے ہیں"۔ عروب کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھا کر خوشی سے چلا کر کہا تو اس اچانک ہونے والی افتاد پر عروب پھر پھر ابھی ناسکی

جبکہ یمان شاہ عروب کو خود میں قید کیے سب کچھ فراموش کر چکا تھا

آفس کی معنی خیز خاموشی میں عروب کی دہائیاں عروج پر تھی جبکہ یمان شاہ کے قہقہے اور معنی خیز سرگوشیاں گونجتی تو عروب کو چپ لگ جاتی

"آپ کو نہیں لگتا ہمیں ایک بار وولف کو ایجنٹ گرے سے مل لینا دینا چاہئے تھا"۔ کرنل کی آواز پر بریگیڈیئر نے دروازے سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھا

"وہ وائلڈ وولف ہے کرنل صاحب۔ ڈریگو کی پرورش میں بننے والا۔ ہم اسے فرض یاد دلا کر چپ تو کروا سکتے ہیں۔"

مگر اگر وہ اپنے دوست یا بیوی کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو وہ حشر برپا کر دیتا۔ وہ ایک جنونی انسان ہے۔

ایجنٹ گرے اور ڈریگو کا اس وقت منظر سے غائب ہونا ہی سب سے بہتر ہے۔

تب تک یمان شاہ پی ایم اے میں رہے گے تو ان میں حوصلہ پیدا ہو گا۔ اپنے ارد گرد دوسروں کو دیکھے گے تو دوسروں کی تکلیف اور دکھ کا اندازہ بھی ہو گا۔

ویسے بھی وہ ڈریگو کی آمانت ہے ہمارے پاس۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی حفاظت کے لیے یہی بہتر لگا مجھے۔ سب کچھ معمول پر جیسے ہی آئے گا۔ یمان شاہ کو اسی وقت واپس بلا لیا جائے گا"۔ بریگیڈیئر کے تفصیلی جواب پر کرنل نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

یہ منظر عقیدت شاہ کی عدالت کا تھا

جہاں سامنے موجود ایک ٹیبل پر کچھ مائیکز کو سیٹ کیا گیا تھا۔ ٹیبل کے دوسری جانب تین کرسیوں پر

ڈی پی اوصاحب، آر سی اوصاحب اور پی پی اوصاحب سر جھکائے بیٹھے تھے

جبکہ ٹیبل کے اس جانب دائیں طرف ہاتھوں اور پاؤں میں ہتھکڑیاں لگائے سر جھکائے کرسی پر ایس ایچ او علی کاظمی بیٹھا ہوا تھا

اور سامنے عقیدت کی ٹیم کیمرے سیٹ کیے ہوئے کھڑی تھی

"تو بتائے مسٹر علی کاظمی کیا آپ نے اس بچی کا کیس سولو نہیں کیا تھا۔ کیا آپ نے کیس سولو کر کے یہ منشن

نہیں کیا تھا کہ بچی کا قتل ہو چکا ہے۔ شی از ڈیڈ۔ اور پھر اس کے جرم میں اس کے رشتہ دار کو حراست میں

نہیں لیا گیا تھا"۔ عقیدت شاہ کی سخت آواز گونجی تو

www.kitabnagri.com

سب افسران کی نظریں علی کاظمی پر گئیں

"یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے اس کیس کو اکیلے سولو نہیں کیا۔ اور کہی بھی اس بچی کی ڈیٹھ مینشن نہیں کی

گئی۔ یہ سب اپنے شو کی ریٹنگ بڑھانے کے لیے کر رہی ہیں۔ میں بے قصور ہوں"۔ علی کاظمی چلاتے

ہوئے بولا تو عقیدت شاہ نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا

اپنی جگہ سے اٹھ کر مضبوط قدم لیتی اس کے سامنے آکر رکی

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب اگر میں اپنی ریٹنگ کے لیے کر رہی ہوتی نا بیٹا۔۔۔ تو تمہیں مار کر جوتے کے ہار پہنا کر سب کے سامنے لاتی۔ گھٹیا ذلیل انسان۔ اب اگر ایک لفظ منہ سے سچ ناکلا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گی"۔ عقیدت شاہ کے سرد لہجے پر علی کاظمی نے اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کیا

"دیکھے میڈم۔ ایک تو بنا کسی ثبوت کے آپ ہمارے بندے کو اس قدر تشدد کا نشانہ بنا چکی ہیں۔ اسے مجرم ٹھہرا رہی ہیں۔ اس کے ساتھ آپ ہمارا قیمتی وقت بھی برباد کر رہی ہیں۔ اور پھر بنا اجازت آپ شو بھی ریکارڈ کر رہی ہیں۔ ہم آپ کے عورت ہونے کا لحاظ کر رہے ہیں ورنہ ہم آپ کے خلاف ایکشن بھی لے سکتے ہیں"۔ پی پی او کے کہنے پر عقیدت نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اوجسٹ شیٹ اپ۔ لحاظ مائے فٹ۔ آپ لوگوں کے ہوتے اس قدر ظلم اور بربریت ہو رہی ہیں اور آپ لوگوں آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ کچھ ماہ پہلے ایک بچی اغواء ہوتی ہے۔ اس کے ورثاء تھانے آکر اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرواتے ہیں۔ اور بعد ازاں آپ کا یہی قابل ایس ایچ او علی کاظمی اس کے ہی رشتہ دار کو بچی کے اغواء، زیادتی اور قتل کے کیس میں اندر کر دیتا ہے۔"

www.kitabnagri.com

اس شخص پر اس قدر تشدد اور بربریت ڈھائی جاتی ہے کہ وہ شخص اس جھوٹے الزام کو اپنے سر لے لیتا ہے۔ اور عدالت اسے دفعہ تیس سو دو کی سزا سناتی ہے۔ ایک بندے کو تیس سو دو کی سزا سنائی گئی ہے۔۔۔

لیکن آپ لوگوں کے لیے یہ کوئی بات ہی نہیں۔ اور وہی بچی چند ماہ بعد کسی گروہ سے بازیاب ہو کر زندہ سلامت گھر آجاتی ہے تو یہ ایس ایچ او صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے تو کوئی کیس سولو نہیں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر انہیں اسی کیس پر میڈل دیا جاتا تو تب یہ کیس انہوں نے اکیلی جان نے سولو کیا ہونا تھا۔

اور رہی بات ثبوتوں کی۔ تو یہ لیس ثبوت۔ اور جھٹلا کر دکھائے ذرا مجھے۔

میرا دماغ خراب نہیں کہ اس جیسے شخص کا ہر جرم ثابت ہونے کے بعد یوں زندہ سلامت رہنے دوں۔

یہ کیس آرمی والوں کا تھا۔

انہوں نے آپ کے اس قابل آفیسر کے فارم ہاؤس پر چھاپہ مار کے بہت سے درندوں کو جہنم واصل بھی کیا۔۔

اور بچیوں کو بازیاب بھی کروایا ہے۔

اب

دے انہیں جواب "۔ عقیدت شاہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہتے فائل پٹکنے کے انداز میں ان افسران کے آگے

رکھی

تو ان کے چہروں کے رنگ پل میں زرد ہوئے

"میرا سوال آپ سے ہے ڈی پی او صاحب +۔ آپ تو ہیڈ آف پولیس ایریا ہے۔ کیا آپ کو بھی اس بات کا

اندازہ نہیں تھا

www.kitabnagri.com

کہ آپ کے تھانے میں کس طرح کے لوگ کام کر رہے ہیں۔ یا کس طرح کام کر رہے ہیں۔

اتنی ہی اندھیر نگری ہے کہ آپ سب اندھے ہو گئے تھے۔۔۔ کہ یہ سب دیکھ بھی ناسکے۔

پی پی او صاحب اس صوبے کے پولیس آفیسر ہے نا۔

کیا ایک بار بھی زحمت کر کہ ان تھانوں اور جیلوں کا رخ نہیں کیا۔

کہ وہاں کہ کیا حالات ہیں۔ کیسا سلوک رواں رکھا جا رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

یابس آپ لوگ اندھا دھند اپنی تجوریاں اور پیٹ بھرنے میں مصروف تھے
غریب عوام جائے بھاڑ میں۔ ان کے ساتھ ہوا ظلم ظلم کونسا ہے۔
ان کا تو سب سے بڑا گناہ ہی یہی ہے کہ وہ غریب ہے۔ پیسہ نہیں ہے تو آواز کیسے اٹھائیں گے۔ آپ لوگوں
کے مقابل کیسے آئیں گے۔

تو دیکھیے ناظرین ہمارے افسران کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔
رینالہ خورد سے چیچہ وطنی کے ایریا میں یہ پہلی بچی نہیں تھی۔
اس کے علاوہ بھی لاتعداد بچیوں کے ڈراپ سین۔ اغواء، قتل اور زیادتی کے کیس ہیں۔
جن میں سے صرف دس بارہ رپورٹ ہوئے ہیں۔
باقیوں کی تو کوئی خبر ہی نہیں ہے۔

آپ لوگوں کو بتاتی چلو کہ رینالہ خورد اور ساہیوال کے درمیان جو پٹی ہے۔ اس میں وہی غنڈے نما لوگ ہیں
جو اپنی پاؤں اور پیسے کا استعمال کر کے غیر قانونی طریقے سے قانون کی آنکھوں میں دھول جھونک کر
اپنی مرضی کے افسران کو تعینات کرتے ہیں۔ یہ ایس ایچ او علی کاظمی انہی کی پیداوار ہے۔
حیران کن بات یہ ہے کہ ناباہر سے آکر کوئی یہاں تعینات ہوتا ہے۔ اور ناہی یہ کہی اور جا کر تعینات ہوتے
ہیں۔

بچیوں کے اغواء ہونے پر انہیں کے ورثا اور لواحقین کو دھڑ لیا جاتا ہے۔
یہ درندہ نما علی کاظمی جس جگہ پہلے تعینات تھا وہاں ایک ایہانامی بچی اغواء ہوتی ہے۔
بعد ازاں اس کے ہی دادا کو بچی کے اغواء، زیادتی اور قتل کے کیس میں دھڑ لیا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس ادھیڑ عمر شخص کو اس قدر ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ وہ اس حد تک مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ میڈیا اور افسران کے سامنے اپنی ہی پوتی کے اغواء، زیادتی اور قتل کے آلام کو اپنے سر لے لیتا ہے۔

یہ سب کہلوانے والا کون ہوتا ہے۔ یہی علی کاظمی ہوتا ہے

جس کے ظلم کو برداشت نہ کر پاتے اس قدر گھناؤنا الزام اپنے سر لے کر وہ اس کا اعتراف کر لیتے ہیں۔

اور بعد ازاں انہی علی کاظمی کو ان کی بہادری پر میڈیا کے سامنے میڈلز سے نوازا جاتا ہے۔

میر اسوال نا پی پی او سے ہے ناڈی پی او صاحب سے، میر اسوال ہمارے پی ایم صاحب سے ہیں۔

جو اس ملک کو ریاست مدینہ بنانے کا کہتے ہیں۔

کیا وہ اندھے ہیں جو انہیں اپنی ریاست میں جو کچھ ہو رہا ہے نظر نہیں آ رہا۔

میر اسوال اس پی ایم سے ہے جو انٹرنیشنل لیول پر انگلش میں تقاریر کر کے گوروں کا منہ بند کروا رہا ہے۔ کیا وہ

صرف انٹرنیشنل مسائل کو دیکھنا ہی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اپنی نیشنل انٹرنیشنل جائے بھاڑ میں۔

www.kitabnagri.com

اپنی تقاریر میں ہمارے پی ایم صاحب حضرت عمر فاروق رضہ جیسے حکمران کی مثالیں دیتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضہ کا کہنا تھا کہ اگر ان کے دور حکومت میں اگر کتا بھی دریا کے کنارے پر مر گیا تو اس کا

حساب انہیں دینا ہو گا۔

حضرت عمر فاروق رضہ جن سے بہتر حکمران نا آیا ہے نا اسکے گا۔ اس کی مثالیں ہمارے پی ایم صاحب دیتے ہیں

تو کیا نہیں جانتے کہ وہی حکمران قیامت کے دن کے حساب سے کس قدر ڈرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حضرت عمر فاروق رضہ ایک بہترین حکمران ہونے کے باوجود حساب کے دن سے ڈرتے تھے ---
کیا ہمارے پی ایم صاحب کو کوئی ڈر خوف نہیں۔ یہ صرف تقاریر ہی کر سکتے ہیں۔
ہم میڈیا والے چاہے ریٹنگ کے لیے ہی کرتے ہیں۔ مگر جرائم کو اور مجرم کو دکھاتے تو ہیں۔
کیا یہ نیوز نہیں دیکھتے۔ یہ نہیں دیکھتے کس طرح ایلٹ کلاس کے لوگوں کے گھروں میں کام کرنے والیوں کو
ہر لیس کیا جاتا۔

معصوم بچوں اور بچیوں کو آئے دن زیادتی کا نشانہ نہیں بنایا جاتا۔
کیا ریاست مدینہ ایسی ہوتی ہے۔ جس کا دعویٰ ہمارے پی ایم صاحب کرتے ہیں۔
اس شو کا مقصد آپ لوگوں میں ڈر پیدا کرنا نہیں تھا۔ نا ہی آپ لوگوں کو اپنے ملک کے انصاف سے بدگمان
کرنا تھا۔

بلکہ آگاہ کرنا تھا کہ نا امید نا ہو۔ اگر شیطان نے کہا تھا کہ وہ قیامت تک رب کے بندوں کو بھٹکائے گا تو
ہمارے رب نے بھی قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے بندوں کو معافی مانگنے پر معاف کرے گا۔
ان کی رہنمائی کرے گا۔ اور یقین مانے ابھی بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اللہ پر اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔ حق اور سچ کی راہ میں چلنے والے ہیں۔
اگر یہاں علی کا ظمی جیسے درندے ہیں تو۔ مُعْتَصِم چوہدری جیسے سویر بھی موجود ہیں۔
جنہوں نے بغیر کسی غرض کے پاک آرمی کو ان کے خلاف ثبوت دیے۔ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر۔
اگر ظلم ہے تو ظلم کے خلاف لڑنے والے اسے مٹانے والے بھی ہیں۔
میں حیران ہوں کہ جس مرد کو رب نے ہم عورتوں سے ایک درجہ بلند رکھا۔ اسے محافظ قرار دیا۔

Posted On Kitab Nagri

عورتوں کو ان کے تابع کیا۔

پھر ایسا کیا ہوا کہ وہ محافظ کی بجائے حوس پرست بن کر اپنی ہی عزتوں کے لٹیرے بننے لگ گئے۔
مرد کو مردانگی اور طاقت کا پیکر سمجھا جاتا ہے۔

مگر یہ مرد پر منحصر کرتا ہے کہ وہ اپنی مردانگی کو کس طرح ثابت کرتا ہے۔

ایک حوس پرست عزتوں کو تار تار کرنے والا بن کر۔ یا ایک محافظ بن کر ان عزتوں کی حفاظت کر کہ۔
یہ گمراہی دین سے دوری پر ہے یا دل میں انسانیت کے ختم ہو جانے پر۔

یہ سوال تو شاید سوال ہی رہے۔ مگر میری حکومت اور عدالت سے درخواست ہے کہ اس درندے کو سخت
سے سخت سزا سنائی جائے

-----&&&&&

دو ماہ بعد:-

معتصم چوہدری نے جانے کے بعد ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا تھا۔
بس اس کے جانے کے بعد ایک دفعہ اس کا ذکر خبروں میں ہوا اور اس کے بعد ایک آرمی آفیسر حویلی آیا تھا۔
اس کا کہنا تھا کہ معتصم چوہدری نے جن کے خلاف ثبوت دیے تھے
وہ لوگ اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

معتصم چوہدری کی حفاظت کے لیے اسے آرمی کی کسٹڈی میں رکھا ہوا ہے۔

جیسے ہی وہ مجرم پکڑے جائیں گے اسے حویلی بھیج دیا جائے گا

Posted On Kitab Nagri

اس بات پر صلاح الدین صاحب کاسینہ فخر سے چوڑا ہو گیا کہ ان کے بیٹے نے کس قدر بہادری کا مظاہرہ کیا اور ان بچیوں کو بازیاب کروایا

جبکہ حیات کو یہ سن کر خوشی تو ہوئی تھی

مگر معتصم چوہدری کی جان کو خطرے میں سن اپنی جان لبوں پر آگئی تھی

اور ایک آیت تھی جو اپنی پیدائش کے پہلے دودن تو ناروئی

مگر اس کے بعد اب تک وہ ایک پل کے لیے بھی خاموش نہیں ہوئی تھی ---
دن رات بخار میں تپتی وہ روئے جاتی تھی ---

نور بیگم کا کہنا تھا کہ رونے میں تو وہ حیات کو بھی پیچھے چھوڑ گئی ہے

مگر فکر کی بات یہ تھی کہ اس کا بخار کسی طور کم نہیں ہوتا تھا

وہ معصوم جان جس قدر صحت مند پیدائش کے وقت تھی اب اس سے آدھی رہ گئی تھی

حیات اور صلاح الدین نور بیگم نے کوئی ہاسپٹل اور حکیم نہیں چھوڑا تھا مگر اس کا بخار نا اترا

نور بیگم کا کہنا تھا کہ اسے نظر لگ چکی ہے
www.kitabnagri.com

آج پھر حیات اور صلاح الدین صاحب شہر آئے تھے آیت کی دوا لینے

رات آیت کی طبیعت اس قدر خراب ہوئی کہ رنگت نیلی پڑنے لگی

اپنی بیٹی کی تکلیف پر حیات تڑپ اٹھی

"حیات پتر دھوپ میں کھڑی نا ہو --- گاڑی میں جا کر بیٹھ جا میں یہ دوا کے آؤ" --- صلاح الدین صاحب نے

حیات کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو حیات نے اثبات میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی پارکنگ کی جانب بڑھی
سوچو کا محور ہمیشہ کی طرح مُعْتَصِمِ چوہدری کی ذات تھی
جس نے پلٹ کر ایک بار بی خبری کی تھی۔ وہ جو بیٹی بیٹی کی رٹ لگائے رکھتا تھا۔ وہی بیٹی دن بدن مر رہی
تھی۔ مگر اس شخص نے پلٹ کر ایک بار بھی نہیں پوچھا تھا۔
مُعْتَصِمِ چوہدری کی جدائی اور بیٹی کی بیماری نے حیات کے چہرے پر سچی رہنے والی مسکراہٹ کو نوج پھینکا تھا۔
وہ مُعْتَصِمِ چوہدری جو حیات کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ نجانے کہا تھا جبکہ حیات کا دن رات
اپنی بیٹی کے ساتھ تڑپتے ہوئے گزر رہا تھا۔
دل میں اس ستمگر سے لاکھ شکوے تھے۔۔۔
کیا اس کے پاس وہاں موبائل تک نہیں تھا کہ وہ گھر ایک بار فون کر کہ اپنی بیٹی کے بارے میں ہی پوچھ لیتا۔
حیات کا سارا دن گاؤں کے مسائل اور رات آیت کے ساتھ جاگتے گزرتی تھی۔
اپنی بیٹی کو تڑپتا دیکھ حیات کا دل پھٹنے والا ہو جاتا تھا۔
شائستہ بیگم کا فون آیا تو انہوں نے بتایا کہ ایمان اور عروب ابھی ہنی مون سے واپس نہیں آنا چاہتے۔
جس پر حیات نے اپنی بہن کی خوشیوں بھری زندگی کے لیے لاکھ دعائیں کر ڈالی۔
اب تو راتیں آیت کے ساتھ جاگ کر گذرتی۔ یا مُعْتَصِمِ چوہدری کی حفاظت اور واپسی کے لیے دعائیں کرتے
گزرتی۔
مُعْتَصِمِ چوہدری کو ہمیشہ حیات کے آگے سخت چٹان بن کر کھڑا ہو جاتا تھا۔ کسی دکھ اور تکلیف کو حیات تک
آنے نہیں دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج اس قدر بے خبر تھا کہ اس کی بیوی اور بیٹی کس قدر دکھ اور تکلیف سے گزر رہی ہیں
حیات اور ماں جی اس معصوم کو بیمار سمجھتی تھی
مگر وہ معصوم تو اپنے اس باپ کی تکلیف پر تڑپ رہی تھی جس کے لمس کو ایک بار محسوس کیا تھا
وہ اس باپ کے لیے تڑپ رہی تھی جو ملک سے باہر ہوش و خرد سے بیگانہ ہاسپٹل کے بیڈ پر مشینوں میں جکڑا ہوا
تھا

جو فرض نبھاتا نبھاتا رشتوں سے اس قدر دور ہر گیا تھا۔
حیات نے پارکنگ میں آکر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو ڈرائیور اور کار نظر نہ آئی
اگست کی جلادینے والی دھوپ میں کھڑی وہ ڈرائیور کو ڈھونڈ رہی تھی
کہ تبھی نگاہ باہر سڑک کے دوسری جانب کھڑی اپنی کار پر گئی
تو کندھوں پر معتصم چوہدری کی لی اجرک کو اچھے سے لپیٹ کر آیت کو نرمی سے خود سے الگ کر کے اس کارویا
رویاسرخ چہرہ دیکھا
آیت کے نقوش میں معتصم چوہدری کو دیکھتے حیات نے اپنے لب اپنی بیٹی کے ماتھے پر رکھے اور اسے خود میں
بھینچ لیا

اور تیز قدم لیتی سڑک کی جانب آئی
ابھی حیات آگے بڑھتی کہ دائیں جانب سے کار آتی دکھائی دی
جسے دیکھ حیات نے قدم پیچھے لے لیے تاکہ وہ کار گزر جائے اور پھر وہ گزرے
سڑک پر اس وقت ٹریفک ناہونے کے برابر تھی

Posted On Kitab Nagri

جبکہ سڑک کے دوسری جانب کچھ سٹال لگے ہوئے تھے
اور ان کے پاس حیات کی کار کھڑی ہوئی تھی
وہ کار تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔

مگر یہ دیکھ حیات کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی کہ وہ کار حیات کی جانب آرہی تھی
ابھی حیات کچھ سمجھتی وہ کار سڑک کے بیچوں بیچ سے مڑتی حیات کی جانب آئی
حیات سے وہ اس قدر شدت سے ٹکرائی کے حیات آیت سمیت کئی فٹ دور جاگری
جبکہ وہ کار دیوار میں جا لگی

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ کسی کو سمجھنے کا موقع ناملا
کسی کو امید تک نا تھی کہ سڑک کے بیچوں بیچ چلتی کار سڑک کے کنارے کھڑی حیات کو ہٹ بھی کر سکتی ہے
سڑک پر اس وقت جیسے قیامت ہی آگئی تھی

اگست کی آگ برساتی دھوپ میں میں۔۔۔ آگ سی تپش لیے گرم سڑک پر مُعْتَصِم چوہدری کی جند جان اور
چھوٹی جان خون سے لت پت پڑی تھی
www.kitabnagri.com
حیات کے خون سے لت پت وجود سے کچھ فاصلے پر مُعْتَصِم چوہدری کی چھوٹی جان بے جان پڑی ہوئی تھیں
جن پر مُعْتَصِم چوہدری آنچ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ آج زخموں سے چوروں چور سڑک پر لہولہان تھیں
مگر وہاں کوئی مُعْتَصِم چوہدری نہیں تھا۔ جو ان کے لیے تڑپ جاتا

آج پورے تین ماہ بعد مُعْتَصِم چوہدری کو ہوش آیا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہوش میں آتے ہی اس کا پہلا سوال یمان شاہ اور عروب کے بارے میں تھا جس پر کرنل نے بتایا کہ یمان شاہ ایک مشن پر ہے۔ مگر عروب کے بارے میں انہوں نے کچھ نہ بتایا۔ جو بات مُعْتَصِمِ چوہدری کی حیرانگی کی وجہ بنی وہ تھی اس کا کسی دوسرے ملک ہونا جس پر کرنل نے بتایا بہت سی تنظیمیں ڈریگو کو ڈھونڈ رہی ہے

ڈریگو کا ہونا ان کے لیے موت کے فرشتے سے کم نہیں ہے۔

اور یہ پہلا ملک نہیں ہے۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کو کئی ممالک میں بھیجا گیا تھا اس کی حفاظت کے لیے۔

اس کے کومہ میں ہوتے ہوئے بھی کئی بار اس پر اٹیک ہوئے ہیں

جس کو سن کر مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنے واپس جانے کے بارے میں کہا تو کرنل نے کہا کہ وہ ایک ہفتے تک واپس

جاسکتا ہے

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

آنکھوں کے سامنے صلاح الدین صاحب کی ناراضگی آئی۔

نور بیگم کو تو وہ سیکنڈز میں مناسکتا تھا۔

اب تو مُعْتَصِمِ چوہدری کی چھوٹی سی جان بھی تھی جو اس کی سفارش کرے گی۔

آیت کے بارے میں سوچتے مُعْتَصِمِ چوہدری کا دل خوشی سے جھوم اٹھا

اپنی بیٹی اور بیوی کو دیکھنے کے لیے دل تڑپ اٹھا تھا

Posted On Kitab Nagri

حیات کی ناراضگی کا سوچ بری طرح لب کچلتے اپنی بے ساختہ نم ہوتی آنکھوں کو حیرانگی سے دیکھا
آپنی آنکھ سے نکلتے آنسو کو صاف کر کہ آیت کے بارے میں سوچنے لگا
کہ وہ کتنی بڑی ہو گئی ہوگی۔

کیسی دکھتی ہوگی۔ آہنی بیٹی اور بیوی کے بارے میں سوچتے معتصم چوہدری کا دل کبھی خوشی اور کبھی دکھ سے
پھٹنے کو تھا

دل چاہ رہا تھا کی آنکھیں بند کرے اور حیات کے پاس پہنچ جائے
یہ ایک ہفتہ معتصم کی جان نکال رہا تھا
اسی لیے کرنل سے چھپ کر اپنے بندے کو بھیج کر ایک دن بعد کی ٹکٹ کروالی
اب وہ بس جلد از جلد حیات کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا

کرنل صاحب کے آفس میں اس وقت خاموشی چھائی ہوئی تھی
ٹیبیل کی ایک جانب کرنل نواز احمد ایمان شاہ کے سولو کیے گئے کیس کی فائل کو ریڈ کر رہے تھے
اور دوسری جانب اضطرابی کیفیت میں بیٹھا ایمان شاہ کرنل صاحب کے فائل جلد از جلد ریڈ کرنے کا ویٹ کر رہا
تھا

کیونکہ اس کیس کے بعد اسے یہاں سے جانے کی اجازت تھی
اور اس وقت ایمان شاہ کے جزبات جیل کے اس قیدی جیسے تھے --- جسے بنا جرم کے سزا دے کر جیل میں بند
کر دیا ہو۔ اور پھر وہ ہر لمحہ یہاں سے نکلنے کی کوشش اور دعائیں کرتا رہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا ترپا تھا وہ عروب کے لیے۔ اپنی ڈیوٹی سے فری ہو کر درد سے چور بدن لیے۔ نیند سے سرخ خون چھلکاتی
آنکھیں لیے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ برگیڈیئر اور کرنل کے آفس کے باہر ان سے ملنے کے لیے انتظار کرتا رہتا تھا اور جب وہ آتے تھے تو وہ ان سے ایک بار عروب سے ملنے—یا صرف اسے دیکھ لینے کی اجازت مانگتا تھا مگر ہر بار اسے منع کر دیا جاتا تھا جس پر ایمان شاہ خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا تھا اور اب گزرتا ایک ایک سینکڑ صدیوں کے برابر لگ رہا تھا دل تو چاہا رہا تھا فائل کرنل صاحب سے چھین کر اس کے پھاڑ کر سو ٹکروں میں کر دے جو کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی خود پر رہ رہ کر تپ چڑھ رہی تھی کہ کیوں اس فائل کو بنایا—بنا ہی دیا تھا تو اتنے پیچیز کا کیا اچار ڈالنا تھا--

"کیا موت پڑی تھی مجھے—یہ دس پیج کی فائل بنانے کی—ایک پر ہی سب لکھ دیتا—یہ تو شاید اگلے دس سالوں تک اسے پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں—

ایک پر بھی کیوں منہ سے بتا دیتا کہ ایک کو یہاں لڑکایا—ایک کو وہاں لڑکایا—کہانی ختم"—دانت پیس کر دل میں خود کو کوستے ہوئے

التجائیہ نظروں سے کرنل نواز احمد کے جھکے سر کو دیکھا

"مجھے گھورنا—اور خود کو کوسنا بند کریں میجر ایمان شاہ—ورنہ یہ ناہو کہ خود کو گھورنے کی سزا میں آپ کی ڈیوٹی ایک مہینہ اور بڑھادوں"—کرنل کے سخت لہجے پر ایمان شاہ نے ہڑبڑا کر نظریں گھمائی

"ویل ڈن ینگ بوائے—ہمیں آپ سے یہی امید تھی—اور جیسا کہ آپ سے وعدہ کیا تھا کہ اس کیس کے بعد آپ کو جانے دیا جائے گا—

Posted On Kitab Nagri

تو اب آپ جاسکتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے آپ کو وجہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو کیوں جانے نہیں دیا گیا" ---
کرنل صاحب کی بات پر ایمان شاہ نے چونک کر انہیں دیکھا
"ڈریگو، وائلڈ وولف اور ایجنٹ گرے اور ان کی باقی کی ٹیم بہت سی تنظیموں کی نظر میں آگئی تھی۔
ڈریگو ہوش میں نہیں تھا ورنہ وہ خود سب سنبھال لیتا۔ اسی لیے ہمیں آپ لوگوں کے لیے فیصلہ کرنا پڑا۔ آپ
کو ایک میجر کی اڈینٹیٹیٹی دینا بھی اس کا ہی حصہ تھا۔
انہیں یہ بتانا تھا کہ آپ کسی ڈریگو کی ٹیم کا حصہ نہیں بلکہ ایک فوجی ہے۔ کیونکہ وہ تنظیمیں اس بات سے
ناواقف ہیں کہ ڈریگو ایک آئی ایس آئی کا بندہ ہے۔
وہ انہیں اپنے ساتھ ملانا چاہتی تھیں۔ مگر جب انہیں یہ محسوس ہوا کہ ڈریگو۔ حق کا ساتھ دیتا ہے تو انہیں وہ
خود کے لیے خطرہ لگا۔
تو وہ ڈریگو اور اس کی ٹیم کو ختم کر دینا چاہتے تھے ---
آپ کی سیوٹی اور آپ کو مضبوط بنانے کے لیے آپ کو پی ایم اے میں۔
جبکہ عروب کو سیوہاؤس۔ اور معتصم کو آؤٹ آف کنٹری بھیجا گیا۔
مگر اب خطرہ ٹل چکا ہے۔ ہمارے جوان ان کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔
ان کی نظروں میں اب ڈریگو کی ٹیم ختم ہو چکی ہے۔
اسی لیے آپ لوگ اپنی روٹین پرواپس آسکتے ہیں۔
اور یہ رہا آپ کی مسسز۔ کا ایڈریس آپ جاسکتے ہیں ان کے پاس"۔ کرنل نواز احمد کے سنجیدہ لہجے پر ایمان شاہ
نے سر اثبات میں ہلایا

Posted On Kitab Nagri

جبکہ عروب کے ذکر پر دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں
کرنل صاحب کے ہاتھ سے ایڈریس تھا ماتویوں محسوس ہوا -- جیسے ہفت اقلیم ہاتھ لگ گئی ہو
جس پر کرنل نواز احمد نے مسکرا کر سر جھٹکا
جبکہ ایمان شاہ ایک بھی سیکنڈ ضائع کیے بغیر عروب کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا
:-----

ایمان شاہ نے مطلوبہ ایڈریس پر پہنچ کر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو عروب کہی دکھائی نادی
کرنل نواز احمد نے بتایا تھا کہ وہ سیف ہاؤس میں تھی
لیکن دو دن پہلے ہی اسے ڈریگو کے اور فینچ میں بھیج دیا گیا تھا
ایمان شاہ کندھے پر بیگ لٹکائے آرمی یونیفارم پہنے -- بے چینی سے ایک ایک روم میں عروب کو ڈھونڈ رہا تھا
ہر جگہ دیکھنے پر عروب کہی نادی تو قدم بیسمنٹ میں موجود سیکرٹ ہاؤس کی جانب بڑھائے
تیز تیز قدم لیتا پہلے ڈریگو کے آفس پھر بلیک روم -- مگر عروب کہی نادی
اب قدم راہداری سے ہوتے اپنے آفس کی جانب بڑھ رہے تھے کہ قدموں کی چاپ پر بے ساختہ ایمان شاہ کے
قدم ر کے
دھڑکنیں بے ہنگم ہوئی -- سانس رو کے ایمان شاہ ان کی قدموں کی آواز کو اپنے قریب آتے محسوس کر رہا تھا
حواسوں پر چھا جانے والی عروب کی مخصوص خوشبو محسوس کر کہ ایمان شاہ نے گہری سانس بھری
بایاں ہاتھ بڑھا کر بے ساختہ دیوار کا سہارا لیا
تین ماہ پہلے ہوا اپنا نقصان یاد آیا تو آنکھیں پل میں نم ہوئی

Posted On Kitab Nagri

حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے

"یس سر۔ نہیں اس کی ضرورت نہیں میں فائل بھیج دوں گی۔ بس ایک دو دن کا کام رہ گ"۔ عروب جو

موبائل پر اپنے سنئیر سے بات کرتی اپنے آفس سے باہر آرہی تھی

اپنے سامنے میمان شاہ کو دیکھ ساکت رہ گئی

بے جان ہوتے ہاتھوں سے موبائل چھوٹ کر زمین پر گر اتوراہداری کے سناٹے میں ارتعاش پیدا ہوا

جس کی آواز پر میمان شاہ نے نظریں اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی عروب شاہ کو دیکھا

جو نم آنکھوں میں بے یقینی لیے میمان شاہ کو دیکھ رہی تھی

ہونٹ بری طرح سے کچھ کہنے کے لیے پھر پھر ارہے تھے

جبکہ آواز حلق میں ہی دم توڑ چکی تھی

جسے دیکھ میمان شاہ کے ہونٹوں پر زخمی سی مسکراہٹ آئی

کتنی تکلیف۔ کتنا درد سہا تھا ان دونوں نے۔ اگر ایک ساتھ مل کر وہ سب چیزوں کا سامنہ کرتے تو شاید یہ بات

اتنی معنی نار کھتی۔

www.kitabnagri.com

مگر یہ جو جان لیوا ہجران کے درمیان آیا تھا۔ اس نے توروں کو چھلنی کر ڈالا تھا

"عرو۔"۔ جذبات سے چور لہجے میں سرگوشی کی تو عروب کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے

ہاتھ بری طرح سے کپکپانے لگے۔ جبکہ گلابی بھرے بھرے لب کچھ کہنے کی چاہ میں بری طرح پھر پھر ارہے

تھے

جسے دیکھ میمان شاہ نے اپنا بیگ نیچے پھینک کر قدم عروب کی جانب بڑھائے

Posted On Kitab Nagri

عروب کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر جھٹکا دیا
اور انہیں اپنی پشت پر باندھ کر عروب کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا
پوری شدت سے عروب کے ہونٹوں پر جھک کر اپنی سانسوں سے الجھادی
جبکہ عروب ابھی بھی بے یقینی سے یمان شاہ کے جان لیوا شدت بھرے لمس کو اپنے ہونٹوں پر محسوس کر رہی
تھی

یمان شاہ کی بڑھتی شدت نے اپنے ہونے کا یقین دلایا تو عروب نے اپنی گرفت یمان شاہ کے گرد مضبوط کر دی
راہداری کے سناٹے میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا
اپنی شدتوں میں عروب کی شدت کو محسوس کر کہ یمان شاہ نے عروب کی کمر کے گرد اپنا بازو لپیٹ کر اسے
دیوار سے پن کیا

جبکہ ہونٹ ابھی بھی عروب کے ہونٹوں سے جدا نا کیے تھے
ایک دوسرے کی قربت میں مدہوش ہوتے وہ سب کچھ فراموش کر چکے تھے
عروب کی مہکتی سانسوں کو قطرہ قطرہ خود میں انڈیلتے یمان شاہ شدت سے اپنی طلب پوری کر رہا تھا
"مان" — عروب کی بکھرتی سانسوں کو محسوس کر کہ یمان شاہ نے عروب کو سانس لینے کی مہلت دی تو عروب
نے تڑپ کر یمان شاہ کو پکارا

مگر یمان شاہ کچھ بھی کہے بغیر دوبارہ سے جھکتا کہ عروب نے یمان کے ہونٹوں پر اپنی ہتھیلی رکھ دی
لبے لبے سانس لیتی — اتھل پتھل ہوئی سانسوں کے ساتھ — قربت کا خمار لیے سرخ ڈوروں والی آنکھوں میں
جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے

Posted On Kitab Nagri

یمان شاہ کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو اپنی مخروطی انگلیوں سے چھوتے۔ اپنی روح تک اس احساس کو محسوس کرنا چاہا

جبکہ یمان شاہ نے عروب کو اپنے حصار میں لے کر قدم اپنے آفس کی جانب بڑھائے
عروب کو صوفے پر بٹھا کر اپنے سینے میں بھینچ لیا

"تمہیں اندازہ ہے زندگی کس قدر تڑپا ہوں میں۔ تمہیں ایک نظر دیکھنے کے لیے۔ تمہیں محسوس کرنے کے لیے۔ کس قدر اذیت میں مبتلا رہا ہوں میں۔"

ہر لمحہ تمہاری یاد۔ تمہاری فکر میں گزرا۔ اور ہر لمحے نے مجھے اس بات کا احساس دلایا کہ یمان شاہ کعروب شاہ کے بغیر نہیں جی سکتا۔ آئی جسٹ کاٹ لیوڈ آؤٹ یوڈیم اٹ"۔ عروب کو خود میں بھینچتے لہجے میں جنون لیے کہا

یمان شاہ کے جنونی انداز پر ایک لمحے کے لیے عروب ساکت رہ گئی

تبھی کچھ یاد آنے پر یمان شاہ نے عروب کو کندھوں سے تھام کر اپنے روبرو کیا
آنکھوں میں تڑپ لیے عروب کے چہرے کو دیکھا

آپنی کھر دری انگلیوں کو عروب کے چہرے پر پھیرتے اس دن کے زخموں کو دیکھنا چاہا جس پر عروب نے بری طرح اپنے لب کچلے

بائیں جانب جبرے کے پاس مندل ہوئے زخم کا نشان دیکھ یمان شاہ کو اپنے خون ابال اٹھتا محسوس ہوا

سختی سے جبرے بھینچ کر اپنی خون چھلکاتی آنکھوں کو عروب کے زخم کے نشان پر ٹکائے

اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھواتو عروب نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی

Posted On Kitab Nagri

یمان شاہ کے سلگتے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کہ پوری جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔ عروب نے اپنے دونوں ہاتھ
یمان شاہ کے کندھوں پر رکھ کر اپنی گرے گرین آنکھوں کو واہ کیا
"کچھ بولو گی نہیں۔ تمہیں پتہ ہے تمہاری آواز سننے کے لیے کتنا تڑپا ہوں۔ تمہارے ان ہونٹوں سے مان سننے
کے لیے بہت تڑپا ہوں میں۔

تمہارے اس گھسے پٹے لیکچر کو بھی بہت یاد کیا۔

تمہارے اس گانے اور بلیک ساڑھی کو بھی بہت یاد کیا۔

تمہاری شدتوں کو بھی یاد کیا۔ تمہاری ہر بیوقوفی کو یاد کر کہ مسکرایا۔

اور تمہاری تکلیف کو اپنے دل پر محسوس کر کہ تڑپتا رہا ہوں میں۔

تم سے دوری پر میرا دل ایک ان دیکھی آگ میں جلتا رہا ہے۔

اور اب جب تم میرے سامنے۔ اس قدر قریب ہو کہ ہاتھ بڑھا کر تمہیں چھولو۔ تمہاری روح میں شامل ہو

جاؤ۔

مگر اس وقت میں صرف تمہیں سننا اور محسوس کرنا چاہتا ہوں عرو"۔ چہرہ عروب کی گردن میں چھپائے اپنا

شدت بھرالمس چھوڑتے گھمبیر بو جھل لہجے میں سرگوشی کی تو

عروب نے اپنی مخروطی انگلیاں یمان شاہ کے بالوں میں الجھا کر یمان شاہ کا چہرہ اپنے سامنے کیا

یمان شاہ نے مسکراتی نظروں سے عروب کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا

"تمہیں اندازہ ہے یمان شاہ مجھے کس قدر ضرورت تھی تمہاری۔ تمہارے محبت بھرے لمس۔ دلا سے

سہارے کی کتنی ضرورت تھی مجھے۔ تمہیں اندازہ ہے کیا کہ کتنا بڑا نقصان ہوا ہے میرا۔

Posted On Kitab Nagri

جاننے ہو میں کس احساس سے محروم ہوئی ہوں۔
میری گودا جڑ گئی مان۔ تمہاری محبت کی نشانی مجھ سے کھو گئی۔
تم نہیں تھے میرے پاس۔ کوئی بھی نہیں تھا۔
میں رونا چاہتی تھی۔ چیخ چیخ کر بتانا چاہتی تھی کہ میں اپنی اولاد کو کھو چکی ہوں۔
مگر تم نہیں تھے۔ حالانکہ صرف تمہیں ہی ہونا چاہیے تھا۔
میرے پاس مجھے سمیٹنے کے لیے۔ مگر تم نہیں تھے مان۔
میری آنکھ سے ایک آنسو ناپا ہوا۔ مجھے لگا میں بے حس ہو گئی ہوں۔
مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے میرے سارے احساسات میری اولاد کے ساتھ مر گئے ہو۔ "یمان شاہ کا کالر
دبوچے روتے ہوئے چلا کر کہا تو یمان شاہ نے جبرے بھنچ کر اپنے اشتعال پر قابو پایا
عروب کے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹا کر اسے خود میں بھنچ لیا
یمان شاہ کا کندھا پاتے ہی عروب کی آنکھوں سے گرم سیال رواں ہو گیا
وہ اذیت و تکلیف۔ جو پچھلے تین ماہ سے دل میں چھپی ہوئی تھی۔۔
آنسوؤں کے ذریعے بہہ کر یمان شاہ کا سینہ بھگور ہی تھی
عروب کے ہچکولے بھرتے وجود اور سسکیوں پر یمان شاہ نے اسے خود میں سختی سے بھنچ لیا
وہ شکوہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس میں یمان شاہ کا کوئی قصور نہیں۔ مگر آج یمان شاہ کو اپنے
سامنے دیکھ

ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوٹا محسوس ہو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ایک وہی تو تھا اپنا دکھ سکھ کا سا تھی۔ اسے سمیٹنے والا۔۔

اپنی تکلیف اور درد کا اظہار وہ بس اسی شخص کے سامنے ہی تو کر پاتی تھی۔ ایک یہی شخص تو تھا جو عروب شاہ کو اس سے زیادہ جانتا تھا۔

اس کے درد کو خود میں سمیٹ لیتا تھا۔۔

"ہشش۔ ایم سوری جاناں۔ اس بار اپنے مان کو معاف کر دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد تمہیں ایک پل کے لیے بھی خود سے جدا نہیں ہونے دوں گا۔

تم پر اور اپنی اولاد پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا۔

تمہارے سارے دکھ درد خود میں سمیٹ لوں گا"۔۔۔ عروب کا چہرہ اپنے سامنے کرتے۔ انگوٹھے کے پوروں

سے آنسو صاف کرتے محبت بھرے لہجے میں کہا تو عروب نے شکوہ کناں نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا

"وہ صرف تمہارے ہی نہیں میرے بھی وجود کا حصہ تھا عروب۔ تم ایسے نہیں کہہ سکتی کہ مجھے تکلیف نہیں

ہوئی۔ میرا دل خون کے آنسو رویا ہے اس کے لیے۔

مگر جب دینے والے نے ہی نہیں دیا تو ہم کیا شکوہ کر سکتے ہیں۔ وہ اس کی امانت تھی اس نے ایک نا ایک دن تو

واپس لینی تھی۔ اگر ہم سے جلد لے لی تو اس میں کوئی حکمت ہوگی وہ بہتر جانتا ہے کہ کسے کب اور کس چیز سے

نوازا ہے۔ دکھ ہے وہ ہماری اولاد تھی۔ مگر رب کی رضا اسی میں تھی عروب۔ خود کو تکلیف مت دو۔

میں نے تو ویسے بھی سو کا پراس کیا تھا نا۔ ہم آج سے ہی تیاری شروع کر دیتے ہیں"۔۔۔ سنجیدہ لہجے میں کہتے

آخر میں پٹری سے اتر تو عروب نے گھور کر یمان شاہ کو دیکھا

نظریں یمان شاہ کے وجیہہ چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھی مگر خود پر ناراضگی کا خول چڑھا کر رخ پھیرنا چاہا

Posted On Kitab Nagri

مگر نظریں بھٹک کر پھر یمان شاہ کے چہرے پر ان ٹھہرتی
"ایک تو کمبخت پہلے ہی اتنا ڈیشنگ تھا۔ اب آرمی یونیفارم میں جان لیوا حد تک ہنڈ سم لگ رہا ہے"۔ یمان شاہ
کو آرمی یونیفارم میں دیکھ دل ہی دل میں یمان شاہ کی نظر اتارتے ہوئے کہا
تو عروب کی نظروں میں ستائش محسوس کر کہ یمان شاہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی
"زیادہ ہنڈ سم لگ رہا ہوں"۔ اپنے سلکی براؤن بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے استفسار کیا
"ہا۔نن۔ نہیں میں نے غور نہیں کیا۔ اور ویسے بھی میں تم سے ناراض ہوں تو اس لیے زیادہ پھلنے کی
ضرورت نہیں"۔ عروب کے منہ بسور کر کہنے پر یمان نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا
"میں نے تو غور کرنے کا کہا نہیں۔ میں نے تو بس ایک سہیل سا سوال پوچھا اپنے بارے میں۔ اور رہی بات
تمہاری ناراضگی کی۔ تو کان کھول کر سن لو عروب۔
میں جان سے مار دوں گا اگر اپنی بلا وجہ کی ناراضگی میں مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔
فریش ہو کر آ رہا ہوں میں۔ اپنی ناراضگی ختم کرو۔
کیونکہ اگر میری قربت میں تم نے مزاحمت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔
تم سے دوری پر میرا دماغ پہلے ہی کھسکا ہوا ہے۔ اسے اپنی باتوں سے مزید خراب کرنے کی ضرورت نہیں۔
کیونکہ نتیجہ تمہیں ہمیشہ کی طرح اپنی نازک جان پر میری شدتیں برداشت کر کہ بھگتنا پڑے گا"۔ عروب کا
چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر سخت لہجے میں کہتے عروب کے ہونٹوں پر شدت بھرا لمس چھوڑا
آفس سے باہر جا کر اپنا بیگ لایا۔

Posted On Kitab Nagri

بیگ سے اپنا ڈریس نکالتے ایک گہری استحاق بھری نگاہ صوفی پر سر جھکائے ہاتھ مسلتی عروب پر ڈال کر
واشروم میں گھس گیا

تقریباً پندرہ منٹ بعد فریش ہو کر آیا تو عروب کو ہنوز ویسے ہی سر جھکائے بیٹھے دیکھ
تاسف سے سر جھٹکا

عروب کے قریب پہنچ کر عروب کا بازو دبوچ کر ایک جھٹکے میں کھڑا کر کہ اپنے سینے میں بھنچا
عروب اس اچانک افتاد پر یمان شاہ کے شرٹ لیس کشادہ سینے سے ٹکرائی تو چودہ طبق روشن ہو گئے
نظریں یمان شاہ کے گلے کی ہڈی سے ہوتی نم سینے پر آئی تو گلے میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے
گہری بے باک نظروں سے عروب کو دیکھتے عروب کے دونوں بازو اپنی گردن کے گرد حائل کیے
اپنی کمر پر یمان شاہ کی رینگتی جان لیوا انگلیوں کے لمس پر عروب کو اپنی ٹانگوں پر کھڑے رہنا محال لگنے لگا
یمان شاہ کی انگلیاں رینگتی ہوئی سامنے اپنی شرٹ کے بٹنوں پر آئی تو عروب نے تڑپ کر یمان شاہ کو دیکھا
"تم کس قدر ڈھیٹ ہو مان۔۔۔ میں تم سے باتیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ تم سے بہت کچھ سنیر کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ اور
تمہیں ٹھکرک جھاڑنے سے ہی فرصت نہیں ملتی"۔۔۔ یمان شاہ کو اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ
دانت کچکچا کر کہا تو یمان شاہ نے خونخوار نظروں سے عروب کو دیکھا
عروب کی شرٹ کے پہلے دو بٹن کو کھینچ کر شرٹ سے جدا کر کہ شرٹ کو دونوں کندھوں سے کھسکایا
ایک ہاتھ عروب کی کمر کے گرد لپیٹا جبکہ دوسرے ہاتھ میں عروب کے بالوں کو سختی سے دبوچ کر چہرہ اپنے
چہرے کے قریب کیا

Posted On Kitab Nagri

"جسٹ شیٹ اپ عرو۔ تمہیں لگتا ہے کہ تم کچھ نہیں کہو گی تو مجھے معلوم نہیں کہ تم کس قدر تکلیف میں تھی۔ تم مجھ سے کیا سنیر کرنا چاہتی ہو۔ میں بے خبر ہوں اس سے۔ میرے وجود کا حصہ تکلیف میں تھا۔ تو تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ ایمان شاہ اس سے بے خبر تھا۔ تم سے دوری مجبوری تھی۔ مگر تم سے باخبر رہنا میرا حق اور فرض تھا۔ تم سے بے خبر تو میں تب بھی نہیں تھا جب میرے پاس کوئی حق نہیں تھا۔ تو اب کیسے بے خبر ہو سکتا تھا۔ تمہیں دیکھا نہیں تھا محسوس نہیں کیا تھا۔ مگر تم سے انجان نہیں تھا میں۔"

اور میں تمہاری اور اپنی تکلیف کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ تمہیں اپنی محبت کی بارش میں پور پور بھگو کر اس دردناک دن کی یادوں سے نکالنا چاہتا ہوں۔ تمہارا تو نہیں پتہ۔ مگر مجھے سکون تمہاری قربت میں ہی ملتا ہے۔ میں تمہارے قرب میں سب بھول جاتا ہوں۔

میں بہت تھک چکا ہو عرو۔ مجھے سکون چاہئے۔ میں لفظوں کے ذریعے نہیں بلکہ عملاً تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ کس قدر ضروری ہو تم اس میجر کے لیے۔ کس قدر تڑپا ہوں تمہارے لیے۔" عرو کے چہرے پر جھکے دے دے لہجے میں غرا کر کہا تو عرو نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

ایمان شاہ کی آگ سی تپش لیے سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر کہ عرو کو اپنی جلد جھلستی ہوئی محسوس ہوئی عرو کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو شدت سے دیکھتے ایمان شاہ نے عرو کو اپنی گرفت سے آزاد کر کہ صوفی پر پڑکا

Posted On Kitab Nagri

اپنے بالوں میں ہاتھ الجھا کر اپنے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کی جبکہ عروب پھٹی پھٹی آنکھوں سے یمان شاہ کے سرخ چہرے اور آگ برساتی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی یمان شاہ کو بیگ سے شرٹ نکالتے دیکھ عروب نے آٹھ کر یمان شاہ کے بازو کو تھام کر رخ اپنی جانب کیا یمان شاہ کے پلٹنے پر اسے صوفے پر دھکادے کر اس پر جھک آئی

"تمہیں اینگری برڈ بننے کا بس بہانا چاہئے ہوتا۔ میں نے تمہیں کب خود کے قریب آنے سے منع کیا۔ بس یہی کہانا کہ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ اور کچھ دیر پہلے تو تم میری آواز سننے کے لیے تڑپ رہے تھے"۔ یمان شاہ کے کندھوں کے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھ کر

چہرے پر جھکتے ہوئے کہا تو یمان شاہ نے گھور کر عروب کو دیکھا

"اور تمہیں لیکچرار بننے سے فرصت نہیں۔ ہاں تڑپا ہوں تمہاری آواز سننے کو۔ مگر اپنا نام سننا چاہتا تھا۔ محبت بھری باتیں سننا چاہتا تھا۔"

مگر تمہیں اس سے کیا۔ اور تم کس طرح منع کرنا چاہتی تھی۔ مجھے دھتکار کر یا تھپڑ مار کر۔ کافی ٹائم گزر گیا نا۔ تو مار لو۔ کر لو اپنی حسرت پوری۔

www.kitabnagri.com

مگر اب بہانے بنانے اور مجھے مکھن لگانے کی ضرورت نہیں۔ ہٹو ہیچھے۔ پھر تمہیں سب ٹھکر لگے گا۔"

عروب کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر رکھتے۔۔۔ سخت لہجے میں غرا کر کہا تو عروب نے ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا

اپنا ہاتھ یمان شاہ کے گال سے ہٹا کر اپنے ہونٹ وہاں مثبت کیے جبکہ نظریں یمان شاہ کی سرخ آنکھوں پر ٹکی ہوئی تھیں

Posted On Kitab Nagri

یمان شاہ کی آنکھوں میں دیکھتے مسکرا کر اپنے دانت گال پر گاڑھے تو یمان شاہ نے سخت نظروں سے عروب کو گھورا

"تھپڑ سے زیادہ یہ بیسٹ ہیں۔ تمہیں مسئلہ تو نہیں"۔ دانتوں کا دباؤ بڑھاتے بوجھل لہجے میں استفسار کیا تو یمان شاہ نے ہنکارہ بھر کر نظروں کو رخ پھیر لیا جبکہ دل میں عروب کا یہ روپ حشر برپا کر چکا تھا۔۔

اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی کو یمان شاہ کے گلے کی ہڈی پر رکھ کر ٹریس کرتے سینے تک لائی تو یمان نے سنجیدہ نظروں سے عروب کی خمار آلود آنکھوں میں دیکھا "اب کیوں سڈیوس کر رہی ہو مجھے۔ شرم نہیں آرہی ایک ناراض شخص کو سڈیوس کرتے ہوئے"۔ عروب کے بالوں کو اپنی مٹھی میں دبوچ کر چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو عروب نے مسکراتی نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا

"میرا حق ہے۔ میں چاہے سڈیوس کر کہ لوں یا زبردستی۔ روک سکتے ہو کیا تم مجھے"۔ یمان شاہ کے جبرے کو اپنے ہاتھ میں تھام کر ہونٹوں کے قریب ہونٹ کر کہ سوال کیا تو یمان شاہ کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا

نظریں عروب کی آنکھوں سے ہوتی گلابی ہونٹوں پر ٹھہری تو گلے میں گلی سی ابھر کر معدوم ہوئی "سوچ لو۔ اب اگر میں بہکا تو تمہارے لیے مشکل ہو جائے گی۔ پھر تم مجھے صرف ٹھکر کی نہیں اور بھی بہت سے القابات کا اعزاز بخشو گی"۔ عروب کے چہرے پر اپنی انگلیاں پھیرتے سرد لہجے میں کہا

تو عروب نے یمان شاہ کے ہاتھ کو جھٹک کر پیچھے کیا

Posted On Kitab Nagri

جس پر یمان شاہ نے غصے بھری نظروں سے عروب کو دیکھا
مگر اس سے پہلے ہی عروب نے جھک کر اپنے لب یمان شاہ کے ہونٹوں سے جوڑ دیے۔
اپنی مدھم سانسوں میں یمان شاہ کی سلگتی سانسوں کو انڈیلتے اپنے بازوؤں کو یمان شاہ کی گردن کے گرد حائل کر
دیا

اپنے ہونٹوں پر عروب کے شدت بھرے لمس کو محسوس کر کہ یمان شاہ نے سکون سے اپنی آنکھیں موند لیں
اپنی بے چین روح میں سکون اترتا محسوس ہوا تو اپنے دونوں بازو عروب کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے خود میں
بھینچ لیا

ہونٹوں سے سرایت کرتے عروب کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن پر جا بجا محسوس کر کہ یمان شاہ نے خمار آلود
نظروں سے عروب کو دیکھا

آفس کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا
یمان شاہ کے وجود سے اٹھتی محسوس کن خوشبو عروب کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہو رہی تھی
وہ جو صرف اس کی ناراضگی دور کرنے کے لیے ڈرامہ کر رہی تھی۔ اب یمان شاہ کی قربت میں مدہوش ہوتی
بہک چکی تھی

تبھی یمان شاہ نے عروب کو کمر سے تھام کر اپنے چہرے کے قریب کیا تو دونوں کی قربت کا خمار لیے آنکھیں
ایک دوسرے کی آنکھوں سے ٹکرائی

یمان شاہ نے کروٹ بدل کر چہرہ عروب کی گردن میں چھپایا

Posted On Kitab Nagri

"جان لینے کا ارادہ ہے کیا"۔ عروب کی گردن اور کندھوں پر شدت بھرا لمس چھوڑتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو عروب نے سخت نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا جو کسی حال میں خوش نہیں تھا

"تم جو بلاوجہ کی ناراضگی سے میری جان پر بنائے رکھتے ہو۔ اسی لیے سوچ رہی ہوں ایک بار ہی لے لوں۔ ویسے بھی یہ جان تو میری ہی ہے نا۔ تمہیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ اور سوچ رہی ہوں ایک ہی بار تمہارے اتنے قریب آ جاؤ کہ تمہارے سارے ارمان ایک ساتھ ہی پورے ہو جائیں"۔ عروب کے دانت کچکچا کر کہنے پر یمان شاہ کا زندگی سے بھرپور فہمہ روم کی فضا میں گونجا

"لیکن میں نے ارادہ بدل لیا ہے۔ کیونکہ اب تم مجھے ناراض کر چکی ہو تو میں چاہتا ہوں۔ اس بار تم ریڈ ساڑھی پہن کر اپنے بولڈ سے انداز میں مجھے مناؤ۔

اور رہی بات آرمان پورے ہونے کی۔ تو تمہیں بتا دوں یا تو نا ممکن ہے۔

تمہارے قرب کے بعد میرے تشنگی اور ارمان بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

تمہاری طلب روز بہ روز شدت اختیار کر رہی ہے۔ اور مجھے اپنا آپ بے بس ہوتا محسوس ہو رہا ہے"۔ عروب کو خود میں شدت سے بھنچتے خمار آلود لہجے میں کہہ کر آنکھیں موند لیں تو عروب نے بھی سکون بھری سانس بھر کر چہرہ یمان شاہ کی گردن میں چھپا لیا

"میں نے تمہیں بہت یاد کیا مان۔ اس سب کے دوران مجھے احساس ہوا کہ تم کس قدر ضروری ہو میرے لیے۔ تمہارے بغیر میرا وجود بے معنی ہیں۔

تمہارا ہونا مجھے مضبوط بناتا ہے۔ تمہاری محبت مجھے سرخرو کرتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میری رگ رگ میں تمہاری محبت اور شدتیں — خون بن کر سرائیت کرنے لگی ہیں —
میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر — یہ بہت جان لیوا ہے مان —

تم سے دوری کا خیال ہی اب سہان روح ہے " — نم لہجے میں سرگوشی کی تو یمان شاہ نے تڑپ کر عروب کو خود
میں چھپالیا

" اب کہی نہیں جاؤ گا میں — اور نا ہی تمہیں جانے دوں گا — ہماری زندگی کا ایک نئے سرے سے آغاز کرنا چاہتا
ہوں میں —

جہاں کوئی بھی غم — ناراضگی یا دوری ہمارے درمیان نہیں ہوگی — کیونکہ اگر اس بار ایسا کچھ ہو تو یمان شاہ
ساری دنیا کو آگ لگا دے گا —

تمہیں سانسوں سے بھی زیادہ قریب خود میں چھپا کر رکھو گا — تمہارے کبیر یمان شاہ پر بھی انچ نہیں آنے دوں
گا —

دنیا کی ساری خوشیاں تم ماں بیٹے کے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا —
ہمارے کبیر یمان شاہ کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کروں گا " — عروب کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے محبت
سے چور لہجے میں کہا تو کبیر یمان شاہ کے ذکر پر عروب کے ہونٹوں پر درد بھری مسکراہٹ رینگ گئی
یمان شاہ چاہے جتنا بھی عروب کے سامنے خود کو مضبوط ثابت کرنے کی کوشش کر لے — مگر عروب جانتی تھی
کہ وہ کس قدر تکلیف میں ہے —

وہ جانتی تھی کہ وہ بچہ یمان شاہ کے لیے کس قدر اہمیت کا حامل تھا — یمان شاہ بتائیں یا نا مگر عروب جانتی تھی کہ
وہ ابھی بھی اس کے کھو جانے پر تڑپ رہا ہے —

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے یمان شاہ کی باتوں میں بار بار اس کا ذکر ہو رہا ہے۔

"مُعْتَصِمِ واپس آ گیا ہے دودن پہلے۔ مگر اسے یہاں آتے ہی خبر ملی تھی کہ حیات اور آیت کا ایکسڈینٹ ہوا تھا۔

تو وہ حویلی جانے کی بجائے اس شخص کو ٹھکانے لگانے گیا ہے۔ مُعْتَصِمِ حیات کی ناراضگی ختم کر لے تو تمہیں وہاں لے جاؤں گا۔

یا جہاں تم جانا چاہو۔ ہم وہی چلے گے۔ بس ایک بار ماما بابا سے مل لیں۔ پھر تم جہاں جانا چاہو ہم وہی جائیں گے

"ہم حیات اور آیت کے پاس جائیں گے۔ حیات کے دل میں کبھی کوئی شکوہ ہی ناہو کہ میں نے اس کی خبر تک نہیں لی۔ اور ویسے بھی میں آیت سے ملنا چاہتی ہوں۔ تو ہم وہی چلے گے۔

یا تم ایسا کرنا نہیں فارم ہاؤس پر بلا لینا۔ جگہ تبدیل ہوگی تو حیات کو موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔

کیوں کہ سب سے زیادہ لف ٹائم اس کے لیے تھا۔ ہم ایک دوسرے سے واقف تھے۔۔۔

جانتے تھے۔۔۔ ایک دوسرے کی تکلیف میں چاہے دور ہو کر بھی پاس تھے۔

وہ بالکل تنہا تھی۔ اسے کس قدر مُعْتَصِمِ کی ضرورت تھی اور وہی اس کے پاس نہیں تھا۔

اور گاؤں کے لوگ تو ایسے شوہر کے جانے پر جو باتیں کرتے ہیں وہ سب الگ۔ میری دعا ہے کہ حیات اور مُعْتَصِمِ اب کبھی ایک دوسرے سے دور ناہو۔

اور آیت کو بھی اپنے پاپا کے بغیر نارہنا پڑے۔ یہ بہت مشکل ہوتا ہے مان۔"۔۔۔ عروب کے کہنے پر یمان شاہ نے نیند بھرے لہجے میں ہنکارہ بھرا تو عروب نے سراٹھا کر یمان شاہ کی بند آنکھوں کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

یمان شاہ کی آنکھوں کو نرمی سے چھو کر سرد و بار ایمان شاہ کے سینے پر رکھ کر سکون سے آنکھیں موند لیں

مُعْتَصِمِ سر جھکائے نور بیگم اور صلاح الدین صاحب کے کمرے میں بیٹھا تھا

وہ رات بارہ بجے کے قریب گھر آیا تھا

حیات اور آیت سے ملنے سے پہلے وہ نور بیگم اور صلاح الدین صاحب سے ملنا چاہتا تھا

کمرے کا دروازہ انکھیاں لگے ہی لمحے صلاح الدین صاحب نے دروازہ کھول دیا

انہیں لگا شاید حیات ہوگی۔ کہی آیت کی طبیعت ناخراب ہوگئی ہو

ان کے پیچھے ہی نور بیگم اپنی چادر لپے دروازے کے قریب آئی

مگر سامنے مُعْتَصِمِ چوہدری کو آرمی یونیفارم میں دیکھ دونوں ٹھٹھک کر رے

پورے پانچ ماہ بعد صلاح الدین صاحب نے آج اپنے بیٹے کو دیکھا تھا

وہ بھی آرمی یونیفارم میں۔ سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا تھا

جبکہ دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا

مگر چہرے پر سرد تاثرات سجائے لا تعلق بنتے سائیڈ پر ہوئے

تو مُعْتَصِمِ نے تڑپ کر صلاح الدین صاحب کی پشت کو دیکھا

تبھی نور بیگم نے آگے بڑھ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کا ماتھا چوما تو مُعْتَصِمِ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"آرمی کب جوائے کی تھی"۔۔۔ صلاح الدین صاحب کے کرخت لہجے پر مُعْتَصِمِ نے معصوم نظروں سے نور بیگم

کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"جب انٹر کے بعد ہائیر سٹڈی کے لیے بیرون ملک گیا تھا"۔۔۔ معتصم کے منمننا کر کہنے پر صلاح الدین صاحب نے گھور کر اسے دیکھا

"ٹوٹرینگ کیا وہاں کی تھی"۔۔۔ صلاح الدین صاحب کے سخت لہجے پر معتصم نے گہری سانس بھر کر انہیں دیکھا "نہیں ماں جی نے مجھے آرمی جانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ مگر میں ٹیسٹ دے آیا تھا۔۔۔"

اور وہاں سے لیٹر آگیا۔۔۔ اسی لیے آپ سے جھوٹ بولا کہ بیرون ملک تعلیم کے لیے جانا۔۔۔ جبکہ اس وقت میں پی ایم اے میں ٹرینگ لے رہا تھا۔۔۔

ٹرینگ لینے کے بعد دو سال تک ڈیوٹی کی۔۔۔ جس کے دوران کبھی چھٹی ملتی تھی تو آجاتا تھا گھر۔۔۔

"اور وہ جو چیزیں لاتے تھے باہر سے وہ کہاں سے لاتے تھے۔۔۔۔۔ معتصم کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اگلا سوال داغا گیا تو معتصم چوہدری کو لگا

آج جائے فرار کا کوئی راستہ نہیں

"دوست سے منگواتا تھا۔۔۔"

"بغیرت انسان اگر گئے نہیں تھے تو میرے لاکھوں کہاں ڈبوئے ہیں۔۔۔"

لاکھوں چھوڑو تین چار بار تو کبھی اسی۔۔۔ کبھی نوے اور پچاس لاکھ کر کہ پیسے لیتا رہا ہے مجھ سے کہ مجھے وہاں کے ڈالروں کا حساب نہیں۔۔۔

کس ماں پر اجاڑتے رہے ہو۔۔۔ یا وہاں پی ایم اے کا خرچہ تم لارڈ صاحب نے اٹھا رکھا تھا"۔۔۔ صلاح الدین

صاحب تو جیسے آج ہی سارے حساب بے باک کرنے بیٹھے تھے

نور بیگم کبھی مجرموں کی طرح سر جھکائے بیٹھے بیٹے کو دیکھتی اور کبھی غصے سے گرجتے صلاح الدین صاحب کو

Posted On Kitab Nagri

"شہر میں اور فینچ بنایا تھا میں نے۔ یتیم بے سہارہ لڑکیوں کے لیے۔ ان کے لیے چھوٹے موٹے روزگار کے انتظام میں پیسے لگائے تھے۔" معتصم کے جواب نے صلاح الدین صاحب کے تھے نقوش کم ہوئے جبکہ دل بیٹے کے اس نیک کام کو سن کر پھولے نہیں سہا رہا تھا

"بیوی بیٹی کی کوئی خبر ہے۔ یا نکاح اور بچی دوسروں کے آسرے پر چھوڑنے کے لیے پیدا کی تھی۔ جانتے بھی ہو ایک مہینہ پہلے دونوں ماں بیٹی سڑک کے پیچوں بچ خون میں لت پت بے جان پڑی ہوئی تھی۔ بیٹی تمہاری کی تو کوئی امید ہی نہیں تھی کہ بچ جاتی۔"

وہ توب کورحم آگیا اس کی معصوم ماں پر ورنہ اس وقت یہاں نہیں اس کی قبر پر بیٹھے۔" صلاح الدین صاحب ابھی بات مکمل کرتے کے معتصم چوہدری نے تڑپ کر ان کی بات کاٹی

"بابا۔ پلیز ایسی بات تو نا کرے میری بیٹی کے بارے میں۔ میرے کیے کی اتنی بڑی سزا تو نادے۔ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو میں کیسے زندہ رہ پاتا۔" لہجے میں تڑپ لیے التجائیہ لہجے میں کہا تو صلاح الدین صاحب نے ہنکارا

بھرا

"ویسے ہی پتر جیسے تمہاری بیوی تمہارے بغیر روز جیتی اور روز مرتی ہے۔ جیسے پچھلے تین ماہ سے اس کی جان سولی پر لٹکی ہوئی ہے ویسے ہی۔"

ویسے ہی جیسے وہ ماں بیٹی تکلیف سے گزری تھی۔

تھوڑی شرم حیا ہو تو ڈوب مرو معتصم۔ ان معصوم جانوں کو کس بات کی سزا ملی ہے۔

اس بات کی کہ ان دونوں کا تم جیسے بے حس شخص سے رشتہ ہے۔ جا کر حالت دیکھو ان دونوں کی نازندوں میں ہے نامردوں میں ---

Posted On Kitab Nagri

اس حویلی میں حیات کی چہکنے کی آوازیں سن کر اس کی معصوم حرکتیں دیکھ کر ہم بوڑھوں کو زندگی کا احساس ہوتا تھا۔

اور اب جا کر دیکھو۔ ان دو کے ہوتے کس قدر سناٹے ہیں۔

ماں کی تکلیف پر بیٹی چیخ چیخ کر روتی تھی۔ تو بیٹی کی تکلیف پر ماں مرنے والی ہو جاتی تھی۔

زخموں سے چور ہسپتال کے بستر پر لیٹی تڑپ تڑپ کر تمہیں پکارتی رہی۔ ہمارا دل پھٹنے والا ہو جاتا تھا۔

مگر ان جناب کو تو کوئی ہوش ہی نہیں۔" صلاح الدین کی اس بات پر تو نور بیگم نے بھی سر جھکا دیا

کیسے نفی کرتی ان کے سامنے ہی تو تھی اپنی جان سے عزیز بیٹی کی حالت

کتنی مشکل سے سنبھالا تھا اسے

ایک دو دن اپنی بیٹی کی تکلیف پر رونے کے بعد پھر سے حیات کے ہونٹوں پر قفل لگ گیا تھا

درد سے بے حال ہوتی بھی کچھ نہیں کہتی تھی

"میں بہت شرمندہ ہو بابا۔ نا صرف آپ سے بلکہ اپنی بیوی اور بیٹی کے آگے بھی۔

آپ پلیز مجھے معاف کر دے۔ میرے لیے آسانی کر دے بابا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ وہ ماں بیٹی تو مجھے جلد

معاف نہیں کرنے والی۔

لیکن آپ تو پلیز اپنے بیٹے کی پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دیں۔" صلاح الدین صاحب کے سامنے

گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھے۔ التجائیہ لہجے میں کہا

تو انہوں نے خاموش نظروں سے اپنے گبر و جوان بیٹے کو دیکھا

جس کے چہرے پر ہجر کی تکلیف کے آثار نمایاں تھے

Posted On Kitab Nagri

بڑھی ہوئی بیرونی ڈھانچے پر بکھرے بے ترتیب چاکلیٹ براؤن سلکی بال۔ آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے۔ جبکہ صحت بھی پہلے کی نسبت گرمی محسوس ہو رہی تھی
صلاح الدین صاحب کے کھڑے ہونے پر معتصم چوہدری نے اپنا سر جھکا لیا
مگر اگلے ہی لمحے صلاح الدین صاحب نے اسے بازو سے کھینچ کر گلے لگایا تو معتصم چوہدری نے خوشگوار حیرت سے انہیں دیکھا

اور پھر صلاح الدین صاحب کو خود میں بھینچ کر زمین سے اوپر اٹھایا
تو نور بیگم منہ پر چادر کا پلور کھ کر مسکرانے لگی
نم نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھ دل میں اس کی خوشیوں اور لمبی عمر کی دعا مانگی
"جا معتصم حیات کو منالے۔ بہت ناراض ہوگی تجھ سے۔ ابھی اتنی سمجھ نہیں اسے۔ اگر غصے میں کچھ کہہ بھی دے تو اپنی غلطی کی سزا سمجھ کر یا حیات سے محبت کی خاطر نظر انداز کر دی۔ ویسے تو میری بیٹی بہت رحم دل ہے۔ مگر جتنا اس کا دل دکھا ہے۔ تو ناراض ہونا اس کا حق ہے۔ اب جا بھی میرا منہ کیا دیکھ رہا ہے۔"
نور بیگم کے کہنے پر معتصم چوہدری نے سر اثبات میں ہلایا
www.kitabnagri.com
ایک بار پھر سے صلاح الدین صاحب کو گلے لگا کر نور بیگم کے سر پر پیار کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا
اپنے کمرے کے بعد آ کر قدم بے ساختہ رک گئے

کپکپاتا ہاتھ بڑھا کر دروازے کو اندر کی جانب دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا

کمرے میں رکھے تو نائٹ بلب کی روشنی میں نظریں بیڈ پر لیٹی دو معصوم جانوں پر گئی

Posted On Kitab Nagri

جنہیں دیکھ معتصم چوہدری کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے چھوٹے مگر مضبوط قدم

لیتا

بیڈ کی جانب بڑھا

جہاں حیات سوگوار حسن لیے سیاہ لباس میں۔ لمبے گھنے سیاہ بالوں کو تکیے پر پھیلائے۔ آنکھیں موندیں۔

بائے جانب آیت کی طرف کروٹ لیے۔

اپنا دایاں ہاتھ آیت کے پیٹ پر رکھے مہو خواب تھی۔

نظریں حیات کے خوبصورت چہرے سے سرکتی آیت کے ننھے وجود پر آکر ٹھہری تو معتصم چوہدری کی آنکھیں

بے ساختہ نم ہوئی

آیت کے بائیں جانب پڑے تکیے کو اٹھا کر سائیڈ پر کیا

اپنی بائیں ٹانگ کو فولڈ کر کے بیڈ پر رکھا۔ ہاتھ بڑھا کر آیت سے کمفر ٹر اتار کر اس ننھے وجود کو بانہوں میں بھر

کر اپنے سینے میں بھینچ لیا

جس پر آیت نے کسمکسا کر آنکھیں واہ کر کے دوبارہ بند کر لی

آیت کے چھوٹے سے وجود کو بانہوں میں تھام کر سامنے کیا تو اپنے خون میں شرارے پھوٹتے محسوس ہوئے

ماتھے اور تھوڑی پر اسٹپچرز کے نشان دیکھ معتصم چوہدری کو اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئیں محسوس ہوئی

کنپٹی اور گردن کی رگیں تن گئیں۔ اپنی سرخ انگارہوتی آنکھوں کو سختی سے میچ کر دوبارہ کھول کر آیت کے

معصوم مگر کمزور وجود کو دیکھ اپنے دل میں درد کی ٹھیسیں اٹھتی محسوس ہوئی

جھک کر نرمی سے اپنے لب آیت کے ماتھے پر رکھے تو کئی آنسو پلکوں کی باڈ توڑ کر رخسار پر بہ گئے

Posted On Kitab Nagri

جنہیں صاف کرنے کی زحمت کیے بغیر مُعْتَصِمِ چوہدری دیوانہ وار اپنی بیٹی کو سینے میں بھنچے اس خوبصورت احساس کو محسوس کر رہا تھا

کہ تبھی مُعْتَصِمِ چوہدری کی سخت گرفت پر آیت کی چیخ گونجی تو مُعْتَصِمِ نے ہڑبڑا کر اسے اپنے سامنے کیا اور فوراً سے بیڈ پر لٹا کر رونے کی تیاری کرتی آیت کو دیکھا

جو اپنی آنکھوں کو ننھے ننھے ہاتھوں سے مسلتی— گلابی ہونٹوں کو باہر نکال کر فل رونے کے موڈ میں تھی مُعْتَصِمِ نے ایک نظر حیات کے وجود پر ڈالی جو گہری نیند میں سو رہی تھی اور ایک معصوم نظر اپنی بیٹی پر مگر بیٹی نے بھی اپنا بدلہ لیتے اتنی زور سے چلا کر رونا شروع کیا

کہ مُعْتَصِمِ ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھا اس سے پہلے ہی حیات آیت کی چیخ سن کر اٹھ بیٹھی بکھرے بال— آنکھوں میں نیند کا خمار لیے سرخ ڈورے— بکھرا سراپا— سو گوار حسن لیے وہ پل میں مُعْتَصِمِ چوہدری کے دل کی دنیا میں ہلا چکی تھی

جبکہ حیات پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے بیٹھے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھتی اور کبھی گلا پھاڑ کر روتی آیت کو حیات کے سکتے کو محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے دودھ کی بوتل پکڑ کر آیت کے منہ میں ڈالی

آیت کا سر تکیے پر رکھ کر بری طرح اپنے لب کچل کر خود کو حیات کے سوالوں کے لیے تیار کیا

جبکہ حیات آنکھوں میں بے یقینی لیے مُعْتَصِمِ چوہدری کو آرمی یونیفارم میں دیکھ رہی تھی

آہنی جگہ سے کھسک کر مُعْتَصِمِ کی جانب آئی تو حیات کی غائب دماغی محسوس کر مُعْتَصِمِ جی جان سے حیات کی

جانب متوجہ ہوا

Posted On Kitab Nagri

"صم۔۔"۔۔۔ محبت سے چور در د بھرے لہجے میں سرگوشی کرتے اپنی محرومی انگلیوں سے معتصم چوہدری کے چہرے کو چھو کر یقین کرنا چاہا تو حیات کا لمس اپنے چہرے پر پاتے معتصم چوہدری نے اپنی آنکھیں بند کر کے اس لمس کو روح تک محسوس کرنا چاہا

"حکم جانِ صم۔۔" حیات کے ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں لے کر اپنے لب حیات کی ہتھیلی پر ثبت کرتے شدت سے کہا تو حیات کا سکتا ایک دم سے ٹوٹا

اپنا ہاتھ ایک جھٹکے میں معتصم چوہدری کی گرفت سے آزاد کروا کر شکوہ کناں نظروں سے معتصم چوہدری کو دیکھا

ایک ہی جھٹکے میں بیڈ سے اتر کر بھاگنے کے انداز میں واشروم میں جا کر بند ہو گئی

جبکہ معتصم چوہدری نے سختی سے جبرے بھنچ کر خود پر قابو پایا

جبکہ آیت اپنی موٹی موٹی آنکھیں پٹی پٹی خاموش نظروں سے ٹکر ٹکر ارد گرد دیکھتی اور کبھی معتصم چوہدری کو

جسے دیکھ معتصم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

واشروم کے دروازے سے ٹیک لگائے زمین پر ننگے پاؤں۔۔۔ نظریں سامنے دیوار پر ٹکائے ساکت بیٹھی تھی

کتنا تڑپ تھی وہ اس ستمگر کے لیے۔۔۔ خوابوں میں معتصم چوہدری کو خود سے دور جاتا دیکھ

چینتے ہوئے وہ نیند سے جاگتی تھی۔

کبھی کبھی تو اپنی سوچوں اور ان ڈراؤنے خوابوں سے اس قدر ڈرتی تھی کہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ پاگل ہو

رہی ہے

ابھی حیات انہیں سوچوں میں گم تھی کہ واشروم کے دروازے پر دستک ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"حیات درواز اکھولویار۔ اپنے صم کے ساتھ ایسے کروگی۔ میں پہلے ہی بہت اذیت میں ہوں چوہدری کی جان۔ مجھے اور آیت مت دو۔"

ایک بار میری بات سن لو۔ پھر جو سزا دوگی۔ مجھے قبول ہوگی۔" دروازے سے سرٹکائے آیت کو اپنے کندھے سے لگائے التجائیہ لہجے میں کہا تو اگلے ہی پل واشروم کا دروازہ اٹھلا

جس کی مُعْتَصِم کو امید تو نہیں تھی۔ مگر اپنے سامنے کھڑی حیات کے چہرے کے سپاٹ تاثرات دیکھ مُعْتَصِم نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچے

حیات نے آگے بڑھ کر آیت کو زبردستی مُعْتَصِم کے ہاتھوں سے تھام کر قدم بیڈ کی جانب بڑھائے مُعْتَصِم خاموشی سے حیات کے رویے کا جائزہ لیتا رہا

"اس قدر ناراض ہو کہ مجھ سے کوئی شکوہ بھی نہیں کروگی۔ کیا میں اپنی صفائی میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

حیات کو پشت سے اپنے حصار میں لے کر بو جھل لہجے میں سرگوشی کر کہ چہرہ حیات کے بالوں میں چھپایا حیات نے ایک نظر اپنی گود میں لیٹی آیت کو دیکھا۔ جسے اب بھوک لگی تھی۔ مُعْتَصِم کی موجودگی پر حیات نے بری طرح اپنے لب کچلے

حیات کے اس قدر نظر انداز کرنے پر مُعْتَصِم چوہدری کو ضبط کرنا محال لگنے لگا نظریں حیات کی گود میں لیٹی منہ بناتی آیت پر گئیں تو مُعْتَصِم نے گہری سانس بھر کر حیات کو دیکھا جو نظریں آیت کے چہرے پر ٹکائے سر جھکائے بیٹھی تھی

Posted On Kitab Nagri

"آپ یہاں سے جائیں۔ مجھے آیت کو فیڈ کروانا ہے"۔ حیات کی سپاٹ آواز پر مُعْتَصِم نے گھور کر حیات کی پشت کو دیکھا

اور حیات کے سامنے آکر بیٹھ گیا

"تو کروالو فیڈ میں نے تمہیں روکا ہے کیا"

"آپ کے ہوتے میں ان کمفرٹیبل فیل کر رہی ہوں۔ مہربانی فرما کر آپ یہاں سے چلے جائیں۔ اگر نہیں جا سکتے تو بتادے۔ میں اپنی بیٹی کو لے کر اپنے روم میں چلی جاتی ہوں"۔ مُعْتَصِم چوہدری کو جواب دینے کے ساتھ ہی اٹھ کر وہاں سے جانا چاہا تو

مُعْتَصِم نے حیات کا بازو اپنی سخت گرفت میں لے کر اسے بیڈ پر دوبارہ اٹھایا

"ٹانگیں توڑ دوں گا اگر ایک قدم بھی کمرے سے باہر رکھا۔ ناراضگی جتا دیا غصہ کرو۔ مگر رہنا تمہیں اسی کمرے میں ہی ہے حیات بی بی۔"

اور ایسی کی تیسری تمہارے ان کمفرٹیبل کی۔ بیوی ہو میری۔ میرے بچے کی ماں۔ تو اب میرے سامنے یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے ہر بار تمہاری بلاوجہ کی بکو اس کو برداشت کیا ہے حیات۔

اور میں تمہیں پہلے بھی وارن کر چکا ہوں۔ میرا ضبط مت آزماؤ۔ جلد فیڈ کرواؤ اس کے بعد مجھے تم سے بات کرنی ہے"۔۔۔ حیات کی چادر اٹھا کر اسے کرگرد لپیٹتے سرد لہجے میں کہہ کر اپنا ڈریس لے کر واشروم میں گھس گیا

تقریباً پندرہ منٹ بعد واپس آیا تو حیات اور آیت دونوں پھر سے گہری نیند سو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

جسے دیکھ معتصم چوہدری نے گہری سانس بھری اور آیت کو سائیڈ پر کر کے درمیان میں لیٹ کر اپنے دائیں
حصار میں حیات کولیا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جبکہ بائیں جانب سوئی آیت کو کمر سے تھام کر اپنے سینے پر لٹایا
آیت کے معصوم چہرے سے ہوتی نظریں حیات کے چہرے پر آئی تو
حیات کی گردن کے دائیں جانب اسٹیج کے نشان دیکھ۔۔
مُعْتَصِمِ چوہدری نے سختی سے اپنے جڑے بھنج کر اشتعال پر قابو پایا
دل کیا اس شخص کو قبر سے نکال کر اس کا وجود گولیوں سے چھانی کر دیں
اپنا بازو حیات کی کمر کے گرد لپیٹ کر حیات کو خود میں بھینچتے آنکھیں موند کر اس سکون کو روح تک محسوس کیا

ڈیڑھ ماہ ہو چکا تھا مُعْتَصِمِ کو آئے

حیات کی بے رخی ہنوز ویسے ہی قائم تھی

جبکہ نور بیگم اور صلاح الدین صاحب عمرہ پر تین ماہ کے لیے چلے گئے تھے

نور بیگم جاتے ہوئے حیات کو سمجھا کر گئی تھی جس پر حیات نے ان کے سامنے خاموشی سے سر جھکا دیا

مگر کہا کچھ نہیں

www.kitabnagri.com

مُعْتَصِمِ چوہدری نے کئی بار حیات سے بات کرنے سے منانے کی کوشش کی مگر وہ ہر بار اسے نظر انداز کر جاتی

تھی

پہلے تو غصے میں مُعْتَصِمِ نے بھی حیات کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا

مگر اب گزرتے ہر دن کے ساتھ حیات کی خاموشی مُعْتَصِمِ چوہدری کو بری طرح کھلنے لگی تھی

مُعْتَصِمِ حویلی آیا تو متلاشی نظریں حیات اور آیت کو ڈھونڈنے لگی

Posted On Kitab Nagri

ابھی سیرھیاں چڑھ کر اوپر جاتا کہ ڈائنگ ہال سے آتی آوازوں کو سن کر بڑھتے قدم رکے
"ماما کی جان — سیر بلیک کھائیں گی — لیکن ماما تو نہیں دے گی کیونکہ یہ تو ماما کو پسند ہے نا — تو ماما خود ہی کھائے
گی" — آیت کو گد گداتے ہستے ہوئے کہا
تو آیت کی کھلھا ہٹیں گونج اٹھیں

"ماما کی جان کو ہنسی آرہی ہے — بہت ہنسی آرہی ہے — گندہ بے بی ماما کی باتوں پر ایشہ ہشتا ہے — چھمی نہیں آتی
آیت کو — ماما کا مزاق بناتے ہوئے" — آیت کی چھوٹی چھوٹی کلائیوں کو تھامتے مصنوعی غصے سے کہا
تو آیت نے ہونٹ باہر نکال کر رونی شکل بنا کر حیات کو دیکھا

اس سے پہلے آیت روتی حیات نے قہقہہ لگا کر اسے خود میں بھینچ لیا جس پر آیت کھکھلا کر ہنسی
جبکہ دروازے سے ٹیک لگائے یہ منظر دیکھتے معتصم چوہدری کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس
ہوا

وہ جب سے آیا تھا آج پہلی بار حیات کو یوں کھل کر باتیں کرتے دیکھ رہا تھا — ورنہ معتصم چوہدری کے سامنے
آتے ہی حیات چپ کا قفل ہونٹوں پر لگا لیتی تھی
آہنی بیٹی سے تو معتصم چوہدری کی محبت دیکھنے لائق تھی

اس ڈیڑھ ماہ میں وہ اس قدر معتصم چوہدری سے مانوس ہو گئی تھی کہ اگر کچھ دیر تک معتصم چوہدری نادکھتا تو رو
رو کر حویلی سر پر اٹھالیتی

اسی وجہ سے معتصم دن میں کئی بار حویلی چکر لگاتا رہتا تھا —

یا کئی بار ویڈیو کال کر لیتا تھا

Posted On Kitab Nagri

کبھی کبھی تو حیات اکتا کر مُعْتَصِم کو بلاک کر دیتی تھی
مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ بلاک کرنے کے باوجود وہ کیسے فون کر لیتا تھا
اب تو وہ بلاک کر کہ بھی تھک چکی تھی

"اتنی محبت مجھ سے بھی کر لو۔ آئی پر اس میں مزاق بھی نہیں اڑاؤ گا۔ بس خاموشی سے تمہاری محبت کو
تمہارے لمس کو محسوس کرتا ہوں گا۔"

اگر تمہیں شرم آئے گی مجھ سے ایسے محبت کرتے تو مجھے کرنے دو۔ میرا مزاق بھی بنا لو گی میں کچھ نہیں کہوں
گا۔" حیات کو اپنے حصار میں لے کر محبت بھرے لہجے میں کہا تو مُعْتَصِم چوہدری کی گرم سانسوں کی تپش اپنی
گردن پر محسوس کر کہ حیات کو اپنی ٹانگوں پر کھڑے رہنا محال لگنے لگا
آیت کو گلے سے لگا کر جھٹکے سے رخ بدل کر مُعْتَصِم چوہدری کو دیکھا

"نہیں ہے مجھے آپ سے محبت سمجھے آپ۔ اور کس بات کا وعدہ کر رہے ہیں آپ۔ شاید آپ جانتے نہیں آپ
آل ریڈی میری محبت۔ میری ذات کا مزاق بنا چکے ہیں۔"

اب اور کتنا بنائیں گے۔ جب دل کرتا ہے پاس آجاتے ہیں جب دل کرتا ہے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔
آپ آخر مجھ سے چاہتے کیا ہیں مُعْتَصِم۔ اکتا گئے ہیں مجھ دل بڑھ گیا ہے تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔" اتنے
دنوں کی بھڑاس آج نکلی تھی۔ جسے مُعْتَصِم خاموشی سے سن رہا تھا

مگر حیات کی آخری بات پر مُعْتَصِم چوہدری کا ہاتھ اٹھا اور حیات کے چہرے پر نشان چھوڑتا چلا گیا
مُعْتَصِم چوہدری کے تھپڑ پر حیات کو اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا۔ ابھی وہ لڑکھڑا کر گرتی
کہ مُعْتَصِم چوہدری نے حیات کو کندھوں سے دبوچ کر کھڑا کیا

Posted On Kitab Nagri

آیت کو حیات سے چھین کر باہر گیا

اور ملازمہ کو آیت کو روم میں لے جانے کا کہہ کر پلٹ کر واپس آیا

ڈاننگ ہال کا دروازہ بند کر کے ایک ہی جست میں حیات کے قریب پہنچا جو اپنے گال پر ہاتھ رکھے کی کیفیت میں کھڑی تھی

"تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔ ہاں نہیں ہے محبت تمہیں۔ اس دل میں میرے لیے محبت نہیں ہے۔" حیات کے سینے پر ہاتھ رکھ کر غرا کر کہا تو حیات مُعْتَصِمِ چوہدری کے اس طرح غرانے پر اچھل کر دو قدم پیچھے ہوئی

جس پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے سخت نظروں سے حیات کو گھورتے حیات کو اپنی سخت گرفت میں لے کر دیوار سے پن کیا

"اگر اس دل میں میرے لیے محبت نہیں تو یہ دل بھی کسی کام کا نہیں۔ مجھے تو تم سے تمہاری روح سے مطلب

ہے نا۔ اگر دل مجھ سے محبت کرنے والے دل کے ساتھ ایکسیج بھی کرنا پڑے تو کیا فرق پڑتا ہے"۔ سرد

نظروں سے حیات کو گھورتے اپنے ہاتھ کی پشت حیات کے دل کے مقام پر پھیرتے سرد و سپاٹ لہجے میں کہا

تو حیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔ خشک پڑتے حلق کو تر کرتے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا

"تو پھر وہ بکواس کیا سوچ کر رہی تھی۔ پاگل نظر آتا ہوں میں تمہیں۔ پچھلے ڈیڑھ ماہ سے دن رات تمہیں

منانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ تمہارے اتنے قریب ہو کر بھی۔ اپنے شوہر ہونے کا حق نہیں جتا رہا۔ خود پر

ضبط کے سخت پہرے بٹھائے بیٹھا ہوں۔

ابھی بھی تمہیں لگتا ہے میرا دل بھر گیا ہے۔ یہ بکواس سوچ آتی کہا سے ہے تمہارے دماغ میں۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے بارے میں کیا خیال ہے کتنی بار ناراض ہو کر دھتکار چکی ہو— کیا میں نے ایک بھی بار کہا کہ مجھ سے دل بھر گیا ہے تمہارا— تو تم کیا سوچ کر ہر بار یہ بات اتنی آسانی سے کہہ جاتی ہو—"حیات کی کمر پر اپنی انگلیاں گاڑتے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا

ایک نظر حیات کے آنسوؤں سے ترچہرے کو دیکھ جڑے بھنچ کر خود پر قابو پایا
ایک ہی جھٹکے میں حیات کو چھوڑ کر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا
مُعْتَصِمِ چوہدری کے جانے کے بعد دیوار سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھتی چلی گئی
آنکھوں سے گرم سیال بہتا رخساروں کو بھگور ہاتھا

ڈانگ ہال کی خاموشی میں حیات کی دبی دبی ہچکیوں کی آواز گونج رہی تھی
لیپ ٹاپ کی سکریں پر یہ منظر دیکھتے مُعْتَصِمِ چوہدری نے کمرے کا حلیہ بگاڑ دیا تھا

تو کیا پلین ہے پھر آپ لوگوں کا کتنے ماہ تک رکے گے آپ لوگ—"یمان شاہ نے کھانا کھاتے ہوئے شائستہ بیگم سے استفسار کیا

شائستہ بیگم اور مکرم شاہ نے صلاح الدین صاحب لوگوں کے ساتھ عمرہ پر جانا تھا

مگر ان کا کچھ ویزے کا ایشو تھا

جو اب کلیئر ہو چکا تھا

اور اب ان دنوں میاں بیوی کا عمرہ پر جانے کا پلین تھا

"نیکسٹ ویک کی فلائٹ ہے ہماری— ہم نے تو سوچا تھا کہ تم دونوں بھی ساتھ چلو گے— تو اچھا ہو جاتا—

Posted On Kitab Nagri

مگر اب تم دونوں نہیں جانا چاہتے تو مرضی ہے" — مکر م شاہ نے کھانا کھاتے طنزیہ لہجے میں یمان شاہ کو دیکھ کر کہا تو یمان شاہ نے منہ بسور کر اپنے باپ کو دیکھا جن کی نظر میں وہ آج بھی ایک نالائق اولاد ہی تھا "آپ بزرگوں میں ہم لوگوں کا کیا کام — ہم بھی انشاء اللہ جلد چلے گے — چوہدری نے پلین بنایا ہوا ہے — بس ایک دو ماہ تک ہم لوگ بھی ایک ساتھ جائیں گے — چلو جیسے تم لوگوں کی مرضی — معتصم تمہارے ساتھ ہو گا تو ہمیں بھی تسلی ہو گی — ورنہ جس طرح پہلے پانچ ماہ غائب رہے تھے — وہاں جا کر پھر کبھی غائب نا ہو جاؤ —

مکر م شاہ کے پھر سے کیے گئے طنز پر یمان شاہ نے منہ بسور کر شائستہ بیگم کو دیکھا جو چہرہ جھکائے مسکراہٹ چھپانے میں مصروف تھی

جبکہ عروب مسکراتی کھانا کھانے میں مصروف تھی

عروب کو سخت نظروں سے گھور کر یمان شاہ مکر م شاہ کی جانب متوجہ ہوا "آپ یوں میری بیوی کے سامنے میری عزت افزائی نہیں کر سکتے" — یمان شاہ نے احتجاج کیا تو

مکر م شاہ کا بلند قبہ گونجا

"کچھ سال پہلے یہ بات تم عروب سے کہتے تھے کہ وہ ہمارے سامنے تمہاری عزت افزائی نہیں کر سکتی ---

ہاں کیونکہ میں جانتا تھا ایک دن یہ میری بیوی بنے گی اور آپ تب میرا ریکارڈ لگائیں گے — یمان شاہ نے

ڈھیٹوں کی طرح کندھے آچکا کر کہا تو عروب نے گھور کر اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

تو کیا اب اکیلے میں عروب کو تمہاری عزت افزائی کرنے کی اجازت ہے۔ شائستہ بیگم نے بھی ان کی نوک جھوک میں حصہ لیتے ہوئے پوچھا تو

یمان شاہ نے ایک مسکراتی نظر عروب پر ڈالی تو عروب کو اپنے گرد خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی اکیلے میں کیا میں نے تو سرعام سب کچھ کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ بس آپ کی بہو کو ہی شرم آتی ہے۔ میری طرف سے تو کوئی روک ٹوک نہیں۔ کیوں بیگم"۔ شائستہ بیگم کو جواب دے کر عروب کا گال کھینچا تو عروب نے خونخوار نظروں سے یمان شاہ کو دیکھا جبکہ شائستہ بیگم تو سوال کر کہ پچھتائی تھیں۔

میں نے بتانا تھا کہ ہم آپ لوگوں کے جانے کے بعد اپنے سینکڈ ہنی مون پر فارم ہاؤس جارہے ہیں۔ چوہدری اہنی فیملی کے ساتھ آئیں گا۔ عروب اور حیات کافی ٹائم سے نہیں ملی تو اسی لیے ہم نے یہ پلین کیا ہے۔

"ہم ٹھیک ہے جیسے تم بچوں کو ٹھیک لگے۔ مگر ہمارے لوٹنے تک واپس آجانا۔ پہلے ہی تم دونوں کے بنا ہمارا دل نہیں لگتا۔ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے یہ گھر"۔ "ڈونٹ وری مام۔ آپ لوگوں کی واپسی تک صرف ہم لوٹ ہی نہیں آئیں گے بلکہ اس گھر کے سناٹوں کو ختم کرنے کا پورا انتظام کر کہ آئیں گے۔ پھر میرے چھوٹے چھوٹے چوزے سارا دن آپ کے اور بابا کے آگے پیچھے داد ادا کرتے رونق لگائیں رکھے گے"۔

یمان شاہ کی بات پر شائستہ بیگم اور مکرم شاہ کا ہتھمہ گونجا جبکہ عروب نے اپنا سرخ ہوتا چہرہ پلیٹ پر جھکا لیا سب کے کھانا کھانے کے بعد عروب نے ملازمہ کے ساتھ ملکر برتن کچن میں رکھوائے اور چائے بنا کر ملازمہ کے ہاتھ شائستہ بیگم کے روم میں بھیجی

Posted On Kitab Nagri

کہ تبھی ایمان شاہ عروب کے پیچھے کچن میں چلا آیا

ایک نظر عروب کی پشت پر ڈال کر فریج کھول کر اسٹاربری نکال کر اس کے چھوٹے پیس کیے اور اس میں نیوٹیلہ
میٹ کر کہ ڈالی

جبکہ عروب نے ایک نظر ایمان شاہ کو دیکھا جو مصروف سا اسٹاربریز پر چاکلیٹ لگا رہا تھا

عروب نے سر جھٹک کر اپنے اور ایمان کے لیے چائے پیوں میں ڈالی

"اٹس ڈن۔۔۔ چلو بیگم ادھر آؤ" باؤل کو تھام کر آنکھیں چھوٹی کر کہ غور سے دیکھتے عروب کو پکارا تو عروب نے
چونک کر ایمان شاہ کو دیکھا

"کیا مطلب۔۔۔ کدھر آؤ۔۔۔ عروب نے حیرت سے استفسار کیا تو ایمان شاہ نے گھور کر عروب کو دیکھا

باؤل کاؤنٹر پر رکھ کر قدم عروب کی جانب بڑھائے

عروب کو کلائی سے پکڑ کر کاؤنٹر کے قریب لا کر کھڑا کیا

"ایک تو میں نے ہم دونوں کے لیے اتنی محبت سے سویٹ ڈش بنائی ہے۔۔۔ اور تم ہمیشہ کی طرح فالتو سوال کر کہ

میرا دماغ گھمانے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔
www.kitabnagri.com

یہ دیکھو اور چکھ کر بتاؤ کہ کیسی ہے"۔۔۔ باؤل اٹھا کر عروب کے سامنے کیا تو عروب نے نا سمجھی سے ایمان شاہ کو

دیکھا

"اسٹاربری پہلے بہت بڑی تھی نا جس کے تم نے اتنے ٹکڑے کر ڈالیں ہیں۔۔۔ اووو میں صدقے جاؤں کہی اس

سویٹ ڈش کو بناتے آپ کے نازک ہاتھ تو نہیں تھک گئے۔۔۔ اتنی محنت والا کام آپ نے کیوں کیا میرے

سر تاج اس ناچیز کے لیے" معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے طنز کیا تو ایمان شاہ نے گھور کر عروب کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"چھوٹے ٹکڑے اس لیے کیے کیونکہ میں صبر نہیں کر سکتا تھا۔ میرے ہاتھ تو نہیں مگر آج تمہاری نازک جان ضرور تھکنے والی ہے۔ اینڈ لاسٹ تھنگ یہ محنت تمہارے نہیں میرے لیے تھی۔ کیونکہ آج میں اپنی فیورٹ سویٹ ڈش کو کچھ الگ طریقے سے کھانا چاہتا ہوں"۔ چاکلیٹ میں ڈپ ہوئی اسٹاربری کو اپنی انگلیوں میں تھام کر عروب کے ہونٹوں کے درمیان زبردستی رکھتے آنکھ ونک کر کہہا اور پھر عروب کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر عروب کے ہونٹوں پر جھک آیا جبکہ اس اچانک افتاد پر عروب حق دق سی پھٹی آنکھوں سے خود پر جھکے یمان شاہ کو دیکھا جو پوری شدت سے عروب کے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیے۔ عروب کی محسوس کن سانسوں کی خوشبو کو خود میں اندھیلتا بہک رہا تھا

عروب کے بگڑے تنفس کو محسوس کر کہ اپنے ہونٹ عروب کے ہونٹوں سے جدا کیا تو عروب نے ہانپتے ہوئے سر یمان شاہ کے کندھے سے ٹکا دیا

عروب کی تیز دھڑکنوں کے شور کو اپنے سینے پر محسوس کر کہ یمان شاہ کے ہونٹوں پر تبسم بکھر گیا

عروب کی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹ کر اسے اپنے کندھے پر اٹھایا اور باؤل ہاتھ میں پکڑ کر قدم روم کی جانب بڑھائے

عروب کو بیڈ پر لٹانے کے بعد اپنی شرٹ اتار کر صوفے پر اچھالی تو عروب نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں کو تر کر کہ خود پر جھکتے یمان شاہ کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو مان۔ تم پہلے ہی مجھے اس ڈیڑھ ماہ میں حد سے زیادہ تنگ کر چکے ہو۔ میری کسی مزاحمت کو تم خاطر میں نہیں لاتے۔ مگر اب تم نے یہ چیپ حرکت کی تو مجھ سے بات مت کرنا"۔ وارن کرنے والے انداز میں کہہ کر اٹھنا چاہا تو یمان شاہ نے عروب کو کندھوں سے تھام کر بیڈ پر لٹایا

"ہشش۔ ابھی باہر کیا کہا میں نے ماما سے سنا نہیں۔ ان کے آنے سے پہلے ہمیں ان کے لیے پوتا پوتی کا انتظام کرنا ہے۔ اسی لیے خاموشی سے میرا ساتھ دو۔ ساتھ نا بھی دو بس خاموشی اختیار کر لو۔

مزاحمت تو تمہاری ویسے بھی کوئی کام نہیں آنے والی"۔ کندھے آچکا کر جواب دیتے

بنا عروب کو سمجھ کا موقع دیے عروب کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں لے کر اس کے ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا یمان شاہ کے شدت بڑھے لمس پر عروب کو لگا جیسے کسی نے دکھتا ہوا کوئلہ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا ہو

عروب کے بگڑے تنفس کو محسوس کر کے یمان پیچھے ہٹا۔ باؤل میں میلٹ ہوئی چاکلیٹ کو اپنی انگلیوں پر لگا

کر لے لے سانس لیتی عروب کو دیکھ کر ہونٹ کا کنارہ دانتوں تلے دبایا

"مان میں سر پھاڑ دوں گی۔ ہٹاؤ اسے"۔ یمان شاہ کی انگلیوں کو اپنے چہرے سے گردن تک محسوس کر کے چلا کر کہا

مگر یمان شاہ بنا دیکھتا ہی نہ دیکھتا اپنے کام میں مصروف رہا

ایک نظر عروب کے غصے سے لال پڑتے چہرے کو دیکھ۔ پورے شدت سے اپنا لمس عروب کے چہرے پر اور گردن پر چھوڑنے لگا

اپنے ہاتھوں سے لگائی گئی چاکلیٹ کو ہونٹوں سے چنتے۔

Posted On Kitab Nagri

عروب کو اپنی ذات میں گم کرنا چلا گیا

عروب نے موندی موندی آنکھیں کھول کر یمان شاہ کو دیکھا

جو ساری رات کسی آوارہ بادل کی طرح عروب کو اپنی محبت کی بارش میں پور پور بھگو تا رہا تھا

اپنی مخروٹی انگلیوں سے یمان شاہ کے چہرے کو چھوتے عروب نے اپنے لب یمان شاہ کی گھنٹی مونچھوں پر رکھے

تو یمان نے قربت کا خماریے سرخ آنکھوں کو واہ کر کہ عروب کو دیکھا

جسے دیکھ عروب نے نامحسوس انداز میں کمفرٹ کو اپنے کندھوں کے گرد لپیٹ کر فاصلہ قائم کرنا چاہا مگر اس سے

پہلے ہی یمان شاہ نے عروب کی کمر کے گرد بازو لپیٹ کر اسے خود میں بھینچ لیا

عروب کے کندھوں کے گرد لپٹے کمفرٹ کو ہٹایا تو نظریں عروب کی گردن اور کندھوں پر اپنی شدتوں کے نشان

پر گئیں

جھک کر نرمی سے ان نشانوں کو چھو کر عروب کو خود میں بھینچ لیا

جیسی تمہاری حرکتیں ہیں نامیرا بالکل دل نہیں چاہ رہا فارم ہاؤس جانے کا۔ عروب کے منہ بسور کر کہنے پر یمان

شاہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

www.kitabnagri.com

کیوں بے بی وہاں جانے کا کیوں دل نہیں۔ میری حرکتوں کا کیا لینا دینا فارم ہاؤس سے۔ معصومیت کے ریکارڈ

توڑتے معصوم شکل بنا کر پوچھا تو عروب نے دانت کچکچا کر یمان شاہ کو دیکھا

سارا لینا دینا ہی تمہاری ان چھچھوری حرکتوں کا ہے۔ ہنی مون کے نام پر تو اپنی من مانی کرنے کا اور موقع مل

جائے گا۔ میں پہلے ہی بتا رہی ہوں مان تم مجھے وہاں بالکل تنگ نہیں کرو گے، ---

میں سکون سے رہنا چاہتی ہوں۔ آیت کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

واپس آکر جتنا چاہو تنگ کر لینا میں کچھ نہیں کہو گی" — یمان شاہ کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا

تو یمان شاہ نے ناکہ انداز میں سر ہلایا تو

عروب نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا

اپنی چھچھوری حرکتوں کے لیے مجھے ہنی مون کے نام کہ موقع کی ضرورت نہیں —

بس تمہارا میرے نام کا ہونا ضروری ہے اور وہ تم ہو — اسی لیے میں جب چاہے جیسے چاہے اپنی مرضی چلا سکتا

ہوں — کندھے آچکا کر جواب دیا تو

عروب نے ایک نظر یمان شاہ کے چہرے کو دیکھ غصے سے کروٹ بدلی تو یمان شاہ نے بامشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا
"اگر تم غلط نا سمجھو تو میں ایک بات کہوں" — عروب کے کندھے پر تھوڑی رکھ کر — اپنا حصار عروب کے گرد

باندھ کر عروب کی پشت کو سینے میں بھینچتے اجازت طلب لہجے میں سوال کیا تو عروب نے سر اثبات میں ہلایا

جبکہ اپنے پہلو پر ریگتی یمان شاہ کی بے باک انگلیوں کے لمس پر ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی

مگر وہ لا پرواہ بنا اپنی کہنے میں مصروف تھا

"میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا عروب — تمہاری جاب میرا فخر ہے — مگر تمہارے معاملے میں خود غرض

ہوں میں —

اسے ریکوسٹ سمجھو یا حکم یہ جاب چھوڑ دو —

میں وعدہ کرتا ہوں — اگر مجھے اپنے حصے کی ڈیوٹی کے ساتھ تمہارے حصے کی بھی ڈیوٹی کرنی پڑے میں اففف

نہیں کروں گا —

لیکن میں ہر وقت اس خوف میں مبتلا نہیں رہ سکتا کہ تمہیں کچھ ہونا جائے —

Posted On Kitab Nagri

تمہاری چھوٹی سی تکلیف میری روح تک لرزادیتی ہے۔
اگر تم ملک کی خدمت ہی کرنا چاہتی ہو تو میں کبھی نہیں روکا گا۔ چوہدری کے اور فیئج کو سنبھال لو۔
تم کہو گی تو میں تمہارے لیے یہاں الگ سے بنوادوں گا۔
غریب بچوں کے لیے سکول بنا لیتے ہیں تم اسے سنبھال لینا۔ یا کچھ بھی جو تم کہو۔
مگر میں تمہیں ہتھیار تھا میں دشمن کے سامنے کھڑا ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔
تمہارے وجود کو خون میں لت پت دیکھنے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔
اپنے بچے کو ایک اور بار کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔ تمہاری بات آتی ہے تو میں ایک عام سا انسان خود کو محسوس کرتا ہوں۔
جس کی نظر میں اپنی بیوی بچے سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا۔
میرے لیے تم سے بڑھ کر کچھ نہیں۔
مگر میں وعدہ کرتا ہوں عرو۔ کبھی تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ جہاں میں کمزور پڑو گا۔ تمہارا ہی سہارا لوں گا۔
www.kitabnagri.com
مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ کیسے سمجھاؤ۔ کیسے اپنی فیئنگ کو بیان کروں کہ تمہیں اس دن خون میں لت پت دیکھ میرے دل پر کیا گزری۔
میں وہ سب دوبار دیکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا عرو۔ پلیز سمجھو یا مجھے۔ عروب کی گردن میں چہرہ چھپائے نم لہجے میں سرگوشی کی
عروب کچھ دیر تو کشمکش کا شکار رہی بری طرح لب کچلتے نظریں غیر مری نقطے پر مرکوز تھی

Posted On Kitab Nagri

اپنے کندھے پر یمان شاہ کی دکھتی سانسوں کو محسوس کر کہ اپنے پہلو سے یمان شاہ کے ہاتھ ہٹا کر رخ بدل کر چہرہ یمان شاہ کے چہرے کے قریب کیا

"تم ریکوسٹ نا بھی کرتے صرف حکم بھی کرتے تو یمان شاہ میں کبھی تمہیں انکار نا کرتی۔

مجھے صرف اپنے ملک کو سرو کرنا ہے۔ طریقہ چاہے جو بھی ہو۔

میں غریب بچوں کو تعلیم دے کر انہیں ان کے قدموں پر کھڑا کرنا چاہتی ہوں۔

میں غریب لوگوں کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہوں۔ مگر اپنے وعدے پر قائم رہنا۔ تم مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپاؤ

گے۔ کہاں ہو کس مشن پر ہو۔ سب کچھ بتاؤ گے۔

میں ڈریگو کی ٹیم کا حصہ رہنا چاہتی ہوں تمہارے لیے۔

میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی مان۔ مجھے اگر کبھی لگا کہ مجھے یہاں تمہاری ساتھ ہونا چاہیے تم مجھے روکو گے

نہیں۔

انکار مت کرنا۔ تمہارے ہوتے مجھے کچھ نہیں ہو گا مان۔ میں تمہاری مان رہی ہوں تو اب تم بھی میری

مانو"۔ یمان شاہ کو انکار کر تا دیکھ ٹوکتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

تو یمان شاہ نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تو عروب کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

یمان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تکیے پر سیدھا لٹا کر خود اس پر جھک آئی تو یمان شاہ نے مسکراتی نظروں

سے عروب کے خوبصورت چہرے کو دیکھا

عروب کی کمر کے گرد بازو لپیٹ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا

Posted On Kitab Nagri

"جان لینے کا ارادہ ہے کیا— یمان شاہ نے ایک دفعہ پہلے کا کہا گیا جملہ کہا تو عروب نے جھک کر نرمی سے یمان شاہ کے چہرے کو نقوش کو محبت سے چھوا

"جان بھی میری بندہ بھی میرا— تمہیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے"— یمان شاہ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے شوخ لہجے میں کہا

تو یمان شاہ نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

عروب کی نظریں اپنے ہونٹوں پر محسوس کر کہ یمان شاہ نے خمار آلود نظروں سے خود پر جھکی عروب کو دیکھا تبھی عروب نے آنکھیں اٹھا کر یمان شاہ کی آنکھوں میں اپنی خمار آلود نظریں گاڑھ کر یمان شاہ کے ہونٹوں پر جھک گئی

قطرہ قطرہ ایک دوسرے کی سانسوں کو خود میں انڈیلتے وہ دونوں جذبات کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں ایک دوسری کی قربت میں بہتے چلے گئے

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا کھڑکی سے جھانکتا چاند محبت کے اس انداز پر شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا

نارا ضگی تو حیات کی مُعتصم چوہدری کو اپنے سامنے دیکھ کر ہی ختم ہو گئی تھی مگر وہ اس تکلیف سے دوبارہ نہیں گزرنا چاہتی تھی— وہ جانتی تھی کہ اگر وہ ناراض رہے گی تو مُعتصم اسے چھوڑ کر کہی نہیں جائے گا

مُعتصم چوہدری کا دور جانے کا ڈر دل میں بری طرح کنڈی مار کر بیٹھ گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

دن بھر مُعْتَصِمِ چوہدری کو اگنور کرنے کے بعد جب وہ رات کو سو جاتا تو پہروں بیٹھ کر محبت سے مُعْتَصِمِ چوہدری کے چہرے کے نقوش کو اپنی آنکھوں کے رستے دل میں اترتی رہتی کبھی ہمت کر کہ اپنی مخروطی انگلیوں سے مُعْتَصِمِ چوہدری کے نقوش کو چھو کر اس کے قریب ہونے کے احساس کو شدت سے محسوس کرتی

مگر اس دن وہ نجانے میں مُعْتَصِمِ چوہدری کو ناراض کر بیٹھی۔

رات جب مُعْتَصِمِ نے اسے تنگ کرنے کی خاطر اپنی شرٹ اتاری تو حیات کی نظریں سینے پر لگی گولی کے نشان پر گئیں تھی

جسے دیکھ حیات کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھی

رات کو وہ کنپٹی پر موجود نشان کو تو دیکھ چکی تھی

مگر اسے دیکھ حیات کو خود پر اور مُعْتَصِمِ پر شدید غصہ آیا تھا

وہ کس قدر تکلیف میں تھا۔ اور وہ یہاں صرف اپنی تکلیف۔ کارونارور ہی تھی

اس بات کا غصہ بہت غلط طریقے سے مُعْتَصِمِ چوہدری ہر اتارا اور اس کے نتیجے میں مُعْتَصِمِ چوہدری کی ناراضگی

مولی

اب پچھلے دو ہفتوں سے مُعْتَصِمِ حیات کی ذات کو مکمل نظر انداز کر رہا تھا۔

جبکہ آیت حیات سے زیادہ اب مُعْتَصِمِ چوہدری سے اٹیچ ہو گئی تھی

دن رات وہ مُعْتَصِمِ چوہدری کے پاس ہی ہوتی تھی۔ وہ گھر ہو یا گھر سے باہر آیت میڈم کا اپنے بابا کے ساتھ ہونا

لازم تھا

Posted On Kitab Nagri

آج وہ لوگ یمان شاہ کے فارم ہاؤس آئیں تھے --- یہاں بھی مُعْتَصِم کی حیات کے ساتھ سرد مہری ویسے ہی قائم تھی

یمان اور عروب کے سامنے وہ بالکل نارمل رویہ رکھتا اور حیات اس کی وجہ بھی جانتی تھی کہ مُعْتَصِم چوہدری کو پسند نہیں تھا کہ ان کا رشتہ کسی بھی طرح سے ڈسکس ہو

عروب کے ساتھ فارم ہاؤس اور اس کی بیک سائیڈ پر گرین ہاؤس دیکھتے حیات ابھی فری ہوئی تھی ابھی وہ کمرے میں فریش ہونے کے لیے آتی کہ عروب نے آیت کو اس سے لے لیا جس پر حیات مسکرا کر خاموشی سے اپنے کمرے میں آگئی

کمرے کا دروازہ کھولا تو ناک کے نتھنوں سے گلاب کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو ٹکرائی سوئچ بورڈ کو تلاش کرتی جیسے ہی قدم آگے بڑھائے تو پاؤں تلے نرم سا احساس محسوس ہوا ابھی حیات کچھ سمجھتی کہ روم کا دروازہ پیچھے سے بند ہو گیا

اپنے گرد پھیلتی مُعْتَصِم چوہدری کی مخصوص خوشبو کو محسوس کر کہ حیات کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی مُعْتَصِم چوہدری نے آگے بڑھ کر حیات کو اپنے کندھے پر اٹھایا

اور اندھیرے میں چلتے ڈریسنگ روم میں داخل ہوا

حیات کو نیچے اتار کر لائٹ اون کی تو نظریں حیات کے خون چھلکاتے چہرے پر گئی جسے دیکھ سر جھٹک کر مُعْتَصِم چوہدری نے کمرے سے ریڈ ڈریس نکال کر لائٹس ایک بار پھر بند کر دی

Posted On Kitab Nagri

"صم—کک—کیا کر رہے ہیں—مم—میں خود"—معتصم چوہدری کی انگلیوں کے لمس کو اپنی قمیض کی زپ پر اور پھر اسے اتارتے محسوس کر کہ حیات نے تڑپ کر کہا

"جسٹ شیٹ اپ حیات—ایک لفظ ناسنو میں—اب اپنے رشتے کو تمہارے بلاوجہ کے ڈر کی نذر نہیں کر سکتا—جتنا ٹائم تمہیں دینا چاہئے تھا دے چکا ہوں—اب اگر ایک لفظ بھی کہا زبان گدی سے کھینچ لوں گا—جب تمہارا ڈر رات میرے سونے کے بعد ختم ہو جاتا ہے محبت جاگ جاتی ہے تو پھر اس ڈرامے کا مقصد"—دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا اور حیات کی مزاحمت کو کسی خاطر میں لائے بغیر اسے اپنی لائی گئی ڈریس پہنا کر کندھے پر ڈال کر کمرے میں واپس آیا

حیات کو زمین پر کھڑا کر کہ اپنی پینٹ کی پاکٹ سے ریموٹ نکال کر بٹن پریس کیا تو روم میں فیری لائٹس کی روشنی بکھر گئی

حیات کی نظریں اپنے اطراف میں گئی تو آنکھوں میں چمک اتر آئی

کمرے کے فرش کو گلاب کے پھولوں سے چھپا دیا گیا تھا—بیڈ کی چادر پھولوں کی چادر تلی چھپی ہوئی تھی جبکہ درمیان میں پڑے ٹیبل پر ریڈ ویلوٹ کیک پڑا ہوا تھا جس کے اطراف میں سفید گلاب کے پھول اور ٹیبل کے گرد فیری لائٹس لگی ہوئی تھیں

اطراف سے ہوتی نظریں اپنے بائیں جانب کھڑے معتصم چوہدری پر گئیں تو دل دھک سے رہ گیا وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے—چاکلیٹ براؤن سلکی بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے—

چہرے پر خطرناک تاثرات سجائے—حیات کو گھور رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

حیات کے دیکھنے پر اپنے قدم ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھائے
وہاں سے لپ اسٹک اور پرفیوم اٹھا کر مضبوط قدم لیتا حیات کی جانب آیا
جسے دیکھ حیات کو اپنی سانسیں خشک پڑتی محسوس ہوئی
اس سے پہلے حیات پیچھے ہٹی معتصم نے ایک ہی جست میں قریب پہنچ کر حیات کی کمر کے گرد بازو لپیٹ کر اسے
خود میں بھینچ لیا

ٹیبل پر پرفیوم رکھ کر لپ اسٹک پکڑ کر ایک ہاتھ سے حیات کا جبر اپنی سخت گرفت میں لے کر حیات کے
ہونٹوں پر ریڈ لپ اسٹک لگا کر پیچھے ہٹا

جبکہ معتصم چوہدری کی سخت گرفت پر حیات کو اپنا جبرہ ٹوٹا ہوا محسوس ہو رہا تھا

پرفیوم اٹھا کر حیات کی گردن پر کرتے اسے دور اچھال کر حیات کو اپنے حصار میں لیا

حیات کے لرزتے وجود کی پرواہ کیے بغیر چہرہ حیات کی گردن میں چھپا کر گہری سانس بھری تو حیات نے بے

ساختہ جھر جھری لی

"دل تو میرا کر رہا ہے۔ تمہاری جان لے لوں حیات۔ اتنے دن مجھے خود سے دور رکھنے کے لیے۔ مگر پھر اپنی
بٹی کا خیال آجاتا ہے۔"

مگر جان تو آج میں تمہاری لینے کا ارادہ رکھتا ہی ہوں مگر اپنے طریقے سے۔ مگر اس سے پہلے تمہیں یاد دلا دوں
کہ آج تمہارے شوہر کی برتھ ڈے تھی۔

جسے بھولے تم اپنی ناراضگی جتانے میں مصروف تھی۔ حیات کی گردن ہر اپنے دانت گاڑتے دے دے لہجے
میں غرا کر کہا تو حیات نے تڑپ کر معتصم چوہدری کا حصار توڑنا چاہا

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری کی سخت گرفت پر حیات کو اپنی پسلیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی
"م۔۔۔ مجھے یاد تھا صم۔۔۔ سس۔۔۔ سچی۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے آپنی سے کہا تھا۔۔۔ کک۔۔۔ کہ مجھے کیک بنانا ہے۔۔۔ مم۔۔۔
میں اسی لیے جلدی روم میں آئی تھی۔۔۔ کہ نف۔۔۔ فریش ہو کر۔۔۔ آہ۔۔۔" حیات ابھی اپنی بات مکمل کرتی کہ
مُعْتَصِمِ چوہدری کے دانتوں کا دباؤ اپنی کالر بون سے نیچے محسوس کر کہ کراہ کر رہ گئی
"بھاڑ میں گیا کیک۔۔۔ تم میرے پاس آئی۔۔۔ مجھے وش کیا۔۔۔ آج کے دن ہی مجھے منانے کی کوشش کر لیتی
حیات۔۔۔"

مگر خیر آج تمہارے دماغ کے سارے ڈھیلے ہوئے سکرو کو کسنے کا ارداہ ہے میرا۔۔۔
آج جس انداز میں تمہاری ناراضگی اور غصے کو ختم کرو گا۔۔۔ اس کے بعد ناراض ہونے سے پہلے ہزار بار سوچو
گی۔۔۔۔۔ حیات کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے سرد لہجے میں کہہ کر حیات کو رخ بدل کر پشت اپنے سینے
سے لگائی

اور قدم ٹیبل کر جانب بڑھائے
حیات کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر کیک کاٹ کر چھری ٹیبل پر رکھی
www.kitabnagri.com
کھلاؤ مجھے۔۔۔ مُعْتَصِمِ کے سرد لہجے پر حیات نے کپکپاتے ہاتھوں سے کیک کا ٹکرا اٹھا کر مُعْتَصِمِ چوہدری کے
ہونٹوں پر رکھا تو مُعْتَصِمِ نے کیک سمیت حیات کی انگلیوں کو دانتوں تلے دبایا تو حیات نے نم نظروں سے مُعْتَصِمِ
چوہدری کو دیکھا
جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا

ہاتھ بڑھا کر کیک اٹھا کر حیات کے ہونٹوں کے قریب کیا تو حیات نے سہمی نظروں سے مُعْتَصِمِ کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

ہونٹ واہ کیے ہی تھے کہ مُعْتَصِمِ چوہدری ایک قدم کے فاصلے کو سمیٹتا۔ حیات کے ہونٹوں پر شدت سے جھک گیا

حیات کی ڈریس کی زپ کو ایک جھٹکے میں کھول رک کدھوں سے سرکایا

حیات کی کمر پر اپنی انگلیوں کو گھاڑتے حیات کو خود میں بھنپنا

مُعْتَصِمِ چوہدری کے جان لیوا ہونٹوں کا لمس اپنے ہونٹوں سے گردن تک محسوس کر کہ حیات نے سختی سے اپنی

آنکھیں بند کر لی

مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدتوں پر جسم سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا

حیات کی گہری سانسوں کو محسوس کر کہ مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنا چہرہ حیات کے سینے میں چھپا کر اسے خود میں

بھنپنا تو حیات نے تڑپ کر مُعْتَصِمِ چوہدری کا حصار توڑا

لڑکھڑاتے ہوئے دو قدم پیچھے لیے۔ سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے بگڑے تنفس کو بحال کرنے کی کوشش کی

حیات کے دور ہونے پر مُعْتَصِمِ نے اپنی خمار آلود نظروں سے حیات کو دیکھا

جو ریڈ کلر کی پاؤں کو چھوتی فراک پہنے۔ جو دونوں کندھوں سے سر کی "۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کی شدتوں کو واضح

کر رہی تھی

اپنی شدتوں پر بکھرے حیات کے سراپے کو دیکھ مُعْتَصِمِ چوہدری کی آنکھوں کی سرخی میں مزید اضافہ ہوا

"حیات ادھر آؤ یا ر۔ بوجھل لہجے میں جذبات کی آنچ لیے حیات کو پکارا تو حیات نے نفی میں سر ہلایا

"وعدہ کرے مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ ایک دن کے لیے بھی نہیں۔ صرف میرے پاس رہے گے۔"

حیات کے نم لہجے پر مُعْتَصِمِ ایک ہی جست میں حیات کے قریب پہنچا

Posted On Kitab Nagri

حیات کو اپنے حصار میں لے کر قدم بیڈ کی جانب بڑھائے
"ایم ریگی سوری چوہدری کی جان۔ اب کہی نہیں جاؤں گا۔ ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گا"۔۔۔ اپنی شرٹ
اتار کر دور اچھالتے حیات پر جھکتے محبت سے لبریز لہجے میں کہا
ناراضگی غصہ۔۔۔ آنصر ف کہنے کو تھی
حیات کے قریب آتے تو مُعْتَصِمِ چوہدری اپنی ذات تک کو فراموش کر جاتا تھا۔
خود پر جھکے مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھ حیات نے حیا سے اپنی پلکیں جھکالیں
اب کروش مجھے "حیات کے گال پر ناک ٹریس کرتے خمار آلود لہجے میں فرمائش کی تو حیات کے ہونٹوں پر
مسکراہٹ رینگ گئی
"پپی برتھ ڈے صم۔ مدھم لہجے میں وش کیا تو مُعْتَصِمِ نے گھور کر حیات کو دیکھا
حیات کی کمر کو اپنی سخت گرفت میں لے کر کروٹ بدلی
"چوہدری کی جند جان شوہر کو رو مینٹک انداز میں وش کرتے ہیں۔ اس طرح نہیں دوبار سے کوشش کرو"۔
حیات کی کمر پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیرتے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو حیات نے ہونکوں کی طرح منہ کھولے
مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا
مگر مُعْتَصِمِ کے سنجیدہ تاثرات دیکھ سوچ میں پر گئی
پپی برتھ ڈے مائے ڈیر ہسبنڈ۔۔۔
آپ کو شاید اندازہ نہیں صم کی حیات اپنے صم کے بغیر ادھوری ہے۔
میرا ادھورا وجود۔۔۔ میری ادھوری ذات۔۔۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کی ذات سے مکمل ہوتی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مُعْتَصِمِ چوہدری کے بغیر حیات کی زندگی میں صرف وحشتیں اور موت سے سناٹے ہیں۔
مجھے آپ سے صرف ایک وعدہ چاہئے صم۔ کہ آپ مجھے آج کے بعد کبھی چھوڑ کر دور نہیں جائیں گے۔۔
ورنہ صم کی جان اس باریہ دوری برداشت نہیں کر پائیں گی
وہ مر جائیں گی اپنے صم کے بغیر۔" نم لہجے میں کہتے اپنا ماتھا مُعْتَصِمِ چوہدری کے ماتھے سے ٹکرایا تو مُعْتَصِمِ
کروٹ بدل کر بنا کوئی جواب دیے حیات کے ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا
حیات کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائے انہیں بیڈ پر سر کہ اوپر پن کر تاحیات کے جسم کی گہرائیوں سے روح
تک اترتا چلا گیا
صبح دن چڑھے تک حیات کے پور پور کو اپنی محبت سے مہکاتے۔ حیات کے دل سے سارے ڈر اور وسوسوں کو
نکال پھینکا
اپنے محبت بھرے مان اور لمس سے حیات کو معتبر کرتے اسے اپنی پناہوں میں چھپاتے سب کچھ فراموش کر دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ سالوں بعد:-

کبیر آیت سے کتنا چھوٹا ہو گا"۔۔۔ یمان شاہ کے عجیب و غریب سوال پر مُعْتَصِمِ نے آبرو آچکا کر اسے دیکھا
اور ایک نظر پلٹ کر اپنی جند جان کو دیکھا جو مُعْتَصِمِ کی اجرک اپنے بھرے بھرے وجود کے گرد پھیلانے
کر سی سے پشت ٹکائے پاؤں سامنے ٹیبل پر رکھے بیٹھی تھی۔
حیات سے سرکتی نظریں اپنی چھوٹی جان پر آئی جو اپنے سے چھوٹے کبیر یمان شاہ کو اپنے ہاتھوں سے چاکلیٹ
کے چھوٹے چھوٹے پیس کر کہ کھلا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

حیات اور آیت کو دیکھ مُعْتَصِم چوہدری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
"یہی کوئی ایک سال اور کچھ ماہ" — مُعْتَصِم نے کندھے آچکا کر کہا

اور حیات کے لیے فروٹس ایک باؤل میں نکالے
وہ آج پھر یمان شاہ کے فارم ہاؤس پر موجود تھے
یہ سلسلہ تو اس دن کے بعد چل نکلا تھا

وہ جب بھی فری ہوتے ایک دو ماہ بعد فارم ہاؤس آجاتے تھے ---
کیونکہ عروب کو یہ جگہ کافی پسند تھی

کہی جانے کا پلین بنتا تو عروب لاکھ جواز پیش کر کہ انہیں یہاں آنے کے فائدے بتا کر یہاں ہی آنے پر مجبور کر
دیتی

آج انہیں یہاں آئیں ہفتہ ہو چلا تھا — حیات کی فرمائش پر مُعْتَصِم چوہدری اس کے لیے باربی کیو کر رہا تھا

جبکہ یمان شاہ نے اپنی بیوی اور ہونے والی بہو
جس کا صرف یمان شاہ کو پتہ تھا — اگر یہ بات وہ مُعْتَصِم کو بتاتا کہ وہ اس کی بیٹی کو اپنی بہو بنانے کا سوچ رہا ہے

تو اسے یقین تھا کہ وہ دن اس کا آخری دن ہونا تھا

پیزا اور پاستہ کا آرڈر کر کہ سکون سے بٹھا ہوا تھا

"تمہیں پتہ ہے میں عروب سے دو سال چھوٹا ہوں" — یمان شاہ کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی تو مُعْتَصِم نے کینہ

تو ز نظروں سے اسے گھورا

Posted On Kitab Nagri

"بہت بہت شکریہ اس اطلاع کے لیے آج سے پہلے تو میں بے خبر تھا نا"۔۔۔ معتصم کے طنزیہ لہجے پر یمان شاہ نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا

"تم سمجھ نہیں رہے۔۔۔ میرا مطلب تھا کہ کبیر بھی تو آیت سے چھوٹا ہے مگر اتنا بھی نہیں۔۔۔ اگر کبیر"۔۔۔ یمان شاہ کی بکواس کو معتصم چوہدری کے مکے نے بند کیا

"میں تمہارا قتل کر دوں گا یمان شاہ۔۔۔ اگر کوئی بکواس کی۔۔۔ یمان شاہ کو دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو یمان نے اپنے ہونٹوں سے رستے خون کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا

جبکہ حیات جلدی سے اٹھ کر معتصم کی جانب بڑھی

صم۔۔۔ کیوں مارا ہے آپ نے بھائی کو۔۔۔ یمان بھائی زیادہ تو نہیں لگی"۔۔۔ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ معتصم کے قریب پہنچی مگر یمان شاہ ہر نظر پڑتے ہی معتصم کو پیچھے کر کے یمان شاہ کے زخم کو دیکھنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی معتصم نے حیات کو اپنے حصار میں لے کر یمان سے دور کر دیا

"کچھ نہیں چوہدری کی جان دماغ خراب ہوا تھا اس کا۔۔۔ اب ٹھکانے پر آگیا۔۔۔ تم کیوں اٹھ کر آگئی۔۔۔ منع کیا تھا نامیں نے"۔۔۔ حیات کو اپنے حصار میں لے کر حیات کے ارے ارے کو نظر انداز کرتے

فروٹس کا باؤل ہاتھ میں تھام کر قدم بیک سائیڈ پر بنے گرین ہاؤس کی جانب بڑھائے

"کیا ملتا ہے تمہیں سب کو تنگ کر کے۔۔۔ ابھی بھی تمہاری حرکتیں ویسی ہی ہیں۔۔۔ جبکہ تک اگلے بندے سے تھپڑ کھانا لو سکون نہیں ملتا"۔۔۔ یمان کے ہونٹ سے رستے خون کو اپنے دوپٹے کے پلو سے صاف کرتے تاسف سے

سر ہلاتے ہوئے کہا

جبکہ یمان شاہ نے مسکراتے ہوئے اپنے بازو عروب کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے خود میں بھنچا

Posted On Kitab Nagri

"دفع کرو چوہدری کو تم میری سنبھالنا۔۔۔ بہو تمہاری ڈن کر دی ہے۔ اس کی خوشی میں ہی چوہدری یہ اعزاز دے کر گیا ہے۔"

اور داماد تمہارا دنیا میں تشریف لانے ہی والا ہے۔ تو چلو روم میں چل کر اس کی بیگم لانے کی پلیننگ کرتے ہیں۔ شوخ لہجے میں کہتے عروب کے گالوں کو شدت سے چوما تو عروب نے نا سمجھی سے ایمان شاہ کو دیکھا "سرپر بھی مارا ہے کیا معتصم نے۔ چھوڑو گی نہیں میں اسے میرے پہلے سے پاگل شوہر کو اور پاگل کر دیا ہے۔" عروب کے ڈرامائی انداز پر ایمان شاہ نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا

اور پھر بنا عروب کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے چہرے پر جھک آیا اپنی منمنائی کرنے کے بعد مسکراتے ہوئے پیچھے ہوئے

اس کی سنگت کو سنبھال رکھنا کھونا مت

ہوٹوں کی جنبش بھی نہ جو تمہاری مالتا ہو

معنی خیز لہجے میں شعر پڑھ کر آنکھ ونک کی اور بنا عروب کو سمجھنے کا موقع دیے اسے بانہوں میں بھر کر قدم اندر کی جانب بڑھائے

www.kitabnagri.com

ایمان شاہ سے پہلے ہی یہ خواہش معتصم چوہدری کے دل میں جاگی تھی۔ مگر دل میں ڈر بھی تھا کہ کہی ایمان انکار نہ کر دے۔ ہر ماں باپ کی اپنی اولاد کے بارے میں کچھ خواب اور خواہشیں ہوتی ہیں۔

اسی لیے معتصم نے خاموشی اختیار کر لی۔ کبیر ایمان شاہ تو معتصم چوہدری کے یار کا بیٹا تھا۔

جو معتصم چوہدری کو اپنے دل کے بہت قریب تھا۔ اگر ایمان کبھی زندگی میں آگے چل کر اس رشتے سے انکار بھی کرتا یا کبیر راضی نہ ہوتا تب بھی معتصم چوہدری کو وہ اتنا ہی عزیز رہنے والا تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر یمان شاہ کے خیالات جان کر مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی خوشی کا اظہار اس کا منہ توڑ کر کیا تھا۔
مسکراتی نظروں سے یمان شاہ کو ہاں میں جواب دیتا حیات کو وہاں سے لے آیا
"چوہدری کی جان میں نے تمہیں بتایا کہ ہمارے بیٹے کا کیا نام ہوگا"۔ حیات کو اپنی گود میں بٹھاتے اپیل کا ٹکرا
حیات کے منہ میں ڈالتے استفسار کیا
تو مُعْتَصِمِ چوہدری کے بات پلٹنے پر حیات نے گھور کر اسے دیکھا
"نہیں بتایا۔ مگر اب بات پلٹنے کو ضرور بتائے گے"۔ حیات کے منہ بسور کر کہنے پر مُعْتَصِمِ چوہدری نے اپنی
مسکراہٹ چھپائی
"اوو چوہدری قربان اپنی جند جان پر۔ اتنا جانے لگی ہو مجھے۔ حیات کے گال کو شدت سے چومتے ہوئے کہا تو
حیات نے منہ بسور کر مُعْتَصِمِ کو دیکھ کر سر مُعْتَصِمِ چوہدری کے کندھے پر ٹکا دیا
"میسم چوہدری۔ کیسا ہے۔ تمہیں پسند نہیں آئے گا تو ہم کوئی اور نام دیکھ لے گے"۔ مُعْتَصِمِ چوہدری کے
کہنے پر حیات نے نفی میں سر ہلایا
مجھے پسند ہے۔ ویسے بھی آپ کے نام سے ملتا جلتا ہے۔ تو مجھے کیسے ناپسند ہو سکتا ہے"۔ حیات کے نرم لہجے پر
کہنے پر مُعْتَصِمِ نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا
اس سے پہلے مُعْتَصِمِ چوہدری اہنی شدتیں حیات کے ہونٹوں پر لٹاتا روتی ہوئی آیت کی آواز سن کر سر اٹھایا
تو ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
کیونکہ سامنے سے آتی چار سالہ آیت تین سال کے ڈھول نما کبیر یمان شاہ جس کا چہرہ گیلی مٹی سے بھرا ہوا تھا
اور وہ مٹی سے بھرے ہاتھوں سے آیت کے بال پکڑے اس کے پیچھے پیچھے مٹک مٹک کر چل رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اور آیت اس کی جنوں جیسی شکل دیکھ کر چلا رہی تھی

حیات کو نرمی سے کرسی پر بٹھا کر مُعْتَصِمِ چوہدری بھاگنے کے انداز میں آیت کی جانب آیا
کبیر کے ہاتھوں سے آیت کے بال چھڑوا کر جگ میں موجود پانی سے کبیر کا چہرہ دھویا

جسے دیکھ آیت کے رونے کو بریک لگی

کبیر کی شکل نظر آئی تو آیت بھاگنے کے انداز میں مُعْتَصِمِ چوہدری کے قریب آکر اس کی پیٹھ پر سوار ہوئی اور

آگے کو جھک کر آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے کھڑے کبیر یمان شاہ کو دیکھا

"اویہ تو میلا بھالو تھا— اپنے گالوں پر ہاتھ رکھ کر چلا کر کہا تو مُعْتَصِمِ چوہدری نے مسکرا کر اپنے کندھے پر جھولتی

بٹی کو دیکھا

جی یہ آپ کا بھالو تھا— ٹشو سے کبیر کے چہرے کو صاف کرتے ہوئے کہا تو آیت نے جھٹ سے اتر کر کبیر کے

صحت مند وجود کو بانہوں میں بھر کر چپ کروانے کی کوشش کی

جو آیت کے ڈرنے اور رونے پر منہ بنا کر رو رہا تھا اب

"میں کٹی ہوں"— کبیر کے کہنے پر مُعْتَصِمِ کا قہقہہ بلند ہوا

کبیر اور آیت کو اپنے حصار میں لے کر دونوں کو چٹا چٹ چومتے قدم اپنی جند جان کی جانب بڑھائے

حیات کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر حیات کا سو جھن زدہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

"داستان ختم ہونے والی ہے

تم میری آخری محبت ہو"—

حیات کے ہاتھ کی پشت پر اپنا لمس چھوڑتے گھمبیر لہجے میں کہا تو حیات نے مسکرا کر مُعْتَصِمِ چوہدری کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

آگے کو جھک کر اپنے لبِ مُعْتَصِمِ چوہدری کے ماتھے پر رکھے تو مُعْتَصِمِ چوہدری کو اپنی روح تک سکون سرایت
کر تا محسوس ہوا

حیات کو اپنے حصار میں لے کر نظریں سامنے ایک ساتھ کھلتے آیت اور کبیر پر ٹکادی
جبکہ حیات نے سرِ مُعْتَصِمِ چوہدری کے کندھے پر رکھ کر سکون سے آنکھیں موند لیں

ختم شد

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

